DAMAGE BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222322

UNIVERSAL
LIBRARY

خدای جهان آفرین را جهانبان نیایش کرد [illegible]

سعید و زمان حمید ہنگام خوش و موسم دلکش ریاحین حدیقۂ فضائل گل
سرسبد گلشن کمال یعنی کلام بلاغت نظام الموسوم بہ

شکرستان نادر

۱۲ ۸۶

از نتائج افکار عالیمقدار علامۂ عصر یگانۂ دہر جناب اعتصام الدولہ
سحبان زمان امیرزا کلب حسین خان بہادر متخلص بہ نادر

در مطبع منشی امروت واقع فتحگڈھ رونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱

کیون نہو دیوان رائج بندۂ درگاہ کا
وزن سی خالی نہین آیہ جو بسم اللہ کا
کیون نہ وہ دیندار سالک ہو خدا کی راہ کا
معتقد بندہ ہی اوس درویش حق آگاہ کا
سایۂ فضل خدا مبسوط ہی سر پر مدام
دوست کو بلوا لیا اپنی شب معراج مین
سبکو دیتا ہی ہی زن و وقار آفاق مین
جو حقارت سی نظر کرتی ہین وہ نادان ہین
شکر ہی ہنگام نزولی نہ بہولے یاد حق
اس مین طغرا زیب فزا ہی جو بسم اللہ کا
کیا سبب ہے گمرہونکو نظم سی اکراہ کا
ہاتہہ مین جسکی عصا ہو مدِ بسم اللہ کا
کہینچتا ہو جو کہ قشقہ مدِ بسم اللہ کا
ہی لوای حمد سی بڑہ کر الف اللہ کا
دہیان کب اوسنی کیا پست و بلند راہ کا
کوہ کو ہمسنگ کرتا ہی جو برگ کاہ کا
بادشاہو نسی ہی بہتر ہے فقیر اللہ کا
ہمنی لکہا ہی سر دیوان الف اللہ کا

رمل مثمن محذوف
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

کیون نہ قفل معنی و مضمون فکرت ہووا
صورت مفتاح ہی ہر حرف بسم اللہ کا
بلبلان زمزمہ آرا نہ کیونکر بند ہون
سنکے نغمہ طائر طغرای بسم اللہ کا
تسمیہ لکھون سر دیوان قلم سی مین اگر
حاسدونکی حق مین نیزہ ہو الف اللہ کا
حق پرستی نی بہت آفاقمین پایا رواج
بت بھی تو کام کرتی ہین خدا کی راہ کا
جسکو توشہ ہی قناعت کا بہم آفاقمین
پھر نہین طالب وہ نان دنعدار ماده کا
ٹوٹتا ہی جب کہ صدمی سی کوئی سنگ صنم
تب وہ نعرہ کھینچتا ہی، صاف بسم اللہ کا
یا الہی جلد ہو اسباب جمعیت بہم
عزم رکھتا ہون مین واسطی طوف بیت اللہ کا

خیر کی سید ای نادر خدا سی کیون نہو
صرف اکثر شعر مین ہی لفظ بسم اللہ کا

ہوا غل کعبہ مین جسوقت ان حضرت کی آمد کا
بتان دیر نے کلمہ پڑھا نام محمد کا
خدا جسوقت پوچھیگا کہ جاری ہین کسکے سکے
تو کہدونگا محمد کا محمد کا محمد کا
اگر عرش معظم فرش پاانداز شہ کا ہی
دو بالا تو سہی رتبہ نکیون ہوگا و مسند کا
یہ جہل سی ہوگئی دو عدد حاصل فضائل مین
سبب آنا م نامی مین ہوا میم مشدد کا
موحد جو دوئی سی واسطہ رکھتی نہین ہرگز
نہین فرق انکی آنکھونمین احد کا اور احمد کا
تصدق گو کری جان عزیز اپنی کوئی شہ پہ
عوض تو بھی نہو وس شاہ کی احسان بیحد کا

ازل ہی سی جھکایا ہی لی تسلیم سرو سہی   یہ خم ہوا نہیں ہوجیسے چرخ پر جد کا
نزول مصحف حق ہوا ہے با جہت مدح   سخن لب پہ نہیں لایا تا مہ نبی ہرگز خوشامد کا
نہیں ہے ہمت سگ پای با دشاہی العرب رسولونکی   کری ورد زبان جو چار حرفی نام احمد کا
لطافت ہے یہی بدل کتب نزا اسکو کہتی ہیں   نہ سایہ بھی نظر آیا کسیکو وتن ہے قد سکا
فرشتی لی گئی تا عرش اعظم فخر سی اسکو   نہ فرش خاک پر گرنی دیا سایہ بھی قد کا
کدورت بیمن جسکی وسطر سی الگ سر ہو   تو بجاہی شان یہ یقیناً سنگ اسود کا
گلونکو زر دیا بخشی سند فلکو گہر رخشان   ہو اسپہ نکتہ شاعر شاہ کی احسان مجید کا
اگر بت ٹوٹنیکو آپ جلوہ بخش کعبہ ہون   تو مثل سنگ اسود سینہ ہو دشمن بد کا
آرا بروِ مد بسم اللہ دیوان علی ہی   اگر حساب شئے ہے رشک قرآن مجلد کا
نہیں ہے ہیچ مرتبہ زرکا کہ وہ تو تحقیقت ہے   خزف سے کم ہوا ہے رتبہ لعل و زمرد کا
حصول جنت فردوس آسان نہیں ہی امید   قبول شاہ ہدیہ ہو جو شعار مجدد کا
تمیز ایسا ملا ایمان جہنم کا نہیں بیم   ۱۹   کھلا ہی در غلامونکی لیی خلد ہوید کا

۳   ۱۹
دعائی نادر دلریش یہ مقبول ہو یا رب
قدم کا نقش حضرتکی تعویذ ہو مرقد کا

بسی گیا ہے دھیان جناب اسیر کا   ۳   نشہ چڑھا رہا ہی جسم غدیر کا

ہی یہ خمار حب جناب امیر کا
مست الست ہوں مے خم غدیر کا

ہمنام ہی وہ شاہ خدای کبیر کا
کیونکر غلام ہون نہ جناب امیر کا

نغمہ سرای مدح علی جب ہوا قلم
دم بند کب ہوا نہ ہر اک ہم صفیر کا

ہین پیر پرست جو کہ زبردست خلق مین
ہی سر بلند دست خدای کبیر کا

والنجم ہی جو وارد قرآن ذوالجلال
سمجھو کنایہ خال جناب امیر کا

واللیل زلف گیسوی شبرنگ شاہ ہی
والشمس ہی اشارہ رخ بی نظیر کا

حق تو یہ ہی کہ روشنی چشم کے لئے
ہی سرمہ خاک راہ جناب امیر کا

کیا انتقام کا وہ کسی سی کری خیال
قاتل کو جام بخشی یا شہد و شیر کا

اک آن مانگی اور قطار شتر ملے
دستور تہا نہ رد سوال فقیر کا

معراج کا رسول خدا نی کیا بیان
دیکھو یہ مرتبہ اوس شہ روشن ضمیر کا

سارا جہان دست نگر شاہ کا ہوا
ہی ہاتہہ جو جناب خدای قدیر کا

بیہوش و بیخبر وہی ہوگا جہان مین
مخمور جو کہ ہی مئ خم غدیر کا

لغزش نہ پاؤنکی کبہی ہوگی صراط پر
ہی ہاتہہ ہاتہہ مین میرے اوس دستگیر کا

کیون مہمان ہوان شہ انبیا نہون
تہا میزبان جو کہ یتیم و اسیر کا

پل کر دیا مجبور کی خاطر در حصار
دیکھو یہ زور دست شہ قلعہ گیر کا

[illegible]

نادر دعا یہ کر کہ طفیل اہلبیت کی
گھر ہو خراب جلد عدوے شریر کا

۴

تصور کیوں نہ ہو اے سرو تجھ پر نخل ماتم کا
قد بے سایہ دیکھیں جب کہ اس نور مجسم کا
ہوا روزوں ہی میں تجھ پر ادا اوس نور مجسم کا
ہلال عید ہمکو چاند ہے ماہ محرم کا
ہوا نشو و نما میری سبب سے خلق میں غم کا
اوگا بعد فنا خاک لحد سے نخل ماتم کا
ہم اوسکی آرسی قسمت میں صفائی جب ہوئی حاصل
نگینہ بنگیا دل اس سلیمان وش کی خاتم کا
اگر دس روز کو گھر سے سفر کو آپ جاتے ہیں
وہ عشرہ ہے حقیقت میں صاف ہوتا ہے محرم کا
جو موج خون چشمہ سے ہو آنکھونکی وبال لینی دے
ہمیں ہو ذائقہ حاصل نکیوں بادام توام کا
تمہارے زنخ کی چاہ سے آنکھیں نہ خشک ہوں آنسو
تقابل مہر ممکن نہیں ہے یار شبنم کا
عدو کو اشک نے ٹھوکر دی پاپوش سے کریگا تو
ترا نقش قدم ہمنقش ہوگا نقش درہم کا
اگر پامال دولت کو کوئی بھی قناعت سے
تو کہ نقش قدم سے نقش ہو جاتا ہے درہم کا
الگ وسوسے میں خون ناب جسکی کسکا نہ جوش آتا ہے
تمہیں بخشیدہ دل بنا خلق میں اعمی و ابکم کا
طلب ہے بتونکی کوچہ میں نہ ہر روز رشتی
خدا کی فضل سے مشتاق ہے فردوس آدم کا
تو اسمع کی صفت ہے طفل ہے ہے اسکے ہالی
خمیدہ قد ہمارا ہے مشابہ شاخ پرخم کا
تمہیں کہا تو کہ یا سب بتونکی زیارت سے
کتابی رخ تمہارا ہے دو ورقہ حسن عالم کا

کسیکا بی غرض افسوس ہوتا ہے نہین دل
کبہی حلقہ نہ دیکہا اونکو شمع مردہ کے غم کا

اعالی کو اسافل سی غرض ہے تو نہین ہرگز
گل خورشید تابندہ نہین محتاج شبنم کا

دئی انعام مین نقطی جب اوس منعم نی حرفونکو
دہن وا ہی برای شکر اکثر حرف معجم کا

ترا حسن ملیح ای یار لیگا جان شیرین کو
یہ قدرت ہے خدا کی جو نمک مین ہے اثر سم کا

گل نم خوردہ کا عالم ہوا اوس جسم نازک پر
عرق سی تر جو گرتا ہو گیا ہی آج شبنم کا ۱۹

ہم ای نادرا وسی محبوب خالق کی ثنا خوان ہین
کہ جسکا نور باعث ہو گیا ایجاد عالم کا

ے

مداح ہون خدای جہانکی حبیب کا
ہو اب بلند نجم نکیونکر نصیب کا

ہو باادب یہ کام نہین بد نصیب کا
منہ چاہئے جو کہائی تپانچہ ادیب کا

ای باغبان ڈر نہین آہ غریب کا
دل مثل گل نہ توڑ کسی عندلیب کا

حد سی زیادہ خندہ گل کا ہی شور اب
باعث نہ ہو وہ درد سر عندلیب کا

صیاد و باغبان سی کہٹکا ہی باغمین
کیون جوف گل قفس نہ بنے عندلیب کا

معشوق درد مند نہ عشاق کی ہوئے
پونچھی نہ اشک دامن گل عندلیب کا

کہائی نہ خار بی سبب و جہ ای گلو
زر مین تو ادعا نہین کچہہ عندلیب کا

اک سال بعد اب جو ہوا وصل گل نصیب
کیا انتظار طول کہنچا عندلیب کا

جیسا گوشزد نہ پہونچی تری کبھی
ہو یا وفات کیسی ہوئی شبِ یلدائے ہجر ہو
بیمارِ عشقِ زلفِ حسینان ہی وا یہ ہے
پائی مریضِ لفت ندان کہان شفا

تجھ پر کبھی پڑی نہ تپانچہ ادیب کا
اُڑجاہی رنگ اگر رخِ نارِ رقیب کا
ہی قابلِ علاج یہ سودا طبیب کا
گو دانتو منین آگئی ہی پسینا طبیب کا ١٢

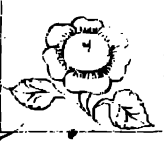

یارب نجابت نادرِ عہدیدہ جلد ہو
دیتا ہون واسطہ مین تمام غریب کا

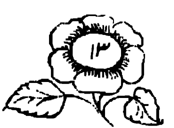

ہی حُسن کے سبب کہ سہارا مرے دلکا
وہ لیکے ہین جبکہ کلیجا مری دلکا
ہی گرمِ حسنت آ دیہ چھپالا مری دلکا
لیتا ہے چھو اونین خنجرِ غمزہ سبکے
اٹھتا آتی نہ پولی اگر اوس سینہ جیط
صدہا دکھ ہین اور ستمگار کوئی تجھسا
آفتِ اندوہ و الم رکھی ہی حسرت
اطفالِ حسینان ہین سبکی وارثی کیا
مژگان نے بوسی دیئے خار نی اکثر

٦ ہی مرتبہ ہر طرح پہ اعلیٰ مری دلکا
اب کوچے تمھین آہ سہارا مری دلکا
ہی مصرِ حسن ابکہ بہا ہا مری دلکا
جسکی سی ملی رشک کلیجا مری دلکا
پھر گشتہ ہوا تاک یہ یار آخر دلکا
کیا پتا انس لیا جلد یہ شقا مری دلکا
پھوڑا نہ کسی زور پہ پھولا مری دلکا
کچھ ہاتھ مین لینا نہین ٹھہرا مری دلکا
تمنی نہ نکالا کبھی کانٹا مری دلکا

[illegible]

بیدار اگر ہو تو قیامت کرے برپا
چاند ہی مری واسطے تو مری دلکا

برسات مین اس سر برم سے جدا ہوں
کیا درو ہی نالان ہی پپیہا مری دلکا

کی جان عزیز اپنی کبھی کسی نے پیاری
دیکھو تو مری جان کلیجا مرے دلکا

٧

بلور کوئی قطرہ جو ملے خاک شفا کا
ہو جای بہ [illegible] خوب مر دل کا

١٣

مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف ÷ مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات ✤

کیا اوج ہی رسول کی بام بلند کا
پہونچا نہ ہاتھ فکر رسا کی کمند کا

اللہ ری اوج قصر بت ارجمند کا
سدرہ بھی ایک زینہ ہی بام بلند کا

ہی یہ خال ابروان بت ارجمند کا
روشن چراغ ہی کسی طاق بلند کا

تابان جو ہی ہلال یہ چرخ بلند کا
اوکھڑا ہوا ہی نعل تمہاری سمند کا

ہی سہل پھاند نا تری بام بلند کا
محتاج جذب شوق نہین ہی کمند کا

خال سیہ کو دیکھو رخ شعلہ بار پر
دیکھا نہو جو آگ مین دانہ سپند کا

سینے پر آپکے نہین پستان کا نشان
میوہ ہی حصہ بھی طوبی قد بلند کا

کیا پوچھتی ہو نام و نشان فقیر کو
ہی یادگار خلق مین عشاق چند کا

لکھتا ہین وصف سخیہ زاہد کو بالضرور
لیکن مجھی خیال رہا ریشخند کا

سو ٹکڑی دلکی ہو گئی ابرو کے عشق مین
شیشہ گرا ہوا ہی یہ طاق بلند کا

ج

جو دیکھتا ہی محو ہوتا ہی دیکھکر
عالم عجیب ہے بت عالم پسند کا

اُفتادہ مثل سبزۂ بیگانہ ہوں میں اب
پامال کیجیی مجھی اپنے سمند کا

اپنی خدا کی بندہ نوازی کی ہیں نثار
معشوق بھی دیا ہی تو میری پسند کا

تکمیل فن شعر کی ظاہر کروں اگر
طا
جاتا ہی کمال کمال خجند کا

نادر کسی سی اور تضمین ہی مجھی غرض
قائل ہوں اہلبیت کے قدر بلند کا

[illegible]

ہو خاتمہ ای ختم رسل لکی ہوس کا
ش
جلوہ نظر آجاتی ہی جو روضہ کی کلس کا

ہی دہیان کسی سیر گلستانکی ہوس کا
کوٹھی سی نئی ہی بہتر ہمین بنگلہ ہی قفس کا

رخ جانب گلشن ہے اسیران قفس کا
بس خاتمہ ہی سیر گلستانکی ہوس کا

فرقت مین جو تھا طوق گلو تار نفس کا
پابند رہا طائر جان رنج قفس کا

ت
یہہ عقد انامل ہی جب پڑتا ہون لطیفہ
احسان اوٹھاتا ہو نہین شے لکی دس کا

انگلی کو تری دیکھہ کی یہ چشتک سی ہوئی ہین
جو دخل بھی اب نیشکر و تخمین نہین بس کا

غنچہ سی زیادہ دہن تنگ ہی نازک
صدمہ ہو نہ کیون انگلی تیریانکی لس کا

ہون گرم نوا ہجر مین بیخوف سے صیاد
کچھ پھونک نہ دی شعلۂ آواز قفس کا

افلاک پر اب نقش دم آتش ہی حسد سے
دیکھا ہی سہ نوری جو بغل اوسکی فرس کا

خالی ہی ہر اک حرف جو مانند طبلے
انسان نہ پابند ہو دنیا مین ہوس کا ج

باطن مین ہر اک مردمک چشم پری تہا
ظاہر مین جو تہا نقش قدم تیری فرس کا

اب تو نہی کا اسکی نہین خوف ہی تا حشر
مضبوط رہا ہجر مین جب تار نفس کا

صیاد جو آزردہ رہا موسم گل مین
بنگلہ کبھی چہپایا نہین ہمنے قفس کا

فریاد اسیرونکی تو سنتا نہین صیاد
مانند دہن ہی ہر اک چاک قفس کا

ایسا ہی اسیری مین رہا زور نحافت
تنکا بہی تو توڑا نہ گیا ہمسے قفس کا

ہم جانکی کہونیکو رہی ہجر مین طیار
پر ضعف سے توڑا نہ گیا تار نفس کا

مینے تو گل و غنچہ کی صورت نہین دیکھے
کلیان بہی نہ نکلین تجہین کہ قیدی ہون قفس کا ج

لیلی نہ ملی حق ملیگی سب کہتے ہی قیس
دلواتی ہی دہوکا تجہی آواز جرس کا ۱۹

ردیف

نادر تجہی پہونچا ہی مدینہ مین خدا جلد
مشتاق ہون نقش قدم پاک کی مس کا

و

ایدل ہی طلبگار اگر حسن عمل کا
توصیف پیمبر مین کر آغاز غزل کا

لبیک کی دیتا ہی صدا پیک اجل کا
ہی پیش سفر توشہ نہین حسن عمل کا

میٹہا ہے بہت بوسہ خال لب شیرین
پر اصل مین ہی نیش تہ زنبور عسل کا

دل اب نہ لگائینگی کسیسی کبہی ہرگز
حاکم بہی اگر چاہی تو لکہوا لی مچلکا

بی منت شانہ ہوئی تا زلف رسا ہم
احسان اوٹھایا نہ کبھی پنجۂ بشل کا

تعریف جو کی ہی قد طنّاز کی موزون
مصرعہ ہے ہر اک اوسی ممتاز غزل کا

آب دم خنجر سی مری پیاس بجھا دی
بہوکہا ہو نہین اہی ترک تری تیغ کی پہل کا

تو آنکھین نہ نرگس کو دکہا باغ مین جا کر
کیا قدر اوسی ہوگی جو اندہا ہی ازل کا

کام آئی اگر مال نہ اپنا تو عجب کیا
کچہہ شہد مین حصہ نہین زنبور عسل کا

راس آئی نہ الفت مجہی اوس خال سیہ کی
قائل ہون نہ کسطرح مین تاثیر زحل کا

بی حکم خدا ہل نہین سکتی ہین جو اعضا
انسان بہی پتلا کوئی شاید کہ ہی کل کا

آغوش سی ہین ہم تو ملی کنارہ سی سر اطفل
ملتا ہی کتابون کو مگر لطف بغل کا

اشعار نہ کسطرح سے پرنور ہون میری
تابندہ مہ و مہر سی ہے مطلع غزل کا

بسم اللہ اگر ہوگی تو اوستاد ہی بسمل
وہ طفل کریگا یہ ستم پہلی پہل کا

۱۰

ای شیر خدا دشمن نادر کو کرو قتل
بہوکا ہی عدو یا شہ دین تیغ کی پہل کا

۱۵

سبب نہو در فردوس پر رکاوٹ کا
نصیب بوسہ اگر ہو نبی کی چوکہٹ کا

حرم مین سجدے کئی دیر مین بھی سر ٹیکا
رہا جبین کو پر شوق تیری چوکہٹ کا

چہپا ہی لینگی جو دل دام زلف مین لٹکا
ہماری ہاتھ لگا ہی فقیر کا لٹکا

ہمیشہ عشق سینان آہی مین ہان محبت
صفا کی رشک سی جاتی ہین مردم آبی
اوٹھی جو بادہ کشونکی سرشک کا طوفان
یہ آستانی سی اونکی جدا نہین ہوتا
ہوئی جو چاہ زنخدان یار کی الفت
شریک کہا تمہین اچھا ین جان ہو اچھو نہ اب
جو چوم لون تو نہ عادت ہو کام جا بچومکا
تمہاری ساتھ تو سونا خیال خواب ہی تہا
ہماری گھر مین خوشی وصل یار کی ہوگی
خدا کیواسطی و دیدار آخری تو دکہا
شب فراق کی بی التفاتیان تہین آہ
نباؤ کسلئی کرتا ہی کیون غرور کیا
عزیزی مار چکا ورنہ دور ہوتا حشر
ہمین فراق کی شب آہ پہاڑی کہاتا ہی
یہان نہ ہو تو نہو حشر مین سہی دیدار

کہین پہنسا کہین ڈوبا کہین اچھل اٹھا
ہوا ہی ساحل دریا بھی رشک مرگہٹ کا
تنور چرخ پہ ہین ہو شراب کا مٹکا
بنائینگی مجہی بازو وہ اپنی چوکہٹ کا
تو دلونکی دل غمزدہ مرا لٹکا
تو زہر ہوکی نوالہ گلیمین پہنس اٹکا
غرض مین بوسہ لب نگار ہی سلوٹ کا ج
نہ خواب مین بھی نظر آیا کبھی پنگہٹ کا
کہ سینہ رہا برابر چراغ دیوٹ کا ج
قریب وقت ہی اب سانس کی رکاوٹ کا
نہ بھولیگا مجہی سونا بدلکی کروٹ کا
ہی سیر بگڑی ادا مین تنا فرانساو ٹکا
گرفتہ ہون کسی پردہ نشین کی گھونگہٹ کا
تھین پلنگ سی کم مرتبہ چھپرکہٹ کا ج
۱۹ مگر یہ مستہ طرح کرو دخل ہو نہ جھنجھٹ کا

علی پلا ئینگی نادر وہ بادہ کوثر
کہ جسمین دخل بھی ہوگا نہین تلخی طبیعت کا

یقین کیون نہو ہمکو حصول جنت کا — لا — شرف ملا ہی جو ختم رسل کی امت کا
زیادہ حد سی اوٹھیگا نہ صدمہ فرقت کا — اجل تو ایسی مین آجاتی وقت فرصت کا
نہ بادہ پینی مین رند وہو دہیان رحمت کا — پیو شراب ہے وا باب جنکی رحمت کا
نہین ہی فرق اگر دیکھیی تو صورت کا — ہی فرق نقطہ ہی سی محنت و محبت کا
نہ وقت نزع بھی کہولی جو پٹی آنکھو سی — نشان سی نہین جلاد مین مروت کا
ج عذاب مین ہون مین بیمار فراق سی آہ — گلی سی کہولد و تعویذ جلد صحت کا
بجا ہی صندل اگر خاک در ہلون تیری — عجیب نسخہ ہو یہ دردسر کی صحت کا
بنا ہی حشر جو رفتار ناز سی اوسکی — نمونہ قامت طناز ہی قیامت کا
تلاش کعبہ و بتخانہ کیا کری عاشق — نہ ایک بت نظر آیا تمہاری صورت کا
وہ دل کو لیگئی ہی دم دیکی مفت مین ہمسی — رفیق تھا وہ ہمارا دم مصیبت کا
ہی تیری زخم کی کہانیکی آرزو قاتل — محال کہانی سی بھرنا ہی اپنی نیت کا
جو اوس پری کو گیا غور ہی وہ خود آرا — طریقہ وہ نہین ہو کسطرح آدمیت کا
مین سمجھون دولت کونین ملگئی ادیل — نصیب وصل کبھی ہو جو خود بدولت کا

سپہر و سحر کی خدمت اگر ہی آنکھون کو
تو کام ہونٹونسی لیتی ہین وہ کرامت کا

ہماری لاغری و ضعف کی مقابل ہو
کمر کو اونکی ہو دعوی اگر نزاکت کا

تبسم آپ رقیبونمین کرتی ہین اکثر
اشارہ ہی یہ نمک پاشی جراحت کا

دہن نہین ہی تو کسطرح بولتی ہین وہ
عبث ہر ایک کو انکار ہی بداہت کا

وہ آئینہ سی کہا کرتی ہین دم زینت
کوئی حسین بھی دیکھا ہی ایسی صورت کا

حضور دل تو جلاتی تھی زیست مین لیکن
کبھی جلانی نہ آئی چراغ تربت کا

جواب خط خط معکوس مین جو لکھا ہی ۲۱
اشارہ ہی وہ حقیقت مین طول فرقت کا ج

وہ جلد طعمۂ شمشیر حیدری ہو گا
عدو کو قصد سی نادر اگر عداوت کا

[illegible]

شغل رکھتا ہون نبی کی جو ثنا خوانی کا ۲۲
یہ سبب ہے دم مشکل مجھی آسانی کا

نہ ملا بوسہ ترے عارض نورانی کا
کبھی چمکا نہ ستارہ مری پیشانی کا

دل طلبگار ہضین برق کی رخشانی کا
عشق اسی ہی کسی ہنستی ہوئی پیشانی کا ج

قتل عشاق کو کیا عید کی دن سمجھی گا
دست نازک مین کہان زور ہے قربانیکا

غیر کو آپ ہوا خواہ ہمیشہ سمجھے
حکم ہمکو نہ ہوا مروحہ جنبانی کا

ہمکو بوسہ وہ دیا کرتی ہین اکثر شب وصل
کبھی رخ کا کبھی لب کا کبھی پیشانی کا

وصف مین ہونٹونکی لال ونکی قلم کو ہی زبان
جسکو پندار ہی یاقوت رقم خانی کا

باتین وہ غیرت بلقیس کری کس منہ سے
ہونٹونپہ نقش ہی جب مہر سلیمانی کا

آئینہ وہ بیم خوبی نہ کبھی دیکھیگا
تیرنا وسکو تمنا ہی نہ ہی پانی کا

خط کو پڑہ کر وہ ہوا چین بجبین تا قلمہ
تھا ازل سی بھی لکھا مری پیشانی کا

غیر کیا کود نمک مین جو زخمی ہو کر
واقعہ بہول گئی ہین نمک افشانی کا

کیون نہ تو اورسی تشبیہ دین شعرا لبکا
سیر ہی آنکھو تمہین خزانہ ہی نقصان پانی کا

آہ اوس رشک سی یہ کشتی تن ہی قائم
غور سی دیکھو تو ہی [illegible] ہین پانی کا

دہن تنگ کو جب یاد کیا گلشن مین
دل بھی مجروح ہوا لالہ نعمانی کا

مجکو پانی بھی ملا کر [illegible] وہ شرب
ایک کرنا ہی جو منظور رہو پانی کا

تیری تصویر دہن جب کہ تصور مین آئی
حوصلہ تنگ نہ کسطرح سی ہو مانی کا

ناؤ کاغذ کی تن خاکی انسان سمجھو
غرق ہو جائیگی چہینٹا جو پڑا پانی کا

وہ بلاکش ہی زمانہ مین تمہارا عاشق
تیر بہی سر پہ مین تو خواہان نہو بارانی کا

کفن و دفن کہان غسل نہ میت کو ملا
ہای مرنا بہی ہوا بی سر و سامانی کا

کوئی تقدیر کی لکہی کو نہین پڑہ سکتا
بند سر نامہ ہی سبکی خط پیشانی کا

۲۱

ہی بھروسا مجھی سلطان خراسانی کا

۱۳ نبی کی نعت مین شہرہ ہوا ہی بولی کا
بھری ثواب سی منہ اس گدا کی جھولیکا

سوار ہوکی وہ نکلی مین ان آئی ہولی کا
عبیر اُڑ کی بنی پردہ اونکی ڈولیکا

لگائین گی کبھی خال سیاہ کی گولی
پسند آئی کھیل ہی چھٹپن مین جنکو گولی کا

نہ ختم جنبشِ دلِ زار کا ابھی نیلام
ہی انتظار فقط ایک اونکی بولی کا

نہ اگلی سال مین ہو وہ بسنت تک پورا
نہی وصال کرین وعدہ وہ جو ہولیکا

کمر کو سی نہین سکتا ہی ٹھیک جنباط
اسی سبب سے انگرکھا ہی اونچی چولیکا

مجھی یہ ڈر ہی کہ تنہا مین بیٹھ جاؤن اگر
نہی پلنگ نہ پایا تری کھٹولی کا

عماری ناقۂ لیلی کی ہی بہت مشہور
پر اوج اوس مین کہان ہی سر مجھولیکا

کبھی جو دور فلک پر نگاہ کرتا ہون
تو جانتا ہون مین پہیا تری مجھولیکا

ہو گمان کہ برج شرف مین ہی خورشید
ہلو سی اوٹھہ جو گیا پردہ اونکی ڈولیکا

نثار نقدِ دل اپنا کیا کہارون پر
نہ دی سکا مین کرایہ جو اونکی ڈولیکا

نگاہونکا ہی ہجوم آپکی سواری پر
فضول آپ ہی نزدیک پردہ ڈولیکا

کہارون کی نزاکت سی مین تعجب مین
نہین ہی جھول کی مانند بار ڈولی کا

۱۵ نہین ہی قدر یہ نوکی آنکھ مین باقی
نظر پڑا ہی جو خمدار بانس ڈولی کا

جو صرف سرخی لب مین تمہارے پان آتی ہی
زیادہ لاکھون سی ہو مول ایک ڈھولی کا

۱۴

ہین جو مداح نبی خلد ہی مسکن اونکا
داخل نار جہنم رہی دشمن اونکا

کون ہی ہاتھہ مین جسکی نہین دامن اونکا
شیفتہ شیخ ہی والہ ہی برہمن اونکا

ذکر ہوتا ہی ہمیشہ سر گلشن اونکا
کلمہ گو ہی ہر اک مرغ نوازن اونکا

شدت گریہ مین آنکھون سی کسی نسبت دون
نہ تو ہم چشم ہی بھادون نہ تو ساون اونکا

دانہ خال سیہ کو جو لگاتی ہون نظر
سوختہ برق غضب سے رہی خرمن اونکا

شمع کوئی نہ جلائی سر مرقد تو لیا
ہمکو کافی ہی خیال رخ روشن اونکا

قافلہ لوٹ لیا کرتی ہین آنکھین اونکی
ساتھہ دیتا نہین ہرگز کوئی رہزن اونکا

ہمسے صرف تکلم نہین ہوتا وہ کبھی
ہی عجب باتین ہوا سی کری توسن اونکا

چارہ شبی کی ہو امید بھلا کیا اونسی
کبھی آتا ہی نہین کبھی لڑ آتا نہین رن اونکا

گو زبان کیا چاک رفو سون مرا
منہ نہ چھوڑا نہ کسی طرح سی امن اونکا

رشک کہتا ہی کہ خیاط کی آنکھین سی دون
کری اظہار جو آزردہ ہو سوزن اونکا

کردی پہلو مین مہ نو کی ڈہا گردون
ہاتھہ آجاتی جو غل شمع لگن اونکا

قوت بازو سی عقد ثریا نی کہا
نظر آیا جو جڑاو کبھی جوشن اونکا

دست و پا کی نہین تی ہی خبر جسکو ح
دیکھتا ہی جو کبہی تہہ بہمن اون کا

اہلبیت نبوی کی ہین جو نادر مداح
غیر ممکن ہے کہ ہو سینہ ہو دشمن اونکا

مطلع جو ہاتھ آئی کوئی اپنی سہنگ کا
تحریر نعت مین نہو موقع درنگ کا

ہی ہنر تو وقف تیغ بت خانہ جنگ کا
آماجگاہ سینہ ہے اوسکی خدنگ کا

مانگون جو اوس سے جام مئی سرخ رنگ کا
بہر دے مری لبی وہ پیالہ الفنگ کا

بہتی خیال سبزہ ہی وہن خانہ خنگ کا
الف یا دو زو یا تفنگ کا ح

مائل گزک تو دل ہی بت خانہ خنگ کا
بہر کباب سیخ ہی گر تفنگ کا ح

ہولی مین نانگ دیکھی ہے اوس خانہ خنگ کا
میری کہو عوض بہرا اوسنی رنگ کا

وہ بجز حسن رونق محفل نہو اگر
ہو جام مہر پیالہ مجہی جلترنگ کا

تو رونا ہی تابوسی عرش خدا ہی یہ
دل کہینہ نیا ہوا ہی بہین خشت و سنگ کا

کیا دور ہے فراق کی شب مجکو پہاڑ کہائی
زبسکہ ہو چارپائی تو حاصل پلنگ کا

کیا واد صفت مین روان اتنی ہو سکے
اوکہڑا ہوا ہی نعل قلم کی سرنگ کا

ہی حجر حجر سنگ سے رونیونکی آہ
اجال ہی شیشہ ناموس ننگ کا

بلبل ترا سنبج ہی طوطی ہی نغمہ ریز
شہر چمن چمن سے ہے تبت سبزہ رنگ کا

[illegible]

زاغ سیاہ خال کی ٹھہری ہوئی اگر / طوطی بھی بولیگا خط طاوس رنگ کا
طی کر سکا نہ وادیٔ نظارۂ جمال / پائی نظر کو عارضہ شاید ہی لنگ کا
اگر غلامی اب کری اوس شاہ حسن کی / تھا بندہ سرو پچھلی جو تیمور لنگ کا
ارباب حسن ناز کدورت سے صاف ہین / تیغ ادا مین خلل کبھی ہو نہ زنگ کا
خال سیاہ رنگ سی بڑھ کر نہین کوئی / سب بادشاہ جانتی ہین اوسکو زنگ کا
تھی میکشی تو عادت ساقی مدام سے / طرہ اب اوسپر اور زیادہ ہی بنگ کا
خال سیہ نہین ہی خط سبز مین عیان / قبضہ مین زاغ کی ہی مگر کہیت بنگ کا
کاڑھی نہ پی جو یار سی تو کچھ عجب نہین / ہی دور مین پیالہ شب وصل بنگ کا
جسپر پڑی ہلاک ہوا جان ہی گیا / اوسکی نگاہ تیر ہے گویا تفنگ کا
ایذا رسانی مال کو دیکھا نہ خط مین / بہری مین ہو کبھی نہ خزانہ تفنگ کا
عاشق تلک پہار کہاں تو ایدل عجب نہین / اوسنی کیا ہی شیر جو توڑا تفنگ کا
ایذا ہو جنسی وہ نہین ہوتی ہین اہل وصف / ہو خوش خرام اب کوئی گہوڑا تفنگ کا ١٥

یارب دعائے نادر مخزون ہو قبول
گھر ہو تباہ دشمن بے نام و ننگ کا

[illegible]

نہ نفس شوم ہو رہزن کسیکا ١٦ / مدینہ ہو اگر مسکن کسیکا

کرے پامال اگر توسن کسیکا
تو کیون برباد ہو مدفن کسیکا

مین وہ ہون خار گلزار محبت
نہ مجھسی او سلجہے گا دامن کسیکا

جو آئی نجد مین لیلے تو بولے
مقام سیر تھا یہ بن کسیکا

برای فقر عریانی شرف ہے
نہ خلعت ہو جو زیب تن کسیکا

بجھا دی ہنسی شمع بزم ای گل
چھپا دآیا رخ روشن کسیکا

کھلین خوش آتی ہے باد سحرگاہ
ہوا پر ہی مگر توسن کسیکا

نہ خوش آیا مجھے عقد ثریا
اگر یاد آگیا جوشن کسیکا

کھچے سگے جب کہ شمشیر شرربار
تو لوہا مانے گا آہن کسیکا

مسی مالیدہ لب دیکھی ہین شاید
مقلد ہے گل سوسن کسیکا

کھلا جاتا ہے جو باد سحر سے
مقلد ہے گل گلشن کسیکا

بہت مشہور جو ظل ہما ہے
سے اوسیر سایۂ دامن کسیکا

اگر گور غریبان مین وہ آیا
نہ ٹھکرایا سمجھے مدفن کسیکا

حضور ساقی شیشین ہوگئین گل
اوٹھا جب گوشۂ دامن کسیکا

ہی اشک افشان سحر تک ہجر مین وہ
مقلد ہی مگر ساوان کسیکا

اجل بھی گو گریبان گیر اپنی
نہین ہم چھوڑتے دامن کسیکا

نہین کچھہ آفتاب حشر سی غم — ہی سر پر سایہ دامن کسیکا
چمک کر صبح کو نکلا جو خورشید — مین سمجھا ہی رخ روشن کسیکا
قبای گل جو ہی گلشن مین مشہور — ہی اوترا ایک پیراہن کسیکا
پری کو حسن پر اپنی جو ہی ناز — نہین دیکھا ہی کیا جوبن کسیکا

۱۷

خدا اوسپر غضب کرتا ہی نادر — جو بی تقصیر ہو دشمن کسیکا

۲۱

نہ وہ بیان ہی نہ القا کا نہ عزم تسبیح کا دعا کا — ذلیل بندہ ہون مین خدا کا ذریعہ ہی لطف مصطفی کا
کرشمہ ہی قہر کا بلا کا عجیب انداز ہی ادا کا — جو حسن ہی یار مہ لقا کا نمونہ ہی صنع کبریا کا
سنا جو مین نے وہ لکھا ہے سنا نہ دیکھا سنے نہ لکھا — لکھین اوصاف اوسکی کیا کیا وہ مظہر ہی نور خدا کا
وہ رو برو ہے مری تامل نہین ہے اوسکو کبھی تغافل — غبار کوچہ بھی ہی جو اوسکی اے دل فقط ہی اکسیر کیمیا کا
نہ جانیے رب آپ سے کوئی یہ گر نہ ہو سرو تن کو تم — چمن مین ہر دم گلون کو لگتی ہی فکر زیبائی قبا کا
نصیب اپنا بھی اک سبب ہے بلای فرقت غضب ہے — نہ پوچھو کچھ بھی کہ بیتی سب ہے ابھی حال اوس کی مبتلا کا
رخ سا گل تر تو قد نو بن ہی صنوبر سا — نہین جہان مین سعی الہی کہ مصر کو بھی ہما کا
شفا نہ جسم کو دوا سے ملتی تو وصلکی کہون کہان — جو ہو مسیحائی خاک پا سے اثر ہی اوس مین بہت شفا کا
چمن مین گلگشت جو آئی گلونکی چہرہ پہ رنگ آئی — سنہری رنگت اگر دکھائی تو رنگ مسکا یہ یون طلا کا

بہت دنوں سے ہے جستجو ہی ہمیشہ دلکو لگی رہی ہے
اگر وہ دیدہ میں تو آبرو ہے لگاؤں سرمہ جائے زر کا

کمان ابرو ہی خمیدہ ہے سرو اوسکا قد کشیدہ
حسینوں میں تھے وہ شوخ چیدہ بھرا ہے اوس حسن اشتہار کا

خمیدہ ابرو نظر جو آئی ہلال خجلت سے منہ چھپائے
وہ دو آئے اگر دکھانے رتبہ ہو دُرِ بے بہا کا

١٨

اگر ہو فضل آلہ نادر نہ ہو جو بخت سعید قاصر
اگر ہوں اسباب سارے حاضر تو عزم ہی جلد کربلا کا

١٣

طالع جو ہوں میں وصف عنبر سرشت کا
تو ای نئی نظارہ ہو حاصل بہشت کا

معشوق عاشقوں کو نظر آتی ہیں بھلی
کب امتیاز عشق میں ہے خوب و زشت کا

اندروں میں حق کو ہی فضل خدا ہے آج
کلمہ پہ ہے یقین بت کنشت کا

ہم لکو نہی جانتی ہیں خدا نہ خدا
کعبہ میں لطف ہے تو فقط سنگ و خشت کا

اوس حور وش کی کوچہ کی حاصل اگر ہو سیر
تو دل نہ خواستگار ہو باغ بہشت کا

تقدیر کا جو خط ہے لفافہ میں سب کے ہے
کھلتا نہیں ہے حال کبھی سرنوشت کا

١٩

نادر ہی میرے شامل احوال فضل حق
اندیشہ کیا عدو سے بد و بد سرشت کا

٧

نظم وصف نبی اگر ہو گا
خلد میں ہی اپنا گھر ہو گا

جب وہ رخسار جلوہ گر ہو گا
صاف داغِ دلِ قمر ہو گا

جوش پر ہین بہار کے ایام شجر قد سے بار ور ہوگا
حرف سب اونکی خط کی ہین تلوار نقطہ جو ہی ہر اک سپر ہوگا
جاڑون مین ہم دعائین دینگی تمہین گرم پہلو جو رات بھر ہوگا
آج تو خوش ہو قتل سی میرے لیکن افسوس عمر بھر ہوگا
خاکساری زیادہ ہوگی مرے اوج دنیا مین جسقدر ہوگا
تم جو پہنوگی کان مین بالا منفعل ہالۂ قمر ہوگا
زندگی ہی چراغ کی مانند کوچ اپنا دم سحر ہوگا
دل لی تو ساتھ دیدیا اوسکا کس طرف گمتو ای جگر ہوگا
تجھ سی بوسونگی گل رخسار رشک گلہای نیلوفر ہوگا
کام تبخانے سی نہ کعبے سے ہم ادہر ہونگی دل جدہر ہوگا
رونگی یاد مین کمر کے ہم سیل اشک آج تا کمر ہوگا
بسکہ رکھتے ہین خال تابندہ چودہوین رات کا قمر ہوگا
تم دل جسنے دیدیا اپنا وہ بڑا کوئی لی جگر ہوگا
دانتکا دست اگر ٹوٹا منفعل طفل شیشہ گر ہوگا
[illegible] باہر مین نکالوگے غیر کا دل مین جسبلہ گہر ہوگا

ہوگی نخوت سے اونکو قدر مری — یہ چھوڑ کر گھر کو دل مین گھر ہوگا
جو رہا دہیان زلف کا دل مین — سانپ کا آئینہ مین گھر ہوگا
خانہ برباد یان بہت ہونگے — تب کہین اونکی دل مین گھر ہوگا

۲۰ شاد ہوگا وہ حشر مین نادر
غم شہ مین جو نوحہ گر ہوگا ۲۱

جو معتقد حضرت مختار نہوگا — احمد کی شفاعت کی سزاوار نہوگا
حاصل جو ترا شربت دیدار نہوگا — کچھہ اور علاج دل بیمار نہوگا
نخوت سے مری دلکو سروکار نہوگا — اس کعبہ مین دخل بت پندار نہوگا
مژگان سے مری دل کو سروکار نہوگا — گو آبلہ پہی وقف سر خار نہوگا ج
ہم جا کر دل لائی ہین لی لو تو ہی اچھا — صدقی کی لئی کیا تمہین درکار نہوگا
دل جنس گران قدر ہی لیتا نہین کوئی — دینگی تمہین کو جو خریدار نہوگا
عشق مژہ تیر مری اٹھا لی ای گل — کیا خضر رہ وادئ پرخار نہوگا
بتیائی دل ہی طلب بوسہ کی بات — اب ضبط بھی مہر لب اظہار نہوگا ج
دشوار تمہین ترک جفا اور وفا کا — وہ تم سی یہ مجہسی کبھی زنہار نہوگا
موجود صریر سقف چرخ سے ای گل — کیا تجکو قبا کی لئی درکار نہوگا

زیبندہ سوائی خطِ نورستہ عارض
شیرازہ پئی مصحفِ رخسار نہو گا

ای بادِ صبا پھولینگی بلبل نہ خوشی سی
وا تجھسی اگر غنچۂ منقار نہو گا

کھُلکی جو سرِ راہ ہولی بند تو جانا
وا قفل درِ دولتِ دیدار نہو گا

گو آنکھو مین پردہ ہی مگر وقتِ نظارہ
زنہار حجابِ رخِ دلدار نہو گا

مفلس ہے رہینگی تری عشاق ہمیشہ
حاصل جو زرِ دولتِ دیدار نہو گا

محتاج ہی نظارہ کی عشاق رہینگی
ایثار زرِ دولتِ دیدار نہو گا

کیا عیب ہے رخسار حسین مین خال ہی کالی
نقطہ پئی ہر دائرہ درکار نہو گا

لیلے جو موئی خاک بسر قیس ہوا تو
افسوس ترا کوئی عزادار نہو گا ۱۹

حبیب فضلِ خدا شاملِ احوال ہی نادر
حاسد جو ہی سرسبز وہ پرخار نہو گا

۲۱
بنی ہی بڑو کی کوئی خوشجمال کیا ہو گا
کسیکو حسن مین ایسا کمال کیا ہو گا

زیادہ خال سی قطبِ شمال کیا ہو گا
قمر مثال رخِ بیمثال کیا ہو گا

ہو منتقل جو وہی جنت کی سایہ مین جو شخص
وہ عشقِ قدِ صنم مین نہال کیا ہو گا

اسیر اسمین جو ہوتا ہی چھوٹتا ہی نہین
زیادہ گیسوؤن سے کوئی جال کیا ہو گا

ہی لوٹتی لطفِ ملاقات سے جی دل
وصال جبکہ ہوا تب وصال کیا ہو گا

وہ پاس ڈھال کی رکھین گی نیچہ اپنا
قریب برق درخشان ہلال کیا ہوگا

وہ اپنی ابروی پرخم اگر دکھائین گی
مقابل اونکی فلک پر ہلال کیا ہوگا

تمہاری زلف کو چھوتا ہی تو ڈسین وہ سانپ تہہ
نصیب عنبر کو غیر از وبال کیا ہوگا

نہین ہین اشک جو جاری مری ہی حلق تباہ
نہوگی بارش باران تو حال کیا ہوگا

اگرچہ ہی دہن تنگ لاجواب ترا
کمر سی بڑہ کی عدیم المثال کیا ہوگا

ہی تیری بال سی ہی تیغ زن جو جان تباہ
زیادہ تر کوئی ہمسی نڈہال کیا ہوگا

ہماری لاش بھی پھکوائی اپنی کوچی سی
زیادہ اس سی صنم انتقال کیا ہوگا

قصور وار ہین جیسی کہ عشق زلف ہی ہم
گناہگار کوئی بال بال کیا ہوگا

پھنسی ہین جیسی کہ ہم عشق سبزہ خط مین
زیادہ ہمسی کوئی پائمال کیا ہوگا

خموشی اونکی غضب سی گرین وہ کیا باتین
سکوت مین تو یہی حال قال کیا ہوگا

یہ ناخن اب جو ترشوانی کا ارادہ سی
جو بدر تہا وہی ہٹکر ہلال کیا ہوگا

لبو نسی وہ لب ساغر لگا رہی ہین آج
ہلال اور قرین ہلال کیا ہوگا

خراب خستہ پریشان تباہ الفت مین
زیادہ ہمسی کوئی خستہ حال کیا ہوگا

نہین ہی ہم سی تو ہمت کم وہ کرتی ہین
خلاف عقل ہی ممکن محال کیا ہوگا

شب وصال مین ڈر کی سی ہجر کی ہون ملول
جو پاس آ نہ پہنچینگی تو حال کیا ہوگا

جنون پچھلی برس مجکو ہوچکا ایدل
بہار آئیگی تواب کی سال کیا ہوگا

ہوا ہی دانۂ خال سیاہ بہی نایاب
زیادہ اس سی زمانہ مین کال کیا ہوگا

ج

٢٢

خدا تباہ کرے جلد اوسکو اے نادر
عدو سے بڑہ کے کوئی بد خصال کیا ہوگا

٢٢

[illegible]

نعت مین نسبے کچہہ ایدل جو نکالا ہوگا
مرتبہ عالم بالا مین دوبالا ہوگا

جلوہ گر آپ کے کانون مین جو بالا ہوگا
ہالۂ ماہ سی رتبہ مین دوبالا ہوگا

پہولونکی بدہیون سی لطف دوبالا ہوگا
ہاتھ اوسنی مری گردن مین جو ڈالا ہوگا

قدکشی کا بہی عالم ہی جداونکی ایدل
مرتبہ سرو صنوبر سی دوبالا ہوگا

طائر دل کو مری دام مین پہانسا جسنی
کوئی صیاد مگر گیسون والا ہوگا

شمع رخسار کی تعریف جو لکہی ہوگی
کوئی مضمون نیا سانچی مین ڈہالا ہوگا

آتشینو نمین جو ہی جلوہ نما زلف کی لٹ
سب کہتی ہین کہ کالا کوئی پالا ہوگا

سرد مہری بتانکو نہ کوئی سمجہی سہل
ایک دن آخر اسی جا بہی پالا ہوگا

سہل عشق ثمرہ یار کو کیونکر سمجہون
پار دل سی مری اک روز یہ بہالا ہوگا

اینگار اسنی عشق خط سبز جانان
زخم دل مرہم زنگار سے آلا ہوگا

ایدل زار جو زلف اوسنی ترشوائی ہی
ایک ایک بال مری واسطی کالا ہوگا

فاعلاتن
فعلاتن
فعلاتن
فعلن

یقین کو نہ ہوا کی کیا اوسنی نہ کہا تہا یہ سبب
نہ گلی دال تو تجہے دال مین کالا ہوگا

۲۳
سب تجھسے ای نادر دل ریش بدی کرتا ہی
منہ عدو کا تری کونین مین کالا ہوگا
۱۳

رنگ رخ وصف بہ پیرہن مین کتا جائیگا
کوکب اقبال ای نادر چمکتا جائیگا

اونکی کوچی مین مرا قاصد بھٹکتا جائیگا
خاک اوڑاتا آئیگا تو سر پٹکتا جائیگا

نوک مژگان کا نہ بوسہ ہاتھہ ای گلرو لگا
زیست تلک یہہ خار غم دلمین کھٹکتا جائیگا

دیدۂ قربانیان کی طرح مقتول جفا
حسرت دیدار مین قاتل کو تکتا جائیگا

کوچۂ جانان ہی دور ایدل نہ گھبرانا ابھی
جسقدر آگی چلیگا اودھر جھکتا جائیگا

حال لکھونگا جو ای قاتل دل مجروح کا
خون خامی سی کتابت مین ٹپکتا جائیگا

اوچھی ہاتھہ ایسی لگائی تونی تم نکلا کہانکی زخم
تا سر مرقد مرا لاشہ سسکتا جائیگا

آگی کا ندہا دیدیا جو اوس گل گلزار نی
تا سر مرقد جنازہ اب مہکتا جائیگا

ہول دل فرقت مین کم ہو یہ تو ممکن ہے نہیں
ہجر کی گرمی سی یہ دونا بھڑکتا جائیگا

ہوگی اوس سی بڑہ کی دور جانکو بہی جیسی
جسقدر پہلو سی تو میری سرکتا جائیگا

زخم کہانیکا مزا ایدل ملیگا تب تجھے
جب جراحت پر نمک قاتل چھڑکتا جائیگا

دامن صیاد چھوڑونگا نہ بعد ذبح بھی
سر مرا فتراک مین اوسکی لٹکتا جائیگا ۱۳

مثمن
رمل
محذوف
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلاتن
فاعلن

سایۂ رحمت نبی کا جو رہا سر پر ترے
نیر اقبال اب ہی نادر چمکتا جائیگا

[illegible]

۲۴ سننے کو وصف نبی دل جبکہ لہرانی لگا　　شعر کہنے کا فراغت سے مجھے آنے لگا
سسکیاں لے لیکا مجھسے یا یہ جھنجلانی لگا　　میں جو الجھی زلف کو شانی سی سلجھانی لگا
تیری لفظونکا جو مضمون میں آیا مجھکو دہیان　　سامنی اک سانپ سا ساغر میں لہرانی لگا
ہی خدا وقوف جیسے زلف کا عاشق تمیز　　دال میں کالا نظر آیا جو میں کہانی لگا
میں خواص عشق کی مشکل بہت حد سے سوا　　آپ کیا سمجھا جو ناصح مجھکو سمجھانی لگا
وہ منا سی بہت روٹھا بہی آزردگی　　ہاتھ جب جوڑے زیادہ پانون پھیلانی لگا
کہا کی تلوار ونکی جب تیغنے ملائی وس آنکھ　　روک کر سینہ پہ سپر وہ طفل شرمانی لگا
میری جانا سانپ کا لا بانبی سی نکلا ہی آج　　کانون پر گیسوئی مشکین جبکہ لہرانی لگا
الٹی لہر اب جو بہنی وس ہات تنگ کی　　منہ رقیب روسیہ ہو جب کیون آنی لگا
نشہ میں بہکا جو ساقی تو یہ کیفیت ہوئی　　ساغر خورشید کو پانونسی ٹھکرانی لگا
دل میں غیرونکی حسد رشک سے الجھن پڑے　　انگلیونسی جب میں انکی زلف سلجھانی لگا
پہنچی دولت نہ ہمولا آپکے دربان سے　　میں سر شوریدہ دیوارونسی ٹکرانی لگا ۱۳

زیست میں نادر جو تھا زیبندۂ تاج شہی

[illegible]

ہای وہ سر ٹھوکرین پاؤنکی اب کہانی لگا

۲۵

وصفِ رسولِ پاک جو منظور ہوگیا — میرا کلام خلق مین مشہور ہوگیا
راہی عدم کو عاشقِ مہجور ہوگیا — اتنو کرو گی پاس کہ وہ دور ہوگیا
زاہد شرابِ ناب سے مخمور ہوگیا — تقوی مین تہا جو زور وہ سب زور ہوگیا
رشکِ پری کہا تجہی معذور رکھ مجہی — یعنی قصور مجہسی یہ ای حور ہوگیا
اللہ ری فیض آپ کے کوچہ مین جانیکا — پا لنگ تہی گیا تو وہ تیمور ہوگیا ج
پنج دلی نسی رزق کوئی کیا طلب کرے — لی نان جب اُنسی تہ تنور ہوگیا ث
سنتا نہ تہا کسیکی نصیحت بگوشِ ہوش — سینہ بگوش عشق مین منصور ہوگیا ج
مجہپر پڑا نہ سایۂ قد اوس کلیم کا — معدوم سایۂ شجرِ طور ہوگیا
فرقت مین یادِ زلف جو آئی تو مثلِ قیس — دل محوِ لیلیٔ شبِ دیجور ہوگیا
خاکِ شہیدِ ناز سی جب تنا اوڑا غبار — قشقہ لگانیکو تری سیندور ہوگیا ج
سہہ دوربین چشم مین پایا نیا اثر — دیکہا اوسی قریب سے وہ دور ہوگیا
ہون بارِ خاطر اونکی کمر کا مین ناتوان — ایسا ضعیف و خستہ و رنجور ہوگیا
خاکِ تنور جاڑو مین مل لی جو گرم گرم — تو ہمکو وہ لبادۂ سمور ہوگیا
آیا جو محتسب نہ جہکایا ادب سے سر — ہر شیشہ مثلِ گردنِ مغرور ہوگیا

۱۵

۲۶

تا در اس آئینہ مین کدورت کو دخل کیا
دل حُبِّ اہلبیت سے معمور ہو گیا

قوسین سے بھی قربِ پیمبر گزر گیا
پر جلتے ہین ملک کے جہان پر بشر گیا

صد شکر بازینتِ صندل اوتر گیا
سر کٹ گیا تو خوب ہوا دردِ سر گیا

روتے ہی روتے موسمِ بارش گزر گیا
ساون تو گیا فراق مین بھادون بھی گیا

کیا کیا نہ رنج جانِ حزین پر گزر گیا
فرقت کے شب مین کیا ملک الموت مر گیا

جب ہاتھ چڑھ گیا کبھی وہ غیرتِ پری
دیوِ فراق سر سے ہمارے اوتر گیا

ہر شاخِ نخل اژدہے ہی میرے واسطے
از بہر سایہ جبکہ مین زیرِ شجر گیا

ایسی چڑھین نگاہ پر اُسکو نکی خوبیان
موتی ہماری آنکھ سے بالکل اوتر گیا

لبریزِ درد و رنج رہا دل تمامِ عمر
خالی اگر الم سے ہوا غم سے بھر گیا

سودا جو کم ہوا تری زلفِ سیاہ کا
کیا سایۂ پری مری سر سے اوتر گیا

ساقی رقیب کو جو دیا تو نے جامِ مے
اک گھونٹ خون کا یہ گلے سے اوتر گیا

اوس بت کے معتقد ہوے سب شیخ و برہمن
دیر و حرم کی جلوہ گہی وہ اگر گیا

آئے جو تم حسینونکی گل ہو گئی چراغ
اندھیر بزم مین رخِ پرنور کر گیا

جیتون سے پھر تمہاری تو مردم نے کی قدر
آنکھون سے گر گیا جو مین دل سے اوتر گیا

ابرو کی اک اشارے سی ہم قتل ہو گئی
سمجھے تو آج تیرا کاٹ کر گیا

کاجل چرایا تری آنکھوں سی ای صنم
نظارہ بانس آج کوئی کام کر گیا

خون جگر کو تشنۂ دیدار نی پیا
بھوکا وصال کا تری سم کھا کی مر گیا

آتی ہی بیستون سی صدا ہائی ہائی کی
فرہاد جو ہی شیریں کی حسرت مین مر گیا

روئے لگے آپ آکے مری قبر پر بہت
جب یاد آئیگا کوئی جانباز مر گیا

قاصد کی پاؤن ٹوٹی خفا ہو گئی صبا
کوئی نہ یار تک مری لیکر خبر گیا

کلمے بتون کی پڑھنی لگی رام ہو گئی
ای زاہد وہ دعوی تقوی کدھر گیا

اوجھا کی اپنی زلف کی پھندی مین صنم
قید حیات سی مجھی آزاد کر گیا

رکھا جو سر کو کاٹ کی خود پاؤن یار پر
احسان تیغ کا مری سر پر تو کر گیا

پایا نہ پھل رقیب نے کچھ انتظار کا
جھک کر ہین گو کہ صورت شاخ ثمر

صبح شب وصال ہی آتی ہی میری اشک
دریا کو تیر تیر کی وہ اپنے گھر گیا

دیکھا جو تیری تیغ جہازی کی گھاٹ کا
تو دھو کی ہاتھ جان سی مین بھی گزر گیا

آخر کو صلح طفلک زرگر سے یہ کھلا
کچھ جنگ زرگری تھی کہ وہ دہمکی کر گیا

نادر گئی زیارت شاہ نجف کو جب
بگڑا جو کام تھا وہ ہمارا سنور گیا

٢٧ دل محو وصف احمد مختار ہو گیا
بیزار ہم گنہ سے سراپار ہو گیا

دل محو الفت کمر یار ہو گیا
نادان وہم مین گرفتار ہو گیا

میٹھی نگاہ کر کی جو وہ چپار ہو گیا
شیرین زیادہ شربت دیدار ہو گیا

ساقی کی ہاتھ سے جو نہ لی می بعد صوم
ماہ صیام مین مین گنہگار ہو گیا

منظور تھا کہ رخنہ پڑی تاک جہان تک مین
تو بند آج روزن دیوار ہو گیا

دریافت حال حسن ہوا خال دیکھکر
دانہ یہ بس نمونۂ خروار ہو گیا

چولی کی فتح پیچ سی دلکو ہوئی شکست
آخر اسیر طرۂ طرار ہو گیا

فریاد آہ نالہ بکا درد رنج غم
جینا شب فراق مین دشوار ہو گیا

کی پیشوائی سرو نی اونکی نہ باغ مین
کیا عذر لنگ مانع رفتار ہو گیا

دیکھا دہان تنگ و قدّ و رو جو یار کا
مجھکو خیال نقطہ و پرکار ہو گیا

عاشق کی دلکو چھیدتے ہین تیر زیورات
بالی کی گونج مین اثر خار ہو گیا

بادل اوٹھا ہی سرخ ہوا اسکو یہ گمان
گریان مرا جو دیدۂ خونبار ہو گیا

تقلید سی تو نکی ہوئی عاقبت خراب
زنار پہنی جسنے وہ ذوالنّار ہو گیا

صندل ملا لگائی حنا وعدہ کی جو شب
آنا یہ میری گھر اوتھین دشوار ہو گیا ١٥

نادر ہو بازپرس قیامت سے کیا ہراس

شافع مرا محمد مختار ہوگیا

۲۸

جو زیر ظلِ احمدِ مختار رہ گیا
بخشش سے دور کب وہ گنہگار رہ گیا

تسمہ لگا ہوا جو قضا کا رہ گیا
تجھ سے خجل مین ای بت خونخوار رہ گیا

نکلے بدن سی روح تنِ زار رہ گیا
اُکتا کے اپنی راہ لی رہوار رہ گیا

شمسہ نظر پڑا نہ تری اوج بام کا
خورشید تھام کر سر دستار رہ گیا

زلفِ سیہ کی شانہ کو کہو اُن کیون غرض
کام آئیگا اگر یہ سیہ مار رہ گیا

غنچہ کی طرح تو نہ کھلا سیرِ باغ مین
کانٹا یہ دل مین ای گل بیخار رہ گیا

طاؤس باغ آہوے صحرا تدروِ کوہ
ہر ایک محو خوبی رفتار رہ گیا

خالِ سیہ سے دائرۂ خط مین ہی تو وہ زیب
حیرت مین جس سے نقطۂ پرکار رہ گیا

تمثال پر جو آئینہ مین جا پڑی نگاہ
حیرت مین خود وہ آئینہ رخسار رہ گیا

نظارہ باز یان تھین جو منظور غیر سے
کیون مجکو آنکھ دی کی وہ عیّار رہ گیا

بیکانونکی زبانین ہوئین لال سلے
ناکامِ نطق کیون لبِ سوفار رہ گیا

غیرونسی ہنسنے کا جو مین شاکی ہوا کبھی
شرما کی مسکرا کی وہ عیّار رہ گیا

جی تو بلا سی تولی مگر ڈالکر نقاب
افسوس ہے مین تشنۂ دیدار رہ گیا

محشر مین جب کہ نامۂ اعمال وا ہوا
شرم سی جھکا کی گنہگار رہ گیا

باہم نہین نہ راز کی خلوت مین یار سے
خاموش بس مین ناہک کی دیوار رہ گیا

خون رگ گلو کی مین حسرت کی سی ہون خجل
پیاسا جو آج خنجر خونخوار رہ گیا

لیلے کی ساتہ مین رہ ملک عدم گئے
تہا سخت جان جو قیس وفادار رہ گیا

پیکان تیر نکی نہ کہولی کبہی زبان
ساکت مین صورت لب سوفار رہ گیا

تن مین نہ تہا لہو تو ہوئی نمین تیر سی گل
پیاسا دہان تشنہ سوفار رہ گیا

کیا بات تہی کسی سی حق آنکہ نہ کہہ سکا
خاموش لب کو کہول کی سوفار رہ گیا

٢٩

جب کرگئی نہ خاک شفا ما در خرمن
محروم لب شفا سے وہ بیمار رہ گیا

٢١

بی توسل کیا مراد دل مین مضطر مانگتا
مانگتا بہی تو بتائید پیمبر مانگتا

جو غذا مرغوب خاطر تہی وہ کیونکر مانگتا
چرخ سی حنظل و نشتر ہین جو شکر مانگتا

بین چشم بادہ تری محفل مین کیونکر مانگتا
اے صنم بس دو کباب اور ایک ساغر مانگتا

مست چشم مست ہو بادہ کیونکر مانگتا
کیا مین تہا کم ظرف جو ساقی سی ساغر مانگتا

وہ گل نو باغ مین آتا جو پہر سیکڑون
پہول کا گلچین سے مین گلشن مین ساغر مانگتا

نوکری کرتا اگر ساقی کی میخانی مین یار
تو سند کیا لیتے سرخط ساغر مانگتا

سات لب و سبو کی جو قیمت پوچہتا اوس سے کوئی
وہ شہ خوبان خراج ہفت کشور مانگتا

جو بنا مانگا تھا بخت تیرین ادا اوسکو ملی
چاہی تھا تیشۂ فرہاد آزر مانگتا

پیشکش کرتا خوشی سی مین ہمین اوسکی عضو
تار جان سیر ہو وہ طفل رفوگر مانگتا

تنہہ کی طالب کو تو رکہتا حلقۂ ماتم مین
لی سہ اوسکو صفا کر دیتا جو بستر مانگتا

حسن کے خیرات کا کیا قحط تھا سیر کی
تم نہ دیتی تو نہ دیتی اور دس گھر مانگتا

یہہ صدا آئی کہ پھر مانگو پہ ملو بس دلو
حسن کے خیرات جو مین اونکی در پر مانگتا

صاف حیرت ہے کہ کیون آئینہ اونکو دیدیا
دل وہی دیتی جو کوئی اہل جوہر مانگتا

دلکی دینی مین نہ دی الزام ای ناصح مجھی
لیگیا جب چھین کر وہ تو مین کیونکر مانگتا

خیر جو دیدی پرائی ہوگئی وصل اوسمین کیا
دل بھلا کسطرح سی مین اوسکو دیکر مانگتا

دلکی بھی کوئی حقیقت تھی کہ پیارا جانکر
مین نہ دیتا اور وہ شوخ ستمگر مانگتا

٣٠

حضرت سجاد کی سوالی جو اسے نادر مدد
مین دعا اسنے شفا کے حق سی اکثر مانگتا

١٤

چاہیے نعت نبی کا کری اظہار گلا
اس سی قاصر ہو اگر تو بھی گنہگار گلا

کسلئے پھولون سی تیرا ہو گرانبار گلا
خوش نما قدرت خالق سی ہی ای یار گلا

فرد ولی شتل اگرت مین ہی ای یار گلا
زلف پیچ لیٹی تو ہوا سخت گرانبار گلا

ہوتی ھی لولی گردونکی سر بی گستنکر
چشم بد دور ہی کیا گا نہین تیا یار گلا

باہین غیرونکی ہین گردن مین حمائل اُنکی چھونی پاتی نہین ہین عاشق ناچار گلا

دستِ مس یارونکی چھونی کی اُسی جگہ نہین ہس کری ہاتھہ سی تیغونکی نہ گنہگار گلا

زلف کو چھوڑکی جینیا نہین منظور ہمین ہی گوارا جو رسن مین ہو گرفتار گلا

رشتۂ الفت عاشق ہو گلی مین اونکی نہین موضوع بتونکا سی پئی زنار گلا

کیہہ لے وسمہ ابروی پرخم سی رکہتی سرکار ہم یہ سمجہی تہی کہ کاٹی گی یہ تلوار گلا

یاد رہتی ہین مجھی پانچ نماز و یعنی پانچ لب و ہین چاہِ ذقن ابروی خمدار گلا

رکہو پوشیدہ گلوبند مین صاحب تو بنی خوب نہین زیبا کہ کہلا ہو سرِ بازار گلا

کیا کہون ہوتی ہی جسطرح کی حسرت مجھکو ۱۳ چوم لیتی ہین رقیب آکی جو سرکار گلا

[illegible]

تیری حق مین بھی نادر کی خدا سی ہی دعا
تیغ حیدر سی کٹی حاسدِ غدار گلا

۲۱ مضمون نئی فکر سی ہاتہہ آتی ہین کیا کیا ہم مدح پیمبر مین شرف پاتی ہین کیا کیا

ہم ہاتہونکو جوڑی ہوئی لی سمجہاتی ہین کیا کیا مچلی ہوئی وہ پانونکو پہیلاتی ہین کیا کیا

عاشق کو رہِ عشق مین دوڑاتی ہین کیا کیا خاک اپنی محبت کی وہ چہنواتی ہین کیا کیا

احباب ہمسن ہین وہ بہی جلاتی ہین کیا کیا ہم ہجر مین جیتی ہین تو پچہتاتی ہین کیا کیا

ہم عیش شب وصل کی کرتی ہین جو چرچی وہ سر کو جہکائی ہوئی شرماتی ہین کیا کیا

فرقت مین نہ کچھہ پوچھو خور و نوش ہمارا
آنسو کو جو پیتی ہین تو غم کہاتی ہین کیا کیا

جب دیکھتے ہین بالی کی سانپ آنکے پہ لقمہ
سم رشک سے کہا لیتی ہین لہراتی ہین کیا کیا

جو کھینچتے ہین ہاتھہ انکو دنیا کی طمع سے
پانو انکو قناعت سے وہ پہیلاتی ہین کیا کیا

دیتے ہین اذان وصل کی شب جلد موذن
آئی جو شب ہجر تو سو جاتی ہین کیا کیا

رسلو جگر خستہ و وارفتہ و شیدا
ہم تیری جو عاشق ہین تو بہلاتی ہین کیا کیا

دشنام شکایت گلہ و رمز و کنایہ
حقمین مری ارشاد وہ فرماتی ہین کیا کیا

دیوانی خط سبز کی ہم جب سے ہوی ہین
تنکی وہ چمن مین ہمین چنواتی ہین کیا کیا

ہی موسم گل نامیہ کا جوش ہی ہر سمت
سبزی چمن دہر مین لہراتی ہین کیا کیا

اٹہکہیلیونکی چال کی قربان مین صدقے
ٹہوکر سی تری کبک لپٹی جاتی ہین کیا کیا

تنگی سے دہن کی جو نہین بات نکلتے
اسوجہ سے وہ باتونمین ہکلاتی ہین کیا کیا

ای دین گریبان تری آنسونکی بدولت
دریا بہی مرے سر سی وتر جاتی ہین کیا کیا

انسی جو سوال اس گیسو کری کوئی
باتونکی تسلسل مین وہ الجہاتی ہین کیا کیا

عاشق کی بگڑتے ہی ترے ناچ سہی تیور
دامن مین جو جکڑی ہی تو چکراتی ہین کیا کیا

نہ ہو چکی ہین پانو مین مہندی شب عدم
اب دیکھیے وہ رنگ نئی لاتی ہین کیا کیا

قربان مین اس ناز کی اللہ ری تجاہل
بوسہ جو کوئی مانگی تو فرماتی ہین کیا کیا

۲۲

ہم روضۂ شبیر کی حسرت مین ہین نادر
سب لوگ زیارتکو چلے جاتی ہین ہم کیا کیا

جسنے ذکر خیر احمد خامہ سی لکہا کیا
مغفرت کا اک ذریعہ حشر مین پیدا کیا

وصل کی وعدے کو کب اوس شوخ نے ایفا کیا
آج کو فردا تو فردا کو پس فردا کیا

سرخ ہونٹونکو جو اوسنی مستی سی لی وا کیا
سب نے یہ جانا طلا پر یار نے مینا کیا

کون کہہ سکتا ہی قتل عاشقان بیجا کیا
آپ نے حضرت سلامت جو کیا اچھا کیا

لاش کو نکی غیر نے کہچوائی مری یہ کیا کیا
آپ تو تہے رسوا ہوی تم مجکو بہی رسوا کیا

پیرو ہین ہم اہل صفا سی جو کیا اچھا کیا
چار آنکہین آئنی سی کین تم نے یہ کیا کیا

ہیچ ہی پہولونکی بچہائی ہمنی اوسکی واسطے
جو کہ کانٹی راہ مین تہے سر لئی بویا کیا

قیس سے تعظیم تہی منظور وحشت سے مری
ہان بگولا سرو قد تعظیم کو اوٹہا کیا

جنبش ابرو سی آخر کہل گئی دلکی گرہ
اپنی ناخن سی یہ مانا نولی عقدہ وا کیا

یاس حرمان و قلق رنج و غم و درد و الم
ایک ہفتہ سامنا ان سبہونکا تنہا کیا

بی طلب ملتے نہین نعمت کبہی آفاق مین
قطرۂ نیسان بلا طلب منہ صدف نے وا کیا

بار صندل کا کہان پیشانی نازک کہان
آپ نے اپنی لئی اک درد سر پیدا کیا

مہندی ملکر ہاتہہ کہولی کہ جو آتا نظر
طائر رنگ حنا کو آپ نے عنقا کیا

[illegible]

وصل کی شب گزری سی سر پہ جا لگے وہ گیسو نا انہی کہی
ابر چشم گوہر افشان صبح سی برپا کیا

رات کوئی یار مدت مین مجھسی خطی ہوئی
بخت کے مانند میرے پاؤن بھی سویا کیا

آج کل کیا اعتبار اور وصل یار کا
بس قیامت ہے جو اوسنی وعدہ فردا کیا

سامنی جو سبکے اوسکے ہووی کیون سامنے
منہ لگایا آئینی کو آپ نے یہ کیا کیا ج

بوسہ شیرین لب یمین ہاتھ آیا مجھے
دانت جب ٹوٹے عطا اللہ نی حلوا کیا ج

بوسی تر شہد پاتہی عجب لذت ہوئے
میٹھی مین میٹھا ملایا اور بھی میٹھا کیا

نازکی و لاغری دونونکی رہتی ایک مین
اسمین مجکو فرد اوسمین آپ کو یکتا کیا

قلب ماہیت ہوئی ایسی مری احوال پر
جو چراغ آیا لحد پر شمع سان رویا کیا ج

شمع ساق پاکو روشن دیکھکر آیا جو رشک
روشنی کا جھاڑ دامن سے سرا و بجھا کیا

شرم سی وہ لاغری ہی مین نظر سی تہا نہان
وصلکی شب مجھکو وہ اور اوسکو مین دیکھا کیا

مصحف نے نقطے شاید وہ کتابی چہرہ ہے
دخل خال اوسمین نپایا لاکھ مین ڈھونڈا کیا

[illegible]

۳۳

شکر کا رطب اللسان کیونکر نہ ای نادر ہو ہمیشہ
کلمہ توحید کا اللہ نے گویا کیا

۲۵

پیدا اثر یہ نعت کے تاثیر نے کیا
مشہور خلق نظم جہانگیر نے کیا

تقدیر نے کیا نہ تو تدبیر نے کیا
وارفتہ دلکو اوس بت بے پیر نے کیا

اک تجہ انکی عشق مین اوسنے ہوا دیا مجھے
اچھا سلوک اس فلک پیر نی کیا

بی صبر و بی سکون بلا ضبط و بیقرار
دلکو فراق مین بت بے پیر نی کیا

چکر لگا رہا ہون جو وحشت مین مثل قیس
آوارہ گردش فلک پیر نے کیا

ندی بہای خونکی اپنی رقیب نے
مجکو ذبح اوس بت بے پیر نی کیا

ہم دین کی ہوی نہ تو دنیا کی کام آی
اچھا سلوک اوس بت بے پیر نی کیا

صیاد و باغبان سی شکایت نہین ہے کچہ
پابند مجکو زلف گرہ گیر نے کیا

پاونکی بوسی بھی وہی ہو جائینگی نصیب
قرآں کا جو بس تیرے تسخیر نی کیا

دل کھنچ گیا جو یار کی جانب تو کیا کری
ہرچند ضبط عاشق دلگیر نے کیا

کہین باتین تو لی قبر پہ آکر مین جی اوٹھا
اعجاز عیسوی تری تقریر نی کیا

خط سی زیادہ ہو گئی رخسار کی بہا
حلوم کتاب کا اسی تفسیر نی کیا ۱۳

مقطع

نادر شتاب لینگے رہ کربلا سی شاہ
جب قصد شوق روضۂ شبیر نی کیا

۲۴

آثار فیض حق ہین عیان ہر سخن مین کیا
ملتی ہین اجر نعت رسول زمن مین کیا

خوبی نہین ہی وہ لب شکر شکن مین کیا
ایسی لگی ہین لعل عقیق یمن مین کیا

پیوند ہو گلونکی بھلا پیرہن مین کیا
خوبی ہی ایسی اطلس رنگ چمن مین کیا

بی چین گدگدی سی ہوئی جاتی ہین حضور
وقت وصال ہاتہہ لگاؤن بدن نہین کیا
طرز خرام کبک نہ سیکہین کیسے حضور
خوبی بہلا ہی جانورونکی چلن مین کیا
بی اعتبار ہون تو نکیرین ڈہونڈہ لین
مال جہان سی ہی مری جیب کفن مین کیا
اوسکے نگینونکو جو سمجہتا ہے تو ذلیل
آنکہین ہمیشہ گہر مین نصب ہے سر نورتن مین کیا
چشم سیہ سی آنکہہ ملاتی ہین قہر ہی
اندہی غزال ہوگئی ہین اب ختن مین کیا
سمجہے ضیا کو اپنی جو مانند ساق پا
چربی ہی چہالی دیئے شمع لگن مین کیا
میٹہی ہی بات منہ سی نکلتی ہی بیشتر
یہ توتیا و قند گہلا ہی دہن مین کیا
یعقوب سا نہین ہے زمانہ مین قدردان
یوسف کے بو نہین ہی ملک پیرہن مین کیا
انسان جو نہی وہ بنا ہی تمام عمر
یہ بہی نہو تو فرق ہی پہر مرد و زن مین کیا
بی پردگی بجا ہی سی نامحرمون کے ساتہہ
دیتی ہین آپ ہاتہہ کف برہمن مین کیا
اوس بت سے تو جدا ابہی تک نہین ہوا
ناقوس نعرہ زن ہے کف برہمن مین کیا
صیاد ہای ہای کی حسرت سے ہے صدا
بلبل کو تونی ذبح کیا ہی چمن مین کیا
دیکہا ہی سبزہ خط کو جو طوطی نی آنکہہ سی
توتا اوڑ گئی ہین ہوش کی توتی کے تن مین کیا
کیون اونکی لعل لب کی صفت سے کیجے رقم
جاگیر ہمکو دیگی تو وہ ملک یمن مین کیا
ہی لعل لب آپکے جو مسی کی دہڑی
پہولی ہوئی ہی شام سواد یمن مین کیا

کھولی ہی ساق پا پی منور جو یار نی
جلتی ہی دیکھہ دیکھہ کی شمع انجمن میں کیا

باتیں سنیں نہ طفلک خیاط سی کبھی
ٹانکا لگا ہوا ہی شگاف دہن میں کیا

انسان گم ہوا ہی آپ سی عنقا کی طرح سی
حاصل ہی ور عشق میاں وہ دہن میں کیا

دانتوں کی وصف لکھنی کی فرمایش ہمیں ہی
موتی بھرین گی آپ ہمارے دہن میں کیا

چوما جو ہمنی منہ تو وہ تب بولنی لگا
بوسہ کی کنجی لگ گئی تو قفل دہن میں کیا

کھلتا نہیں ہی کیوں گرہ مو کی طرح سی
فرمائی یہ ہی کوئی عقدہ دہن میں کیا

ہوتا نہیں وصال کسی طرح سی جواب
تجھسی جدا ہوا ہوں میں ہجر کی سخن میں کیا

آفاق میں ہوئی ہی مقید کہیں ہوا
باندھی تمہاری گھوڑی کو کوئی رسن میں کیا

۲۵ بنیاد کفر قلعہ کی ای نادر حزین
تہا زور بازوی شہ خیبر شکن میں کیا ۱۷

رمل مثمن
مخبون مقصور
فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلن

کلمہ کوئی مری منہ سی نہ شر کا نکلا
ذکر نکلا تو فقط خیر بشر کا نکلا

ماتھی کی حسن سی ہی جو نور سحر کا نکلا
مانانت سی لطف عجب شق قمر کا نکلا

تیغ کا پھل جو ملا نزع کی دم کھانیکو
خوب سامان مری زاد سفر کا نکلا

ہم شب وصل میں کہدینگی چھپر گئی صبح
کوئی نالہ بھی اگر مرغ سحر کا نکلا

کلمہ خیر ہی کا ورد زبان میں ہی رہا
تہا البتہ حرف اگر منہ سی نہ شر کا نکلا

خوبرویوں ہی نی کانو نمین جگہ دی ایسا ہو
ای صنم پہر کی نہ آیا تری گہر کا نکلا
ہمنی باریک نویسونسی بہت لکہوایا
پر نہ انداز تری موی کمر کا نکلا
بال کی کہال بہی ہرچند نکالی ہمنی
تو بہی مضمون نہ اوس موی کمر کا نکلا
ہاتہہ مین ہاتہہ ہی غیرونکی تمہارے
کبہی ارمان نہ اس دست نگر کا نکلا
مین ہوا بنتکی ہو المحفل عالی مین رسا
جب نہ کوچہ کوئی اور آپکی گہر کا نکلا
ذوذنب نجم جسی جانتی ہین اہل زمین
بس وہ موباف تری زلف دوسر کا نکلا
عید گئی دن وہ گلی لگتی آگر تیری
شکر صد شکر فرا شیر و شکر کا نکلا

۳۶
جب غلامان نبی کی ہوئی فہرست درست
نادر اک عبد ازل خیل بشر کا نکلا
۱۳

پائینگی حشر مین سب شربت کوثر کیسا
سیر جنت کی ہی احسان پیمبر کیسا
آج بیچین ہی مرغ دل مضطر کیسا
بنگیا ہی یہ گرہ باز کبوتر کیسا
غم سی طوطی ہی سراسیمہ و ششدر کیسا
کہولی ہی بال ہمای خط اخضر کیسا
بڑہ چلا رخ سی یہ اونکی خط اخضر کیسا
پر طاوس ہی قران سی باہر کیسا
آنکہونکا عشق جو دلمین ہی مقرر ایسا
رخطار رکہتی ہین بہم شیشہ و ساغر کیسا
زیر رخسار جو ہی خال تو سب کہتی ہین
آپکی دایری سی ہی نقطہ ہی باہر کیسا

ہڈیون کو جو مری صرف کیا ہی تو نی
خوشنما دیکھہ تو ہی دستۂ خنجر کیا

ہون لکھی وصل کی اقرار تو آجی بن جاین
خط انکار وہ پڑہ جاتی ہین فر فر کیا

تو نی پہینکا جو فلاخن تو ہوئی رحم الہی
ہو گیا سنگ جگر جب تجہی پتہر کیا

رشک سی خون شفق اوج فلک پر ہو گا
شوخ مہدی ہی ہی رنگ خضر کیا

تحال لب ہو انی سی نہ تجہی کرتا ہے
ہو نہین حیرت مین غضب کا ہی یہ تغیر کیا

ہاتہہ مین لسکی کہلاتی ہین حو ما گیسو
کافور و دلس سی سیکہہ لی مین منتر کیا

خون برساتی ہی تیغ قتل مین تو سب کہتے ہین
ابر کا ہی تری تلوار مین جوہر کیا

کہتی ہین ہلال سینہ کی سب بنتی ہین
جلوہ گر یہہ حبشی ہی سر منبر کیا

بزم مین آئینہ شمشیر ہی قتل مین
یہہ نکالا ہی نیا آپ نی جوہر کیا

ناتوانی مین ہوئی ہجر کی ان حی اطفل
ہمرہ وصل ہوا ہی تن لاغر کیا

تحال ابرو کی تلی یا وہ ٹکی سب کہتے ہین
آپ نی ناو مین ڈالا ہی یہہ لنگر کیسا

نہا وحسا کو جہہ دلدار کی جانب کو قدم
ضعف نی ڈال دیا پانو مین لنگر کیسا

ہی وی طفل سا مین جہرہ ہی پر
قرب مین ماہ کی تابان ہی یہ اختر کیا

خوبرو یہ نی نظاری کو جہ آ یا
ہی مرہ پای نظر کی لی جگر کیا

ہائے مین سی مین سکین شن آن کی کہتی
غوطہ کہاتی ہی بط بادہ احمر کیا

دو ہلال آئی نظر ایک جگہ سے سب کو
لب ساقی سی ملا ہی لب ساغر کیا
ج روزہ ہی میخوارون کی توڑنی من عیشتی کا دہانا
عید کا چاند بنا ہی لب ساغر کیا
جوش پر موسم اردی ہی بہار آئی ہی
اب نمو ہی تمھارا خط اخضر کیا
ج سبزہ آغاز ہوا حسن کو ہوگا نہ زوال
خال ہی مہر ثبوت خط اخضر کیا
سرنوشت ازلی سی تھین آگاہ کوئی ۲۷
خط تقدیر لفافی کی ہی اندر کیا

فضل حق شامل احوال جو ہی نادر
دشمنون پر ہو کمین منصور و مظفر کیا

۲۷ مضمون جو نعت شہ ذیشانسی نکالا
تب نام مراد قعر عصیانسی نکالا
ساقی تکو جو اوسنی ته دامانسی نکالا
پندار دل شمع شبستان سی نکالا
انسان نبی جان پری حور فرشتہ
حسن کر تجھی انواع حسینانسی نکالا
شبخون کی نیت سے تگ کشور دل پر
انداز نرالا سی وہان سے نکالا
پشت لب شیرین سے جو سبزیکو کیا دور
طوطی کو بھلا کیون شکرستان سی نکالا
کیا دولت دنیا تجھی حاصل ہوئی قاتل
لاشہ جو مرا گنج شہیدان سی نکالا
ساقی نی گزک سی ہین محروم جو رکہا
تب کام کباب دل بریانسی نکالا
داغ دل سوزان نی مری ہجر کی شب مین
کچھ ڈھنگ نیا کر و چراغانسی نکالا

وہ منہ کسی کے گردمن ہو ارنی رب — ہوئی جو کوئی دیدۂ گریاں سی نکالا
سرمہ کی ہوس کی کبھی عاشق کی بیاں — ہاں کام غبار رہ جانان سی نکالا
صیّاد ستمگار کو بلبل کی دعا نی — ایام بہاری مین گلستان سی نکالا
بارش جو ہوئی دیدۂ تر سی مرے اس سال — اندیشۂ خشکی دل دہقان سی نکالا
ای رشک پری تیری صفت سے آدمی ہیں — کچھ بڑہ کی قدم مور سلیمان سی نکالا
پائی نگہ عاشق محزون مین خلش — مژگان کی اثر خار مغیلان سی نکالا
کی باد بہاری نی تو آرایش عالم — پر خار نہ دامان بیابان سی نکالا
دلدوز سو ہو گئی اب خار مغیلان — رشتہ جو تری سوزن مژگان سی نکالا
کیا دست حنا بستہ زبر دست ہے اونکا — بل جسنی کہ لب غنچۂ مرجان سی نکالا
ہین دنگ کہ پابند نہ دنیا کی مقید — کیا عشق نی اُن پھول پہلیان سی نکالا
ہمت نے تری سیم تو کئی چاندی سی حاصل — زر پنجۂ خورشید درخشان سی نکالا
لعل لب خوشرنگ کے تعریف جو لکھی — دعوی دل یاقوت رقم زنان سی نکالا

۳۸
نادر ہوئی تب فرصت سلمان ہمین معلوم
تصغیر کے پا کو جو سلیمان سی نکالا
۲۱

ہی نام و لقب راحم و غفار تمہارا — محروم نہین کوئی گنہگار تمہارا

[illegible]

ہی عکس فلک سبزۂ رخسار تمہارا
طوطی نہ بنی لعل شکربار تمہارا

بیتھا عدو چلنا نہین رہنا تمہارا
نقش قدم ہی خط پرکار تمہارا

مرغان چمن چاہی کاٹو سر گلچین
ہو تیز اگر خنجر منقار تمہارا

یہ عہد کیا ہی کہ ادہر رخ نکرینگی
در کو کہ نہی سمجن گہٹہ ہی یار تمہارا

ہی عین تمنا کہ ہم آنکہونسی اوٹہائین
پائین جو زر دولت دیدار تمہارا

ہو ماہی دریا کہ گل گلشن بخار
ہی محو ہر اک نقش و زر دار تمہارا

تلوار شگاف آہ ہوئی صیاف در و
ہی تیر مجہی رخنہ دیوار تمہارا

کسطرح کرین راز ہم افشا دم خلوت
ہی کان ہر اک روزن دیوار تمہارا ج

کچہہ دور نہین ہم سرکو چہ اگر اوترینا
چڑہ جای کبہی سایہ دیوار تمہارا ج

۳۹

حل حضر خدا جلد کرو مشکل نادر
ہی عقدہ ای احمد مختار تمہارا

۱۱

مذہب ہی نہین عشق رخ جانانہ ہمارا
شیدا ہی نہی ہی دل دیوانہ ہمارا

روشن ہی جو اوس شمع سی کاشانہ ہمارا
ہوتا ج اوقات نہ پروانہ ہمارا

سنتا ہی اگر کوئی تو اوڑجاتی ہی بس نیند
ہی ہوش ربا خلق مین افسانہ ہمارا

کہتا ہی وہ در تنک پہ کیا سبب اسکا
ہوتا نہین اگر کوئی دیوانہ ہمارا

ہر سمت کو رکھی ہوئی ہین می کی سبیلین
لبریز شرابون سی ہی میخانہ ہمارا

اوسکا ہو جگر چاک اگر ہو گزر اپنا
ہی زلف کی کوچی مین عدو شانہ ہمارا

غیر اوسکو خریدین تو وہ یوسف نہ بکیگا
داخل ہی بہت روزونسی بیعانہ ہمارا

پتھر سی سوا نکلی ہم عشق مین بت کی
ایسا تو کبھی سخت ڈیل تھا نہ ہمارا

گرمی مین تو آبیٹھی ہین ون مین پرین
قمر گالنسی بہت سرد ہی خسخانہ ہمارا

جب داب کی زانو کو تری بیٹھی ہین اغیار
پہلو سی نکل آئی کلیجا نہ ہمارا

عرضی مین ملاقات کی درخواست لکھی ہی
ای شمع رخ اب بھیجدی پروانہ ہمارا

زلفونسی کہی حال کو وہ انہین کہتی
افسوس تہ دام رہا دانہ ہمارا

ہی قلقل شیشہ کہین خندان کہین جام
ساقی سی لب آباد ہی میخانہ ہمارا

آرایش گیسو مین بہت دیر لگا لی
دشمن شب وعدہ مین ہوا شانہ ہمارا

۲۰

ہی تیغ علی بسکہ نگہبان ہمارے
نادر کوئی دشمن بھی ہوگا نہ ہمارا

۱۵

یا نبی پیش نظر ہو مری مدفن تیرا
کہ ازل سی ہون مین وابستہ دامن تیرا

ہاشمی حق سی مین عون الہی بت پرفن تیرا
ہاتھ میرے ہو جو محشر مین تو دامن تیرا

عمر بھر ساتھ دیا ائی بت پرفن تیرا
اب کہان جاسی یہ وابستہ دامن تیرا

تیری ایام رضاعت سے یہ ہوتا ہی ثبوت
نور کی طرح سے کی بس اسمین سما جا آکر
چکنی باتین نہ کیا کر کہ وہ عالم ترہا
ہین تقابل کی اگر سبھی اونکی دعوی
سختیان سے تیر اگر دیکھہ لی عشاقکی سنا
بو کی مانند نظر تو نہین آتا گا ہے
آنکھہ ڈالی نہ کبھی بدنظری سی مجھپر
چاند نہین جو نکلتی ہی سواری اونکی
یہ پہنتا ہی جو زنار و بناکے اکثر
کیون فراموش تجھی ہی صلکی عدنی جلنے
دیکھکر اوسکو دلہن شرم سے منہہ پہیر نہ دکہا
جاتا ہی وہ سر اک تار نفس کو گہورا
کیون لگی چاند گہن کیون ہو اندہیرا ہما

صاف ہے قاتل وستاد کرین تیرا
تہر آنکہو نسی جہنین ہی کوی مسکن تیرا
اب نہ وہ رنگ ہے باقی نہ وہ روغن تیرا
منہ نہ کالا کہین ہوا ای گل سوسن تیرا
کیون نہ پہلن لی لوہا مین آہن تیرا
جوف گل انگلن نجار ہی مسکن تیرا
کیون نہو پاک نظر دیدہ روزن تیرا
کہین پامال نہ ایما ہو حسن مین تیرا
جرح ای نسبت ہے حقیقت مین برہمن تیرا
مبتلا علت نسیان مین ہو دشمن تیرا
کری گہونگٹ دم رفتار جو توسن تیرا
سانس لیتی نہین دیتا کبھی توسن تیرا
پہلوی غیر سیہ رو مین ہو دشمن تیرا

دوستی تجکو علی سی ہی اگر اے نادر
غیر ممکن ہے کہ سرسبز ہو دشمن تیرا

١٧

۲۱

ہوشا عمل مدام خیر ایسا شعار ہوا   حاصل ثواب کا اوسی بدل ہم ہوا
جاری ہی جو میری آنکھہ سی خون جگر ہوا   مژگانکی شاخچی سی یہ پیدا ثمر ہوا
چہوڑا جو مجہسی گہر تو تیری دلمین گہر ہوا   آخر سفر وسیلہ فتح وظفر ہوا
ہون تیر افگنونکی محبت مین یہ ضعیف   خانہ کمانکا مری سینی کو گہر ہوا
دو ابرو دو چشم و دو خال و دو زلف یار   ان کا خیال دور نہ آٹہون پہر ہوا
آنکہین ہوئین ہین شیفتہ نظارہ سی حسنکی   فرسودہ راہ دید مین پائی نظر ہوا
موقوف گریہ شب ہجران جو ہو گیا   یہ حال نظر کس لئے ای چشم تر ہوا
بی یار سحر مین جو سوی باغ مین گیا   ہر شاخ ارہ سینکی بی پتا تبر ہوا
سیب ذقن کی بوسہ قتیلون نی لئے   افسوس داغدار تمہارا ثمر ہوا
سچ شب وصال قیامت سی کم نہ   آواز صور نالہ مرغ سحر ہوا
اتش جلال اثر نی جہہ رخ جو بہی   لی قدر صاف بسکہ سیم قمر ہوا
ادنی رخسہ ہو گیا آدمی سی دل   نشتر جسکی خبر و اعظم نقطہ نشتر ہوا
آمین ہر وہ ولا یہتی ہوئی   یہی جو آہ نیم شبی کا اثر ہوا
رخسار کا پڑا خوبان سادہ رو   غیرت فزای حسن بیاض سحر ہوا

۱۵

تا در نجات ہوگی اوسکی بلا حساب

رمل مثمن مخبون مقصور
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

حاصل حسینی ذریعۂ خیر البشر ہوا

٤٢
ذکر اوصاف نبی حسن سی کہ فی الحال ہوا
ایش اللہ وہی شخص خوش اعمال ہوا

آتی وہ طفل جوان بخت جوان سال ہوا
اوج پر نام خدا کوکب اقبال ہوا

زلف کے عشق مین الجہی تو عجب جال ہوا
خال سمجہی تہی جسی سم وہی جنجال ہوا

آج تو جہاتیون پر زلف بکہر کر آتی
ای پری کاسۂ چینی مین عیان بال ہوا

ہم ہی اک تپ سی گئی ہتہیلیونکی خال آن سی گئی
ورنہ اک کوچہ بہی ونسی نہ پامال ہوا

تمنی غیرونکو گلی سی جو لگایا اپنی
روز عاشورہ ہمین غرۂ شوال ہوا

ہم نہ کہتی تہی کہ معشوق بری ہی تہی
اور کو دل جو دیا تونی تو کیا حال ہوا

خال خال اوسکی مقابل کوئی تل آ چمکا
جلوہ گر چاند نہین جب کہ ترا خال ہوا

چاندنی رات مین گہونگہٹ جو اوٹہایا تہا
غیرت ماہ شب چاردہم گال ہوا

طوطی کی ہوش گئی توتی اوڑی سی خط آنکلا
لعل لب دیکہی تو شرمندہ بہت لال ہوا

دی عقیق یمنی سی کبہی تشبیہ اگر
غصہ سی لعل لب سرخ بہت لال ہوا

پہلی تو گیسو پہ پیچ فقط تہا پہنسا
رفتہ رفتہ جو بڑہا حد سی سوا جال ہوا

تمنی تحقیق کیا اسکو نہ چہپانا ای راوی
سینہ کیون ناوک بیداد سی غربال ہوا

اب سمجہی ہین جسی اوج فلک پر سب لوگ
دیدۂ اشک فشان کا وہی رومال ہوا

غم سے دل ڈوب گیا صبح شب وصل آئی
دشمن عاشق غمناک یہ گھڑیال ہوا

ہر قدم پر ہوئی پابوس قیامت اگر
وہ پہنکر جو روانہ کبھی خلخال ہوا

۱۷ حضرت فضل خدا سے ہوا وہ شی نادر ۲۳
جو کوئی ہیچ طرازِ سخنے والا ہوا

ہادی خلق محمد سے برابر نہوا
آپ سا عاصیوں کا شافع محشر نہوا

نہوا چاک کہ آوارہ و ابتر نہوا
تو بھی دل شانۂ گیسوی معنبر نہوا

ظل گیسوئی دوتا مجکو میسر نہوا
اس ہما کا کبھی سایہ مری سر پر نہوا

عشق کی بھول بھلیان مین بھٹکے ایسے
کہ یہان خضر بھی آکر کبھی رہبر نہوا

کبھی وارد نہوا آکی جو وہ مہر جمال
برج خورشید کسی روز مرا گھر نہوا

ناک پر خال نہ پایا تو یہ سمجھی جانا
حبشی اوج نشین سر منبر نہوا

کب صفائی نہ ہوئی آئینہ رخسار سے رو
سخت کانپی مین گرو سکندر نہوا

ہڈیان بعد فنا ہو گئین ضائع بالکل
استخوان ایک مرا دستۂ خنجر نہوا

ہڈیان نذر کئین جسنی کہ طلب لب محبوب کی
مین ہما اور سگ یار سی برابر نہوا

پھولی گل جسنی چڑھا اوس گل کی قبائی کہنہ
پالکی مین خلعت نو جامہ سی باہر نہوا

اژدر و گرگ و پلنگ اور نہنگ دریا
جسنی دعوت کے کسی سی بھی مین یا سر نہوا

وامق و کوہ کن و قیس و نل ار
انمین سی کوی بہی نہ بندی کی برابر نہوا

جان ہی مال سی یا نسی سر سی گزری
او جو حاصل ہمین اونسی تو بہتر نہوا

ہین زبانمین جو مشہور یہ قلاب و کمند
دونون مین ایک بہی زلفونکی برابر نہوا

قدر قاصد کی ہو کیا جبکہ صحیفہ لایا
کچہہ وہ پیغام کی لانیسی ہمی میسر نہوا

اوسنی پیغام بہی پہچانہ بڑی قدر نکہ
وہی عاشق کی لکہی اوتری ہمی میسر نہوا

٤٤ ٤١

بی علی پہونچنی تک نہین ممکن تہا
کہ رسا شہر مین ہرگز کوی بی در نہوا

قلم جو مدح نگار نبی و آل ہوا
خدا کی فضل سی اچھا مرا مآل ہوا

تمہاری زلف کو چہو کر مرا یہ حال ہوا
قصور وار و گنہگار بال بال ہوا

جو ہولی کہیلی تو یہ رنگ لگی سال ہوا
غبار ہی جو اوڑا راہ کا گلال ہوا

مجہی تو موت سی بدتر ہی زندگی بیجا
مین مر گیا جو تری ہجر مین وصال ہوا

کسیکی جلد بدن نازک ایسی کب ہوگی
جو پان یار نی کہای تو سرخ گال ہوا

جہان مین جو یہ سونا سوگند ہی مشہور
کیا جو غور وہ منہ کا تری اوگال ہوا

کیا جو غیر کو خنجر سی ذبح ای جلاد
قسم خدا کی ہی مینے چہری حلال ہوا

بنا فراق مین حسرت کدہ ہمارا گہر
ہر ایک روزن در دیدہ غزال ہوا

[illegible]

ج

ہماری آنکہین مین پہر خون کو وہ کہتی ہین
برسنی کا نہین یہ ابر جب کہ لال ہوا

وہ ہوسیاہی کرم سی ہوا درست اونکی
جو عاشقو نہین کوئی بہی شکستہ حال ہوا

اب آئینہ مین بہی پڑتا نہین عکس بدن
یہ لاغری مین مرا جسم بیمثال ہوا

وہ کہتی ہین کہ نہ دو لب تو لگیگی صلکہ ہا
تو قفل اب در گنجینہ وصال ہوا

لگا کی مٹی سہکالی بنا کی کوزہ دمی
رہین منت احسان مین ای کلال ہوا

برابری کی جو دعوی کیی تری رخ سی
گل چمن بہی سزاوار گوشمال ہوا

جو اونکی وجہی ہوئی زلف نی سلجہایی
خدا کی فضل سی بیکا نہ کوئی بال ہوا

گمان قطب ہوا خال روی انور پر
جو زخم جنون سی اونکا سوی شمال ہوا

شتاب پہول کی تو لی چمن مین ساقی والا
وہ ابر آئی وہ آغاز برشکال ہوا

ملا گدا نہین حرف شناسی لطف طلب
سکوت بخیہ چاک لب سوال ہوا

ہزار چاک ہوا دل فراق مین تیری
مگر نہ شانۂ زلف تا شب وصال ہوا

ملا جو عارض صافی پر آپکی غازہ
فروغ جوہر آئینہ جمال ہوا

٤٥

خدا کی واسطی پڑہ اک غزل تو اب نادر
ہر ایک شعر مین موزون اگر ہلال ہوا

٢١

ہمارے خون سی خنجر ترا جو لال ہوا
کہا یہ سب نی شفق سی عیان ہلال ہوا

تری فراق سی پیری مین اب یہ حال ہوا
قد خمیدہ مین پیدا خم ہلال ہوا

کمال جسکو ہوا جلد اوسی زوال ہوا
گھٹا جو بدر تو دو ہفتہ مین ہلال ہوا

لئی جو کاہکشان نی دو الکی تو سے
تو پای نو بن کا ب صنم ہلال ہوا

کبھو لنی رکھی زمانی مین کوی کیا امید
نہ جبکہ عقدہ کشا ناخن ہلال ہوا

جو حلقہ زن رہی تو بدر سی مشابہ تھی
چڑھی کمان تو پیدا خم ہلال ہوا ج

یہ تجربہ قدم راہوار کا دیکھو
جو نقش نعل پڑا ہمسر ہلال ہوا

گزر جد سری ہوا و نگلیان اوٹھنی اوپر
وہ ماہ ابرو نکی وجہ سی ہلال ہوا ج

وہ کھتی مین سپر و تیغ لو دکھا کر تن
قرین بدر فلک دیکھی ہلال ہوا

ہی زیر پائی مین جو نعل ہی صنم تیرے
نہ بڑہ کی حسن مین اوس سی کبھی ہلال ہوا

اوٹھائی ہاتھ جو انگڑائی کی لئی و سنی
قریب بدر کی طالع عجب ہلال ہوا ج

جو قاش خربزہ آئی حضور کی آگی
تو بدر قاب مین طالع نیا ہلال ہوا ج

۴۶

جو لی سبب کی بدی تیری ساتھہ ہی نادر
خدا کی فضل سی بدخواہ خستہ حال ہوا

۱۳

دنیا مین جبکہ بعثت رسول عرب ہوا
بخشایش گناہ و خطا کا سبب ہوا

ای ابر صرف گریہ مین وقتا مین جب ہوا
سر سی بلند سیل سرشک کف جب ہوا ج

سرونکی زیر خنجر قہر و غضب ہوا
شکر خدا کہ کسی ادا ما وجب ہوا

دنبالہ سرمہ کا نہین ابرو کی متصل
سنتے ہین ہلال فلک ذو ذنب ہوا

اکسیر کا ہی رنگ طلائی مین خاصہ
فضہ جو آپ نے کبھی پہنا ذہب ہوا

بوسہ لیا جو ابرو و چشمان یار کا
یہہ مجکو فرض عین تو وہ مستحب ہوا

آئینہ پر ہی رخ کی جو نشو و نما ہی خط
پامال مورچہ سی ہی سواد حلب ہوا

ای سوزش بت الم وسی ہی سخت پیچ
ایسا بلند گنبد تبخال لب ہوا

دونون طرف سی وصلکی اس شب مین ہاتھ
کچھہ بی تکلف آتی ہی مین بی ادب ہوا

بوسہ ضرور لینگی خطا کیجیے معاف
بس اپکے حضور حد سے زیادہ ادب ہوا

دن اچھی آئی ہجر کی راتین ہیچ مین تمام
ای روز وصل یار رسیدہ ز روشب ہوا

برہنی دیا نہ جہمین دس رد سیاہ کو
نیچی مین آ فنا ہوگئے دامان شب ہوا

ہونٹونکی بوسی کب جو عطا کرتی ہو مجھے
اونکی بلا سی کوئی اگر جان بلب ہوا

اغیار نیش زن لئے مزی لعلی بی بوسونکی
زنبورونکی نصیب سر شہد لب ہوا

کیا ادعا عقیق لبی اون ہونٹونسی کیا
کیون چشمزن یہ جیسن زرنگ لعل لب ہوا

ہونٹونکی بوسونسی نہ گئی تلخی فراق
مجکو نصیب شربت عناب لب ہوا

ناو کبھی جو عقدہ لا حل ہوا ہے پیش

ک

حلال مشکلات رسول عرب ہوا

[illegible]

۱۲

اوج معراج کسقدر نہوا
جسسے جبریل کا گذر نہوا

کب روان سیل اشک تر نہوا
پانی کسدن کمر کمر نہ ہوا

سنگدلی رنگونپہ میرے اشل
ہمسے ہرگز یہ دردسر نہوا

گیا لولی صیدای صبا
سامنی کب بہشت پر نہوا

بڑہ گئی رات ہجر کی ایسی
گوش زد صبح کا گجر نہوا

لاغری نے بچائی جان آخر
ضعف تن کب مرا سپر نہوا

وصل کی شب مزا ہوا جو کچھہ
لطف حاصل وہ عمر بھر نہوا

ہمکو سونا نہ سیج پر بھایا
پاس جس شب وہ سیمبر نہوا

نالوں سے موم ہوگئے پتھر
سنگدل تمھارا وسی اثر نہوا

پہونچی تا آسمان مری نالی
کوئی پیدا سپے وہ خبر نہوا

بول اوٹھا کہ کہی ہے تب مجھسے
تجکو ای سنگدل اثر نہ ہوا ق

ایک سے ایک عضو ہی بہتر
گفتگو کیا دہن اگر نہوا ق

طرح کی شعر جو سنے نادر
محو وہ لطف عمر بھر نہوا

سوئی اسیر جو مین روانہ ہوا ۱۴ مجھسے خوش خالق یگانہ ہوا
جلوہ گر وہ بت یگانہ ہوا آج روشن چراغ خانہ ہوا
کسکے چوٹی کی لطف کیا جانے جسکو حاصل نہ علم شانہ ہوا
پانچ وقت اوسکی کوچہ مین جو گئی تو ادا فرض پنجگانہ ہوا
اوسنے دیکھا نگاہ بھر کے ادہر آج مین تیر کا نشانہ ہوا
خرمن حسن یار سے مجکو خال کا اک پسند دانہ ہوا
دانتونکا تھا وظیفہ رونے مین سبحہ اپنا ہزار دانہ ہوا
تیری چوٹیکو جب کہا کوڑا مین سزاوار تازیانہ ہوا
خم ابرو مین سجدے مینے کیا آج مقبول حق دوگانہ ہوا
پہونچی ہوئی صدف کے کانونمین کیا زبردست آب و دانہ ہوا
عرش تک ہم فرش یار کو سمجھے بڑہ کی کرسی سی آستانہ ہوا
تیری عاشق ہوئی جو ہم اے دوست جان کا دشمن اک زمانہ ہوا
یاد ساقی رہی جو دلمین بہت گھر ہمارا شرابخانہ ہوا
ہوئی سرئی نہ اونکی تنگ کمر ۱۵ عشق مین دلکا غائبانہ ہوا

کہی معمولہ قافیہ مین غزل

صرف مضمون عاشقانہ ہوا

جو کہ مداح مصطفےٰ نہ ہوا ۱۲ لذتِ دین سی آشنا نہ ہوا
غم سہی درد جھیلی کیا نہ ہوا پر مین سائل ابی شفا نہ ہوا
ہی یہ حیرت وہ آئینہ رخسار تجھسے کیون صورت آشنا نہ ہوا
فکر صندل نہ درد سر مین کی درد سر ازلی دوا نہ ہوا
چھیڑتے خوب انکو جی بھر کی کسی کوچہ مین سامنا نہ ہوا
جانکنی بیخودی غم جانکاہ تمسے فرقت ہوئی تو کیا نہ ہوا
ظلم و بیداد و جور و فتنہ و شر تمسی الفت ہوئی تو کیا نہ ہوا
نہ ہوا عشق چشم دلکو مری فرض غنچی جو تھا ادا نہ ہوا
تو لی بادہ دیا جو ای ساقی داروئی دردِ لادوا نہ ہوا
دل و جان و جگر جو تھی اپنی کوئی انمین سی یار کا نہ ہوا
مجکو چکر رہا گیا گھر گھر چین مانند آسیا نہ ہوا
بحر الفت مین جسکی دل ڈوبا وہی افسوس آشنا نہ ہوا
کب گدا فرط ضعف سی تیرا غرقہ موج بوریا نہ ہوا
عوض خرقہ سی لپیٹا تنکو کبھی سائل ترا گدا نہ ہوا

اسفلونسی سے کبھی نہ نکلا کام
ناخن پا گرہ کشا نہ ہوا

خون میرا ملا حنا کی عوض
کچھہ اونہین پاس حنا نہ ہوا

٥٠
کیون ترا حاسد ایک ایسی نادر
طعمۂ تیغ مرتضے نہ ہوا
١٧

چاہیی صبح ہی مین تھی شاغل ہونا
نا امیدونکی عنایت سی نہ ای دل ہونا

ناقص الفت مین نہ مہرونکی الہی دل ہونا
داغ لہہایا ہی تو اکدن مہ کامل ہونا

سخت اغیاری حجابی تو ایدل ہونا
گر احباب کے سینہ کی نہ تو سل ہونا

سانپ سے کالی بلا سی مقابل ہونا
گیسونکا نہ مقید کبھی ایدل ہونا

راکھہ دیکھہ کی کہتی تھی [illegible] آتش
یعنی اس طفل کو اک روز ہی قاتل ہونا

قتل کرنی سی مرے پہلی یہ اقرار کرو
کہ رقیبونکی نہ ہرگز کبھی قاتل ہونا

[illegible] یہ امکان نہین
سامنے اونکی ہی مصحف کو حمائل ہونا

ناخن پا [illegible]
اس سے تو کوہی اکدن مہ کامل ہونا

اپنی خون [illegible] ل ہی یہین [illegible]
کہ حنا نکی کبھی زیب انامل ہونا

قاصد و بعد نہی کیا خط حنا نامان آئے
اب صحیفہ کوئی ممکن نہین نازل ہونا

اونکی خطکی ہی دوبارہ کسی قاصد
کبھی قرآن مگر بعضین نازل ہونا

خوبی آیۂ قرآن مین نہین شک مطلق
نہین اُو رُخ کی مگر ندّ مقابل ہونا

آبرو کیا ہی جو دامن مین ہا ہو گہر یتیم
ای دُرِ اشک کسی کانکی قابل ہونا ج

کیون نہ اب شب سے انکھونکی سجائین بیتہو
سحر کا آیہ سلی مکان سے باطل ہونا

ای سویداے دل الفت جو تجھی تاکتی ہی
نقطۂ داغ جبین مہ کامل ہونا ج

تختیان عشق کی زنجیر نگین اسکی
سل سی کچہہ دور نہین اونکو سلاسل ہونا ج

جان پہ آئی ہی مشکلکی گہڑی فرقت
مجکو دل سی ہی مین تہامون گران ہونا

دست رس ہو جو کبھی بست تمنا تیرا
کسی محبوب کی گردن مین حمائل ہونا

١٥
غیر علی اور کسی کی لئی ای ناد زرار
تیغ کا عرش سی ممکن نہین نازل ہونا
١٩

ہو جو منظور زمانہ مین سخنور ہونا
ای دل زار تو لازم ہے پیمبر ہونا

ہی جو ای وحشت دل قیس سی بڑہ کر ہونا
چہاہی ارض و سما دونو مین جگر ہونا

اک جگہہ کا نہ مقید دل مضطر ہونا
گاہ بتخانہ مین گہ کعبہ کی اندر ہونا

کچہہ تکلف نہین آئینہ سی بڑہ کر ہونا
تجہمین ای دل جو صفائی ہی تو سکندر ہونا

بت تراشی سی ہی تو مضمون تراشی بہتر
کچہہ تکلف نہین انسانکو آذر ہونا

صدف چشم سی نکلی تو رہی ہیان کا
ای دُرِ اشک کسی کانکی گوہر ہونا ش

اوسنی بخشی ہی قبا تجکو جو ای گل زیبا
ہو کی مغرور نہ تو جامی سی باہر ہونا
فاتحہ خوانی کو آئی نہ سر قبر کبھی
خاک سی تھا جو مری اونکو مکدر ہونا
جو بلاتی ہو تو کچھ پاس بھی گر زر ہووے
یہ نہ کہنا مجھی گھر سی مری باہر ہونا
محفل رقص میں آنے سے ترے رشک پری
چاہتا ہو خمن ترے پانو تلی ٹھوکر ہونا
وعدہ وصل شب وعدہ کیا ہمسی و
اوج پر آج تو ای بخت ترے اختر ہونا
عشق اوسکی قد و بالا سی کیا ہی پیدا
کیا مری دلکو ہی منظور صنوبر ہونا
تن لاغر نہیں ہوتا ہی کسیکو محسوس
ہی نہ ہونی کی برابر سر بستر ہونا
بادہ کش کہتے ہیں ہوتا جو طی ماہ صیام
ای ہلال فلک اگر لب ساغر ہونا
رحم قاتل کو ہوا خستہ تنی پہ مرے
اگیا کام مرے ہجر میں لاغر ہونا
پانون کیا رکھون سر بستر جانان بے حکم
خوب سمجھے حد ادب سے نہیں باہر ہونا
اوس شہ حسن سے لا جلد جواب خط شوق
ہی ہما تجکو جو ای میری کبوتر ہونا
ذبح عشاق کو کرتی ہیں جو لیکر چٹکی
اپنی ناخن کو سکہاتی ہیں وہ خنجر ہونا
اہل اسلام پر یہ مرتبہ بیداد ہی قہر
ای بتو سنتی کہا ہی تمہیں کافر ہونا
ہوتی ہیں گوشی کمانونکی مساوی دونو
تیری ابرو کو بھی زیبا ہی برابر ہونا
و دل تنگ آئینہ کی بھی پہلو سی
پاس سی یار مرے دور نہ دم بھر ہونا

کوئی پلکا تھین سمجھی تو بلا سی سمجھو
ایکلو تم نہ کسی چھاتی کی تپھو نا

کوئی پیغام ہی لا جو نہ وہ دین خط قاصد
لی صحیفہ ہی تو ممکن ہے پیمبر ہونا

بتونکی تھی محبت تو تجھی بیدل ار
چاہی تھا کسی بتخانہ مین پتھر ہونا

مجکو ہر جائیونکی وضع کب آئی ہی پسند
دسے لئے اندر اگر آئی ہو نہ باہر ہونا

قتل جادو سے ہوا ہی جو کسیکا منظور
اپنی آنکھونکو سکھاتی ہین فسونگر ہونا

٢٧

دستگیری کی یداللہ سی توقع ہی امید
یا علی تا در بی یار سکے یاور ہونا

٥٢

بحر ایضاً

وصفِ احمد جو غزل مین نہ مرے انشا ہوتا
زیبِ نظم نہ کسطرح سی اعلیٰ ہوتا

اوس پریکا دل دیوانہ جو شیدا ہوتا
جسم مین جان نہ پہلو مین کلیجا ہوتا

سامنا مثلِ نقاب سینی بھی کا ہوتا
شرم کا وصل مین زیور جو پہنیا ہوتا

میں بیکا جو ملازم دل شیدا ہوتا
بدلی سبزۂ خط کی خطِ ساغر ہیا ہوتا

رابطہ بو الہوسونسی تجھی افسوس رہا
ہمسے ایجان کسی سے جو نہوتا ہوتا

راتمین سیرِ بشارت لیے آئی مینا ابرِ کرم
میرے گھر مین بھی کسی روز تو برسا ہوتا

دل و جان دونون کسی شب بہی تیری جو ہوتے
سچ ہی دنیا مین بہ مضمون کوئی کسیکا ہوتا

اتنک کثرت سے کرتا ان سے جو ہی
تو [illegible] گر [illegible] کبھا ہوتا

شکر صد شکر کہ آج آنکو قرار آیا ہے
تھی قیامت جو کبھی وعدہ فردا ہوتا

تھک کے صحرا مین اگر بیٹھہ گیا تھا مجنون
بہر تعظیم بگولا کوئی اٹھا ہوتا

ڈھونڈھتا تجکو مین راتون کو جو اے شمع کلیم
ہاتھہ مین میرے چراغ ید بیضا ہوتا

قبر پر آئے پہن کر جو وہ سہرا جوڑا
خاک سے میری عیان سرخ بگولا ہوتا

خواب مین گاہ خیالات مین گھر آتی ہو
جاگتی مین کبھی آئے تو اچنبھا ہوتا

نالہ کرتی جو مری طرح چمن مین بلبل
تو کلیجا ابھی منہ سے نکل آیا ہوتا

٥٣
کم تعلق ہے دنیا کی تو اے نادر
تھا مناسب کہ جو تو زار سر سولی ہوتا
١٤

نظم وصف رخ پیغمبر ذیشان ہوتا
ہاتھہ مین میرے نہ کیون رشتہ ایمان ہوتا

جلوہ افزا جو چمن مین قد جانان ہوتا
سرو اسی دیکھہ کے محجوب و پشیمان ہوتا

جب کبھی تذکرہ خوبی داماں ہوتا
کون تھا چاک نہ جسکا کہ گریبان ہوتا

تا قہر و غضب سے جو کہین تکتی آپ
شیر حق مین مرے آہوئے بیابان ہوتا

ابر کیون پانی نہ بھرتا مری آنکھون کے حضور
غم فرقت سے اگر مین کبھی گریان ہوتا

عشق زندان مین اگر جان نکلتی میری
سنکے وہ ترک بھی انگشت بدندان ہوتا

تن کاہیدہ کو صحرا مین بہاتا مین اگر
منفعل دیکھہ کے ہر خار مغیلان ہوتا

کبک کو ہوتی نہ رفتار پہ اپنی نازش
تو خرامان اگر ای سرو خرامان ہوتا

پروا وُہ تھا جو ترے عارض صافی سی کبھی
محو حیرت سے اک آئینہ حیران ہوتا

دل جو صد چاک ہوا تھا مجھی امید یہ تھی
کاش شانہ پئی گیسوی پریشان ہوتا

جی لگاتی جو ہم اوس ظالم سفاک سی آہ
نقد دل لوٹ لی غارتگر ایمان ہوتا

اوس سے مری ساتھہ نکیون پیش آتا
اوس پری رو مین اگر شیوۂ انسان ہوتا

ہجر اوس طفل برہمن سی جو ہوتا مجھکو
مثل ناقوس دل غمزدہ نالان ہوتا

الفت زلف جو ہوے تجھے ای طائر دل
دام میں تیرے لئے وہ گیسوئے پیچان ہوتا

۵۴ لطف تھا نادر مخمور اگر ای خدا
را سر روضۂ سلطان خراسان ہوتا ۱۵

ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن

لب پہ مرے کب صفت تیر نہین آتا
کام اور مجھے ای دل مضطر نہین آتا

کب قتل کو وہ کھینچکے خنجر نہین آتا
وعدہ ہے پہ افسوس برابر نہین آتا

مینا و کباب و مے گلرنگ و گل و عطر
بیکار یہ سب ہین جو وہ دلبر نہین آتا

عنقا کمر تنگ کو کس طرح نہ سمجھین
کچھہ فرق نظر بال برابر نہین آتا

دی اوسنی ہی می جنکی ہو زندونکو سمائے
دریامے کشتے کی تو اندر نہین آتا

کیا چیز ہے می بادۂ گلرنگ ہے کیا شے
زندون کو تو پانی بھی میسر نہین آتا

او بھانیکی انداز بھانیکی طرف تھے
قاصد ترے آئین جو سیاہی تو عجب کیا
ہچکی بھی دم نزع نہ آئی تو الٰہی وائے
ای رشک پری ہوں جو ترا چاہنے والا
کب سر و دل اوسکا رقیبونکی طرف ہے
دی بوسہ تو پایا میں جو نہ دی تو تو نہ پایا میں
کیا بھول گیا ہی ملک الموت ترے ستم
فریاد ہی فریاد دُہائی ہی دُہائی ہے
تسخیر کرامات فسون معجزہ جادو
سبھی کشش عشق سے کامل ہی اگر جذب

کیا کیا تجھی ای زلف معنبر نہیں آتا
کیا بعد مرے کی ہمیں پھر نہیں آتا
تو یاد اوسی ای دل مضطر نہیں آتا
جن بھی مری سایہ کی برابر نہیں آتا
کیا گر قسم لوں مجھی باور نہیں آتا
ای یار تقاضا ہمیں البتہ نہیں آتا
فرقت کی شب آئے وہ مرے گھر نہیں آتا
دل سے چلا بر میں وہ دلبر نہیں آتا
کیا کیا تجھی ای چشم فسونگر نہیں آتا
دیکھوں تو مری گھر میں وہ کیونکر نہیں آتا

١٧

میں ظل حمایت میں ہوں اوس شاہ کے دارا
سایہ بھی کبھی جسکے برابر نہیں آتا

٥٥

کبھی یہ اور کی جانب کو نہ زنہار آیا
کبر کا دھیان نہ دل میں مرے زنہار آیا
اسطرف سے نظر آتا ہی یہ ہی فرط صفا

دل جو آیا تو سوئی احمد مختار آیا
یہ وہ کعبہ ہی کہ جسمیں نہ بت نیا آیا
جو کوئی اوس تجلی کی طرف لوا را آیا

میری گھر پر کبھی اونکا جو کبوتر بیٹھا
مین یہ سمجھا کہ ہما بر سر دیوار آیا

ج صورت گل نہ کہلا فصل خزان مین اسکا دہن
کام کیا مرغ چمن غنچہ منقار آیا

بیوفائی جو مری ساتھہ کیا کرتا ہے
تو نہین مجکو سمجھتا ہے وفادار آیا

ہمکو تعطیل غم عشق مین ہرگز نہ ملی
جمعہ ہر ہفتے مین ہر ہفتے مین اتوار آیا

ج ہجر کی شب گردونکی ہی سیا تھہ مرے
کام افسوس نہ یہ سبزہ گلدار آیا

ج یہ تو روشن ہے کہ گل کہلتی ہین شب بھر اوسے
شجر شمع مین لیکن نہ کبھی بار آیا

یہ شب وصل مین اے یار جلا رشک سے غیر
پھر نہ کوچہ مین تیرے سر ہوگی وہ فی النار آیا

اسقدر بوسے مجھے حسن کی حیرت سے ملے
ہاتھہ سب سے مری ہی گنجینۂ سیمر کا آیا

خوب آغوش مین لاشے کو مری لی ہی لیا
قبر کو بعد فنا مجپر اگر پیار آیا

بلبلو پچہلی برس جسنے کیا تہا پر قینچ
باغ مین پہر وہی صیاد جفا کار آیا

دیکہہ کر مجکو کیا روزن دیوار بہی بند
یہ نہ سمجھا کہ مرا طالب دیدار آیا

٥٦

اپنی آنکہو سے لئے قدم اوسکی لگانی نادر
کربلا سی جو ادہر کو کوئی زوار آیا

١٥

بحر ایضاً

حسن سے شہر حجازی کی مراد دل آیا
ماہ کنعان نہ کبھی جسکے مقابل آیا

سامنے آنکہو کی جسدم کہ سیہ تل آیا
مین یہ جانا کہ زحل مہ کے مقابل آیا

ساق کو دیکھ کے گل ہوگئی شمعوں کی چراغ
تو جو دامن کو اوٹھا کر سر محفل آیا
لاغری تک قیس کی یاد آئی وہین لیلی کو
کبھی جالا جو سر گنبد محمل آیا
جبکہ تھے تہمت کسے باغمین دیکھی اک گل
یاد بس ہمکو ترا حسن تامل آیا
ساربان نے یہ کہا اسمین تمہین ہی ہے لیلے
آہ جسوقت کہ مجنون پس محمل آیا
قدر لوہی کی سوا سونے سی اور کمین ہو
نہ میسر ہوئے اغلال و سلاسل آیا
سیکھے جلاد و قصابونکی شاگرد ہوئے
ذبح کرنا تمہین آیا تو بمشکل آیا
تھے جو نہین کبھی اوس رشک پری کی زیب
بولی سب لے کی اندر مہ کامل آیا
یم خجلت مین ہوا ڈوبکے شرمندہ ہلال
آپکا جب کبھی بجرا لب ساحل آیا
وہ پری رو بھی سوا بارہ مہ سی ہوگا
جب ایسے غیرت خورشید ترا دل آیا
میری مٹی ہی پس مرگ بھی تھا اسکو غبار
خاک سے دامن اوٹھا ہوئی قاتل آیا
رہگئی حسرت دیدار دم بازپسین
منہ کو پردہ مین چھپائے ہوئے قاتل آیا
نزع کی وقت مین بدلی ملک الموت نے بھیس
کبھی جلاد کبھی بنکے وہ قاتل آیا
جن بلاؤن مین کہ کبھی سہل نہین ہوتا ہے
ہاتھ تقدیر سی عاشق کی وہی تل آیا
پڑتی ہی برق نگہ روز چمک کر اسپر
لوہی کا آپنے سمجھا ہے مرا دل آیا
قدر تب ہوگئے دل عاشق شیدائی کی
آپکا بھی کسی خوشرو پہ اگر دل آیا

پہول وہ پہولنی کی دن خاک اوٹہائی آکر — قتل کی ڈہیل بہی نہ دینی کو جو قاتل آیا

٥٧ ١٩

عقدی حل ہو گئی ہی نادر دلریش تمام
دلمیں جب دہیان علی کا دم مشکل آیا

جس جگہہ تذکرۂ احمد واولاد آیا — شاد اوس بزم سے اپنا دل ناشاد آیا
تیغ خنجر کی تو قتل کو جلاد آیا — مرتی مرتی مجہی احسان ترا یاد آیا
ایسی سیر چمن سی دل ناشاد آیا — خوب کلیاں ہی نہ نکلیں تہیں کہ صیاد آیا
جانبری کا کوئی ڈہنگ ورنہ یاد آیا — میں بنا طائر تصویر جو صیاد آیا
لاغری سی جو دکہائی نہ دیا میں اوسکو — ہوگئی مایوس مگر قید سی صیاد آیا
کشتۂ تیغ ادا پہلی سی ہوں اے قاتل — نہیں معلوم ہے تجکو مری روداد آیا
ناتوانی نی کیا کام میرکا آخر — کہینچ کر تیغ پی قتل جو جلاد آیا
تکیا آپ ہی تصویر ہوئی یہ حیرت — کہینچنی کو تری تصویر جو بہزاد آیا
سرو پا لنگ کو گلگشت میں کہتی ہیں سب — پیشوائی کو نہ یہ سنکی آزاد آیا
پہلی آغاز جو کی کوہ کنی اے نادان — تجکو اندیشۂ انجام نہ فرہاد آیا
رنگ رخ کا جو اوڑے تہمت پرواز کر — بدگمان ہاتہہ مجہی باغمیں صیاد آیا
کیا شکم سیر کیا دانۂ زنجیر نی آج — قید میں میری لئے رزق خداداد آیا

بیمروت نے مری آنکھوں میں پٹی باندھی
قتل کیواسطے جسوقت کہ جلاد آیا

منعقد دختر رز میکدہ مین مجھسی ہوئی
مغبچے بولی مبارک ہو کہ داماد آیا

اگلی لبتی ہونتک گیا عشق بتان کا نوخیز
بانگ دینے جو موذن دم میلاد آیا

ثبت سنگی مری اعمال پر آگئی چلکر
گر یہ این بات پر ایدل دم میلاد آیا

ناکامی سی یہ کہتی ہی زبان تیشہ
جان شیرین کی عبث کہونیکو فرہاد آیا

بزم رندان مین جو ٹوٹا کوئی شیشہ کا
کان مین شور شکست دل ناشاد آیا

١٩

مغفرت کیون نہوئی نادر مخزون اوسکی
چشم تر جو کہ پئی حضرت سجاد آیا

٥٨

ختم رسل کا بھی ہی پرنور سراپا
آفاق مین کیونکر نہو مشہور سراپا

قدرت سے بنا ہی بت عنبر و سراپا
مشہور ہے معروف ہے نادر سراپا

باسے ہی ہوش اور دین عقل ہوائل
ای بت تجھے دیکھی ہی جو ترا حور سراپا

محفل کو نہ حاجت ہے نہ شمعونکی ضرورت
روشن ہے میان شب دیجور سراپا

ہی سب کو نہ دیدار خدا کی ہو تمنا
تابان جو تمہارا ہو سر طور سراپا

پڑھتی ہین درود آکی ملایک سحر و شام
ہی نام خدا نور سی معمور سراپا

[illegible] ہنا کرتی ہی کوچہ سی لہو مین
ہی زخمونکی کثرت سے [illegible] سراپا

[illegible]

نافع ہی بہت شہد آبلۂ اثبوہ
اٹہواتی ہین بار اب جو بہت نازوادا کا
جب عشق ہوا ہوش وخرد ہوگئی زائل
کیون مصلحت آئینہ کہا جہوٹ نہ آئی
اوس تنگ کی حقہ دہن لکہی ہی کامل

کیا مست ہی پیکر مے انگور سراپا
شاید کہ وہ سمجہی مجہی مزدور سراپا
عاشق ہوئی ہون عقل سی معذور سراپا
تہا بیخبر افسوس کہ منصور سراپا
اسطرح سنین آکے نہ جمہور سراپا

کہا ہی بہت خوب تخلص [illegible]
کیونکر نہو آفاق مین مشہور سراپا

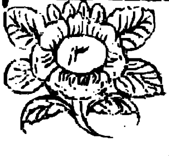

[illegible]
[illegible]
جب سی [illegible] انکو سمندر سمجہا
توڑی [illegible] ہوا انکی
قدر والون نی کہا انکا سہارا دیکہو
گل نی انہین خار [illegible] باغ جہا [illegible] گیا
بادشاہی کی ہوس عالم وحشت مین ہوئی
تیرکاری جو لگی شوخ کمان ابرو کی

پرتو ضیا مہر کی حسن رخ انور سمجہا
پر ضیا ماہ سی اوسی مہر سی انور سمجہا
عین الصفا اوسی ہی کہ وہ بہتر سمجہا
پہولونکا مین اوسی انکی لئی سبز سمجہا
صاف وشفاف اونہین حور کو گوہر سمجہا
فصل گلمین مجہی طالع نے لئی زر سمجہا
داغ سودا کو مین سر کے لئی افسر سمجہا
طائر جان حزین [illegible] سمجہا

ہم جو جویافتہ سمجھتی ایام رہے
آگیا سامنی شیشہ بہی تو پتھر سمجھا

اوسکی پیشانی پہ بیندل نظر آیا ٹیکا
اک جگہہ ہمنی فروغ مہ و اختر سمجھا

جلوہ فرما جو ہوا وہ مہ کامل گہر مین
بخت کا وصل کی شب اوج پہ اختر سمجھا

لادیا اوسنے جو یالسی عجب شوق
رتبہ مین ہمنی ہما تجکو تو سر سمجھا

ای پریرو جو بنی رقص کبہی تو اوٹہا
مین قیامت کو تری پاؤنکی ٹہوکر سمجھا

آنکہین پہیرین مری جانب سے اگر ساقی نی
گردش چشم کو مین گردش ساغر سمجھا

نہین موج تاہی کنارا ہین اسکا پیدا
ہی غلط فہم جو آنکہونکو سمندر سمجھا

کر دیا سامنی ہر ناکس و کس کے اوسکو
قدر آئینہ کی تجہسے نہ سکندر سمجھا

۱۷

آئی جب نادر رنجور کو مشکل کوئی پیش
ہمکو حلال بس ای حیدر صفدر سمجھا

۶۰

مداح کری جھٹ سے ورد اگر اپنا
آفاق مین سب سمجھین اوسی تاج سر اپنا

ملجائی ہمین صبح کو رشک قمر اپنا
دکہلائی اثر تجھہ تو دعای سحر اپنا

پاپوش زری پاؤنسی کرتی ہین جو وہ دور
خورشید بنا آکے وہی تاج سر اپنا

کیا پوچھتی ہو لاغری و ضعف کو میری
کیون دیکھہ نہین لیتی ہو موئی کمر اپنا

ہی لاغری و ضعف مین یہہ لگی تمنا
بس مجھکو بنا لیجیی طوق کمر اپنا

غیرونکی طرف اور وہ کہنچتی ہین پیادہ
نالون نے ڈہایا ہی لیہ ولٹا اثر اپنا

ہی چاک جگر عشق مین آنکہونکی ہمارا
دیکہی وہ رفو کی لئی تا نظر اپنا

جو تیر کی پہلو کو نکل آئی تو لیا دو
تپتا ہے دل ہجر کی شب تا سحر اپنا

ساقی تجہی کیفیت نشہ ہو زیادہ
وہ چشم خماری جو کہائی اثر اپنا

ادین خانہ برانداز کی دل مین نہو آگہر
برباد محبت مین ہوا گو کہ گہر اپنا

دنیا مین نظر جو نہین آئی تو نہ آہین
دین مجکو عدم مین وہ نشان کمر اپنا

سر جائی مانند جو وہ شب کو جدا تجہی
تہا حال پریشان اودہر وہ نکا ادہر اپنا

٦١

نادر بہی الطف غزل طرحکی پڑہ کر
ظاہر کرو کچہہ زور طبیعت اگر اپنا

١٣

شغل ہے آٹہہ پہر وصف پیمبر اپنا
اب جو ائی تیغ زبان کہولدی جوہر اپنا

یہ جلا اسکو نہین جسد مین لاغر اپنا
آہ نے ڈالدیا پانون مین لنگر اپنا

مانگیو دل نہ قدرت دکہا کر اپنا
تجکو ای سرو نہ دونگا مین صنوبر اپنا

ہمکو ہی سب سے نگہون کو غنچی کا گلہ
منہہ سی بہلا نہین اکر و رہی پتہر اپنا

یہ زمین مین گہرادیتی ہین آنکہون سی اشک
خاک مین کوئی ملاتا نہین گوہر اپنا

سرکشی کو وہ نضارا لیہ آیا جسدم
اوٹہی سر کہولکی تعظیم کو نشتر اپنا

[illegible]

صدائین کہلی آتی ہین عجب شہر النسا تکی
می نہ دی ساقی نے شتابی سی ای ای ہے
نشان رخسار دکہا کر وہ کہا کرتے ہین
نسخ خط صنم سی نہوا ربط مجہی
دور وہ تمہی سی ہم بادہ کشون کا آخر
دیکہکر دیتا ہی مینگون کو مسلم از بین
خط لکہو پر ہوا سب یہ وہ بالکل
دہن جسم سی گلو تنگ ادا کرتا ہی
رو دیا ذبح بہی کر کے مری قاتل
جانکو تیری جدائی مین کہم قمری سی
آپ اگر عید بہی آتی نہین قربان ہمین
دل ہمارا کبہی مانوس نہ ہوگا ان سی
لاکہہ پہاسی کوئی پہنسا نہین مین سرکشی
خط کی کیا اصل خود آ جاو وہ آوارہ ہی
غیر کو بہیجے تہا قاصد نہ خط اور نہ اوی

خوب بینا ہوا گر دیدہ جوہر اپنا
بہر لیا آنسوؤن سی بزم مین ساغر اپنا
دائرہ سی کوئی نقطہ نہین باہر اپنا
تہا وہ بیگانہ مین کرتا اوسی کیونکر اپنا
دور مین لائی اگر دور تو ساغر اپنا
بادہ کش طاق مین کہدیتی ہین ساغر اپنا
کہل گیا اسکو نہین سیتا تن لاغر اپنا
پہیرتا ہی وہ عجب ناز سی خنجر اپنا
خاک پر پہینک یا تو نی ہی خنجر اپنا
آ رہا تو تو بہی کہینچ کی خنجر اپنا
تو لگی سر لگا جو بہی خنجر اپنا
اونکی نگری مین لیگا نہ کبوتر اپنا
وہ اوڑا لینگی زلفون مین کبوتر اپنا
بام عالی پر اگر بیٹہی کبوتر اپنا
لی چہٹی کی بہر لگا نہ بسیرا اپنا

بام پر اونکو خط شوق دیا قاصد نے
پا گیا آج تو معراج کبوتر اپنا

پر اوڑاتا ہی جو وہ طفل تو یہ کہتا ہی
کیا ہوا پر ہی بلندی مین کبوتر اپنا

خط کی انعام مین اوس طفل نی کی ہی بخشش
بھیجتی ہی نہی ہوئی ہی جو کبوتر اپنا

ہو گئی زخمی تری کوچی سی تا جو آیا قاتل
بن گیا لال پری صاف کبوتر اپنا

تم کلیجی کو اگر یار لگاؤ نہ رکھنا زندین
اب تو ہم سیکھ گئی ال تمھین پکڑا اپنا

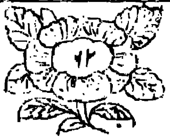

ہی یہی نادر دیندار کی دن رات دعا
مورد لطف کرین حیدر صفدر لا اپنا

ہو ورد اگر وصف رسول زمن اپنا
سرسبز رہی باغ جہان مین سخن اپنا

مجروح کری ہمکو جو وہ تیغ زن اپنا
مشکل ہو تبسم ہو خندان دہن اپنا

سرسبز ہی ہی سبکا نہ بیان چمن اپنا
اتنا ہی اٹھین کوئی یہ چرخ کہن اپنا

کیسی ہی عجب مین ہی مشکل سی کہا مین نہ بہتہم
تم کہا مین تو ہو جاوہ جز و بدن اپنا

لگتی ہین عشاق کی سر پہ قسم
لگتی ہی وہ سکہ انہین شانہ پہ چلین اپنا

ڈرتی ہی کہین جو ہاتھ تیری گلشن پا او سکی
آئینہ مین تم دیکھو نہ گورا بدن اپنا

اصلاح خط سبز کی جو کہتی ہی نکتی
خس پوش کیا یار نی چاہ ذقن اپنا

نقش کہا کوئی کہتا ہی صد او سکو
کیا خوب ہوا تھی نہ کہولا دہن اپنا

کیون ساقی منسور سے تیری دین وہی نسبت
طرہ ہمین دیدیگی نہ شمع لگن اپنا
کچھہ حد نہین کچھہ حد نہین ہی شرم و حیا کے
چہوتی نہین وہ ہاتھہ سے اپنی بدن اپنا
لی ہستی قسم شرب مے ناب سے ساقی
قابو مین نہین یہ دل توبہ شکن اپنا
کیفیت مے زاہدونکو معلوم ہو بالکل
منہ کہولی اگر شیشہ منہ پہ دہن اپنا
یہ قفل تبسم ہی کہ کنجی سی سے کہلے گا
فرماتی ہین اکثر وہ دکہا کر دہن اپنا
لیا تیغ و سپر آپ اوٹہائینگی سر دست
بازو سی سمہالا نہ گیا نورتن اپنا
عنقا وہ پری رو تہین مشہور نہ ہو جائے
آنا بہی حیا سے نہ چہپائی بدن اپنا
وہ کہتی ہین جاپر دن طرفان جا پہ ونکی ہی گم
زلف اپنے رخ اپنا کمر اپنی دہن اپنا
اوصاف دہن غنچہ نسی پوچہی تو وہ بولی
ہی بات بڑی اور ہی چہوٹا دہن اپنا
ہفت اختر سیارہ و دو دیدہ گریبان
بنوائی نئی طرز سی تم نورتن اپنا

نادر کرو منہ لعل لب خسرو کی تمنا
اسکو صدقہ دین جو شیرین و حسن اپنا

اولی ہو مجکو کسی سی بہی سروکار نہ تہا
اور کا دہیان بجز احمد مختار نہ تہا
مجکو اس طفل برہمن سی سروکار نہ تہا
میری گردن مین یہ سر حلقہ زنار نہ تہا
ہم سوا ایک مہین گاہک سر بازار نہ تہا
آپ یوسف تہے مگر کوئی خریدار نہ تہا

اسقدر مجھسی نہ نفرت تجہی ہوتی تہی کبہی
ای گل تازہ تری آنکہونمین مین خار نہ تہا

دلمین تہے یاد بتان جبکہ ہمیشہ اے شیخ
تیری تسبیح مین کب رشتۂ زنار نہ تہا

خوبیان سب مہ نو مین نظر آتین اے دل
خم مگر شکل خم ابروے خمدار نہ تہا

جہانکنی والونکی اب آنکہین نکلواتی ہو
تہا آگی تو کبہی روزن دیوار نہ تہا

بی سبب پانو مین زنجیر نہ ڈالو مرے
تجکو کچہہ الفت گیسو سی سروکار نہ تہا

گالیان کب مجہے آپ دیا کرتی تہی
زہر کب حق مین مرے لعل شکربار نہ تہا

بدلی زخمون سی ہی لی ای ترک خطائی ہو سے
مین اگر بار تہی کی سزاوار نہ تہا

آنکہہ والون روز رونی پڑی ہی ہمار سجدا
ایک ہی آپ تہی دو آنکہونسی جب چار نہ تہا

تہمت الفت گیسو مین عبث دی بہانی
در حقیقت مجہے کچہہ اوس سی سروکار نہ تہا

قدر بلبل کی چمن مین نہ مرے کی ای گل
یہہ سبب تہا صفت گل جو مین زردار نہ تہا

کبک کہسار مین صحرا مین ہرن باغ مین سرو
کون سی وہ جو ترا مائل رفتار نہ تہا

۱۵ ۶۴

آج تک طالع یاور نہ رسا تہا میرا
عزم حج کب مجہے ای ناصر دیندار نہ تہا

کب صفت مین جناب کی خامہ روان تہا
کب ثنا مین مدح خوان رسول شان تہا

کب تپش کب آہ کا مری پیدا ہوا نشان تہا
کب آسمان اور تہ آسمان نہ تہا

[illegible]

اپنی عمر سی بہی کچہہ بہی [illegible] سمجہی آپ
بلکہ کہا گیا وہ مسلسلی سمجہی کمر کیطرح
ناحق کی خوشنما پیدا ہی کہ خبر ملال
اوصاف اونکی لب کی کئی بیشتر جو نظم
اونکی قامت کی فقیر کی پہر روشنی ہی سب
صحن اکو باغ باغ کو جنت بنا دیا
اونکی ہم اسیر قفس مین [illegible]
دل [illegible] کی لئی عمری [illegible]
[illegible] لب پا حجب کئی
پامال [illegible] ہو [illegible]
[illegible] کی طرح [illegible]
[illegible] گی ماندہ [illegible]
افشان اونکی [illegible]
[illegible] کہ [illegible] مین

ایسا تو مین ضعیف نہ تہا ناتوان نہ تہا
ذکر میان یار تو کچہہ درمیان نہ تہا
جلاد قتل کر کی مجہی شادمان نہ تہا
مجہسا بہی اسیر عہد مین شیرین بیان نہ تہا
گردون پہ آگے کچہہ اثر کہکشان نہ تہا
جلوہ تمہاری نقش قدم کا کہان تہا
صیاد کا نشان نہ تہا باغبان تہا
مین محو حسن عارض لالہ رخان نہ تہا
اونکا سلوک [illegible] آسمان تہا
مجہسے زیادہ اور کوئی ناتوان نہ تہا
عمر بہی اوسکو [illegible] ناتوان تہا
ایسا [illegible] وہ ابرو کمان نہ تہا
اوس [illegible] صبح پر اثر کہکشان تہا
زنجیر کی صدا مین بہی وہ فغان تہا

١٧

جو چار جزو کی باتین سنائین ہی [illegible]

اوسکا بیان قابل شرح وبیان نہ تہا

١٥ سمجھا جہان مین بہی کوئی ناتوان نہ تہا | خاطر پر ایک کے بہی مین بار گران نہ تہا
مسجد مین میکدی مین کلیسا مین دیر مین | اسجان مین تلاش مین تیرے کہان نہ تہا
دل مین جگر مین سینۂ سوزان مین آنکھہ مین | ای یار حسن کا تری جلوہ کہان نہ تہا
سدرہ مین عرش و فرش مین باغ بہشت مین | چرچا تمہارے حسن و ادا کا کہان نہ تہا
کہسار مین بحار مین صحرا مین باغ مین | اونکا بیان صورت و سیرت کہان نہ تہا
انسانون مین فرشتون مین پریون مین حور مین | دیکہا تو ذکر خیر تمہارا کہان نہ تہا
کوچہ مین رہگزار مین خلوت مین بزم مین | وصف کمال خوبی صورت کہان نہ تہا
رندون مین زاہدون مین جوانون مین پیر مین | دیکہا تو انتظار تمہارا کہان نہ تہا
بازارون مین دکانون مین گلیون مین راہ مین | جلوہ ظہور حسن بتان کا کہان نہ تہا
گہاٹون مین سیرگاہون مین معبد مین میلے مین | نظارگی کا تمہاری ارادہ کہان نہ تہا

٦٦

اے نادر حزین غم تشویش و فکر مین
حامی ترا رسول دو عالم کہان نہ تہا

١١

زائر جو کرین حساب اپنا | یثرب مین پڑے ہے ثواب اپنا
کچھ کم نہین اضطراب اپنا | ہے حال بہت خراب اپنا

وہ کہتی ہین خلق مین ہوا ندہیر رخ ہو جو تہ نقاب اپنا
اونکی کف پاسی گیا ہی نسبت مُنہ دیکہے تو ماہتاب اپنا
ساقی نی شراب دی نہ ایوای دل جلکے ہوا کباب اپنا
ساقی شب ماہ جلوہ گر ہے لا دور مین آفتاب اپنا

۷ ۶۷

ای نادر اگرچہ وزن بدلین
ہر شعر ہو انتخاب اپنا

شفاعت کا جو کہو لو باب اپنا تو دل ہوای نبی تیاب اپنا
جو طوفان خیز چشم تر ہوئے آج تو بہولا بحر کو سیلاب اپنا
ذقن کے عشق مین یان ہے بیقراری دکہاؤ تو چہ سیماب اپنا
جو دیکہی آپ کے شمشیر خشم جہکایا سر تہ محراب اپنا
جدای مین جو ہون مین شب کو نالان تو سمجہی ہمنوا سرخاب اپنا
جو آنکہین روتی ہین کچہہ گل کہلینگے - یہ بہولائیگا کنول تالاب اپنا

۷ ۶۸

بلا کر بحر ای نادر یہ مین شعر
رہے شائق دل احباب اپنا

کرین حضرت جو یا رب شیر قیاب اپنا کہین ہم ہوا اوس شفاعت دل تیاب اپنا

نہین پاتا ہی تسلی دل بیتاب اپنا
ہجر ساقی مین پیا کرتی ہین خوناب اپنا

دل ہی نالان جو لی دوری احباب اپنا
روز فرقت ہے مثال شب مہتاب اپنا

اسقدر روی کہ آنسو ہوی کم آنکھونمین
ہمچشم آئینہ ہوا ہجر مین پایاب اپنا

ناف صافی کی اگر دیکھی صفا کا عالم
خوش نہ آئے کبھی دریا کو بھی گرداب اپنا

تیری دانتونکی صفا دیکھی اگر ای ہمسر حسن
کبھی بھائے نہ صدف کو در خوش آب اپنا

ابر پانی بھری شرمندہ ہو شبنم کیا کیا
ہو اگر قطرہ فشان دیدۂ پر آب اپنا

نہ تو یوسف ہے نہ لیلی ہے نہ شیرین ایدل
پھر تعبیر کرین پیش کہان خواب اپنا

وا کرین آپ جو اپنی کف پای صفائی
پر کلف سے نہ دکھائی کبھی مہتاب اپنا

نہدین تپاہی مرغ جو پانی قاتل
پھیرے حلق پہ اب خنجر خوش آب اپنا

۱۱

بحر تبدیل کیا چاہئے پھر ای نادر
طرح پڑھنے کو ہی مائل دل بیتاب اپنا

۶۹

کرین جو وصف رسول فلک جناب اپنا
ورود باغ جنان مین ہو بیحساب اپنا

اوٹھا و شام کو جب گوشہ نقاب اپنا
چراغ شب کو جلائے نہ ماہتاب اپنا

ثبات سمجھے نہ جو مثل نقش آب اپنا
نہ گھر بلند کری صورت حباب اپنا

دم سفر یہ کہا اوسنی روندکر مری خاک
کہ کیا سعید مبارک ہے پاتراب اپنا

[illegible]

عجب نہیں ہے کہ کشتی فقیر کی ڈوبی
دکہائی جوش جو موج شراب ناب اپنا

ہو اشک تھمگئے اگر کبھی سر مژگان
تو ہمکو یاد ہو دل سیخ پر کباب اپنا

جلا جو عشق مین چشمان یار کی کشتہ
دل برشتہ ہو کسی کباب اپنا

نہ پوچھو دونون لگے پاے صفا کا عالم
اک آفتاب ہے اور ایک ماہتاب اپنا

بیان جولی افشان مین کیا کرون اے دل
چھپا لیا ہے ستارون نے ماہتاب اپنا

چھپا نہ زنخدان مین عکس گوہر گوش
نکالتی ہے چہ نخشب سے ماہتاب اپنا

ہلال حلقہ بگوشی کو جانتا ہے فخر
دکہاتی ہین وہ اگر حلقۂ رکاب اپنا

یہ چاہتی ہے کہ ہو وصل ونکی پاؤن سے
تہی جو رکہتی ہے آغوش رکاب اپنا

چڑہائی چرخ نے آپکو ہلال فلک
نہ سمجھی نعل فرس قمر رکاب اپنا

اوڑائی خاک صبا نے مزار پہ چمکے برق
کیا نہ آپ نے دونون کو ہمرکاب اپنا

خط صنم نہ دیا لا کے ہمکو قاصد نے
رسول بھیجکے آپ یا ہی لی کتاب اپنا

ہین جو اوترے ہین چرخ چہارمین سے مسیح
دکہائی جلوہ جو وہ صاحب کتاب اپنا

جو تیرے قصر علی کو دیئے اٹھائے تم حسن
شکست موج کرے گنبد حباب اپنا

نہ سمجھون ذرہ کی مانند اے بت بے پیر
کرے جو نذر زر سرخ آفتاب اپنا

لیا جو گنجفہ اوس مہ نے دست انور مین
ہر ایک فرد کو سمجھا وہ آفتاب اپنا

تمہاری خال کی انجم جو دیکھی رویا مین
تو برہ کی خواب سے یوسف آپ ہی خواب اپنا
دکھائی جب نمکین حسن کا اثر تمنے
تو کیا عجب ہے بدلدی عمل شیر اپنا
مثال شیشہ ہے آہ جسم تو منہ دہن
نہ شکل جام کہلا منہ پہ لئی شراب اپنا

دعای ناصر خستہ یہ ہی کہ یا اللہ
عدو کی واسطی نازل کر اب عذاب اپنا

شغل ہی وصف شہ یثرب و بطحا اپنا
کیون نہو خلد برین مسکن و ماوا اپنا
ساقی اب جلد پلا ساغر صہبا اپنا
شوق سے کیا تہ و بالا ہی کلیجا اپنا
واہی اونکی لئی آغوش تمنا اپنا
دل دہڑکتا ہی و چہلتا ہی کلیجا اپنا
پہلوی غیر مین ہے وہ گل رعنا اپنا
صنعت لالہ ہی پر داغ کلیجا اپنا
دلکو وہ لیتے گئے پہلو ہماری شاید
آج بیطرح اچہلتا ہی کلیجا اپنا
گرمیان غیر و لئی آگئین سینے سے جسدم نرم
پہنک گیا آتش حسرت سے کلیجا اپنا
جب سے غبار ہوی یار کی اہانت دلگیر
آتش رشک سے پکتا ہی کلیجا اپنا
آتش ہجر سی لب گرم ہین پہلو دونون
دل سلگتا ہی تو جلتا ہے کلیجا اپنا
بیوفا دونون طرفدار اونہین ٹہرے
نہ دل اپنا نظر آیا نہ کلیجا اپنا
سب ہین اسکی طلبگار رہین دین کسکسکو
ایک دل رکہتی ہین ہم ایک کلیجا اپنا

زور طبع اور قوافی مین کہاں ای نادر
چاہتا ہو جو رہی خلقمین چرچا اپنا

یہ بنی ہی متمنی دل شیدا اپنا
اب دکھا دیجیی کبس روضۂ والا اپنا

دہوپ مین آپ کہان گر رخ زیبا اپنا
مہر کو صاف بنا دیتی ہین حربا اپنا

اونکی کوٹھی پہ اگر ہو کبہی جانا اپنا
عرش پر کیون نہ سمجہی وصلمیز ٹہکانا اپنا

لکہی نیرہ سی قلم گر لب لعلین کی صفت
اُسکی بعد نگر نہ بدخشانمین ہو جہنڈا اپنا

گر تنگ کی مضمون جو لکہی خط مین
گم گر ہو تر نہو کیون صورت عنقا اپنا

مجکو شکوہ ہی یہی ساقی دریا دلسی
نہین بہرتا مری کشتی مین وہ دریا اپنا

اونکی دندان بتنقا سی اگر دعوی ہی
دہوی منہ نہ سبب اپنی در یکتا اپنا

فاتحہ پڑہنی کو مسیحا لحد پر گیا ہو
ندیا اتنی جنازہ مین جو کاندہا اپنا

کہلکہلا کر جو ہنسی باغ مین وہ غنچہ دہن
ای صبا گلکو فراموش ہو ہنسنا اپنا

تار اشکو کی جو توڑی نگئی اید دل زار
ہجر مین کم نہوا ضعف سی رونا اپنا

یار اغیار کی ہو دشمن جان عاشق کی
کیا کرین اسکو برا جبکہ ہو لہنا اپنا

ہنسی توڑا نہ دل اوسکا کبہی ہو جو ہو دی
کبہی کہینچا نہ گیا خار کف پا اپنا

موسم گل مین جو صیاد رہا تو نی کیا
طائر دل اتنی صدقی مین اوتارا اپنا

تیرے کوٹھے کی راہ سے ہوے معراج نصیب
تو خدا ہی تو دکھا عرش معلی اپنا
آپ فرماتے ہین عشاق اسی سمجہین بعید
نقش حب سے نہین کم نقش کف پا اپنا
قد خم گشتہ کی حالت جو اونہین تکتی ہی
دیکہہ لین انگلیونمین کیون آوے وہ چہلا اپنا
وہ ہوا خواہ ہونمین نے آج کرین ہمکو شمار
تو طلب جب صبا سے ہین ٹہرے تو دہوم سے پنکہا اپنا
لگ گیا ہمکو جو بوسہ ذقن شیرین کا
دل ہوا سیب بہشتی سے بہی کہٹا اپنا
گفتگو تجہسے جو کی ہی بس حسرت شیرین کا
منہ کیا شربت تقریر سے میٹہا اپنا
دل تپیاب نے جو آہ کی گرمی جہیلی
قایم النار ہوا دیکہی یارا اپنا

۲۱
یا علی تمکو ہے رستہ کی کرو جلد مدد
زور دکہلاتی ہین اتبو اوسی عدا اپنا
۴۲

دل جب سیم بر سی ہمارا نہین اوٹھتا
نقش اپنے نگینہ سی اچہلا نہین اوٹھتا
یون اوٹھنے کو انسان سی کیا کیا نہین اوٹھتا
بار غم فرقت مگر اصلا نہین اوٹھتا
ہم کو وہ اوٹھا لیتی ہین مانند پر کاہ
فرقت مین مگر ضعف سے تنکا نہین اوٹھتا
اون انگلیونکی عشق نے یہ زار کیا ہی
گل کہانیکو اب ہاتہ سی چہلا نہین اوٹھتا
ہم وصل سی در گزری جو سست ہوئی انگلی
احسان رقیبان نہین اوٹھتا نہین اوٹھتا
دیدار انہین لینے آئے ہی شب [illegible] مین
ای مرگ ترا غمزہ بیجا نہین اوٹھتا

خم یار سی بار و نکی ہوئی جاتی ہی گردن
نازک یہ کلائی ہی کہ گجرا نہین اوٹھتا

جب تک کہ خدا کلمت نہین پڑہتے
تجانی سی لی نیا بہی مصلا نہین اوٹھتا

جہک جہک کے سلام آنے تو ہم کرتی ہین تمکو
ہی شان خدا ہاتہہ ہمارا نہین اوٹھتا

اک آنکھین سو جاتی ہی شاہانہ طبیعت
قاضی کی بہی تعظیم کو دو نہین اوٹھتا

کیا قتل کروگی ہمین اپنی تو خبر لو
تلوار جو اوٹھتی ہی تو بہالا نہین اوٹھتا

اون ہاتہون کی قربان نزاکت کے مین صدقے
کاندہی سی جو گرتا ہی دوپٹا نہین اوٹھتا

ہین جان لب یار فقیر اے شہ خوبان
اب در سے اسیر انکا نہین اوٹھتا

بادل کی گرجنی سی ہین سہمی ہوئی ڈر کر
بجلی جو چمکتی ہے تو بالا نہین اوٹھتا

انداز و ادا ناز و کرشمہ کی ہی چوکی
دروازی سی تیرے کبہی پہرا نہین اوٹھتا

کانٹا مجہی اے گل تری فرقت نے کیا ہی
تولا تو برابر مرے ماشہ نہین اوٹھتا

ہی ہند مین دور سے مشہد جو نادر
یہ رنج کسی طرح سی آقا نہین اوٹھتا

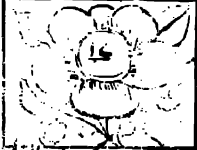

خامہ مرا جب کہ بہر نعت پیغمبر اوٹہا
بازپرس حشر کا ڈر دل سی یکسر اوٹہا

غیرون پر تلوار اوٹہی نیزہ اوٹہا خنجر اوٹہا
پر نہ ہاتہہ اکبار بہی ہیہات ہے ہم پر اوٹہا

زلزلے آیا کئی ہنگامہ محشر اوٹہا
پر ترا شیدا نہ ہرگز چہوڑ کر بستر اوٹہا

آستینین چڑہ گئین نیزہ اوٹہا خنجر اوٹہا
صبحدم منہ دہونیکو جب وہ اٹہا نور اوٹہا
دیکہی ایذا جو ہین صیاد و گلچین سے بدن
پہلو اپنیکا ہی عدوی ضعف مین آپ ہی بچا
راز الفت ہم نہ مخفی کرسکے زندان مین
ڈہال تلوار اور برچہی خنجر و تیر و کمان
بعد مردن بہی رہی اسکی کدورت برقرار
جز در دلدار دروازہ کوئی دیکہا نہین
ہمنے اسکو نہ پایا جلوہ گر مسجد مین جب
آنکہیں کرواجائینگی شور اسقدر بلبل نکر
ایذا اٹہاو وان عاشقی کیا سہل ہے
التیام رسم الہی بت ہو حاصل ہمین
فاقہ مستی مین بسر ایدل نہ ہوگی ساری عمر
پہر کبہی گنہ کی بار نی وزر لیا گیا
بار الفت کا اوٹہانا نہایت دشوار تہا

نارسی تو بہی نہ پہر قتل وہ کافر اوٹہا
آفتابہ بہی لیکے گرد بینی شتہ خاور اوٹہا
بلبل اپنا آشیانہ باغ سی پہر اوٹہا
ایک تنکا جب اوٹہایا سبہی یہ تکدر اوٹہا
غل کچہہ ایسا خانۂ زنجیر کی اندر اوٹہا
بار اپنی ہستی کا آپسے کیونکر اوٹہا
قتل کی ڈہیلی دینکو بہی تو نہ وہ کافر اوٹہا
ہم فقیروں کا جہان بچہا نہ پہر بستر اوٹہا
لطف کعبہ کی زیارت سے نہ کچہہ تہر اوٹہا
خواب شیرین سے اگر ہی وقت وہ سوکر اوٹہا
پہلی سینہ پر تو نکلی ہجر کا پتہر اوٹہا
نکلیا سنگ حیرت جو ترا پتہر اوٹہا
نوکری ساقی کی کرلے سر خط ساغر اوٹہا
چارکی کاندہی جو اپنا لاشہ لاغر اوٹہا
سایہ اپنا بہی نہ مجہہ تا ہی تن لاغر اوٹہا

۷۲

معرکہ مین فتح و فضل حق سی تمکو ملی ہوئی
شکر ہی پائی شماتت حاسد جو سر اوٹھا

جلوہ جو حسن مصطفوی نے دکھا دیا
یوسف نے چاہ کو بھی لونسی اوٹھا دیا

گورا جو گال پر تو تلو تو نی دکھا دیا
ٹیکا کلنگ کا رخ مہ کو لگا دیا

سرگشتگی نے بعد فنا بھی مٹا دیا
مٹی کو گرد باد کی صورت اوڑا دیا

قیمت مین بوسہ دیجئے لیجئے جان و دل اگر
دستور لین دین مین یہ ہے لیا دیا

پوچھا کسی نے اوس سے کہ عاشق ترا ہی کون
انگلی اوٹھا کی یار نی مجھکو بتا دیا

فرماتی ہین حضور نے دل دیکی غیر کو
اپنا ہی دل تو ہی جسی چاہا دیا دیا

جز بیکسی نہ تھا کوئی ہوتا جو اشک ریز
آنسو پر ایک شمع لحد نی گرا دیا

ترچھی نگہ سی دیکھکے دلکو کیا شہید
ناوک سی آج تمنی نشانہ اوڑا دیا

شیر و شکر جو ملکے گلے آپ ہو گئی
کیا ٹیسی حسد نے مجھی اکی مزا دیا

چھوڑی جو طمع تو ہو گئی آسایش کمال
کھینچے جو ہاتھ پاؤنکو ہمنی بڑہا دیا

اللہ حشم نے جیب کرم سے وجرائی خیر
ساقی نی جام بادۂ گلگون پلا دیا

ہین فیضیاب اونکی عنایت سے ماہ و مہر
اسکو عطا کی سیم تو اوسکو طلا دیا

تا خبر نہ اوڑی پر ہم کو کچھ رہے
شیشہ کو سیر طاق سے تمنے گرا دیا

اعجاز عیسوی کی یہ دعوے ہین سب غلط
کشتہ کبھی نہ اپنی ادا کا جلا دیا

پہنچا جدہر کو رخ ہوئی اک دوسری بہار
کیا دہوپ چہانون آپکو مٹی بنا دیا

کٹوائے ہاتھ شانہ سی مشاطہ کی وہین
کانونکو زلف گوندہنی مین جو دہا دیا

بادِ صبا کو حکم ہی تشہیر کے لئے
اونکو جو خواب ناز سی اوسنی جگا دیا

١٩
نادر کی جو سود کہنی الدولہ نے اونہین
حکام کی نگاہ سی تیو گرا دیا
٧٥

ذہن و صفا نبی مین جو رسائی دیتا
تو مری نظم مین اللہ صفائی دیتا

قدر رہتی ید بیضا کی نہ عالم مین کبہی
جلوہ حسن جو وہ دست حنائی دیتا

انجدا چہوٹ گئی اوس سی کہینکی ہوئی
موت دیتا نہ مگر رنج جدائی دیتا

داد دیتا جو خدا ظلم تبائی مجکو
تہام کر قائمہ عرش دوہائی دیتا

شفق چرخ کی کچہہ قدر نہوتی ہرگز
مجکو خلعت مین جو وہ سرخ دو لا دیتا

ہوئی شمشیر تلف قتل دو عالم کرتے
اونکو پرزور جو اللہ کلائی دیتا

دلسی مرغوب ہے ہر کور تیونکا سجدا
کاش کانونسی نہ کچہہ اور سنائی دیتا

مین زر سرخ سی آفاق مین کہاتا نہ فریب
مجکو دہوکا جو نہ وہ رنگ طلائی دیتا

مجسی بیجرم پرا دل جو جفا کرتا ہے
چرخ کو کیا نہین آنکہونسی دکہائی دیتا

یدِ بیضا کو سرِ دست ندامت ہوتے
چہپالی صندل کی جو وہ دستِ حنا دیتا

فائدہ کیا ہی جو خوش چشم ہی نرگس مشہور
جبکہ آنکہونسی نظر کچہ بہی نہ کہائی دیتا

بالیقین ٹہوکرونسی آپ جلاتی مردہ
ناز گر فرصتِ اعجاز نمائی دیتا

ملی ہین جو مٹہا تو مزا ہوتا ہے
کیون نہ بوسہ وہ مجہے کہا کی مٹہائی دیتا

تیری آنکہونسی وہ بادام کو دی ہین تشبیہ
جنکو آنکہونسی نظر کچہہ بہی نہ دکہا دیتا

٧٦

جز علی عقدہ کشا اور ہوا ہی نا درزار
کوئی دنیا مین نہین مجہکو دکہا دیتا

١٥

نعت کا احمدِ مرسل کی صلہ بہر پایا
بدلی اک بیت کے فردوس نزک گہر پایا

ان بتونکو نہ کبہی کعبہ سی باہر پایا
صوت یاد صدا دل ہی کی اندر پایا

چین کب سختیٔ ایام ہی مرکر پایا
قل کی ڈہیلونکو بہلا ہی لی پتہر پایا

ای جنون آہن زنجیر ہوا رشک طلا
سنگ طفلانکو بہی پارس کی برابر پایا

جیسی ہوتا نہین حرفِ الف مین نقطہ
دخل تل کا نہ میان قدِ دلبر پایا

وصلکی شب ملک الموت جو آئی تو او نہین
بی بلائی ہوئی مہمان سی بدتر پایا

کوئی گریان کوئی لرزان کوئی ترسان ہی
کوچۂ یار مین ہنگامۂ محشر پایا

چاند کا چاند نہ پہیرہی مین گذرساتی
جلوہ فرمانہ ہلالِ لبِ ساغر پایا

دل بیتاب مرا ایکی یہ کہتا ہی وہ طفل
کہ نیا آج تو لوٹن یہ کبوتر پایا

جبکہ تحریر ہوئی اوس در دندانکی صفت
دائرونکو تو صدف نقطونکو گوہر پایا

زندہ در گور کیا تہا غم فرقت نی مجھے
زیست کا لطف تری عشق مین مر کر پایا

عاشق چاہ ذقن گردش قسمت سی گیا
شکل دولاب دل زار نی چکر پایا

شکل قرآن ہوا بار دگر پھر نازل
نامۂ یار نہ قاصد سی مکرر پایا

جو مزہ ان آم کی لذت سی ہو حاصل لکہو
بوسہ اوس سیب ذقن کا جو مکرر پایا

دل تو ہمدوی ہی چکی تہی بت عیار کو
جان باقی تہی سو وہ بہی کسی کو بہر پایا

نقد جان مایۂ ایمان جو دیا اوس بت کو
اوس سی ای حسرت دل آپ نی کیا بہتر پایا

بات کاٹی نہ تو تیری کی کسی سی اتبک
واہ کیا تیغ زبان نی مری جوہر پایا

تبکی شعلۂ جوالہ کی صورت شب ہجر
جب مری آہ شرربار نی چکر پایا

۷۷

عادل ایسی ہی تہی شمشیر علی ای نادر
جسم مقتول کو دو ٹکری برابر پایا

۱۹

ہادی ہر دوسرا شافع محشر جانا
سب سی اچہا ختم رسل آپ کو بہتر جانا

اسقدر جسم کو کاہیدہ و لاغر جانا
کہتی نکلی جو اوٹہایا اوسی کمتر جانا

جان بلب غم سی ہون اٹکل نہ ابہی گہر جانا
اور جانا تو مری پہول اوٹہا کر جانا

رطب یا یابس کو نہ مانیمین برابر جانا
خشک کانٹے نظر آئے تو گل تر جانا
دلمین سیر جو اوسکی ہو تو ہشیار رہو
ہان سمجھہ بوجھہ کے اس کعبہ کی نہ در جانا
ای صبا تجکو ہوا باندہنی ہی جو ایسی
پیچھی رہنا نہ سوار کے برابر جانا
ابر سے ہی نور بدن جبکہ چمک کر نکلا
برق کو ہی قبا کا تری استر جانا
ہوئی ہر رات ہی مجکو جو خلش ہجر کی شب
بستر خواب کو ہم صورت نشتر جانا
نہ لو روندا نہ تو پامال کیا بعد فنا
پھر مری خاک کو کیا آپ نے پتھر جانا
بی تری سیر گلستان کو جو نکل گئی ہم
آرہ ہر شاخ کو ہر برگ کو خنجر جانا
سیر دریا مین نظر دہار پہ اپنی جو پڑے
ہجر مین موجہ آب دم خنجر جانا
فاتحہ خوانی کو آنا ہی کیا آپ نے ترک
قبر مین جی ہی اوٹہونگا مین یہ کیونکر جانا

۱۲

آ گئی پیش جو مشکل کوئی تو ناد علی
حامی اپنا تمہین ای حیدر صفدر جانا

۷۸

جس پر کرم خیر بشر ہو نہین جاتا
عالم مین وہ منظور نظر ہو نہین جاتا
محسوس ترا موی کمر ہو نہین جاتا
مرئی صفت تار نظر ہو نہین جاتا
میرا دل کافر و طرفدار بتان ہے
کیون نام حد ایسکے دہر ہو نہین جاتا
دہوکا مجہی دینی کی لئی وصل کی شب منز
کب خال جبین نجم سحر ہو نہین جاتا

دیکھی ہی درازی شب فرقت کی عجب ہے
کیون چاک گریبان سحر ہو نہین جاتا
آتا ہی ادہر کہینچ کی وہ تیغ پی قتل
ای داغ جگر کیون تو سپر ہو نہین جاتا
اسطرح سی اُبل ہو مرا داغ دل زار
تو صاف جو ای رشک قمر ہو نہین جاتا
کچہہ بس نہین مختار ہو جو چاہو کرو ظلم
مجبور محبت مین بشر ہو نہین جاتا
ملتی نہین اکسیر سی یہ خاک قدم کی
میرا مس قسمت کبہی زر ہو نہین جاتا
ہی پاس اگر تو اوسے ہر حال مین منظور
گیسو جو رسا تا بہ کمر ہو نہین جاتا
حاتم کی بہی ہاتہہ آتہ خاک گہلی مین
کیا مرکی کوئی دست نگر ہو نہین جاتا
اوس مہ کی کتابی سی جو بہون دور تو کس روز
سیپارۂ دل زیر و زبر ہو نہین جاتا
بیداد کو کسطرح سے کوئی کہی اچہا
جو عیب ہے ظالم وہ ہنر ہو نہین جاتا
ہی کون بگولا کہ مری حال خبر مین
چکر کی جو اب خاک بسر ہو نہین جاتا
شامت ترے آئی ہی شب وصل مین تنہا
گونگا بہی تو ای مرغ سحر ہو نہین جاتا
ہو یار اگر پاس تو جنت ہے مری ہین
فرقت مین سقر شکل سقر ہو نہین جاتا
خوش چشم جو ہونگی وہ بیابان مین رہین ہمیشہ
سرمہ کبہی منظور نظر ہو نہین جاتا
انسان ہی تہے وہ جنہین معراج ہوئی تہی
١٩ اللہ کہان وصل بشر ہو نہین جاتا

ای نادر دلریش سی کیون حج مین تو الفت

کیون میری دعاؤن مین اثر ہو نھین جاتا

دلکو نعمت سے ہی مین جو مرے جوش رہا
غم دنیا کی لئی دلکو فراموش رہا

طالب مے نہ کبھی ساقی مے نوش رہا
بادۂ حسن و جوانی ہی سی مدہوش رہا

مستعد ظلم و ستم پر وہ جفا کوش رہا
طلب بوسۂ لب کا مجھے کب ہوش رہا

کیون فریاد عنادل کی چمن مین سنتا
گل اگر گلشن عالم مین گران گوش رہا

تلخ تر زہر سی مین بادۂ شیرین سمجھا
مجھسے مہجور جو وہ ساقی مے نوش رہا

مشکل ایسی کوئی کم خلق مین ہوگا مے نوش
جام کیا ہی کہ سبو میری سر دوش رہا

لالہ بنت کے نہ گہونگہٹ سے نکالا چہرہ
وہ صنم مجھسے شب وصل بھی روپوش رہا

ایک ہی جام نے خود رفتہ بنایا ایسا
پی کی پھر بادۂ الفت نہ مجھے ہوش رہا

شکر احسان ادا ہو نھین سکتا مجھسی
مین خطا کوش رہا یار خطا پوش رہا

نسبتین ہوئی حاصل سبب طول فراق
ہم اوسی بہولی وہ بہت ہمکو فراموش رہا

کیونکر احسان اوٹہاتا قدح مے کی لئی
بادۂ الفت ساقی سی مین مدہوش رہا

خم کی خم ہوگئی خالی تری میخانہ مین
تشنہ ایسا ہی تو ساقی مین بلا نوش رہا

شکر صد شکر کہ آنسو جو گرا آنکہون سی
کانون مین یار کی وہ جا کی در گوش رہا

چار آئینہ سی تھا صاف بدن خود اوسکا
کرتی جالی کی جو پہنی تو زرہ پوش رہا

حسب احسن نما لطف مجھی سوں نگا
خط سی چاہ ذقن یار جو خس پوش رہا

پردۂ زلف شب آسا سی رہا ایک نہیں
گو کہ دل منتظر صبح بناگوش رہا

طعمۂ تیغ یداللہ ہوا اسے نادر
مستعد سیر یدی پر جو جفا کوش رہا

۸۰ ۱۷

شعر میں صفت کی ایدل شیدا باندھا
تیغ نے ابرو کے لئے تھا صل علی کیا باندھا

مجکوں اک حصر نہیں ہے جسے چاہا باندھا
غل ہی وَن زلف کے پیچین گرہ باندھا

مردم چشم نے غصہ سی نکالیں آنکھیں
ہمنی جب تیغ آب کو دریا باندھا

دیکھکر مردم آبی کی دل اوسدم ڈوبی
تشنی کشتے کو جو اپنے لب دریا باندھا

ہو گیا اور بھی مجموعۂ خاطر ابتر
بالونکا ہمنی جو سر گوندہ کی جوڑا باندھا

آپ نے چشم سیہ کی جو صفت گر ہو بیان
آپ نے سرمۂ دنبالہ کو کوڑا باندھا

جبکہ اثبات کمر خوب سخن ہوتا ہے
یہی تہمت ہے کہ اوس شوخ کی پٹکا باندھا

زنخ کا جو اوڑا تہمت پیروا ہو
نئی طرح سی صیاد کی ڈہیٹا باندھا

سسکیاں آپ نے لیں نازوا سی کیا کیا
اک دل کے جو مشاطہ کی جوڑا باندھا

زلف دیتی ہی سوہی حبل متین کی تشبیہ
زلف کو سلسلہ باندھا تو بھلا کیا باندھا

خوب تھا جبکہ ہم آزاد رہا کرتی تھی
تونی ناحق ہمیں اپنی زلف چلیپا باندھا

رہ نوردی مین سی پاؤن عشق افگار ہوے
رونمائی کی عوض نقد دل و جان دیکے
درد سر فرط نزاکت سے وہین ہی لگا

زخم پر چھالون کی تب دامن صحرا باندہا
اب کہا دلہنی رخ بیاہی سہرا باندہا
سر پر نور پر اسنی جو دوپٹا باندہا

٨١

یا علی دشمن تنا ور کر و خوار و تباہ
جیسے خیبر جنگ مین کفار کو مارا باندہا

١٥

ہو کی خوش نعت پیمبر مین ایسا پہولا
آگیا موسم گل نخل تمنا پہولا
چمن حسن ترا ای گل رعنا پہولا
لعل لب سے ترے لاکہی نی دکہائی جو بہار
ماہ کی پاس سے آن معتقد ترا سمجہا
مہ نو عوض جو تو ہی اک تو سب نی یہ کہا
زلف کو انکا شانسی ہی مین سلجہانی لگا
میلی کی دن جو نہا لیو یہ گلرو آتی
خار گلچین کو ہوا آہ جو ٹوٹا کوئی پہول
نہین امکان کہ نازک ہو کوئی تیری سوا

بلبلین بولتے شگوفہ کوئی اچہا پہولا
گل کہلی با چمن صحرا مین ڈہاکا پہولا
شکر ہی شکر مرا نخل تمنا پہولا
سب لگے کہنی کہ لالہ لب دریا پہولا
پہولونکا کانون مین جسدم سر گجہا پہولا
موتیا شاخ سی سنبل کی یہ کیسا پہولا
ہو کی خوش دلمین اگن گیسو والا پہولا
دی صدا دیکہنی الون نی گہ دیا پہولا
درد بلبل کی اوٹہا دلمین کلیجا پہولا
تیونکی بوجہہ سی جب کان تمہارا پہولا

تلخ دشنام مجہی کی جو ہنستے زیر لب
پہول انکل شب جمعہ جیراہی تو لی

دیکھنی الی یہ کہتی ہین کربلا پہولا
قبر بہ گہلگہلگی لاشہ یہ ہمارا پہولا

۸۲

یہ چمن روضۂ مولی کی ہوئی نصیب
دل مرا شوق سی ای نادر شیدا پہولا

۱۴

جسکو کہ لطف مدحت خیر البشر ملا
عقبی مین خلد اور یہان نخل زر ملا

افسوس ہے نہ آہ کو میری اثر ملا
باغ جہان مین کیا شجر بے ثمر ملا

پینی کو اشک کہانی کو لخت جگر ملا
وقت ہوئی جو آب ہے یہ ماحضر ملا

بوسوں کی صدمی سے لب نازک مین جو بل
دیکھا جو اسکو لطف گل نیلوفر ملا

اطفال اشک سا بہی نہ ہوگا کوئی یتیم
عیسی کی طرح جنکو نہ لطف پدر ملا

قسمت مین تہا ازل سے جو سوز غم فراق
دلسوختہ ملا تو برشتہ جگر ملا

خالی نہین ہے آپکی انعام سے کوئی
بلبل کو عشق گل تو ہر اک گلکو زر ملا

بسکہ چلین ہیا وہ روی مین ہادست
فرزین کی طرح اسکو ہر اک سمت گہر ملا

سنعتی تہو نکی طبع مین روز ازل سے ہے
دل بہی اگر ملا تو انہین کا سحر ملا

مانگا جواب نامہ کبوتر لی پاس سے
اللہ کیا مدد ہمین یہ جا نور ملا

شعر آبدار مدحت دندان مین لکہنی ہین
ایدل تو اب مدد مین آب گہر ملا

[illegible]

لعل مکان کیا پوچھی نور نے کہے — تو تیری بالوں کی رہنی کو گھر ملا
بالوں سی جو بائی اسنی مرا سر جلا گیا — حاسد کی منہ کو رنگ سیاہ سیر ملا
ختم گناہ بار معاصی وفورِ جرم — وقت اخیر ہمکو یہ زادِ سفر ملا
صندل جبین پاک کی خاطر گھسا گروں — سرکار سے ملا بہی تو یہ دردِ سر ملا
دشمن نہ دوست میں نظر جدا مرا — ایدل نہ جہوٹ سچ تو ادہر کی ادہر ملا
جان نحیف و ضعف نو پہنچ گیا ہی آج — قاتل کو جب نہ صورت تار نظر ملا
دل میں ہی یاد قد کی جو انکی نہال حسن — سیرگین کو بہت اچھا شجر ملا
طول شب فراق نے بیمار کر دیا — تیرہ دن میں ہمارے نہ شب سحر ملا
دستے اوٹھہ کے بیٹھہ گئے آپ سے حبیب — دلگا لیا جو درد تو دردِ جگر ملا
شیرین اداونکی جو فرا انگلیوں میں تہی — وہ قند یہ کہاں تجہی ای نیشکر ملا
مطلق حرام بادہ ہوا کیا صیام میں ۲۳ — افطار میں ملا نہ تو وقت سحر ملا

۸۳

نادر سی دشمنی کی تو خالق کی فضل سے
خاک سیہ میں حاسد خستہ جگر ملا

۲۳

ردیف حرف باے موحدہ تحتانی

چومی نبی کی پاؤں اگر پائی آفتاب ۱ — اک عمر سی بہی یہی ہی تمنای آفتاب

اوس گل کی باغ مین جو کہلی ہی آفتاب
تو چاندنی کی پہول سی شرمائی آفتاب

بیسا شیفتہ آفتاب ہی اے ماہ رو تری
ہم ابرونکو جلتے ہین پا ہی آئی آفتاب

تم دلسی ور ہو مرے ممکن ہی کب یہ بات
ہو قلب مین مرے صفت تانہ آئی آفتاب

بہر نثار آپ کو درکار ہو اگر
تو اپنی اشرفی کو ابہی لائی آفتاب

افشان جو جبین پر اوس ماہ نی چنی
دیکہو ستاری ہو گئی بالائی آفتاب

اوسی جو جیب دوپٹی کو وہ غیرت پری
جلوی دہنک کی دیکہہ تو بالائی آفتاب

پڑہیگی نہ کیون درود جو رخ پر نقاب ہو
موقع نماز کا ہی جو گہنائی آفتاب

ڈالین شروع ماہ پہ رخ پر نقاب آپ
آخر اگر ہو چاند تو گہنائی آفتاب

بیلین خطوط تار شعاعی کی سبز ہون
رشک کدو بہار مین بنجائی آفتاب

کیا کیا ہمارے دلمین خیال شراب نی
ساغر مین موج خیز ہی دریائی آفتاب

ساقی پلادی بادہ گلرنگ اب مجہی
کشتی مین ہو فقیر کی دریائی آفتاب

ہم تشنہ کام ہی ہین اغیار ہی سبیل
اولٹا بہا دی کہئی دریائی آفتاب

یہ رند کیسے اہل تصرف ہین ساقیو
کوزی مین بند کرلیتی ہین دریائی آفتاب

کیون تابتا ہی شعلہ تار شعاع سی
جاتا انہین ہی کیا کبہی سمائی آفتاب

شمسے بلند ایسی ہین ایوان یار کی
پہونچی جہان نہ دست تمنائی آفتاب

لبریز ہو رہا ہی وہ بحر کرم جو آج تجلی سی ہی کوندتی ہی یہ بالائی آفتاب
دیکھی چمک جو مانگ کی ایماہ رو نی سر تو خط استوا سی ہی اتر آئی آفتاب

ہی علم رد شمس سی ہی نادر حزین
حیدر کو جانتا ہون مین مولائی آفتاب

مستی بہی کی پیتی ہین جو برملا شراب لاتی نہین خیال مین وہ مطلقا شراب
اون آنکھون کا جو دلمین تصور ہی ساقیو رکھی ہوئی ہی گھر مین مری جابجا شراب
بولی یہی باغ مین بلبل ذی صدا ٹھنڈی ہوا چلی ہی اٹھ گل پلا شراب
امڈی ہی گھٹا بہو بہارین برس صحن باغ پر ایگل خدا کیواسطی جلد ہی منگا شراب
سب کہتی ہین کہ اونکی ہی شیشی پہ ہوتہ ساغر مین جسکی ہوتی ہی جلوہ نما شراب
مدفون جام ہی کو کرو میری قبر مین مجھسی نہ بعد مرگ کی بھی ہو جدا شراب
رائج یہ میکشی ہوئی ہی بزم خلق مین بکنی لگی ہی اب سی دار القضا شراب
دارو سمجھکی پینی کو آتی ہین دردمند میخانہ کو بنا گئی دار الشفا شراب
کثرت سی صرف بادہ ہو اسکی شہر مین جب بکنی لگی ہی صورت سیم و طلا شراب
ساتون مجھی وصال مین ہر شب ملی ہین چیز گل عطر یار شمع کباب غذا شراب

نادر گلہ نہین ہی جو ساقی نی دی نہ می

کوثر کی دینگی حضرت مشکلکشا شراب

۸۵

جسکے لئی ہو مستعمل زمن شراب
ساقی سی جا پینا تھین ہی ہو کہن شراب

قلقل کے ساتھ ہے شیشے مین نعرہ زن شراب
مینا کیطرح سے نہین پہنچہ دہن شراب

ساتون جو ہون لطف سے ای گلبدن شراب
مینا سحاب بادہ گزک گل چمن شراب

پیمان و عہد توڑینگی پیمانہ سی ہم نہ
تبہی رہینگی ہی تب پیمان شکن شراب

ہرگز نہین ہے شیشہ سے قلقل کی یہ صدا
ساقی کی منہ ستی جو چھٹکے ہی نعرہ زن شراب

کیا منہ دکھائین بادہ کشونکو یہ مغبچی
روپوش شیشہ مین ہے نبی جی ہی لگن شراب

نشے کی ٹوری ہوگئی شمشیر خونچکان
آیا جو پیلی راتکو وہ تیغ زن شراب

تشبیہ زلف مشک سے دی کر گئی خطا
بہکے ہین پیکی کیا شعرا ختن شراب

شبنم کی قطرونکی ہوی تشبیہ سیت
ہونٹون سی بہکی آئی اگر تا ذقن شراب

ای ساقی آنکہونکی تری دعوے ہین سب غلط
نشہ کریگی بزم مین کدن بہرن شراب

٨٦
نادر کی ہی یہ ساقی کوثر سی التجا
کوثر کی دین برای حسین و حسن شراب
١١

ردیف حرف بای فارسی

ہی کفر یہ جو کہی خدا سے جدا ہین آپ
لا ریب فیہ مظہر نور خدا ہین آپ

کہتے ہین گو کہ سارے خدا کے خدا ہین آپ
ہم کہتے ہین کہ اک صنم باوفا ہین آپ
بت اور ڈھونڈھ لینگے جو ناحق خفا ہین آپ
بندے ہم آپکے نہ ہمارے خدا ہین آپ
شہرہ جو دیر مین ہے تو کعبہ مین دھوم ہے
نام آور ایسے خلق مین نام خدا ہین آپ
چھانی ہمیشہ خاک مثال مہوسان
ملتے نہین ہمین کبھی کیمیا ہین آپ
ہے گنج نقد حسن و جمال اختیار مین
رائج مثال سکۂ سیم و طلا ہین آپ
پروانہ ساتھ شمع کی سرگرم وصل ہے
ہمسے مگر وصال کی شب مین جدا ہین آپ
بیزار جو شیخ کی تو برہمن سے ہین عزیز
دیکھا جو غور سے تو حقیقت آشنا ہین آپ
بحر الم مین ڈوبے کوئی نہ بھی غم تھین عزیز
کب آشنا کسی کے ہین نا آشنا ہین آپ
افسوس لی خبر مری ہنگام نزع مین
اب یہ ہوا ثبوت کہ دیر آشنا ہین آپ

۸۷

ناخن کی عقدے کھولتی مشکل کی یا علے
مشکلکشائے خلق مین معجز نما ہین آپ

۱۱

ای احمد مرسل تھین نہ ہرگز جدا آپ
پر کون کہے یہ کہ خدا سے ہین جدا آپ
غیروں کو تو کرتی ہین تہ تیغ جفا آپ
اگر دور مرے حق سے بھی ہو جائین ادا آپ
پامال مجھی کو بھی اغیار سے پہلے
ہون قابل رفتار اگر نام خدا آپ
کیا تجھکو ضرورت ہی جو تو ہاتھ لگائی
پڑتی ہی مرے جان پہ پاؤن حنا آپ

مشتعل کے ضرورت نہین کچہہ راہ مین پہر کر
مین محاق سی نسبت دو تن اندہیری کی ہی بات
بہر چاند مین ہو جاتی ہین کچہہ روز ونکو غائب
زندہ نہین کرتی لب جانبخش سی مجکو
سب ہوتے تو یہ دعوے ہین العظمت لله
سب جانتے ہین قوس مین آیا ہے یہ خورشید
بی نام و نشان بی سر و پا ہے زر و بی سیم
غیر انکو دکہاتی ہین ہلال خم ابرو
سب سمجہین کہ ہی چاند کی پہلو مین ستارہ
زلفونکی ترشوائی کی تدبیر جو ہی ہیچ
طفلی ہی سی ہین حسن صنا اعجاز و کرامات
یہ ٹوپی کی پٹری سی ڈراتی ہین جو ہر بار
مین ترک محبت کرون یہ مجہسی نہو گا
قدرت مین خدا کی نہین ہے دخل فلاحت

تابندہ ہین ایسے سے نقش کف پا آپ
ایجان جہان ہین شمع کجا اور کجا آپ
فرمائی کہ سچ مجہسی مگر ماہ ہین کیا آپ
فرمائی پہر کون مرض کی ہین دوا آپ
بن ٹہینگی اگر زور اسیطرح خدا آپ
محراب مین ہوتے ہین اگر جلوہ نما آپ
خط لکہتی تو لکہتے سنا ہے یہ پتا آپ
عشاق مین ہو جائینگی انگشت نما آپ
دایہ کی جو آغوش مین ہین جلوہ نما آپ
کیا دور کیا چاہتے ہین سر سے بلا آپ
پرکو جو اڑاتی تہی سنا لی تہی ہما آپ
فرمائی تو موم مجہی سمجہی ہین کیا آپ
کچہہ خیر ہی کچہہ خیر ہی فرماتی ہین کیا آپ
کرتی ہین نگینونمین شجر نشو و نما آپ

حیدر کی تعریف و بیان مین [illegible]

ہین سب کے امام اور نصیر کی جد آپ

٨٠

ہمین جو مدح رسول فلک جناب ہمین سیماب
حصول لطف کرین خانہ خراب مین سیماب

اگرچہ شہرۂ عالم ہین یہ ہیچ تہا ہمین سیماب
تمہاری لطف کی آگی ہین حساب ہمین سیماب

جو دیکہ دین وہ زلف سیاہ آئی نظر
سمجہہ گیا ہمین وسی کی تشنگی شراب مین سیماب

اتار گیسوے مشکین کے ہو دم صبح
جو رات عاشق شیدا نے دیکہی خواب مین سیماب

زلف سوارے اوس ہمین لگی جب اینٹہنے
گمان ہمکو ہوا اٹہی ہین کباب مین سیماب

نماز کی ہا نہمین آ جو زبان لفونکا
تو ہم یہ سمجہی کہ ٹہہر رہی ہین تہا ہمین سیماب

جو بال لوٹ کے اوس طفل کا گراکو لی
تو ماری ڈر کی یہ بولا کہ ہین گیا ہمین سیماب

نہ پردہ پوش کرین آپ اپنے زلف سیاہ
لطیر ڈرا ہمین کو کبہی نقاب مین سیماب

ابہی تو قد نخشین تجکو زلف تے ای طفل
لیک پال نہیگا تراشا ہمین سیماب

ہمارے دلمین جو آیا خیال زلفون کا
دکہائی دینی لگی خانہ خراب مین سیماب

١١

٨٩
زبان پر جو بد لای سیر ای نادر
تو کاٹ لین وہ بن دشمن خراب مین سیماب
١١

ردیف حرف تاے مثناۃ فوقانیہ

نعمت کا شغل کیا ہے جو آئی ہے سایت ٨٩ دلسی نیند اڑ نکو اس سال کی بہائی ہے

تمنے اس سال نہ یون مینہ سنائے برسات
رو رو کر دیدۂ گریان نی دکھائی برسات
ہونی دیکھی نہ جدا چار مہینے تمسکو
بارش دیدۂ تر ہمنے دکھائی جو اسے
وصل کا بارش باران مین ہوا تھا وعدہ
ابتو وہ چار مہینے نہین جاتے گھر کو
راہ سیلاب سے رکینگے تری ای ہمدم
تان لینگی وہی در سے تری اٹھنے کی خبر
بجلی آہون کی تو بارش مژۂ تر کی رہے
برق رخشان بھی گرجتی ہین اک نالے سے
رو چکین تھین مری آنکھین ابھی ساون بھادون
ہمسے اور وہی غبار اب نہ رہیگا باقی
جیتے ڈوبے سی ہی غیرت سے تجھے ای ابر کرم

سال آئندہ سمجھ لینگے جو آئی برسات
تمنے ایجاد عجب عید میں منائی برسات
سال آئندہ سنے جو دکھائی برسات
عرق شرم مین کیا کیا نہ نہائی برسات
شکر صد شکر کہ کیا وقت پہ آئی برسات
وصل کا لطف ہوا شکر ہے آئی برسات
اپنے قابو مین کسی سال ہو آئے برسات
کملی ہو ہو نے کیا دوڑے جو آئی برسات
ہمنے بھی کلبۂ احزان مین سنائی برسات
رونے سے شور سہی آفاق مین آئی برسات
پھر رلانے کو مری ہجر مین آئی برسات
ساتھ ململکی نہا لینگی جو آئی برسات
اوج گردون سے دھنک ذرنگ لائی برسات

۱۵

پھر شیر جو روتا ہون کبھی ای نادر
سب کہتی ہین کہ پھر خلق مین آئی برسات

یا الٰہی ہو دعا مین کچھ اثر کی صورت
جلد بنجائے مدینے کی سفر کی صورت
عید کا دن ہے نہ پیدا ہو آگ و شرر کی صورت
آؤ ملجاؤ بہلاے شیر و شکر کی صورت
ہے قسم دیکھنے کی رشک قمر کی صورت
بُرہ کی حور وشی ہے سو ہے بشر کی صورت
نہ تو مرہم ہی نہ پٹی ہی نہ پھاہا کوئی
آج بگڑی ہے مرے زخم جگر کی صورت
خوبیان غیر سیہ رو کو نہین ہین حاصل
صبا لی بوئے گلہای سپر کی صورت
نرم ہوتا دل سنگین بتان کا فسر
ہوتی ہے آہ اگر تجھمین اثر کی صورت
ناتوان ہین تو ہمکو کیا وہ کمر آئیگی نظر
جو نہان آنکھ ہوتی ہی تار نظر کی صورت
پھول تلوا سکی پھلنی جو کھلائی تر
ہوگیا سینہ پُر داغ سپر کی صورت
چاند سورج نظر آئی جو بسے ہیکل مین
گر گئی آنکھ ہی اب شمس و قمر کی صورت
تنگ آیا ہون نہین ملتی ہے تشبیہ دہن
نہین ہمسر تری باریک کمر کی صورت
جسم مین ہمراہ نہو میری وہ سرمایۂ جان
وہ دہن مجکو نظر آتی ہے سقر کی صورت
صف چشم سے نکلی جو سر سلک دیدہ
بھر کی گھر آتی نہ ہرگز وہ گہر کی صورت
کیا ہی ایوان معلی کی بجھی لو ہے صاف
کر ادھر سے نظر آتی ہے ادھر کی صورت
یا الٰہی نہ مجھے دور صنم سے رکھنا
ہتبد آئی نہ جدا ہون مین جگر کی صورت

عشق مین جتنے ہین سب چشم تر و رنگ زرد

دیکھیں نادر تفسیدہ جگر کی صورت

کرتی ہیں خیال میں اپنے سو آئی ہی دوست ۹۱
بستے ہیں دل میں ہمارے سجائی دوست

نکلے ہلال عید جو ابرو دکہائی دوست
وہ شب شب برات ہو جس شب گر آئی دوست

ہم جب سے تیرے دام محبت میں آئے دوست
دشمن بنا ہی جہان کی اپنے پرائے دوست

ماتم میں اپنے روز شب میں ہوتا ہوں سینہ زن
تختہ میں کھیلتا ہی بنا اگر تو نہ آئی دوست

بلکہ اعطا کیا ہی جو خیرات یار نے
کہاتا ہی لطف میں جو اوڑائی دوست

دشمن نہیں طلایا آہمیں نابدہی بہت
سرمہ ذرا آنکھوں میں اپنے سو لگائی دوست

کیا گشت عنبر افشاں ہوائے گزار آج
ہنستا ہی کھلکھلا جو کلی کہ گدگدائی دوست

جب جسم کا لباس میں ہو تو ایسی نسیم سے
کیونکر جفا ہو مری حق میں وفا دوست

آتش فراق جان میں بہت گرم یار کی
زیبا جو شعلہ ہی بجز قبائی دوست

وہ بال کھول کر ہوا مائل خرام
زلف دراز ہو گئی زنجیر پائی دوست

بارش ہو ہی گو چمن گیا اوس کا چار سو
گر اب تجھکو ضعف میں نقش پائی دوست

منہ چہرہ کی ان پیٹھونگی سی ہی ناسور
یہ رو سیاہ اصل میں نہیں خال پائی دوست

سیر وجود اور عدم کا یہ حال ہے
ہر ذرہ جیسی [illegible] میں [illegible] فنائی دوست

چون گوشتن رو دیار الله اکبر است
ٹہری اپنا میر کان سے سو ہی صدائی دوست

٩٢

کہلتے ہین عقدی غم کی شب آنا در ختین
مشکل کشا ہون جب کہی مشکل کشای دوست

٩٢ نعت نئے جو دہیان مین آئی تمام رات — لذت عجیب دل نی اوٹھائی تمام رات
تھی دہیان مین جو اونکی کلائی تمام رات — دل ہاتھ سی گیا نہ کل آئی تمام رات
اوسری نہ دو کسی یا خدا تا دم سحر — کیا کیا ہی تبونکی جدائی تمام رات
دوری فراق رنج قلق درد ہو بیا — اک ہفتے سی جفا یہ اوٹھائی تمام رات
جیسین تہر رہا غم مین صبح تک — کیا کیا رٹے ٹرے جگا تمام رات
بر پا وہ شام تا صبح اسقدر — کاکل نہ اونسی تپی سنائی تمام رات
صندل جبین پہ شب وعدہ لگا لیا — ہاتھون مین اوسنی مہندی لگائی تمام رات
وقت مین غیر غصہ رنج و غم و ملال — کوئی غذا ہی ہمکو نہ بہائی تمام رات
لوئی شب فراق مین ٹہرا نہ داد گر — دیتا رہا مین آہ دوہائی تمام رات
اولہرا رہا فراق مین دم تا سحر مرا — سینی مین سانس بھی نہ سمائی تمام رات
١٣ عطر حنا کی مجکو نہ ہرگز ہولی تلاش — سونگہا کیا مین دست حنائی تمام رات

وہ شب الم سی عناد کیون ہراس
ہوگی علی سی عقدہ کشائی تمام رات

١٣

ردیف حرف تای ہندی

۹۴

نبی کی بحرِ کرم کا ہی جو الصبا گھاٹ
کری قدم سی مشرف جو وہ مسیحا گھاٹ
وہ اس گھاٹ مین نہانی سو بھتی ہی ای حسن تم
جو وا زلف و غسل تمنی پھیلایا
لگد و تین یکو مین ور آئی وہ نہانی کو
جہان نہانی کو آئی وہ ماہ مہر لقا
وہ بت نہانی کو ہنگام صبح تب آیا
پسند آب رو انکی سی تھین محرم
غریق بحرِ غم و ہجر کی جو خواہش ہی
رقیب و تو ہی کہ لفنگ نظر سی لگو جو وقت
عجیب قلزمِ دریا ہین مری آنکھین
نہ شست و شو سی ہی چھوٹی مثالِ جوہر ملکی

گلاوں سی بڑہ کی نہین کون لی ای اعلی ورمی گھاٹ
تو کیون تجھے فلک جا رمی سی لیو نہ گھاٹ
او دہ مین لطف دکہاتا تھا جو گنہ سقتا گھاٹ
تو مجھ پلیون نی کنارہ کشتی کی ہیو ترا گھاٹ
قدم کی فیض سی ست ہو گیا مصفا گھاٹ
ہو جاندیال سی گلستہ مثین اعلی گھاٹ
جب آدنی راکھو دریا نہ آ لگی ہو جا گھاٹ
اگر ہو فضلِ الہی ملی تب ایسا گھاٹ
تمہاری تیغ جہان رنی کہانی بنیا گھاٹ
لگاو گو ولی مجھے تم نہ جاو گولا گھاٹ
تمام عمر مرا اشک کا نہ دیکھا گھاٹ
نہ تیغ کا تری مر کر بھی ہمنسی چھوڑا گھاٹ

حسین جمع نہانی کو ہین جو نائی در
پسند مجھکو بنارس مین ہی شوالا گھاٹ

مداح نبی کا کبھی خالی ہو اگر پیٹ
در پر ترے بیٹھے ہین تو غم کہائنگی بھر پیٹ
بھرتا نہین ہے ہجر مین کہا یہی اگر پیٹ
غم بھی ہمین کہانی نہ دیا غیر نے بھر پیٹ
جان و جگر و دیدہ و دل ٹوٹی ہین مجہ و
کچھ فرق نزاکت کے سبب سے نہین ہوتا
کیون ناف پر آئی ہے یہ بہنور کا مجہی دہوکا
فرقت مین ترے بہوک ہے نہ پیاس ہے شدت
غم کہائی ہی شب ہجر مین کس طرح عاشق
بار آئینہ کا بال و تہائے نہین ممکن
ہیں پتلی ہین ہر چند کہ سب آپکی عضا
کیفیت شیشم نظر آئینہ پر آنے
ہے شمع کی مانند تہ دست مین عالم
کیا تجہ سے چہپا نہین ہے صدف کا بہی کلیجا
چار آئینہ کا بار بلا اونکی اوٹہائے

ملتی ہی غذا جسکی اوس شخص کو بھر پیٹ
انجان چہپا رکہتے ہین آٹو کی گہر پیٹ
بہوکہی جو محبت کے ہین غم کہائنگی بہر پیٹ
بہوکہی ترے در سی جلے لیجاے جو بہر پیٹ
وہ کون ہے جسکا نہین منظور نظر پیٹ
فرمائی ہی پیٹہہ کہ کدہر اور کدہر پیٹ
دریاے صفا ہی یہ جو ہی لیکے اگر پیٹ
آمادہ ہی کہانے کی لئی خون جگر پیٹ
انصاف اگر کیجئے رکہتا ہی بشر پیٹ
حیران ہون کیونکر ہی یہ بالای کمر پیٹ
تاآئی نہین رہتے ہین مگر ناف کمر پیٹ
اونکا جو عرق سے ہو شب وصل مین تر پیٹ
تابان ہی ادہر سینہ تو نور اودہر پیٹ
سب چاک کیا کرتی ہین از بہر گہر پیٹ
دوشی ہی صفائی مین ادہر سینہ و ادہر پیٹ

کب ساتون ولایت مین ہے انسا تونگی مانند ۱۷ رخ جادو فن سینہ مین ناف کمیت

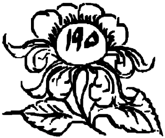

رزاقی خالق ہی یہ ای نادر دلریش
بھوکا تو اوٹھاتا ہی سولاتا ہی وہ بہر پیٹ

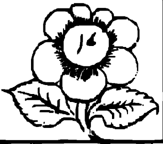

ردیف حرف ثای مثلثہ ✤

۱۹۵
کیون پی نعت سے ایدل تجہی تاخیر عبث ۔ اور غفران کی کرتا ہی تو تدبیر عبث
شب وعدہ ہے مگر آتے نہین تاخیر عبث ۔ جان دیدی نہ کی تو عاشق دلگیر عبث
روز سلجہاتی ہو گیسوی گرہ گیر عبث ۔ دلکی الجہانکی کیون ہوئی ہی تدبیر عبث
کہینچتا صفحۂ دلپر تو بجا تہا فرہاد ۔ سنگ پر کہینچی ہی شیرین کی یہ تصویر عبث
اپنی رسوائی کا کچہہ فکر نہین ہی افسوس ۔ میری تشہیر کی وہ کرتے ہین تدبیر عبث
سر بالین وہ آئی نہ کبہی آستگی سے ۔ ملک الموت کو آتی نہین ہے تاخیر عبث
کیون نہین سلسلۂ زلف مین دل پابند ۔ تُنے گردن مین مرے ڈالی ہی زنجیر عبث
خاک پر قبر مین جب بعد فنا سونا ہے ۔ گنبد قبر کی پھر ہوتی ہی تعمیر عبث
مجکو دولت جو وہان ہی تو ہی عین عشرت ۔ کوچۂ یار مین ہی خواہش توقیر عبث
عمر بہر قید مین زلفون کی گزرنی ہی اب ۔ اب گردنی نکالو کبہی زنجیر عبث
وہ کشش کا ہی اثر آپکے نظارہ مین ۔ کس لئے دیتی ہین پھر پیچ یہ تسخیر عبث

[illegible]

ہی جو گردن مین مری سلسلۂ الفت
آپ پہناتے ہو کیون پاؤن مین زنجیر عبث
سال بھر تھا جو جدا آپ کو رہنا منظور
کیون پئے ہوتے عید کو ملکر شکر و شیر عبث

۹۶

یہ حوادث سے ہی نادر محزون ہی عبث
ہی اگر گریہ سوائے غم شبیر عبث

۱۵

شغل وصل صنم سیمبرتن نہ بہار عبث
مدح اوروں کی اگر ہو تو ہی بیکار عبث
میرے رونیکو سمجھتا ہی وہ عیار عبث
سر پٹکتا ہون مین اسکی پس دیوار عبث
وصل شیرین نہ ہوا جان گئی ہی فرہاد
تونے کیون تیشہ زنی کی سر کہسار عبث
ہاتھ نہ وہ یوسف ثانی نہ کسیکے آیا
گرمی کسلئے آئے ہین خریدار عبث
دل اُدہی گرفتار بتان ہندو
نہین تسبیح مین تیرے رشتۂ زنار عبث
دفع کردوالا گئے مری جانب سے غبار
کیون اُٹھی گرتی ہو تم بیچ مری دیوار عبث
آپ بدنام ہوئے شہر مین رسوا ہو ہم
کی جو تشہیر ہماری سر بازار عبث
دم رفتار یہ وہ ناز سے فرماتے ہین
کبک نے چال چلی کیون مری رفتار عبث
بوسے پائین قند مکرر کی مزی ملتی ہین
مانگتا ہون جو دوبارہ تو ہی تکرار عبث
ساتھ غیرونکو جو لاتا ہی مری تربت پر
اب وہ گل کسلئے دیتا ہی مجھے خار عبث

چل زیارت کے لئے جلسۂ شہ والا کی

دیر کرنا ہی ترا نادر دینا عبث

۹۷

ہی شغل نعت ہمین افتخار کی باعث — قبول دل ہی ہی عز و وقار کی باعث
ہوئی ہی ہوم قحط میری پیاری کی باعث — حسین ہوگئی ہیں خاکسار کی باعث
ملا ہون خاک مین جس شہسوار کی باعث — وہ روندتا ہی نہین ہے غبار کی باعث
اسی سبب سے سلاتا نہین گل مجھی پانیر — خلش نہ خار کی ہو جسم زار کی باعث
ثمرہ کی عشق نی زخمی تو کر دیا بیشک — نہ کوڑی بھی ہوئی حاصل کمار کی باعث
خدا کی واسطی اک ساغر صبوحی دی — ہی درد سر مجھی ساقی خمار کی باعث
کبھی نہ میری ہوئی خاطر پریشان جمع — ہی ابتری مجھی گیسوی یار کی باعث
مری طرف سی نہ میلا کرو دل صافی — نہ آئنہ ہو مکدر غبار کی باعث
ثمرہ کی عشق مین ذلت نہ ہوگی مجکو کبھی — یہ خار ہوگی مری افتخار کی باعث
ہوا و ابرو شراب و کباب و طرف چمن — ہی زندگی مری ان پانچ چار کی باعث

۹۸

معین نادر و تختہ یا علی ہونا
عجیب حال ہی اب انتشار کی باعث

۱۱

ردیف حرف جیم تازی

آغاز جو کی مدح نبی وقت سحر آج — کیا شاد و مسرتی ہی قلب و جگر آج

نوبت کی صدا نہ ہے تو بجتا ہی گجر آج
ای ہجر کی شب لیتی اب ہو گئے سحر آج
گل کا یہ خزان مین قدم رنجہ کیا تھا
قربان ہوون فرما وارادہ ہے کدھر آج
کیا جانئے اُس گل کی یہ آمد کی خوشی ہے
گل بانٹ رہا ہے چمن دہر مین زر آج
انجام کی کوشش جو رہی عجب ہے ایدل
کل نام نکو جس سے رہو کام وہ کر آج
وابستہ ہون اوس دامن دو سے کت شب وصل
ہو چاک ابھی نہ گریبان سحر آج
صیاد نے در دل مین نہ تیرے کوئی ارمان
کل بازو اگر توڑی ہین پر سیر کر آج
اوسطرح کی آنکھین ہین وہ اسطرح کی تیور
کل آنکھہ کرائے تھی چھپاتی ہو نظر آج
کل وہ چمکی شب شام سی چلاتی تھی کیا کیا
آواز بھی دیتی تھین مرغان سحر آج
کی وسنی علم اپنی اگر تیغ جھارے
ہم کہاتے ہین تلوار کی جائینگی ور آج
ساقی سی جو دوری ہی تو می بھی نہ پائے
رونے نہ رہا ہجر کی دن آٹھہ پہر آج
موت آتی ہے گہر یالیونکو ہجر کی شب مین
موقوف ہوا نالہ مرغان سحر آج

شبنم سی ہاتھہ آئینگی گل کو جنت
نادر جو گری آنکھہ سی اشکونکی گہر آج

کیا غم جو خلق مین ہوون سفید سیاہ کج
لیکن ہو نگاہ رسول آہ کج
نثار کیون تیری بت کج کلاہ کج
کرلی ہتین ہین ور بھی بھی مہر و ماہ کج

اونکی نشست ہے مین نہین راستی کو دخل
رفتار کج نگاہ کج اونکی کلاہ کج

پلکونکو راستی سی سروکار ہی نہین
رہتی ہی عاشقونسی تمہارے نگاہ کج

ہی خاتمہ حضور پہ اُن دونون باتون کا
قد مین جو راستی ہی تو زلف سیاہ کج

چہٹپن مین تیورا وسکی تہی اب اور مین
ہی ست آیہ کہ آگی تہی یعن نگاہ کج

غیر ہی جہین سی ستی ہو اسکا سبب ہے کیا
اغیار کی طرف ہے بہی ہو گاہ گاہ کج

ہر چند راستی ہی کوئی گفتگو کرے
دیتا ہی پر جواب بت کجکلاہ کج

ہی بانک آپ ہے کہ خط استوا ہی یہ
آتی نہین نظر ہے ہمکو یہ راہ کج

ابتو نظر ہی رہیگی وہ سے مدام
اونکی نگاہ ہمسی ہی بت خواہ کج

شیدا ہوا ہلال بہی کیا اوج چرخ پر
ماہوش کا جو آج ہی طرف کلاہ کج

ہمکو تو دیکہتی تہی بہت التفات سے
۱۳ اب ہو گئی ہی کسلیی اونکی نگاہ کج

۱۰۰
نادر کہو کیا نبی و علی مین ہو تفرقہ
احول کی طرح اسکی نہین ہے نگاہ کج
۱۳

ردیف حرف جیم فارسی

فصل دی مین بند ہے ای بلبل دلگیر چونچ
۱۰۰ کہولیگا اردی مین پہر نغمات کے با تاثیر چونچ

دست صیاد سے کہل نہین سکتی کی تقریر چونچ
وا کری کس ستمگر سی فریاد کو نخچیر چونچ

بجا سلن سبزبان اسیری مین اجی صیاد کم
غنچے لبون نہ کہولی وقت دار و گیر ہو بیچ

وصف وہ ہی گل کا لکہا جاے نہین آسیا تن
بلبل خامہ کی وا ہو کیا دم تحریر ہو بیچ

خبط ای صیاد ظالم اسکو بہی ہین گردکہہ
دانہ کی فریاد کو بلبل نی کہا آتیر ہو بیچ

آتش گل سی تجہی ای آشیہ کیا ہی پیچ تاب
جبکہ ای بلبل ہی تیرے شعلۂ الشکیر ہو بیچ

صبح ای صیاد تیرا خانمان جل جائیگا
کہو لنگی بلبل جو بہر نالۂ شبگیر ہو بیچ

کچہہ بہی ای بلبل نہین جاہئی کی طبیعت مین رحم
دانی آتی کی لئی اپنی ناحق جیر ہو بیچ

وصلکی شب کے دصنا اکہیلی جسپر جو بلبلو
ساتہہ گردنکی مین ٹوٹگا بلا تاخیر ہو بیچ

دی ای صیاد بلبل نی صدا ہی باغمیر
ساتہہ پر تیرے باندہ لی بلا جرم و تقصیر ہو بیچ

نغمہ آرای اکبر کی ہو سے ہی باغمین
کیون نہ کہولی فصل گلمین بلبل خوش تقریر ہو بیچ

تمام ہی ہوتی ہین وصلکی شب بلبلیں
بند ہولی ہی پہنسین انکی گستی تیر ہو بیچ

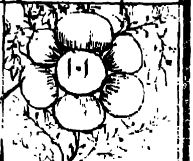

ہو تو اسبج اہل بیت اکبر معلوم اوسی
ہوئی بلبل باغمہا ای نادر دلگیر ہو بیچ

دلمین جو میری اجمع عقل ہی نہ تہا پیچ
مدا جی سرور مین شہ صد شکر پڑا پیچ

شانی سی تواو زلف سیہ کا نہ کہلا پیچ
سو بار گرہ پڑ گئی سو بار پڑا پیچ

جہولی کی محبت مین سجہے نہ تہا پیچ
دل سلسلۂ زلف مین الجہا تو پڑا پیچ

فرسودہ ہوے ناخن تدبیر ہماری
کہلتی نہین زلفونکی گرہ اسمین ہے کیا پیچ

سلجہاتے ہین ہم آکے الجہتی ہے الٹی تقدیر
شانی نی گرہ ڈالدی تو اور پڑا پیچ

ماتہی مین جو ہی چین تو ابرو مین شکن ہے
بل جعد مین رکہتے ہین گیسوئی دوتا پیچ

پہانسی کسی دیگی کسی پابند کریگی یہ معلوم
کیون کہاتے ہین تیرے رسن زلف دوتا پیچ

دیو شب فرقت کو جو کشتی مین پچہاڑا
دن وصل کی آئی یار ہمارا ہی چلا پیچ

اوس آئنہ رو کی جو گرہ دلمین پڑی ہی
ہرگز نہ صفا ہوئی پڑتا ہی گیا پیچ

وہ طفل پڑا پانچ سی ان پانچون مین ہے فرد
پیدا اگر ہی حیلہ ور مکر و دغا پیچ

سرگوندہی مین شانی سی ٹوٹا جو کوئی بال
تو دل مین گرہ خاطر نازک مین پڑا پیچ

تلوار اوٹہاتی ہی اگر قتل کو اوسنے
ہاتہہ اوسکے لچکے علینبدمین تو اور پڑا پیچ

بل گیسوئی پُر پیچ سی جاتی نہین ممکن
مشکل سی ہی نکلتا ہی رسن مین جو پڑا پیچ

بہزاد نی کہینچی تری تصویر سراپا
پر زلف سیہ کا کبہی ہرگز نہ کہنچا پیچ

۱۰۲

یاد رہتے صدا بہت لطف و کرم کا
تقدیر کی وا جلد ہون اے عقدہ کشا پیچ

۱۵

بل کہاتی صحن باغ مین کیا نہ کہا کی پیچ
سنبل جو دیکہی زلف رسول خدا کی پیچ

نکلا مین دام خط سے تو کیا کیا اوٹہا کے پیچ
پہندے نے عشق زلف کے ڈالی بلا کے پیچ

[illegible]

آواط نازکی سی ٹیڑی بل توخم ہوئے
آئی کمر پر آکی جب زلف یار کہاکی پیچ

اوسکو ثبات نہین گیسوے یار سے
ہوتی ہین بل رسن مین ایسی بلاکی پیچ

کس بل لگے دکہانی ضعیفان عشق کو
غیرون کی پہلوان بنایا سکہاکی پیچ

بولا ہی اوڑاکی تری زلف صبا
بیوجہ باغ مین نہین ہیچ ہواکی پیچ

ہوتی ہی قطری گرتی ہین ہر موسے بار بار
بالونکو وہ دیتے ہین جسدم نہاکی پیچ

دل دار وگیر کا ہی زمانے مین ہر طرف
اولجہا ہین کسکو دیکہی زلف دوتا کی پیچ

سب کنگری سمجہتی ہین جسکو جہان مین
ہین وہ گلو ہی یار مین گویا صداکی پیچ

قمری نے دی ہین ہمکو کہان وعدہ وصال
آتی نہین سمجہہ مین خط دلرباکی پیچ

عاشق کے دلمین آگئی تو ایسی گرہ نہ تہی
ڈالی پتنگ غیرونے تہی اوڑاکی پیچ

جسبلو ٹوٹتے ہین بل اتی لیتی ہین سسکیان
کہلتے نہین ہین شانے سی زلف دوتاکی پیچ

دام و کمند و سلسلہ و حلقہ و رسن
سب سے زیادہ ہین سر زلف رساکی پیچ

پیچا ایسا جو ناگنونکو لو مار سیاہ سانپ
چوٹی کی قسم پیچ لی اپنی کہاکی پیچ

نادر ضرور بیچ رہا رات جائیگا
بچ جائیگا جو عدو مین اوکی ٹہالی پیچ

ردیف حرف حای حطی

١٠٣
روی پیغمبر سی ہی نور ضیا مین وصبح — سامنی اوس روے انور کی ہوگیا مفقود صبح
کیون اذان دیتی ہی موذن ابھی تو دور صبح — دشمن جان ہی برائے عاشق مہجور صبح
کالی راتونکی جو فرقت کی ہوئی ہی دور صبح — سیکھی ہی اوڑھنا کافور سی دستور صبح
اوس کف پا سی صفا سی صفا سیکھی جوام — نکلی ہی غازۂ رخسارہای حور صبح
کب صفا مین اوس کی تابی رنگکی ہوسکتی مثل — گو کہ بجای بیاض دیدہ ہای حور صبح
ج ہجر کی شب عاشقونکی کام تو آتی نہین — کسکی میت کا بنگئی وہ تھی کافور صبح
تیرہ تو سنگ مین چھین چالاج کرلی اسکو صرف — ہو صفا لاکھہ مثل آئینہ ہی مصور صبح
ج ہجر کی شب مین نہ آئے وعدہ پر افسوس ہے — آگئی صادق تھی اپر کاذب ہوئی مشہور صبح
کب سیہ کارونکی آلایش کرین اہل صفا — ہوگئی کب شانہ کش زلف شب دیجور صبح
ج ماہ نے زینت اگر کرتی ہی تجکو ای پری — تو شعاع مہر کی پیدا کری سیندور صبح
ج تیش نہ ہونیکو رہ ہجر مین ہی سیر کی — ہوگئی تاریک و تیرہ صورت زنبور صبح
ج شانہ بار حسن نی اوس مہر روشن کی کھولی بال — آشیانی مین چھپی اب صورت عصفور صبح ١٣

١٠٣
جان نادر پر تو جینا چاہی کرلی ظلم آج
ای شب فرقت سمجھہ لو نہ نکا تھین دور صبح
١٣

کر رہا ہون مین جو نظم رسول زمن کی مدح ١٠٤ اہل سخن مین کیون نہ ہو سیر سخن مدح

اوج فلک سے عقد ثریا بھی گر پڑا
اونچی ہوئی حضور کی جب نور تن کی مدح
کیا خفیف حسن اس سے ہے تمثیل بی نظیر
لاؤں کہاں سے غنچہ کروں اوس دہن کی مدح
اونکو ہوئی نہ مصر کی شاہی کبھی عزیز
یوسف کے ورد لب تھی ہمیشہ وطن کی مدح
کیا پیچ و تاب سنبل گلزار کو ہوا
کی ہے جبکہ زلف شکن در شکن کی مدح
سنکر گرا انسے کر وہن اگر بیان
آئی زبان پہ بھی شمع لگن کی مدح
اونکی گلی کی صنف و کرینگی ہمیں بیان
بلبل سے خوب ہے ہی صحن چمن کی مدح
مرتی جو تھی نہیں تو وہ نت سے ہی ہوا
کسطرح کوئی لکھی بیان اون دہن کی مدح
لٹ وا امین جو تن سے اوتاری وہ سر مرا
نکلی یہاں زخم سے اوس تیغ زن کی مدح
کیا کیا جلی وفور حسد سے نہ شمع بزم
کی نے جبکہ ساق بت سیم تن کے مدح

۱۰۵

یارب دعا سے نادر مداح کی یہی
ورد زبان ہو سیر حسنین کے مدح

۱۱

ردیف حرف خاے معجمہ

نعت کا شنگرف سے لکھا ہے جو طومار سرخ
رنگ رخ ہوگا طفیل احمد مختار سرخ
ہاتھ اپنے سجا کر لی ہیں اگر درکار سرخ
خون میں سیر نہیں کرتا ہے کیوں اے یار سرخ
وقت گریہ چشم تر خونکو ہمارے دیکھ لے
جسنے دیکھا ہو نہ ہیلی ابر گوہر بار سرخ

سرخ مخمل کی وہی جبہ نہو جامہ بہر بنام
خون عاشق مین جو کر لی اپنی وہ تلوار سرخ

عاشقو قتل آج خونریزی ہوئی ہی اسقدر
اوسکی کوچی مین ہوئی ہین سب در و دیوار سرخ

آج قتل عام کی سامان آتی ہین نظر
پہنے ہی پوشاک تھین قاتل خونخوار سرخ

جب مین جانون پار سینی کی وہ قاتل ہوا
تیر کی تاثیر سی ہو تا لب سوفار سرخ

ہو گئی ہون خشک آنسو جو شور گریہ سی
خون کی آنسو بہائی چشم دریابار سرخ

رشک کہا کر چرخ نیلی کی ہی شبنم اشکبار
دوش پر تیری جو ہی اے برہمن زنار سرخ

جان شیرین تلخ ہی مجکو فراق یار مین
زہر قاتل جو ملی تو کہا لون مین دو چار سرخ

۱۰۶

ای ایام عزای خامس آل عبا
خون کی آنسو بہاتا در دیدار سرخ

۱۱

مصحف ہی نبی کا نہین کم نام خدا رخ
ای صل علی صل علی صل سی اعلی رخ

تمثیل حسینان جہان مین سی ترا رخ
کیا آنکھین ہیں کیا پلکین ہین کیا زلف ہی کیا رخ

یارب پہری وہ سر دولت سی مرا رخ
کعبہ طرف ہو صفت قبلہ نما رخ

شطرنج مین جب تیری پیادونکی پر ہی یوسف
پہیرے کو ہما سار رخکی نہ ہوا رخ

یہ صفا وہ داغی ہی یہ کامل وہ ناقص
ایمہر لقا ماہ کجا اور کجا رخ

کہلجای مرا غنچہ دل مثل گل باغ
کہولی جو دم صبح ترا باد صبا رخ

ساکن حرم کوی تبا نکا ہو مین اے شیخ
قبلہ طرف کعبہ ہو کس طرح مرا رخ

ہی داغ جو لالی مین کلف ماہ مین بہی ہی
ان دونون سی بہتر ہی ترا نام خدا رخ

جو قتل کیا جلوہ دیدار دکہا دے
اے بے ہلال سلی تیغ زن اپنا نہ چہپا رخ

کیا وجہ کہ ابرو تری کج تہی ہین ہمیشی
مانند کمان کسلئی رہتا ہی پہرا رخ ۱۱

۱۰۷

اے نادر دل ریش سی صد شکر ہمارا
دل احمد مرسل کی طرف سوئی خدا رخ

۱۱

ردیف حرف دال ابجد

۱۰۷

اونچی ہی بہت عرش سی سرکار محمد
ہر روز ملک کرتی ہین دربار محمد

پڑ جای گدا پر تو وہ ہو فخر سلاطین
ہی ظل ہما سایہ دیوار محمد

زندہ ہوا جیسی معجزہ سی عیسیٰ مریم
گویا ہون اگر لعل گہربار محمد

واللیل کی خوبی نظر آتی ہی سراسر
وا ہوتی ہین جب گیسوئی طرار محمد

نور احدی آپ مین جب جلوہ نما ہی
دیدار خدا کیون نہو دیدار محمد

جز حیدر صفدر جنہین کہتی ہین در علم
ہر یک تہین واقف اسرار محمد

ہی طور کی مشہور جو عالم مین تجلی
تہا اصل مین وہ لمعہ انوار محمد

ہین سید و سردار جوانان بہشتی
سبطین جو تہی دلبر و دلدار محمد

دل محو رہا یاد الٰہی مین ہمیشہ
ہین رمز سے پیدا جو ہم یاد نبی مین
محسوس نظر بھی نہین ہوتا دم رفتار
انکار امامت سے ہی انکار نبوت

۳

تھی ناظر حق دیدۂ بیدار محمد
سب جاتے ہین بلبل گلزار محمد ۲
بجلی سی بھی چالاک ہے رہوار محمد
اقرار علی کا ہی تو اقرار محمد ۳

۱۰۸

رکھتا ہے شب و روز امید کرم رحیم
تا در جو یہ ہی عبد وفادار محمد

۳

کبھی نعت سے لب نہ کر بند
نقاب رخ کی وہ کھولین اگر بند
نظر بدلی کی شاید لگ گئی ھی
او چک جائینگی دیوار آپ کے ہم
تری تعریف مین سب لکھینگے دفتر
جو ہین فی لنگ کیا فیض ونسی ہوگا
خدا رزاق ہی روزی رسان ہی
محل سی کام کیا مجھہ ناتوان کو
بھنور پہ آگئی ہی موج دریا

۱۰۸

نہ کر خیر کی ای دل ہون در بند
کری خجلت سے مہ انجم سحر بند
ترا رونا ہی کیون ای چشم تر بند
در دولت کو پائینگی اگر بند
ابھی سادہ ہی ہی رشک قمر بند
گرہ مین غنچون کی رہتا ہے زر بند
کھلینگے وس جو ہوگا ایک سر بند
نہین ہے مور کی گھر کا تو در بند
نہین ہے ناف پر او سکا کمر بند

[illegible]

دیا جو ایک بوسہ پھر بھی دینا
جو سنبھلا ہی نہین ہوتی وہ کمربند
کلیدِ آہ ہی ہم اپنی کہولین
کرین جو آپ اپنا قفل دربند
رسن ہوجاینگے آنکہونکی ڈوری
رقیبونکو کرینگے وہ نظربند

۱۰۹

مری ممدوح ای نادر ازل ہی
نبی و مرتضی کی ہین جگربند

۱۳

حضرتِ ختمِ رسل کی جو ہی تصویر پسند
دلکو آتی نہین خورشید کی تنویر پسند
جب سے آئی ہی تری زلفِ گرہ گیر پسند
سلسلہ دلکو خوش آتا ہی نہ زنجیر پسند
ہم تری کوچی کو چہوڑینگے نہ ای لیلی وش
قیس مجنون کو رہی نجد کی جاگیر پسند
کیا زبانی ہی کہا خط دی ہمارا قاصد
ہی نہ تقریر پسند انکو نہ تحریر پسند
اپنی ہی کوچہ مین کہچوائی لاشہ میرا
ہی اگر انکو دلسی مری تشہیر پسند
استخارہ نکرو قتل مین میرے ہرگز
خیر کی کام مین کیون کرلی تونی تاخیر پسند
قتل کیواسطی ابرو سی اشارہ کردی
میری گردن کو ہی قاتل کی بہی شمشیر پسند
جاؤن قربان مین یا اوس ترک کمان ابرو کے
مجکو کرتا ہی برای ہدف تیر پسند
ناگوار اسی ہی صحبت صبح شب وصل صنم
ہو موذن مجہی کیونکر تری تکبیر پسند
جلسے گا ہمین صید آسیر سنتی ہی ای بتا
نہین آتی مجہی آواز فرامیر پسند

[illegible]

۱۱۰

اب کسی اور سی کچھہ کام نہین لینا دل
ورد ہے دوستی شبر و شبیر پسند

وہی ہی مہر منور وہی ہمارا چاند
کہ شق اشارے سی جسکی ہوا ہی سپارا چاند

نظر پڑا تری رخ کا جو ہی خم دارا چاند
تو فوق چرخ سے تحت الثری سدھارا چاند

ہوا نہ جلوہ نما بام پر ہمارا چاند
گزر گیا غم فرقت مین آہ سارا چاند

اگرچہ فوج کواکب سے تھا صف آرا چاند
شکست حسن سی ہی با تمہاری ہارا چاند

سوا ہماری کہ ہین مہر رخ کی شیدائی
وہ کون شخص ہی جسکو نہین ہے پیارا چاند

جو تمنی خال لب رخ نور بار چمکایا
ستاری بہت سی افلاک سی ہی ہارا چاند

ترش ہوا خم ابرو سی اسقدر مہ نو
کہ لوگ کہتی ہین ہے انکی کا کتارا چاند

ہین گوری گال تو صاف اور پر کلف وہ ہے
کری تو دیکھین بھلا سامنا تمہارا چاند

ہمیشہ دور ہی کرتا ہی قصر عالی کا
فراق کر نہین سکتا کبھی گوارا چاند

تمہاری رخ سی نہ دونگا اوسی کبھی نسبت
حقیقت اوسکی ہی کیا بس ہی ایک تارا چاند

چڑھا کی حسن کی جلوی کو اوج گردون پر
نظر سی تارونکی ہی مہر وش تمہارا چاند

یہ روشنی یہ صفا اوسمین کب بھلا ہوتی
تمہاری رخ سی نہ رکھتا اگر سہارا چاند

نظر پڑا جو ترا جلوہ چودھوین شبکو
تو صدقی عارضون کی کرکی ہمنی وارا چاند

[illegible]

ہو فیض مہر رخ تو بارسی پر نور ۱۵ جو اقتباس کری نور کا گوارا چاند

۱۱۱ پیہ بی سبب تجھین نادر ہوا گہٹ کی ہلال ۱۵
غم جدائی رخسار کا ہی مارا چاند

ردیف حرف ڈال ہندی

[illegible]

۱۱ حسن سی ہے گرم ہون ناگوار ٹهنڈ دلکو گرتند ہو نہ پڑی گو ہزار ٹهنڈ
پہلو مین تجھین ہے تو بھی ناگوار ٹهنڈ کہتا ہون تیرے ہجر کی شب مین ہزار ٹهنڈ
بیٹها جو مین بهی گرم رقیبون کی گرد ہی مجکو ستا رہی ہے تو بار بار ٹهنڈ
گرمی تپ فراق کی ابکل ہو کبهی ہو مہر پر سنی بهی جو بڑہ کر ہزار ٹهنڈ
ہم تم شب وصال دو آجاوڑی لینے ایذا نہ جاڑ ہی کی ہو پر گو ہزار ٹهنڈ
پالا پڑا ہی جاڑ ہی سی لپٹا لو سینی سی ہو جاون گرم آج کہ ہی ناگوار ٹهنڈ
اغیار سی کرتی ہین جو گرم جوشیان مین کہا رہا ہون تنگ سی بے اختیار ٹهنڈ
آغاز خط سی کیون نہ وہ اب گرمیان کرین ہوتی ہی کم جب آتے ہی فصل بہار ٹهنڈ
ہے نعل سمور جو تن پر ہین بال کیون کہا ہیگا فراق مین جسم زار ٹهنڈ
تو گرمیان جو غیرون سی کرتا ہی اے صنم مجکو ستا رہی ہی بہت نابکار ٹهنڈ ۱۱

سرگرم اونکی حب مین عشن نادر کہ غیر خلد

جنکدری ذات کن ہی ناگوار ہمنڈ

۱۱۲

ہے جنکون صاحب توقیر پر گھمنڈ
رہتا نہین کثرت تقصیر پر گھمنڈ

وہ ابرو و مژہ سی ہمین قتل کرتی ہین
اونکو کمان پہ ہے نہ کچھہ تیر پر گھمنڈ

جتنا کہ ناز ہی و نہین ابرو و خال پر
اوتنا نہ ڈھال پر ہے نہ شمشیر پر گھمنڈ

یوسف جمال کوئی حسین آئیگا نظر
ہی مجکو انہی خوابکی تعبیر پر گھمنڈ

لکہا دوست ہے تو لکہو گی جواب خط
ہی مجکو اب جبین کی تحریر پر گھمنڈ

زلفونکو ناز ہی ترے رخسار صفا پر
افعی کو کیون نہو قدح شیر پر گھمنڈ

جو آب ہے خاک کف پا عطا کرین
او نہو ہوسونکو نہ اکسیر پر گھمنڈ

سنبل سے عاشقونکی دل اٹکل الجھہ گئی
ہمنی کیا جو زلف گرہ گیر پر گھمنڈ

خامہ شعاع کا ہی ورق آفتاب کا
ان مہوشونکو کیون نہو تحریر پر گھمنڈ

ہر بات پہلے جیسی شرارت مین ہے سوا
کیون اوس شریر کو نہو تقریر پر گھمنڈ

رحمت کے در کھلے ہین خدائے کریم کی
ہی ناز جرم پر ہمین تقصیر پر گھمنڈ

اعمال خیر پر ہمین کچھہ ناز مطلقاً
ثانی وا ہے الفت شبیر پر گھمنڈ

ردیف حرف ذال معجمہ

۱۱۳

چرخ سی لائی وُن پہ لکھنے وصف پیمبر کاغذ
نعت کا ہو ورق مہر سی بڑھ کر کاغذ
سادہ کیا ہی جو مین خط کا تجہی لیکر کاغذ
ہو زر افشان ورق مصر سی یکسر کاغذ
خط مین لکھتی ہین جو وہ شرم و حیا کی مضمون
نہین ہوتا کبہی نامہ بر سی لی بہر کاغذ
ماجرا لکھون اگر اشک کے طغیانی کا
تو نہ نم خوردہ ہو خط کا مری کیونکر کاغذ
تاؤ کہاتا ہے مری نامہ سی کیا کیا وہ شوخ
نامہ کا لیکے جو جاتا ہی کبوتر کاغذ
تیری آنکہونکی صفت نامہ مین جو لکہی ہے
عطر نرگس مین کیا ہمنی معطر کاغذ
انتظار خطِ دلدار مین بیدار ہون مین
لوگ کہتی ہین پہٹا ہے سر بستر کاغذ
نامہ اوس غنچہ دہن کو جو ہمی دل لکھنا
ورق گل سی نہ ہوگا کوئی بہتر کاغذ
ورق دل ہی پہ اوس شوخ کی کہینچی تصویر
تہا جو جبکہ ہمین وہ نہ میسر کاغذ
اوسنے پرزے مرے جو اوڑائی تہی کئی نامہ کے
چہین لیکے منقار مین لایا وہ کبوتر کاغذ

۱۱

بارش اشک کے لکھنے کی لئی ای نادر
کب کوئی کاغذ اوسی ہی بہتر کاغذ

۱۱۴

نعت نبی مین منہ کو کیا اسقدر لذیذ
بڑھکر نہ حسن سے ہون لبہی قند و شکر لذیذ
بوسی تمہار ہونٹونکی ہین بیشتر لذیذ
خرمای تر نہ کہائی کبہی اسقدر لذیذ
جیسی کہ بوسی میٹہی ہین ای سیمبر لذیذ
ہوگی جہان مین نہ کوئی نیشکر لذیذ

[illegible]

[illegible]

سیب ذقن مین آپکی جیسی ہین خوبیان
باغ جنانکی ہونگی نہ ویسی ثمر لذیذ
وہ طفل چوستا ہی جو رغبت سے ہر گہڑی ح
ہر انگلی اوسکی ہی صفت نیشکر لذیذ
دندان و لب کی وصف جو لکہا ہون لطف ہی
ملکر زیادہ ہوتی ہین شیر و شکر لذیذ
رزاقی خدا کی ہین تر زبان سخن کہ روز ح
ملتا ہی آفتاب کو شیر سحر لذیذ
جو لطف چوسنے سی لبونکی ہمین ملا
ایسا ملا نہ بوسہ کبہی عمر بہر لذیذ
تلخی ہجر مین ہمین دیتا ہی کچہہ مزا
حاصل اگر ہو کہانیکو حلوائے تر لذیذ
تیری لبونکی بوسہ سے ہوگی نہ خوش مزا
نعمت جہانکی ہو میسر اگر لذیذ

۱۱۵
تر ہو زبان مدح علی سی تو کیا ہی غم
ای نادر حزین نہو کہانا اگر لذیذ
۱۱

ردیف حرف رائے مہملہ

مہر حربا نہ ہو کیون اوسکی مقابل ہو کر
سہکو دو نکری کی [illegible] کہ تہا دل ہو کر
آپکو دیکہہ نہ لین غیر مقابل ہو کر
میری پہلو مین سما جائے بس دل ہو کر
نہ ہٹی لشکر غم سے یہ مقابل ہو کر
جگر و دل لی ہم بیٹھے ہین یکدل ہو کر
سفر ہجر مین مجہہ زار کو چلنا جو پڑا
طی ہوا نقش قدم بہی کئی منزل ہو کر
قید پر میری اوسی رسم مقرر آتا
ہم پہونچون کا نہین جو آواز سلاسل ہو کر

اتنے سجدے کئی در پر تری ای بت ہمنے
مٹ گیا نقشِ جبین بھی باطل ہو کر

ہمنے بچپن مین پہچان لئی تھی تیور
خلق کو لوٹینگی آنکھین تری قاتل ہو کر

دیکھنی مصحفِ رخسار نہ پائی کوئی
رہین پہلو مین نہ مرے آپ حمائل ہو کر

جاؤن دریا کو جو ای بحرِ سخا تیری
موجین لپٹین مرے پاؤن مین سلاسل ہو کر

نارسا تھا جو مرا طالعِ واژون بدل
قفل وا ہو سکا نہ کھلا عقدۂ مشکل ہو کر

گریبان اتنی بھی ہی یار نہ کر بہرِ خدا
کہین ڈھونڈا کوئی جو بچا نہ بسمل ہو کر

خوبرو ہوتے ہین انگشت بدندان کیا کیا
آپ کے شیفتۂ حسن انامل ہو کر

ای بت مہر لقا تیری ہلالِ ناخن
ایکدن چرخ پہ چمکینگی مہِ کامل ہو کر

فرطِ رقت سے رہی اشک باقی جسدم
بہ گئی آنکھون سے پانی جگر و دل ہو کر

لی تری راگ جو سن لون تو پری گیت ہو موم
جان ہر تال لی پھیر سنم قاتل ہو کر

اجی لاحول ولا قوۃ الا باللہ
مائل حور رہون ہم آپ پہ مائل ہو کر

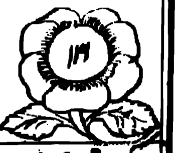

اب بدل کر یہ قوافی پڑھون تازہ غزل
سنین احباب جسے بزم مین خوشدل ہو کر

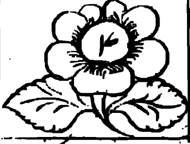

مست شیفتۂ شعر پریرو ہو کر
کیا عجب نشو و نما ہو جو لجالو ہو کر

نکلون جو مین طرفِ کوچۂ گیسو ہو کر
نیشتر گونج ہو اوس بالی کی جگنو ہو کر

تا چھنی کی لئی وہ رشک سے جبکہ اوڑہا
جا لگی پانون قیامت کی مین گہونگرو ہوکر

پہاڑ سی کہاتی ہی ترے سر آنکہہ پر اس عاشق کی
شیر کا کام کیا کرتی ہی آہو ہوکر

دنیا مین آئی نہ کبھی جو تشبیہ کی مضمون
رم مردم سے نہین کیسی کر جاتی ہین آہو ہوکر

عاشقون مین جو چمک جاتی ہی قسمت اے دل
اونکی محرم مین پہنچ جاتی ہین جگنو ہوکر

شیر قالین ہی ہاتہی شیر نیستان سجانے
کبھی بیٹھون جو ترا تکیہ پہلو ہوکر

ج دانت کھٹے ہون انار ونکے بہی گلشن مین
دانت وہ اپنی دکہائین جو ترا نشتر ہوکر

شور محشر دم رفتار کرونگا برپا
تیری پازیب مین پہونچا جو مین گہونگرو ہوکر

قصر تن آتش گریہ سے رہیگا قائم
مردم دیدہ بھی جاتی ہین آنسو ہوکر

ج شکر صد شکر کہ چشمون مین ذلت نہ ہوئی
اپنی آنکہونسی گرا آپ مین آنسو ہوکر

ڈر سی غیرونکی جو خاطر مین نہین آ سکتا
صحن گلزار مین آتا ہی وہ گل بو ہوکر

کیونکر آگاہ ہو کوئی وصل کی کیفیت سے
لطف اوس گل نے دکہاے مجھے بو ہوکر

ج اس کی نہ ملی خوف سے صیاد کے جب
چھپ رہا جوف گل باغ مین بو ہوکر

ج بدتو نسی یہ تمنا دلی ہی ای گل
آ سکے غنچہ دل مین ترے عن بو ہوکر

ناتوان لکو جاون اچھا تیونسی الفت سے
چاہتا ہون اسی کاسی ترے چمن ہوکر

ج و دو دوست سے کسطرح نہ ہونگا باہر
ل رہونگا تری چوکہٹ مین بانو ہوکر

چشم لیلی کی تصور مین جو دیکھی قیس نے جان
روح صحرا مین بہٹکتی رہی آہو ہوکر

۱۱۷

اوسکی کیا قدر ہے جیسے جو شئی ہی نادر
گل تصویر کہین بکتی ہین خوشبو ہوکر

۱۹

دونوں سی محبت ہے اگر دلکی برابر
ہو مدح نبی اور عسلے ملکی برابر

ملتے ہو اگر اسکو تو اوسکو کرو گہائل
پیارا ہی کلیجا بہی مجہی دلکی برابر

دیکھے ہین ستارونکی مقابل مین ترے خال
دونون مین نہ کچہہ فرق ہوا تلکی برابر

جی لینگی کبھی چہوڑینگے ترے خال نہ ہرگز
ہر تل ہی مرے واسطے قاتل کی برابر

اسواسطے ہم سایہ بنی ہین ترے اے جان
تہا ساتہہ شب و روز چلین مل کی برابر

اندر کی گہاٹ کی بہت سیر کی لیکن
کب ہے وہ پریونکی محفل کی برابر

بوسہ جو لیا ہے تو عجب حال ہی دل کا
تیزی ہی ترے خال مین قلقل کی برابر

ای سنتے ہے کوچیمین ہے یہ طرفہ تماشا
بسمل ہین تپان سیکڑون بسمل کی برابر

ہرگز نہین کچہہ پانون سی گردن مجہے پیاری
ہوون نہ مرے طوق وسلاسل کی برابر

مدت مین ہوا وصل میسر تو سحر تک
روتی ہی رہی یار سے ملکی برابر

بار غم وانسوہ برابر مین اوٹھاتا
ہوتا جو کلیجا بہی مرے دلکی برابر

کیا غیر اڑائنگے محبت مین ترے جان
پیدا تو کرین دل وہ مرے دلکی برابر

[illegible]

وہ سنگ سے ہو چور تو یہ پاتو نسی ٹوٹی
نازک نہیں شیشہ بہی کوئی دل کی برابر
اتی ای کہ لیلی بہی نا ادہر کی نہ دیکہا
پہونچا بہی کبہی قیس جو محمل کی برابر

١١٨
چہوٹا نہ کبہی ساتہہ نبی اور علی کا
تا در ربی معراج مین بہی ملکی برابر
١٥

فاعلاتن فعلاتن از رمل مثمن محذوف

شوق اگر غازہ کشی کا ہی رخ اسلام پر
اوڑہ کر سوبا دوپٹا زلف عنبر فام پر
قید کیا ہی شرع کی مجہہ رند می آشام پر
فرض عینی آنکہوں کی الفت ہی خاص و عام پر
ع وہ جو اصلاح خط نوشتہ کرتا ہی مدام الف
ع ساری اعضا سی زیادہ کرتی ہی آنکہیں
ع آنکہیں اوس شیرین ادا کی جب ہوئی گرو اپنا
ع لب لعل ہوتی ہی افتادگان خاک کو
ع دیکہہ کر انکو قلم بہی ڈر گیا وقت رقم
بہاری کیسر و نکا تحمل اونسی کیونکر ہو سکی
ع لو کہ حسن باقی نہیں ہی جو جلا دا آئیگا

پڑہ درود ای دل رسول صلعم اکرم پر
تمہنی ثابت کر دیا خون شفق کو شام پر
خط آزادی ہی جب منقوش الستی جام پر
کون ہی وہ جو نہین لیتا ہی اسن با دام پر
احتمال خوشنویسی ہی سر حجام پر
جب تخصیص حرف جارہ کی الام پر
ہو گئی ترجیح حاصل تلخی بادام پر
سایۂ دیوار پڑ سکتا نہیں ہی بام پر
ریشمی شال ہو کہری کا ہونی لگی اندام پر
جب گران تار نظر ہی نازنین اندام پر
رنگ نی ہونگی کہری تعظیم کو اندام پر

طایرِ جان حزین سیر ہے ای صیادِ حلق
جو کبوتر کو نچاتا ہی ترے اوجِ بام پر

تہمتِ پرواز مجھہ پہ بیجا ہے اے صیاد کیا
طایرِ تصویر ہون رکھتا ہون پر نام پر

ہوگیا ہی عاشقونکی جو نگاہونکا ہجوم
دام سا پہیلا ہے ای صیاد دیدہ انعام پر

یہ سند آئی نہین ہے ساقی اپنی ہاتھہ مین
مُہر ہی جمشید کی شاید کہ خطِ جام پر

ہمکلامی ایکدن ہے کی یہ مجھسی بزم مین
پنبہ مینا لگا ہی کیا دہانِ جام پر

حد سی بڑھ جا خموشی تو بہی ہونے کہینچ
قہقہہ زن ہے صراحی ہی سکوتِ جام پر

تو عروسانِ چمن کا پردہ ہے تہ نظر
ٹٹیان صیاد نی باندہین ہین چشمِ دام پر

١٦٩

یاالہی ناور دلخستہ کی ہی یہ دعا
خاتمہ بالخیر کرنا ملتِ اسلام پر

١٩

باندہی جو بہر مدحتِ خیر البشر کمر
تو کہولنی نچاہی پہر عمر بہر کمر

اک آپ کی ہی بال سی باریکتر کمر
لائی کہانسی خلق مین اتنے بشر کمر

چورنگ پہ جو باندہی وہ نازک کمر کمر
کیونکر بچاؤن سینہ و بازو و سر کمر

دعوی سی کہہ رہی ہین جتنی کمر کمر
پہر دم نہ مارین آپ کہا مین اگر کمر

نازک کمر کو تیری جو تولا نگاہ مین
ٹھہری نہ وزن مین کبہی اک بال بہر کمر

ہوتے ہین ناتوانونسی آگاہ ناتوان
مجھسے چھپا سکینگے وہ اپنی کدہر کمر

[illegible]

دیکھی کبھی نہ سونے کی چڑیا کی طرح سی — عنقا ہو لی ہی ای بت ترے بن کمر
کاریگرون نے اونکی اٹکلین بہت سی — ہولی کی نہ تھی ٹہیک نہ لئے گم کمر
سنتے ہی ستو ر سرو ملک عدم ہوئے — باندھی کہین جو آپ نے بہر سفر کمر
سمجھا یہ مین کہ آئینے مین بال پڑ گیا — جبسے کہ گر گئی ہی مری فکر مین کمر
پہونچا یو صبا سے خط شوق جلد تر — تو راہ مین نہ کہولیو ای نامہ بر کمر
صبح شب وصال وہ کیا گہر کو جانے لگے — جاری ہی سیل اشک ہمارا کمر کمر
پیکا جو سرخ یاد ہوا ای صنم ترا — ڈوبی ہوتی ہین ہم تو لہو مین کمر کمر
ہی فکر داب کے کبھی تکلی کی ہی تلاش — پیدا تو کرلی پہلی ہستی بی کمر
وعدہ کی شب تو آئی چلی تجہ نہ سکتی تہی — شاید کہ بہول آئی حضور اپنی گہر کمر
باریکیان تو سن چکی تشبیہ کی حضور — ہم بہی کرینگی عرض مگر دیکھ کر کمر
نرگس مین آنکہین بال مین سنبل ذقن ہی سیب — لب غنچہ گل ہی رخ رگ گلبرگ تر کمر
زلف و قد و دہان بر و دوش و دست و پا — اعضا سب اچہے ہین بعض مین پیدا اگر کمر

١٨

ای نادر اب تو راہ مدینہ کی لی شتاب
محکم جو باندھی ہی پی عزم سفر کمر

١٩

غیر کا وصف رہے دہیان سے باہر باہر — نعت احمد سی ہوا دل مضطر باہر

ہمہ وقت قیصر و نکی تھی اندر باہر — اب یہ نوبت ہے کہ پہلو دی بستر باہر
نازکی حد سی سوا ہے وہ کرینگی کیا قتل — ڈر اب ہے کہ نہیں سکتی ہیں جو خنجر باہر
حد خط سی تھا ور نہ حسین ونکا کوئی خال — نقطہ ہو دائرہ حرف سی کیونکر باہر
تھمتی اشک ہوا آنکھوں سی نکلا جس وقت — قدر موتی کی ہی صدف سی جو ہو گوہر باہر
اپنی زینت ہو جوان اہل صفا کو منظور — آئینہ لیکی لحد سی ہو سکندر باہر
دیکھی کوئی نسی حجّل کو لیلی جا کر — قیس کا اتنا ہوا شہر سی بستر باہر
گھر سی گھبرا کی جو جاتی ہیں تو جا ہیں مجبور — خانۂ دل سی مگر ہونگی وہ کیونکر باہر
اپنی حلقی سی تجاوز نہ حسین کرنا کوئی — کبھی ہوگا خط ساغر سی نہ ساغر باہر
ہم رفیقوں نے ڈرالائی ہیں اوسکو ای طفل — تیر ہی نکڑی سی جو ہوتا ہے کبوتر باہر
روک کر راہ سمجھہ لینگے جو جی جائیگا — کسی کوچہ میں ملے تو وہ ستمگر باہر
روتی ہیں عبث احباب سفر سی ہمکو — وہ نہوں پاس تو نکلیں نہ ہم گھر باہر ۳

۱۲۱

جان و عزت کے لیے تو ضامن ہیں امام انام
گھر سی کیون جائیں وطن ای نادر مضطر باہر

۱۲

۱۲۱
ایمان ہے جو فضل خدا سی کمال پر — پڑھتا ہوں میں درود محمدؐ کی آل پر
نا حق ہی ناز چرخ کو حسن ہلال پر — ابرو جو ہے ہیں آپکی اوج کمال پر

ہی رنگ سبز رخ جو اوسکا کمال پر
رہتے ہو کیون نقاب رخ بے مثال پر
اوس ماہ وش لی پائی سنور کر کہدیا
نقش قدم کی کر نہین سکتا ہی پیروی
کہتا ہی اوسکو کوئی چھلاوا تو کوئی پری
ٹوٹی کمر ہی انکی تو لنگ دبتی پانون
سرو ہی مدعو در بلبل چمن
الفت ہو ابرونکی نہ کیون خال سی سوا
ہین تحت و فوق مین جمع شگفتہ بعضین
ہین سیر اور خضو کی آنکھونکی تیلیان
دل خون ہو رہا ہی لبونسی عقیق کا
سر کٹتی ہین گلوریونسی عاشقونکی اب
سولی ہین صاف دانت تو یاقوت لعل لب
دیکھین نصیب کسکی اب ہو سرخرو ہو کون
گل جان نگر گاتی ہی منقار پیار سے

صدقے ہون کیون نہ لعل و زمرد گال پر
چھائین سی ڑنہ جائی کہین گوہرین ہی گال پر
کیونکر رکاب کو نہ شرف ہو ہلال پر
چلتا ہی رخش وہم جو گھوڑیکی چال پر
ٹھہری نگاہ کیا تری گھوڑیکی چال پر
دونون مین ایک تھی نہ چلا تیر جال پر
قد پر کوئی فدا ہی کوئی بول چال پر
ترجیح تیغ ہوتی ہی لاریب ڈھال پر
عاشق ہین کبک دوستی بدر سر چال و ڈھال پر
طائر مین چار ہون جو ہین تیتر و ہمال پر
کھاتی ہین زہر لعل تمہارا و گال پر
لاکھونکی خون ہو گئے ہین سیرا و گال پر
پھبتی عقیق سرخ کی ہو جھی و گال پر
ہر ایک کی نگاہ پڑی ہی اوگال پر
بلبل جو مٹھتی ہی تمہارا او گال پر

ای عندلیب غنچۂ گل ہی وگالدان
پہنتی ہی سو جہی کیون نہ گل کی وگال پر

شاخ نبات ولیلی وعذرای حسن عذار
لٹکی ہی سرک کی زال تمہارا وگال پر

پہولونکی ڈھیریان بسی نظر آئین یا عنبر
پہینکے او وگال تونے جو ایک گل او گال پر

آئینۂ حلب کو تہ زنگ سمجہی ہم
آیا نظر جو سبزۂ نورستہ گال پر

یہہ گرد پیش ماہ درخشندہ ہین نجوم
چیچک کے داغ کب ہین عیان گوری گال پر

زینت کے وقت آئینہ جو دیکھتی ہو تم
اوسکی نظر لگی نہ کہین گوری گال پر

سمجھینگے سب کہ آئینہ مین بال پڑ گیا
قلمین فضول کہتی ہو تم گوری گال پر

ہین عکس پتلیونکی ہجوم نگاہ سے
جہائین پھنسین پڑی ہی سرستے گوری گال پر

ای گل نہین ہین تیرے خط نورستہ کا نشان
پای نگہہ کے نقش ہین تیرے ہین گال پر

١٢٢

ای نادر اب ہراس ہے اعمال بد سی کیون
تکیہ ہے جب کہ تجکو محمد کی آل پر

٢٥

ایمان رست مین جو رہا زور شور پر
حسن بتی کی شمع فروزان ہی گور پر

چشم کرم جو ہوگی تری حال مور پر
مارینگی لات رستم دستانکی گور پر

لینی بھی لاع ہے عجب زور شور پر
دیوگی مین فربہی کی ہمین پای مور پر

ان پتلیان تجلی ایسی ہے بیان نسبت
صدقے مین بیشکر کو کرون نور نور پر

کسنے چورا لیا ہے مرے دلکو نہین خبر
لیکن قوی گمان ہی مہندی کی چور پر

ہر پیچ زلف کو خط نورستہ پر ہوئے
دیکھو کہ فتحیاب ہوا مار مور پر

پیش نظر وہ روی مصفا جو ہو گئی
آئینہ مین جڑہاون سکندر کی گور پر

جب چاندنی مین آپ ہوئی ہین ابر سی آ
صدقی ہوئی ہی کاکشان بام گڈور پر

جوہر جو رائی مین ہے سینے جو تیغ کی
اونکو گمان ہی مرے زخمون کی چور پر

ہرچند نامہ تہہ کئی ہین جورونکی شرع مین
محفوظ قطع ید سی ہین مہندی کی چور پر

تشریح اپنی لاغری و ضعف کی لکھون
از بہر خامہ دی جو مجھی ہا سینے مور پر

ساقی مجھی جو ساغر بادہ عطا کری
چلکر چڑہاون جام ابھی جم کی گور پر

لینا ہیگا نہ مجھسی وہ طفل حسین کبھی
آنتو لگا لیا ہی پتنگ اور ڈور پر

معشوق عاشقونکی کہان لیتی ہین خبر
گل کی کہلی نہ کان بجنا دل کی شور پر

اوس طفل کی یہ دیکھی ہین نازک مزاجیان
اڑتا رہا پتنگ رگ گل کی ڈور پر

پروا نہین ہی جو نہ جلاہی کوئی چراغ
جلتی ہی جابجا شمع مری آہ گور پر

ادنی سی کم بڑے نہین اعلی کو موتی ہی
فرزین کو ہو قیام پیادونکی زور پر

جب سی سنی مین عجز و تواضع مزے
سر کو جہکا ہی رہتی ہین ہم پائے مور پر

ج

۱۶

نادر ظہور مہدی دین کی ہین منتظر

یکسان نگہ ہی جنکی سلیمان و مور پر

ردیف حرف رای ہندی

۱۲۳ اے دل بلند نعت نبی کا ہی کیا پہاڑ
لیت آگئے جسکی صاف صفا کا ہوا پہاڑ

بہشت کے خوش مین آ کہای خدا پہاڑ
مجکو شب فراق ہی کیا کم بلا پہاڑ

دیتی ہین سنگریزی جو پانو تمین اوکی
مین جانتا ہون ضعف مین ہین جا بجا پہاڑ

سب خاک چھانی ایک تین تون بلند و پست
صحرا ہی قیس کا کہ تو فرہاد کا پہاڑ

زینت کے واسطی تری چشم کحیل کی
سرمہ تمام جل کی ہوا طور کا پہاڑ

پتھر نی سختیان گزرتی ہین کیا کہون
جاڑونکی رات ہوتی ہی اتنا پہاڑ

اغیار سنگدل کی مین سختی سی کیا ڈرون
بی وزن ہوتا ہی تصویر کا پہاڑ

ٹکراون نی اب لگا جو پتھر دم جنون
معلوم یہ ہوا مجھے بس گر پڑا پہاڑ

کیا ماجرا دیدۂ تر کو کرون بیان
فلک فلک تو غرق ہوی بہ گیا پہاڑ

تھوڑا غبار مجنون ہی بس اہل صفا کو تھا
کچھ دیر جب ہوی تو وہین بن گیا پہاڑ

جنگل قدم سی قیس کے آباد ہو گیا
فرہاد نامراد کی باعث بسا پہاڑ

۱۳ سمجھے نہ اونسے سب سختیان
تنکی کی اوٹ مین بھی چھپا ہی بھلا پہاڑ

حد سی زیادہ حج کی تمنا ہی سنجید ا

نادر کو اب شتاب صفا کا دکہانا ہے

۱۲۴ دلکو مدت سے ہمیر کی خبردار نہ توڑ — نعت کا رشتہ جو ہاتہہ آئی تو زنہار نہ توڑ
دلکو تو جور و ستم سی کبہی ای یار نہ توڑ — رشتۂ الفت دیرینہ کو زنہار نہ توڑ
غم نہیں دل شکنی زاہد و ناصح کی جو ہو — رشتۂ الفت یار ای دل بیمار نہ توڑ
آئیگا کام ترے حبل متین سے یہ سوا — زاہد اب سلسلۂ الفت زنار نہ توڑ
اسکو سب عرش خدا کہتی ہیں ای بت بخدا — بی دلوں کی دل غمدیدہ کو زنہار نہ توڑ
ہی فزوں شیشہ سے نازک دل پر غم میرا — ای صنم سنگ ستم سی اسی زنہار نہ توڑ
آچکا دام میں تیرے تو کہاں جائیگا — ای ستمگار پر مرغ گرفتار نہ توڑ
کہولیگا یہی تری آنکہیں جلاد ابہی — دم کوئی دم تو تہ خنجر خونخوار نہ توڑ
شیخ نظارہ نہ کر آنکہونکو ای عیسی دم — اتبو پرہیز سی تو خاطر بیمار نہ توڑ
برہمن کی بہی نکر دل شکنی ای زاہد — سبحہ جو ہاتہہ میں کہتا ہی تو زنار نہ توڑ ۱۱

۱۲۵ مغفرت کا یہ وسیلہ ہی ترے حشر کی دن
عشق حیدر کو تو ای نادر دیندار نہ توڑ ۱۱

ردیف حرف زای معجمہ

نہیں صد شکر زبان آئی ہی بیکار ہنوز ۱۲۵ ورد لب ہی صفت احمد مختار ہنوز

ایک عالم ہی ترا ویسی خریدار ہنوز — ہی وہی حسن کہ تھی گرمیِ بازار ہنوز
تب فرقت سے ہین آنکھین مری خونبار ہنوز — ٹوٹتا ہی نہین ہے آنسوؤن کا تار ہنوز
لطف کیا ظلِ ہما سے مجھے حاصل ہوتا — نہین بھولا ہے ترا سایۂ دیوار ہنوز
نہین کہتا ہون تمنا ہے رہائی دل مین — دامِ گیسو مین تمہارے ہون گرفتار ہنوز
ہی بظاہر کفِ زاہد مین یہ تسبیح ریا — دل مین پرا ہے ہوس رشتۂ زنار ہنوز
باز آتا نہین بیداد و جفا کرنے سے — بر سرِ ظلم و ستم ہی وہ ستمگار ہنوز
سال گزرا کہ ہوا ہو گئی گلشن سی صبا — نالی کرتی ہی مگر بلبلِ گلزار ہنوز
پھول گلچین نے جو توڑی تھی چمن مین دمِ صبح — بلبلِ زار کو اوسکا ہی بہت خار ہنوز
قتل کے شوق مین ای قاتلِ سفاک ہو تیز — کھیلتے ہی مرے سر پر تری تلوار ہنوز

١٤٦

جانیوالی چلی جاتی ہین یدئے کیطرف
سبد راہین بخشین ای نادر رشیدار ہنوز

١١

ہی زیادہ صفتِ احمدِ مختار دراز — نہ زبان اپنی کرون مدح مین زنہار دراز
جیسے ہین نامِ خدا گیسوی طرار دراز — ہو اسیطرح سے سررشتۂ عمر بھی ای یار دراز
اسکے پھندے سی کوئی نکلے کہان جائیگا — ای صنم ہی ترا رشتۂ زنار دراز
پھر گھٹانی سی گھٹی یہ نہین ممکن ہرگز — ہو گیا آنسوؤنکا میرے اگر تار دراز

زاہد و واعظ نے لگی کر دل اپنے پہ تعمیہ
فائدہ کیا جو ہوا گنبد و دستار دراز

قطع کر رشتۂ تسبیح ریائی اے شیخ
رکھہ تو اون گیسونکی طرح سبحۂ زنار دراز

قتل مجکو جو کیا زلف نے جاوید کیا
خضر کی طرح تری عمر ہوئی یار دراز

وصف گیسو جو مین لکھتا ہون تو آتا ہی خوف
کہ زبانین نہ کرین پی کہین مار دراز ۹

۱۲۶

قصد تھا طول غزل کی لئی نادر ہر چند
وزن پایا نہین لیکن پی اشعار دراز

۹

ردیف حرف سین مہملہ

۱۲۷

ہے یہی ہی اور کوئی سمجھہ کہ خدا کی پاس
پہنچی مرا سلام رسول خدا کی پاس

سیندور مانگ مین نہین زلف سیاہ کی پاس
پہولی شفق ہی شام کو کالی گھٹا کی پاس

مجکو نہ دور حضرت عالی سی کیجیے
ای لطف ہے خبر جو ہو مبتلا کی پاس

دولت سرا ہی یار کی نزدیک مین مقیم
تھی دردمند جا رہی دار الشفا کی پاس

پاس ادب سے دور مجلس مین بیٹھی ہم
یہہ قدر اوسنی کی کہ بلایا اٹھا کی پاس

بدلی کی چاند کا ہو نہ کیون اشتباہ و سیرہ
آویزہ گہر جو ہی زلف دوتا کی پاس

خنجر جو درمیان مین رکہا تو کہل گیا
آخر گئی نگی قتل دہ اسکو سولا کی پاس

بیٹہی اگر قریب تو منہ چہپاتا ہے
اس مرتبہ مین آنکہو شرم و حیا کی پاس

[illegible]

مٹی سی کم سمجھتی ہین اکسیر کو مدام
چھانی ہی خاک یار کی دولت سرا کی پاس

کوئی کبھی مرا متعرض نہین ہوا
پیتا رہا شراب مین دار القضا کی پاس

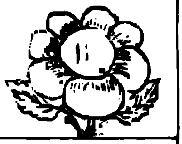

نقاد حج کعبہ ہین ای نادر حزین
جاؤن اگر ضریح شہ کربلا کی پاس

التجا میری ہی یہ احمد مختار کی پاس
دور روضہ سے نہون تن زار ہون کار کی پاس

کیا غضب ہم مین ہی غیر اگر یار کی پاس
خار بہی ہوتی ہین آتش گل گلزار کی پاس

یون ہی بنائے سر سے سر ابرو کی عرق
رکہی خنجر کو کوئی جیسی کہ تلوار کی پاس

تو نی یہ بہی نہ کہا کون فغان کرتا ہی
نالہ کرتا ہی رہا مین ترے دیوار کی پاس

تیری رحمت سے ہی امید خداوند کریم
توشۂ نیک عمل کیا ہی گنہگار کی پاس

دل صد چاک لی عاشق کی رسائی کی ہی
جلوہ گر شانہ نہین طرۂ طرار کی پاس

ہم صفیران چمن دور سے کرتی ہین فغان
کوئی آتا ہی نہین مرغ گرفتار کی پاس

آئین جب آپ تو جب دون نذر مین نقد دل و جان
اور ہووے کیا اس جگر افگار کی پاس

غیرت افزای ہما کیون نہ وہ طائر جسنے
آشیانہ جو بنا تے ترے دیوار کی پاس

صف مژگان کی طرح سے اس سر کی قریب
جو سپاہی ہین رہا کرتی ہین سردار کی پاس

منقبت گوئی حیدر سبب غفران ہے

لبس وسیلہ حق ہی نادر دیندار کی پاس

ردیف حرف شین معجمہ

۱۲۹

لولی رسول حضرت توقیر کی تلاش — کرلی نہ دیکھی منصب جاگیر کی تلاش
رہتی ہی مجکو زلفِ گرہ گیر کی تلاش — خواہش نہ دام کی ہی نہ زنجیر کی تلاش
پیش نظر جو عارض و خط دو نو ہو گئی — باقی رہی نہ مصحف و تفسیر کی تلاش
پہانسی گلی کی الفت گیسوی یار سے — ناحق ہی اوسکو طوق گلوگیر کی تلاش
لگنے ہیں صفِ یار کی مژگان تیر کی — بھر قلم ہی مجکو پر تیر کی تلاش
مژگان تیز ہی تری ناوک سی کم نہیں — میری لئی عبث ہے تجھی تیر کی تلاش
رویا کی حال سی ہی خبردار وہ حسین — یوسف سی کیون ہو خواب کے تعبیر کی تلاش
اوا زجسکو لئی ہی سوا لوٹتی ہی خود — بیفائدہ ہی اوسکو فرامیر کی تلاش

۶

اسیرِ غرض نہین ای نادر جز بہر
ہی ہمکو خاکِ روضۂ شبیر کی تلاش

۱۳۶

ہی ہمین نہ سود گوہر کی تلاش — چاہئی نعتِ پیمبر کی تلاش
دلکو جو ہی قدِ دلبر کی تلاش — کیون ہو پھر سرو و صنوبر کی تلاش
خالِ تابان سے جو دلدادہ ہین اب — شب کو کب کرتی ہین اختر کی تلاش

[illegible]

جو طلائی رنگ کے ہین شیفتہ | وے نہین کرتی کبھی زر کی تلاش
جسے سودا ہی بتونکی عشق کا | روز و شب رکھو ہی تتھیر کی تلاش
ابروونکی عشق مین ہی جان بجان | میری گردن کو ہی خنجر کی تلاش
آئینی سی کا بھی صفا دل جو ہو | کب کوئی کرتا ہی جوہر کی تلاش
جوہر علم و ہنر بیکار ہے | جسکو دیکھو ہی اوسی زر کی تلاش
عشق دندان صفا کا جو ہے | ہم نہین رکھتی ہین گوہر کی تلاش
بوسہ شیرین لب کے ہے ہوس | ۱۱ قند کی ہی اب نہ شکر کی تلاش

۱۳۱

مست جنت مصحفی گر ہو نہین
ہی ترا لب صاف کوثر کی تلاش

۱۱

ردیف حرف صاد مہملہ ❁

یارب نہ کیجیو تو ہمین مبتلای حرص | ۱۲ حسرت نہ مول ہین ہمارے بجای حرص
عشق بتان مین ہین نہ ہو مبتلای حرص | دلکو کبھی نہ ہی کیا آشنای حرص
قانع جو کوئی ہی وہ صحیح المزاج ہے | ورنہ نہین جہان مین پیدا دوای حرص
دل مین اگر ہی حرص قناعت تو خوب ہے | انسانکی نہ سر مین سمانا ہوای حرص
حاضر یہ اکتفا نہین کرتا ہی آدمی | یہ بھی پڑی ہو ہی لشکر کی بلای حرص

ایدل ہوس فن کی جو بو بھی لگی ہی بہت
ایسا نہو کہ تجکو کنوئیمین گرای حرص

قدر آدمی کی جاتی ہی اسواسطی مدام
جو عیب ہو پسند ہی مجکو سوای حرص

جی چاہتا ہی بوسہ پا کی لون تیری سر
کیا وصل مین بیان کرون اپنی تہا حرص

معدوم ہوگئی ہی قناعت جہان سی
ہی ہمت بلند سی ایدل صدای حرص

جو کچھ دیا ہی اب کت اوسمین کر عطا
یا رب ہو لنگ راہ قناعت مین پای حرص ۱۱

۱۳۲

درگاہ کردگار مین ہماری دعا یہ ہے
صدقی سی اہلبیت کی دلمین نہ آئی حرص

۱۱

پر داغ دل بھی گو کری طاؤس وار رقص
شرع نبی کی پاس سی ہی ناگوار رقص ۱۳۲

طاؤس مست باغ کری گو ہزار رقص
آتا ہی ہمکو یاد ترا بار بار رقص

ہی ہی نہین کمر مین یہ نازک ہی وہ پری
لیکن اوسی پسند ہی لیل و نہار رقص

بجلی بھی ناچی تو زہرہ نی دی ہی جا
تجکو تمام عمر رہی سازوار رقص

سازنگی لہری لیتی ہی طبلی کی ٹہک سی
دکھلا رہا ہی آج تو طرفہ بہار رقص

مرزنگ و نک ستی سی گانیکی لطف سی
گہنا و صلہ دیتی ہین یادگار رقص

پامال دیکھہ دیکھہ کی ہوتی ہین سرو
کرتی ہین آپ تو جو سر رہگذار رقص

گت سرالی ٹہاٹہہ بھی ناچ کی نئی
رہو کو کب نصیب ہی ایسا نگار رقص

کیا جلد جان قالبِ بیجان مین آگئی
اٹھنی کیا جو میری تربت پہ مزار رقص
پانچون نمازون مین نہین پانچونکی ہی دعا
گلشن ہو آلباب مے خوشنگوار رقص

۱۱
نادر نہ کھولن دالری شکر حدی تا لب
آکر یہ بت دکھائی ہین لی انتظار رقص
۱۳۳

ردیف حرف ضاد منقوطہ

[illegible]

کیا ہی کا مین لکھون صفتِ بہارِ عارض
دیکھکر روضۂ رضوان ہی کی نثارِ عارض
آمدِ خط لی خزان کر دی بہارِ عارض
آنکھین اب تک نہ ہوئین حیف دوچارِ عارض
پھول گالونمین جو پہنی ہین کنارِ عارض
بری کسطرحسی اگلی نہ بہارِ عارض
خوشنویسونکی نہین ہوش بجا رہتی ہین
دیکھتی ہین جو تیرا خطِ غبارِ عارض
جاتی ہین لو نہین سنجِ نسیمِ سحری سی بہتر
موتی کانونمین جو ہین اوسکی کنارِ عارض
مانگتی ہین قبلِ غنچۂ دیدہ کو دونون سیرے
صدقے ابروکی ہوئین یا کہ نثارِ عارض
ختم خوشرنگی و خوبی ہی جو اوسپر گل
بلبلین پھولونمین کرتی ہین شمارِ عارض
کیون لکھون یار کی رخسارۂ رنگین محسود
کونسا گل ہی کہ جسکو نہین خارِ عارض
واہ کیا تو ہی کیا حسن و صفا ہی اوسکی
ہوتی ہین شمس و قمر دونون نثارِ عارض
جبکہ افشانکی تابان ہین ستارے اسمین
زلف کو مین کہونگا شبِ تارِ عارض

زلف کو عنبر سارا سی اگر دیوں تشبیہ
زلف کا لو جہلہ وہی یہ تو کہان ہے ممکن
قبر پہ پھول چڑھاتا ہی شب آدینہ
شبکو نکلتی ہین اگر چاند تو دنکو خورشید

خال کو کیون نہ کہون مشک تتارِ عارض
تل سہی جو خال ہی کم وہ بھی ہی بارِ عارض
جانتا ہی وہ مجھی کشتہ زارِ عارض
اختیاری ہین مگر لیل و نہارِ عارض

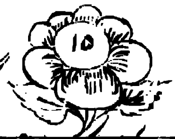

ضعف سی اتنی تو نوبت ہی مری ای نادر
گرکی اشک آنکہوں سی ہو جاتی ہین رہِ عارض

ہمکو ہوا کبہی نہ کسی انجمن سی فیض
عنبر سے ہمکو ہی نہ تو مشکِ ختن سی فیض
تہا منقبض جو غنچۂ دل وہ نہ وا ہوا
اہلِ جہان سے کوئی نہ امیدوار ہو
کہای زخم ہاتہ سی تیغونکو بیشتر
دشنام ہی رقیبون ہی کی سختی سے ملی
غنچون نے کہولا نہ گرہ زرِ عطا کیا
زنار و سبحہ دو ملتِ ریا کی نشان ہین
اسکے سوا کہ جانکو غم مین جلائے آہ

حاصل ہی بارگاہِ رسولِ زمن سی فیض
ایدل ہی اوسکی زلفِ شکن در شکن سی فیض
ہمکو ہوا کبہی نہ ہوائے چمن سی فیض
دیکہا ہی کم کہ مرد کو ہوتا ہی زن سی فیض
ہمکو کبہی ہوا نہ بتِ تیغ زن سی فیض
جاری رہا ہمیشہ سے تیرے دہن سی فیض
حاصل ہوا ہمین نہ گلونکی چمن سی فیض
پایا نہ شیخ سی نہ کبہی برہمن سی فیض
پروانہ کو ہوا نہین شمعِ لگن سی فیض

[illegible] مضمون قافیہ [illegible] ضرب مصاع

گرسب سی دین نبی کی تجہین سبب سی ۱۱ ہوتا نہین کبھی یہ چرخ کہن سی فیض

۱۲۵
محتاج اوس زمانہ مین نادر کوئی نہ تھا
جاری رہا ہمیشہ حسین حسن سی فیض
۱۱

ردیف حرف طای غیر منقوطہ

۱۲۶
روز خلقت جو پیمبر سی ہوا تھا مربوط ۔ غیر سی پھر نہ ہوا یہ دل شیدا مربوط
گل سی گلزار مین ہی بلبل شیدا مربوط ۔ تجھ سی سبحان جہان دل ہی ہمارا مربوط
مشک سا بھاتا ہی نہ غنچہ مجھی آتا ہی پسند ۔ جیسی دل تجھ سی ہی ہی زلف چلیپا مربوط
میکی کشتی مین می ناب چلی آتی ہی ۔ ساقیو مجھ سی ہی کس مرتبہ دریا مربوط
لی بلائین ہی گھر دور کی ہر روز آئی ۔ یا الہی ہو مرے ساتھ وہ ایسا مربوط
بیوفا اسکی برابر نہین دیکھا کوئی ۔ نہین ہوتے ہی کسی سی بھی یہ تنہا مربوط
دو بلا آتی ہی نظر ایک نگہ ہی یہ عجب ۔ لب ساقی سی جو ہی ساغر صہبا مربوط
دیکھی جا کو دل اس سی چاہا جانا ۔ اور سی دل ہو بھلا خلق ہین اب کیا مربوط
تن بلبل مین بہت شور فغان کرتا ہو ۔ مجھ سی ہوتا ہی نہین وہ گل رعنا مربوط
تجھ سی بہتر نظر آیا نہین دنیا مین کوئی ۔ کیا کسی اور سی ہو یہ دل شیدا مربوط ۱۱

معتقد روز ازل سی ہی علی کا سجدا

دل نادر ہو کسی اور سی اب کیا ربط

روز خلقت سے جو ہی احمد مختار سی ربط ۱۳۶ شکر صد شکر کہ دلکو نہین اغیار سی ربط
ہمکو کافر سی محبت ہے نہ دیندار سی ربط بندۂ عشق ہین رکہتی ہین فقط یار سی ربط
کفر و اسلام سے رکہتی نہین رشتہ ہم رند انس تسبیح سی ہمکو ہی نہ زنار سی ربط
راتدن آئینہ ہی سامنے زینت کے لئے [illegible] شانہ کو اب گیسوی طرار سی ربط
تیغ قاتل سی مجہی ہی الفت روحانی سے دلکو کس طرح سے ہو ابرو خمدار سی ربط
منہ سی بولی نہ کبہی لعل شیرین دہنا نہ کیا آپنی اس اپنی گنہگار سی ربط
اسکو ہر ایک سے ہی شوق نظربازی کا کیا کرین یار تیری روزن دیوار سے ربط
ساتہہ سونا جو ہوا وس سیم بدنکی حاصل تب مین جانون کہ ہوا طالع بیدار سے ربط
منہ کو بوسہ نہین ملتا ہی سراسر انکا یہ کمانین خدنگ رکہتی ہی سوفار سی ربط
چشم و رخسار و لب و گیسوی طرار سیاہ ایک را ہی مجکو انہین چار سے ربط

۱۳۷

قدم آنکہون سی لگا لیتی ہین ہم ای نادر
اسقدر ہی ہمین شبیر کی زوار سی ربط

۱۱

ردیف حرف ظا

نعت مین سیکہہ لین ہم بہی بیان واعظ ہو زبان اپنی ہی گویا کہ زبان واعظ

جبکہ سنتی ہی تجھین بدبیان واعظ
بند کیون پند سی پھر ہو نہ زبان واعظ
سینی تقریر اگر سیکڑہ سی کی آ کر
خامشی ہو گئی تب قفل دہان واعظ
کاٹ لے اسکو اگر کوئی تو جھگڑا جاے
تیز مقراض سی چلتی ہی زبان واعظ
بادہ خوارونکو نہ اتنا وہ کری ہو رد طعن
می کی لذت سے جو واقف ہو زبان واعظ
بادہ خوارونکی بن آئی ہی جو چاہین کہ نہ
نرہا خلق مین نام و نشان واعظ
شع صہبا کی اگر قطرے نہ لائے لب پر
پھر دون تنگر سی نہ کسطرح دہان واعظ
کسی خوشرو پہ اگر آئی طبیعت اونکی
تو نہو وعظ کبھی ورد زبان واعظ

اونکی احسان کی ثنا کہون بدل اپنی ثنا در
جا ہی آ وہی ہون فیض رسان واعظ

ہو اپنی حسن عمل سی تو کوئی کیا محفوظ
کرم سی رکھینگی پیغمبر خدا محفوظ
بلای عشق سی عاشق بہلا ہو کیا محفوظ
بتونکی قہر سی رکھتا ہی بس خدا محفوظ
بہار اگلی برس بھی گلونکی دیکھینگی
خزان سی باغ رہیگا جو ہی صبا محفوظ
نہ الجھونگا مین پھر آیندہ عہد کرتا ہون
بلای زلف سے اپنی جو رہگیا محفوظ
نہ سوی دیر گیا چھوڑ کر حرم کی راہ
مین بت پرستی سی شکر ہی رہا محفوظ
حرم کی لوگ ہین نالان دہائی دیر مین ہے
بتونکی ظلم سی رکھی مجھی خدا محفوظ

فعلن مفاعلن فعلاتن مفاعلن مخبون مقصور مجتث

پہلا ای جان جہان ہے ترا جو پہند آہے
وہ کون ہی جو ہوا گیسو دِ دا محفوظ
بچلکی جان گیا کون تیرے گو چہی سی
نہ جور و ظلم سی عاشق کوئی رہا محفوظ

۱۲۰

عطش جو حشر مین ہوگی زیادہ ای دل
تو پیاس سی تجہی رکہیگی مرتضی محفوظ

۹

ردیف حرف عین مہملہ

دعوی نہ روشنی کا کری بار بار شمع
ساق نہی آپ کو کردی نثار شمع
پروانی کی الم مین جو ہے سوگوار شمع
ہی اشک ریز بزم مین بی اختیار شمع
ای وای بیکسی کہ نہ تہا کوئی غمگسار
بالین پہ بیمار رہی اشکبار شمع
روتی ہی آنسوون سی سر قبر بیکسان
سطر حسی کہون کہ نہین غمگسار شمع
پروانہ سوز غم سی جلا جبکہ بزم مین
ہو ہو کی اشکبار رہی بیقرار شمع
جو زندگی مین دلکو جلاتی رہی مدام
کیونکر جلائیگی سر لوح مزار شمع
اک پاؤ سی کہڑی ہی جو محفل مین وی شب
کرتی ہی آنیکا تری انتظار شمع
بزم جہان مین نور کی دعوی سی باز آ
رخسار روشنی تہاری اگر ہو دو چار شمع
روشن ہی روز روشن فروزان آفتاب
جلتی ہی رشک رخ سی ترے ای نگار شمع

تاریکی لحد سی ہونا ڈر گو کیون اسیر

[illegible]

شب جلے سی ہو گی درون مزار شمع

ساق نبی کی نور کو جو دیکھ پای شمع ۱۴۷ تو روشنی کی یاد بھی لگن مین لای شمع
انداز ساق پای منور جو پای شمع کیا کیا دھومین نہ بزم جہان مین اڑای شمع
کہنے لگے وہ اونگلی اگر دیکھتی مین آئے تو کٹ لے تیغ کی نظر مین سمای شمع
روتی تہی ہم دستی او دستے وہ اشک ریز دلسوز تہا نہ ہجر مین کوئی سوای شمع
سر کٹ گیا نہ پاون مگر بزم سی ہٹے کیا کیجیے ثبات قدم مین ثنای شمع
آتا ہی تب تو مین رخ روشن او سی نظر جا جا کی مسجدون مین کوئی جب جلای شمع
اپنی غرض جو ہو تو خوش آئی فروغ غیر ذکر تو نہ خلق مین ہوا کوئی آشنای شمع
سر شب بتنگ کا مست جو کر لی ہی اسطرح سی نہ اشکو نمین نہی نہای شمع
سوز شب فراق کی صدمے اگر ہون میرا گواہ کوئی نہ ٹھہری سوای شمع
سر شام گو کتا ملی ہی رو رو ہی صبح تک یہ ابتدای شمع ، وہ انتہای شمع

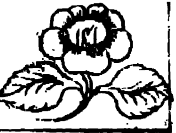

نادر ہو کامیاب زیارت خدا کرے
قبہ مین جا کی سرور دین کے جلای شمع

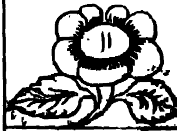

ردیف حرف غین منقوطہ

روئی نبی کی دیکھون اگر مین کھلا باغ تو غم بصر کبہی نہ کہون دل دو چار باغ

رونق فزای آج جو وہ گلعذار باغ
گلزار خلد سی ہی سوا ہے بہار باغ

مژدہ سنا جو آمدِ فصل بہار کا
ہی نغمہ سنج آج سحر سی ہزار باغ

گولی لگائی خال نی مژگانکی ماری تیر
صیاد کو پسند ہوا جب شکار باغ

اوس گل کی ہجر مین جو مین رویا تو عندلیب
آنکہونکو میری جانتے ہین آبشار باغ

لہرائی جبکہ چہرۂ رنگین یار پر
زلف سیاہ رنگ کو سمجھا مین مار باغ

دی ہی جو جان ہجر مین اوس گلعذار کی
ای بلبلو مزار ہوا اپنا کنار باغ

اتنا جلا ہے آتش حسرت سی پیش قد
سرو چمن کو جانتی ہین سب چنار باغ

ٹہنڈی ہوا ہے ابر ہی ساقی ہی روبرو
ہم پی رہی ہین ذوق سے کیا بادہ خوار باغ

افیونونکی آنکہونمین سبزے کی ڈورے ہین
اللہ ری شگفتگی کو کنار باغ

غنچے چٹک رہے ہین جو مستی سے گوشنکو ہی
مستانہ چل رہی ہی نسیم بہار باغ

دیکھے ہے جو قدِ راست کو اوس گلعذار کی
قمریکی ہو نگاہ مین شمشاد یار باغ

ای عندلیب بہار ہی موسم زار سی سوا
کانٹی مین رکہہ کی تو لی آبروی خار باغ

ہنستی ہین کس نشاط و رغبت سے بادہ خوار
شربت سے خوش ہین [illegible] گلوار باغ

نادر کو اب دکہای خدا وہ دن تخلص
ہندوستان مین پہنچین جاتی بہار باغ

۱۴۲

دل ہی جیسا بہ نعت احمد مختار باغ
دوسرا اس طرح کا کب ہے کوئی گلزار باغ

ہوتی ہین فیض قدم سی خانۂ اغیار باغ
میری ویرانیکو کر دی ای گل بیخار باغ

جوش وحشت کا جو ایام بہار مین ہوا
سینہ پر داغ سی ہمنی کیا طیار باغ

جائی کیا فصل گل مین سیر گلشن کے لئی
ساتھ جب وہ گلبدن ہی بلبلونکا یار باغ

ہوتی ہین مجروح سے تیر و خنجر ہی اگر
سینے کو اپنی بنا لیتی ہین ہم ای یار باغ

کوچۂ جانان مین بیمار کرو نقل مکان
فائدہ دیتا ہے اکثر ازپی بیمار باغ

مین نہ فرقت مین کبھی سیر چمن کو جاؤنگا
خار ہے میری نظر مین بلبلو بی یار باغ

سرو قد ہے آنکھین نرگس گل ہی لب غنچہ دہن
ہی سراپا تیرا ای شوخ گلرخسار باغ

تیری کوچہ مین اگر رہنی کو حاصل ہو جگہ
عمر بھر ہمکو نہ ہو ای گل کبھی درکار باغ

ہمسے بلبل بیٹھی کرتی ہین حسرت سے گلگشت چمن
باغبان ایام گل مین کر دیی ہے دلکو باغ

۱۲۱

یا علی کر لی قدم رنجہ وفور لطف سے
مرقد نادر کو بھی کر دو ابھی گلزار باغ

۱۱

ردیف حرف فاء

ہین جو کہ محب رسول اللہ سی واقف
نہین ہین اگر کسیکی وہ چاہ سی واقف

ہوا ہون عشق مین اوس دوست کی چاہ سی واقف
نہین ہے جو کہ ابھی تک نباہ سی واقف

دل اوسکو ہمنی دیا آہ کچھ نہ بیان کیا
نہین ہی عشق کی جو رسم و راہ سے واقف

حذر وہ کرتی ہین خالق سی مانگتی ہین پناہ
جو لوگ ہین مرے تاثیر آہ سی واقف

وہ ہوے نرگس گلشن نظر نہین کرتی
جو لوگ ہین ترے چشم و نگاہ سی واقف

وہ آفتاب کو کب دیکھتی ہین بہر نگاہ
جو لوگ ہین ترے زرین کلاہ سی واقف

فراق مین شب و روز آہ مجکو یکسان ہین
نہین ہین ہم سفید و سیاہ سی واقف

ہوئی جو عشق مین ذلت تو کچھ نہین پروا
ہوئی نہ ہم تو کبھی عز و جاہ سی واقف

تمہارے گالونکی جو روشنی نگاہ مین ہے
ہین اسلئی نہ ہوا مہر و ماہ سی واقف

تمیز ہی نہین کچھ اسفل و عالی مین
ہوئی نہ عشق مین ہم کوہ و کاہ سی واقف

۱۴۴

امید وار ہین رحمت کے جو گدا ہی نادر
نہین وہ لوگ غضب و گناہ سی واقف

۱۲

رجوع ہی جو ہمین خاک کربلا کیطرف
توجہ کبھی نہین کرتی ہین ہم دوا کیطرف

بتون کی جور و جفا پر ہی صبر و شکر مجھی
نگاہ ہی مری ہر حال مین خدا کیطرف

یہ غنچۂ دل پژمردہ کو کھلا یا آہ
یہ دن کو تکتا ہی رہا صبح سی صبا کیطرف

ہوئی ہی [illegible] نقطہ ہی کا فرق [illegible]
[illegible] لمبی دعا اور رخ دعا کیطرف

[illegible] تصدق حسن [illegible] طہر
الٰہی [illegible] طہر و لکشا کیطرف

اسیر دام ہوا قیدی کمند ہوا
گیا جو طائر دل گیسوئی دوتا کیطرف

لباس پہ نہو مغرور تمہو ہرگز
فنا کو یاد کرو دیکہکر قبا کیطرف

تمہاری چہرۂ انور کی یاد آتی ہی
کروں نگاہ جو والشمس والضحی کیطرف

ہماری زردی رخ سبز رنگونکو ہی پسند
رجوع کاہ نہ کیونکر ہو کہربا کیطرف

ہوا جو خاک بہی مین جو چرخ گردانی
غبار اڑکی گیا کوئی دلربا کیطرف

۱۲۵

جو امن راہ ہو حاصل تو جاؤں بی تلوار
شتاب روضۂ سلطان انبیا کیطرف

۱۱

بنی کی پر صفا جیسی کہ تہی ناف
نہوگی ویسی دنیا مین کسی کی ناف

تری جبینی ہی ایسی شکل ہی یہ ناف
نہوگی صاف ویسی حور کی ناف

بنی ہی دست قدرت سی تری ناف
کہانسی لائی ایسی آدمی ناف

کسی مین کیون نہ آگئی دہیان اوسکا
تری پیش نظر تہی جیسی جی ناف

ہمیشہ حالی کی کرتی ہی سیدم
نہ دیکہی آنکہی تمہنی اچہی ناف

ہمیشہ ہین بیت کی سہج یم حسن
جو گرداب صفا ہی آنکی ناف

ہوا ہی عکس آنکہونکا شکم پر
یہ بیجا ہی کہون جائی یہ زیر ناف

ہمین کو گوزن مثال فاختہ سب
دکہادی ولی نیلی ہی سمو سہی ناف

تری رہوار کی تقلید جب کی ‖ کمر و کھہری غزالونکی ٹلی ناف
ہمہ تن چشم ہو جاؤں تو کیا دور ‖ تصور مین ترے ہی ہر گھڑی ناف

۱۲۶

برای طوف کعبہ کیوں نجاؤں ‖ کہ دنیا کی ہی ای نادر وہی ناف

۱۱

ردیف حرف قاف قرشت

ملتا نہی ہی دل دیوانہ عاشق ‖ صد شکر کہ آباد ہی کاشانہ عاشق
لبریز ہوا می سی نہ پیمانہ عاشق ‖ تا چرخ گیا نالہ مستانہ عاشق
مژگان سی جو گرم اشک ہی ہو جاتی ہی ٹپکی ‖ کیا ٹٹیوں سی سرد ہی خسخانہ عاشق
دولت سمجھے ملجای جو وہ اک گھڑی آنے ‖ گنجینہ زر ہوا ہی ویرانہ عاشق
تاثیر اگر عشق حقیقی مین ہو پیدا ‖ پریان ہی بنجاتی ہین دیوانہ عاشق
ساقی نی دیا حیف نہ اک جام ہی مے کا ‖ لبریز ہوا الست سی پیمانہ عاشق
پلوائی مین کیا ہمکو چھلکتی ہوی ساغر ‖ آؤ تو کبھی جانب میخانہ عاشق
اک حسرت مین جب پھاند گئی باغ کی دیوار ‖ سب سمجھے کہ ہی ہمت مردانہ عاشق

۱۲۷

ای نادر دلریش وہ آئے شب وعدہ ‖ آباد ہوا شکر ہی ویرانہ عاشق

۹

[illegible]

۱۴۷

ایمان چاہتا ہے بہت اہتمام شوق
بہیجون نہ کیون صلوٰۃ و سلام شوق

رکہیو سمجہہ کی راہ محبت مین گام شوق
نازک زیادہ جان سے ہی ای دل مقام شوق

مشکل بہت ہے منزل عشق بتان شوخ
لیتی ہین بوالہوس نے زبان سے اپنی نام شوق

عاشق ہوا جو مین تو نباہا تمام عمر
چہوٹی نہ ہاتہہ سی مرے ہرگز زمام شوق

اشعار عاشقانہ غزل مین تمام ہین
دیوان مین ہمارے ہی بالکل کلام شوق

عشق بت حسین تو مری جیتی کی ساتہہ ہے
ہوتا ہے زیست مین ہی کہین اختتام شوق

کہولیگا جو دار پر آے مرگ تو مجہے
منہ پر نہ اپنی لائینگی اغیار نام شوق

دیکہین کہ کیا جواب وہ دیتا ہے ناز سے
بہیجا ہی اب تو یار کو ہمنی پیام شوق

رکہو اسی کو مے کی سبیل آج بہر غیر
شکوہ ہے یہ دیا نہ ہمین ایک جام شوق

رسوا ہوی خراب ہوے ہمتو عشق مین
آیندہ رشک سے نہ کبہی لینگی نام شوق

۱۱

ای نادر اب فرشتی بہی کہتی ہین مرحبا
اوٹہتا ہے کربلا کی طرف کو جو گام شوق

۱۴۸

ردیف حرف کاف تازی

رہتا ہون شغل نعت مین دن بہر شام تک
بہیجی درود روح رسول انام تک

نوبت کب اوس سے پہونچیگی بیل کلام تک
لیتا نہین جو ہاتہہ سے اپنی سلام تک

امید خاک ہو سے سبب وقت کی ہو
ہمکو عطا کیا نہ کبھی تشنی آم تک

نظارہ اوج سدرہ پہ آگر کرون
پہونچی نظر مری نہ بلندی بام تک

پیغام نامہ بختی کی کیا امید ہے
لیتی نہین کبھی وہ ہمارا تو نام تک

افسوس اب نوا سے بھی محروم آج ہون
تو لی خبر نہ صبح سے لی میری شام تک

ایام ہجر مین پریشان دماغ ہون
پہونچی نہ بوی زلف عنبر مشام تک

جاری کری وہ رسم تمنا ہے کب امید
بھیجا کبھی نہ یار نی ہمکو پیام تک

ہی یہ بھی کوتہی مری قسمت کے ساقیو
پہونچا نہ ہاتھ دور مین افسوس جام تک

اللہ ری عجب جان بدن سے نکل گئی
جلاد کا نہ ہاتھ بھی پہونچا حسام تک

١١

وہ پیاس کو بجھا ئینگی اے نادر حزین
کوثر کی جام دینگی جو اپنی غلام تک

١٣٦

جاری ہی جو اوصاف رسول زمن اب تک
خوشبو رہی کیونکر نہ ہمارا دہن اب تک

لب پر نہین اوس غنچہ دہن کی سخن اب تک
پیدا نہین شاید کہ نشان دہن اب تک

سبزہ رخ رنگین کی نہین گرد نمایان
صد شکر کہ باقی ہی بہار چمن اب تک

کیا چاندنی کا سایہ پڑا تہا کبھی اے ماہ
میلا نظر آتا ہی جو گورا بدن اب تک

صیاد نے آزاد کیا قید سے ناحق
ہی جان حزین اپنی اسیر محن اب تک

اوس آن ہوی سے شہر نی دکہائی ہین جو آنکہین ۔ صحرا مین ہی عوش غزالان ختن ابتک

روتا ہے رہا مین شب وعدہ مین الم سے ۔ شاہد ہی مرے حال کی شمع لگن ابتک

تقلید کی قائل ہی بہت گل کی قناعت ۔ پہنا تو نہ تبدیل کیا پیرہن ابتک

سر گوندہی کو بال جو اک روز کہلی تہی ۔ بازار مین بیقدر ہے مشک ختن ابتک

گہونگہٹ سی جو اک روز چہپا چہرۂ انور ۔ مشہور ہے آفاق مین سورج گہن ابتک

ہو اپنی عروسی کی مجہی آتی ہی سر شب ۔ مدت ہوئی لیکن وہ نئی ہین دولہن ابتک

بوسہ جو رقیبون نے لیا تہا کبہی اے ل ۔ داغی نظر آتا ہی وہ سیب ذقن ابتک ١٣

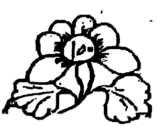

مدح امیر لکہی نہ اے نلور دلریش
کرتا ہون رقم مدح حسین و حسن ابتک

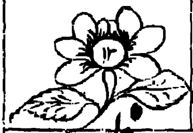

ردیف حرف کاف فارسی

١٥٠ اب کیا کرینگے اور کوئی ستم جفا کی رنگ ۔ دل مین جمی ہین نعت رسول خدا کی رنگ

باغ جہان مین ہین عجب بیدل ثنا کی رنگ ۔ ہاتہون کی بوسی لیتی ہی کیا کیا حنا کی رنگ

تصویر کہینچتے تہی جو اوس گلعذار کی ۔ لاتی ہین ہم آج چہرۂ گل سی اوڑا کی رنگ

برسا ہی ابر چشم اگر برشگال مین ۔ کیا کیا اوڑے ہین شرم و حیا سی گہٹا کی رنگ

خون جگر کو رشک سے ہمنی بہا دیا ۔ بوتل مین لائی غیر جو اونکو گہلا کی رنگ

رخسارہای صاف کو دیکہا جو ایکبار — آئی پسند ہمکو نہ سیم و طلا کی رنگ
شبنم نی صاف گل کو کیا ہی غبار سی — تم بہی نکالو پہر خداب نہا کی رنگ
کی جا بنہ رہیونگی جو تعریف اے گلو — بدلی ہین کیا ہی رشک سے گلگی قبا کی رنگ
غازہ ہی و سرمہ پان سرخی حنا — دشمن ہمارے جانکی ہین تیغ بلا کی رنگ
سرخی زیادہ اور بہی ہوتا ہے پاؤن مین — ہو خون کا ہماری جو شامل حنا کی رنگ
پہالنسا کسیکو بہچمین لاے کسیکو آہ — بیرنگ دیکہتا ہون مین زلف دوتا کی رنگ
کرتے ہو صاف دم آپ کی دلکو عن — دہوتی ہو ہاتہہ نکال دریاے جو جا رنگ
صندل لگا ہی وعدے کے شب یا حنا ملی — ہمکو بہی دیکہنی ہین بت پر جفا کی رنگ
یاد آئی انکی سرخ دوپٹی کی ہجر مین — دلکو کیا ہی خون شفق نی دکہا کی رنگ ۱۵۰

یہ آرزو ہی دل کی کہ اے نادر حزین
دیکہون شتاب غصہ شیر خدا کی رنگ

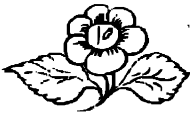

۱۵۱ بیجا ہی دم نعت ہو مداح اگر تنگ — میدان صفت کا نہین اے خیر لیستہ تنگ
سینی مین نہ خیاط کو اتنا بہی تو گر تنگ — مجبور ہے وہ بہیک نہوگی ہی کمر تنگ
خورشید سی رخ کو تری تشبیہ نہین دی — ہوتا ہی بحث مجتبی تو اے شک قمر تنگ
دیدار ہمین دور سے للہ دکہا دو — آتی ہین ملاقات کو ہو وقت اگر تنگ

ہزج مثمن اخرب مکفوف مقصور ۸ مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن ۞

نازک کمر ای یار نہ دیکھا کوئی تجھسا
صحرا مین نہین ایسی تو چیتی کمر تنگ

باقی ہی شب وصل ابھی چیخ نہ اتنا
کرتا ہی ہمین کسلئی ای مرغ سحر تنگ

بن دیکھو بہتا ہی ہر اشکو نہ شبکو
رہتا ہون ترے ہجر مین مین آٹھ پہر تنگ

ہی حسن کی خیرت مین عشاق کو بوسہ
ایجان جہان مثل دہن دل تو نکر تنگ

دینی کی کسی تنگ گلی ہین ترے ہم بھی
تم ہمکو کرو گی جو سر راہ گذر تنگ

عشاق کو اتنا ہی ستانا انھین بیجا
سمجہا ہی نہ ہو کر کوئی تفسیدہ جگر تنگ

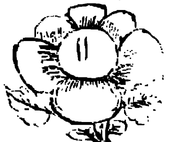

نہ خواہش نادر ہی لیں مرگ خدایا
اوسکو نہ تہ قبر ملی رہنی کو گھر تنگ

ردیف حرف لام کلمین

نظر آتی ہین ہر سمت کو قاتل قاتل
کوئی مداح نبی کا نہین ایدل قاتل

جان ہی روح ہی ایمان ہی ایدل قاتل
نزع مین بھی ہی لب پہ ہو کہ یا قاتل قاتل

تبھی بوسہ فتراک جو حاصل ہو قاتل
نزع کی بعد نہ نکلی ہوس دل قاتل

سر مین آکی تری پھنسینگی من رب
بخدا صاف کہونگا مین کہ قاتل قاتل

کلمی باتشا سی ہو آ عشق تو نکا مجکو
دشمن جان ہے کلیجا تو مرا دل قاتل

ایڑیان کوئی رگڑتا ہی ترے کوچے مین
اور دم توڑ رہا ہی کوئی بسمل قاتل

[illegible]

گرمیان کر کی مجھی قتل کیا ہی کیا کیا
تو بھی ٹھنڈا نہیں ہوتا ہی دل قاتل

تا ہم بدنام عبث گو لیونکا ہوتا ہی
ہین حقیقت مین مری جان کے تیرے قاتل

جان لینا ملک الموت کے حصے مین ہی
تو ہوا کبہی ای حور شمائل قاتل

جان لینی ہی اگر جرم محبت مین مری
اچہا ہیچ کوئی حور شمائل قاتل

ذبح کی بعد او سر کی نہ لیا تو نی
تیری آنکھونسی مروت ہوئی زائل قاتل

دو لونکا لو جہیلہ و ہیگا کمر تنگ سی کب
یا کہ قرآن ہو یا تیغ حمائل قاتل

تسمیہ ورد زبان نہی رہا ذبح کی وقت
رگ گردن بھی کہتی تہی کہ قاتل قاتل

قتل کا وعدہ واثق جو کیا ہی تو نی
شوق سی ہاتہون اوچہلتا ہی مرا دل قاتل

۱۵

خنجر رشک سی مدلوح نکیون ہو نادر
قتل اغیار مین تہا ہی جو شاغل قاتل

۱۵۳

وصف بتان کی سمت کو سر گر نجائی دل
لازم یہی کہ نعت کے جانب کو آئی دل

لی سودا ای طبیب سی فکر شفای دل
جز شربت وصال نہین ہی دوای دل

رسوائیان ہوئین یا کہ ہون ناسپان نصیب
سب کچھ ہو پر کسی پہ الہی نہ آئی دل

رسوا و خوار و خستہ و بدنام و بی نشان
کیا عشق مین تباہ ہوا ہی ہائی دل

سمجہے خدا تو لسی انہین جسم ھی محیز
کیا مفت جان لیتی ہین کافر ادا ہے

اب لبری سی نعت سے بر کی ہی چتیاں
دل لیگئی تمام اداہین تری بہا دل

پہلو تہی کی جان و جگر نی فراق مین
افسوس ہے کہ کوئی نہین آشنای دل

حد سی زیادہ ہجر مین تڑپتا ہون بیقرار
سیماب میری سینی مین کہو گیا ہے دل

الجہی ہٹی خراب ہے خاک مین ملے
عشق بتان مین ہے یہ کہی بیا بنا دل

اسمین نہین خیال او تیرا حضور کا
مدت ہوئے اوجاڑ پڑی ہی سراے دل ۱۱

ای نلدر آہ الفت دنیا فضول ہے
اس بیوفا سی کیا کوئی ناحق لگائے دل

ہی نعت پیمبر مین جو ہر ایک سخن پھول ۱۵۴
قرطاس پر آئے ہین نظر مثل چمن پھول

لبس ہین لئے زینت تجہی ای رشک چمن پھول
ہون بازر زرلکت سے نہ سونیکی کرن پھول

بلبل نے ترے تقریر کی والہ ہو کیون نکر
جب منہ سی نکل آتی ہین بن بنکے سخن پھول

ہین زیور و اعضا ترے سب قابل تعریف
غنچہ ہین اگر کان تو ہین بہو کر ترے ان پھول

تشبیہ مگر دون مین تو خوش ہوئے ہین جتنے
نسبت لے اگر تن سیم سے تو جائین بہر پھول

کیون رشک سے اگل نہ جگر مین چبہین کانٹے
حیف ہے کہ چومین ترے کانونکو نہ پھول

سب زیور پہنے بالی ہین ای جان دوبالا
پتی ہین گران قدر تو انمول کرین پھول

وہی جان جدا اوسپہ تو یہ قاتل نے دیا حکم
طٹیا رہو نگیرہ و تابوت و کفن پھول

[illegible]

مہمان بہار آج ہی کل فصل خزان ہی
ایام بہاری مین کبھی می نخشین لی ہی
کھلتی ہی دکھاتی ہو جو تم چہرۂ رنگین
کلیجھی حسینونکی ہوا کرتی ہین امسلے
عاشق سے لب مرگ بھی الفت ہی یہ اسکو
یا لونسے گلہا ۓ باغ کو لوٹتی ہین وہ ملکر

۱۵

گل توڑ نہ ای بلبل شیدائی چمن پھول
ساقی وہ پلا دے کہ جو ہو توبہ شکن پھول
سب کہتے ہین آیا سر دیوار چمن پھول
اونکو چڑہتی ہین لحد پہ کئی من پھول
پھولونمین وہ ہاتا نہین رنگ چمن پھول
ہاتھونمین تھی بیٹھتی ہین ہم صورت زن پھول

ای ناز مخمرون ہین نبی بیچ علی شاخ
ہین باغ دو عالم مین حسین و حسن پھول

۱۵۵

لطف و صفا ہمین مین اوج تہا ای بلبل
آگئی لو ایسی تھی پھولونکی لالی بلبل
سنبلین ہو گئین لی زلفونکو جو کہو دم سا
ہوئی پژمردہ گل و غنچہ گئی فصل بہار
کیا عجب ہے جو گل فصل خزان آ جائے
ضعف گل مین غزل خوان جو ہوا کرتا ہون
تو غنچہ ہی نہ گل ہی چمن دہر مین اب

پڑی صیاد جفا جو کی نہ پالی بلبل
ہم مین کھیلی ہی کسی کی دیکھنی والی بلبل
دیکھہ پیدا ہوئی گلزار مین کالی بلبل
کیا ہوس دل کی گلستان مین نکالی بلبل
آشیان آج گلستان سی وہان اوٹھا لی بلبل
ہار پھولونکی گلی مین مرے ڈالی بلبل
اوٹھ گئی تھی جو تری چاہنی والی بلبل

وصل گل جاتی ہی دو خبر انکا آیا
خار کی باغ مین اب کہانکی ہالی بلبل

تیغ صیاد کی محراب مین پڑھتے ہی نماز
خون مین اپنی وضو کر کی نہالی بلبل

ہی مین جیتی رہی گل کا نہ دیا ساتھہ افسوس
کس وفا پر تجھی ناحق کوی پالی بلبل

منہ سی باہر نکل آتا ہی کلیجا اوسکا
میرے تقلید سی کرتی ہی جو نالی بلبل

وقت گل مین بہت گرم نوا ہوگی اگر
سینے مین پڑ جاینگی آخر ترے چہالی بلبل

۱۵۶

ساتھہ میرا نہین دیتے ہی کبھی ناو
کنج گلزار سی گو شور مچالی بلبل

۱۳

ردیف میم

لکھتی ہین نعت جب کبھی خامہ اوٹھا کی ہم
ہوتی ہین محو وصف رسول خدا کی ہم

ناکام وصل جاتی ہین حسرت اوٹھا کی ہم
اب کیا لگینگی پہر بہشت کو ہمین آ کی ہم

قاتل کو شوق ذبح مین سرگرم پا کی ہم
دی آئی آپ سر مین خنجر بچہا کی ہم

پابند آپ ہوئے ہین دام بلا کی ہم
یکتا ہین عشق مین ترے زلف رسا کی ہم

کہتی ہین وہ کہ غنچہ کی کیا منہ بگڑ گئے
گلشن مین صبح کو جو ہنسی کھلکھلا کی ہم

صیاد ہم صفیر وہین ذلت اوٹھا ئینگی
کیا منہ دکھائین باغ مین اب سر کٹا کی ہم

سنگ در بتان کی محبت نی کی کشش
پھر آگئی وہین راہ سی کعبہ کو جا کی ہم

[illegible]

ہمپہ جو اونہی تہمت پرواز کی کبھی
چھوڑینگی رنگ چہرۂ صیاد اڑا کی ہم

توڑی ہمارے سامنی گلچین نی آج پہول
کنج قفس مین رکگئی نبض ٹہرا کی ہم

یہ کون شہسوار ادہر سی گذر گیا
پامال ہوگئی فرس باد پا کی ہم

لینی کے دینی پڑگئی اب جان پر بنی
روٹھی ہین اپنی ریت سے اونکو منا کی ہم

دزدِ حنا سی کوئی نہ مرا ہمضمین ہوا
بدنام ہوگئی ترے چھلّے چھپا کی ہم

آفاق مین مضمین ہی تو ہونگا کوئی نظیر
کہدینگی اتنی بات تو آگی خدا کی ہم

ٹپکی کسیطرح یہ گئی سیلاب اشک مین
برباد ضعف مین ہوئی ہلنے ہوا کی ہم

کیون ترکِ عشق سبزۂ خط ہمنی کر دیا
پچھتا رہی ہین ہاتہ کی توتی اڑا کی ہم

کہتی ہین وہ ہلال اسی تار کمان کو
دیکھین جو اوسکو گوشۂ ابرو چڑھا کی ہم

۱۵۷

ای نادر اپنی عقدۂ مشکل نہ کیون ہون وا
مداح ہین علی شہ عقدہ کشا کی ہم

۱۷

شاغل جو ہون نبی کی ثناخوانیونمین ہم
ضرب المثل نہ کیون ہون سخندانیونمین ہم

آمادہ ہون کبھی جو غزلخوانیونمین ہم
بلبل کو بند کردین خوش الحانیونمین ہم

آئینہ وار حسن سی ہین حیرانیونمین ہم
گیسو کی عشق سی ہین پریشانیونمین ہم

آیا کبھی جو شام کو اوس زلف کا خیال
شب بہر رہی اسیر پریشانیونمین ہم

فرقت مین یاد ہی در دندان یار کی
رہتی ہین آنکھون سی گہرافشانیون مین ہم

زنجیر زلف یار لگی تا گلہ اپنی ہاتھ
رہتی ہین روز سلسلہ جنبانیون مین ہم

چھوڑا جو کوی یار کو ہی زندگی خراب
آوارہ پھیرتی ہین پشیمانیون مین ہم

دیکھا جو عکس سی رخ پرنور و پرصفا
آئینہ صاف بنکی حیرانیون مین ہم

ای شعلہ رو یہ سوز محبت سی ہی مراد
جل جائین آہونکی شررافشانیون مین ہم

ہرجائی اوس سبب سی ہی تو ہوگا نباہ کیا
کب تک رہینگی اوسکی نگہبانیون مین ہم ۱۱

۱۵۸

شبیر کی الم مین عجب برسا سحاب غم
ای نادر اب ہین اشک کی طغیانیون مین ہم

۱۱

۱۵۸

جو ہمیشہ کیطرف رکھتی ہین ہموار قدم
بوسہ لینی کی وہ ہوتی ہین سزاوار قدم

ضعف مین ہی عبث گر قابل رفتار قدم
تیری کوچہ مین رکھون کبھی نہ زنہار قدم

بہر گلگشت جو ہون مائل رفتار قدم
نرگس باغ بھی چومی تری ای یار قدم

ناتوانی سی مین کہتا ہون نہ ہوگی تکلیف
کوچہ یار بہت پاس ہی دو چار قدم

سوی مسجد نہین اوٹھتی ہی عشاق کی پاون
دیر کی جانیکو ہوجاتی ہین تیار قدم

نقد دل لینی کو آئینگی خریدار ہزار
آپ رکھینگی اگر جانب بازار قدم

پی تری جا نظر آتی ہین گل آنکھون مین
ہجر مین اوٹھتی نہین جانب گلزار قدم

غیر کی گہر کیطرف جانیکو مین نہ ہت
میری جانب نہ ہوی مائل رفتار قدم

راہمین فرش کرون آنکہونکو مین آنکہونسی
میرے گہر کیطرف اوٹھین اگرای یار قدم

خاک پا کحل بصر سی ہو زیادہ مجکو
ہاتہہ آئین تو مین چومون سے سر سو بار قدم

۱۱

۱۵۹

دل مین ہی شوق زیارت بہت ای ورتا
اوٹہتی ہین سوی مدینہ مری ہر بار قدم

۱۱

ردیف حرف نون ✤

۱۵۹

محمدؐ کی جو خوشبوای ہوئی ہین
وہ تسلیم کو سر جہکای ہوئی ہین

دل آنکہونسی عاشق بچھای ہوئی ہین
ہرن کو وہ چیتا بنای ہوئی ہین

نہین لکہتی ہین خط جو ہمکو وہ قاصد
کسیکی سکہای پڑہای ہوئی ہین

نجانکیا عث لگی دن وہ ہونگی
جو خنجر گلی ہی لگای ہوئے ہین

سمجہتی ہین رسی کو بہی مار پیچان
سیہ زلف نی جو ڈرای ہوئی ہین

مری جان لینگی رفیلون مین اکدن
ابہی جو کبوتر اوڑای ہوئی ہین

ہدف اونکی نزدیک مشکل نہین ہی
نشانہ وہ دل کا اوڑای ہوئی ہین

نہ خنجر اوٹہیگا نہ تلوار اونسی
وہ بازو مری آزمای ہوئے ہین

دل زار کو لیکی مٹہی مین اپنی
وہ چہلا سمجہکر چہپائی ہوئی ہین

[illegible]

صبا لی مگر گرد اڑا ہے اونکو
یہ چمن مین بہت کہلکہلائی ہوئی ہین
کہون مار و حادس کیا زلف و رخکو
کہ جنت سے باہر یہ آئی ہوئی ہین
اگر اونکو پوجا تو کیا کفر ہوگا
کہ بت بھی خدا کی بنائی ہوئی ہین
کوئی باندہنو باندہی اب کچھہ نہوگا
کہ ہم رنگ اپنا جمائے ہوئے ہین
پری جن کو الفت نے اپنے بنایا
وہ دیوانہ ہمکو بنائے ہوئے ہین

۱۶۰
شرح مین بھی اشعار امیر نادر اب تیرہ
کہ بزم سخن مین سب آئے ہوئی ہین
۱۵

تشریف شب وعدہ جو وہ لائے ہوئی ہین
سہر خستہ سے نظر تجھی ہی شرمائے ہوئی ہین
رخ پر جو سیہ زلف کو بکھرائے ہوئے ہین
وہ چودموین چاند مین گہنائے ہوئی ہین
وہ ہاتھونسی تجھی ہی جو آفاق مین تالے
وہ بہائے ہین ہمکو ہم اونہین بہائے ہوئی ہین
آگے تری اعجاز کی کچھہ چل نہین سکتا
اب حضرت عیسی بھی تو دم کہائے ہوئی ہین
باقی نہین ہرگز قم عیسی کی ضرورت
جی جاتی ہین جو آپکے ٹھکرائے ہوئی ہین
پہولونسی سوا ہے بدن پاک مین خوشبو
کب عطر لگائی نہی وہ اترائے ہوئی ہین
بوسے لیے بیدرد نے شاید کہ لیا ہی
وہ پہولسی رخسار جو کمہلائے ہوئی ہین
ہم لوٹ گئی دیکھہ کی تو کیا ہی تعجب
بالی تری بجلی کو بہی تڑپائے ہوئی ہین

دیکھین سرِ کاغذ بھی اگر نامِ شہادین — پچھتاتی ہی عشاق تیغی کہائی ہوئین
یہ ناز یہ انداز یہ غمزی یہ کرشمے — تیہرونکو سب آپکے سکھلائی ہوئی ہین
حمّام مین جانیکی لئی کیا کہی کوئے — وہ تو عرقِ شرم مین نہلائے ہوئی ہین
پیر چہاتین سے اونکی تجھی لازم نہین الفت — ای شوخ ترے پیر جو تری ہمسا ہوئی ہین

١٤

اب قصد زیارت ہی ای نادرِ دلریش
ہم اپنی طبیعت مین یہ ٹھہرائی ہوئے ہین

١٣

اونکی ہم امتِ مرحوم مین کہلاتی ہین — شافعِ جرمِ معاصی جو سُنی جاتی ہین
پند ناصح کی مرے دہیان مین کب آتی ہین — آپ کیا سمجھی ہین وہ جو مجھی سمجھاتی ہین
وہ اودہر غیرونکی سر تیغ سی کٹواتی ہین — ہم اِدہر شرم و خجالت سے گڑی جاتی ہین
فاتحہ پڑہنی کو ساتہ اونکی جو آتی ہین — شرم سی قبر مین بس ہم تو گڑی جاتی ہین
ہم سرِ بزم مین اُف بہی نہین کرتی اگل — شمع کیطرح سی خاموش جلی جاتی ہین
اہلِ زر کو نہین احسان گوارا ہوتا — گل کہی چاک گریبان نہین سلواتی ہین
غمزہ و ناز و کرشمہ بھی بلا ہین اے دل — جان لینی کی ادائین وہ نہین سکہلاتی ہین
چسپت بند بہی تشبیہ کمر کی ای یار — غیب سے جب کوئی مضمون نیا پاتی ہین
نازکی چرخ کی تری نہو کسطرح تمام — توسنِ ناز کو جب اپنی وہ چمکاتی ہین

دلمین الفت تو کسی وقت کتابی کی نہین
مجھسے قرآن وہ اسباب ہمارے پڑھواتے ہین

ہی یقین دلکو کہ پڑجائیگی پھر جسم مین جان
اسلئے لاشسے وہ پیر پھینکا ٹھکراتی ہین

رنگ رخ صفحۂ کاغذ سی اڑا جاتا ہی
اپنی تصویر جو ہم ضعف مین کھچواتے ہین

ہمکو رسوا جو کیا ہونگی وہ خود بھی رسوا
خیر کھچوا مین اگر لاشکی کھچواتی ہین

مجکو مردود مگر سمجھے ہین لعین کیسے ۱۵
ناز کا بار محبت آپ جو اٹھواتی ہین

۱۶۲

کربلا کا سفر آسان نہین ہی نادر
وہ پہونچ جاتی ہین جسکو کہ وہ بلواتی ہین

۱۵

طبع موزون ہمین حاصل ہی تو کیا کہتی ہین ۱۶۲
بشتر جنت مجھے محبوب سدا کہتی ہین ✤

آپسے سنتی ہین اہل دل جو برا کہتی ہین
زیر گردون اسی گنبد کی صدا کہتی ہین

امر ہوتی نہین بندے جو خدا کہتی ہین
آپ کہتی ہی کہ پھر آپکو کیا کہتے ہین

مجھسے روپوش اگر ہو تو عجب کیا اسکا
ہی وہ ہمشکل حیا جسکو حنا کہتی ہین

مہندیکا رنگ رچا یا ہی شفق سی جو بنتے
اوسکا اسواسطے ہم دزد حنا کہتی ہین

آدمیت جنھین کہتی ہی وہ ہون جز
ای پری رو جو تجھی حور لقا کہتے ہین

ہمعنان قق ہو گہوڑی ایسکا خنجر
آپکی گرد سواری کو صبا کہتے ہین

جب نکلتے ہین سر زلف کی قیدی راہ
اونکو سب لوگ اسیران بلا کہتی ہین

ج دیکھین معشوق سی پہلو کو ہمارے خالی
فلسفی جو کہ محال امرِ خلا کہتے ہین
ج ابر کو دیکھہ کی معلوم ہوا حال جہان
رتبہ جسکا ہو بڑا اوسکو گہٹا کہتی ہین
ج ہوتی ہین زلۂ ربا تیری گدا سی سلطان
خوانِ نعمت کے مگس کو وہ ہما کہتی ہین
ج نام سنتے ہی یہان ضعف سے تپ چڑہتی ہے
کیا زبردست ہین جو منہ سی عصا کہتے ہین
ج وعدۂ وصل کیا خط کو دکہا کر لے نے
سبز باغ اسکو نہین کہتی تو کیا کہتی ہین
غیرونکی گہر جو رہی سیر چراغانمین حضور
۱۵ اسکو اندہیر نہین کہتی تو کیا کہتی ہین

۱۹۳
ہمتو اسی طور مدح ہین بندۂ ونکی
کہ نصیری جنہین دنیامین خدا کہتی ہین

یہ ہم جو وصفِ نبی و مدحِ آل کرتی ہین
۱۹۴ اوسی ذریعۂ بخشش خیال کرتی ہین
کبہی تو چال ہی سی پائمال کرتی ہین
وہ آگی دیکہی کیا چلن کی چال کرتی ہین
فراہم اہلِ دول جب ملال کرتی ہین
تب اشتقاق کہین اوس سی مال کرتی ہین
کبہی اسیر کبہی خستہ حال کرتی ہین
بلا کی کام ترے بال بال کرتی ہین
جلائین مردونکو ٹہوکر سی تو بہی دو نہین
کرا تبو شوقِ قیامت سی چال کرتی ہین
ج ہلک لی جان بلیان ان ہلونمین تل نہین
تو وصفِ خال نسیہ خیال خال کرتی ہین
ج غبار رفع ہو کیا خاک جبکہ وہ شہ ور ز
بلند تو وہ گردِ ملال کرتی ہین

دکھا کی مہر کو نصف النہار رخ اپنا
کمال آپ پہ ہے وقت زوال کرتی ہین
بنائی ہین جو کھلونی تمہاری صورت کے
تو دخل قدرت حق مین کلال کرتی ہین
یہ سیتی ہین گریبان ونکی جو خیاط
تو زیر بدر نمایان ہلال کرتی ہین
وہ خط شوق جو لکھتی ہین خط توام مین
تو حرف حرف سے پیدا وصال کرتی ہین
وہان جام سے ملتا نہین جواب کبھی
یہ شیشی ہی کی جو قلقل سوال کرتی ہین
وہ رزق بانٹتی ہین مانگی جو جوش گردش میز
اب آسیا کی بھلا کب سوال کرتی ہین
ملا مین خاک مین عشق خرام سے ایسا
کہ انکی نقش قدم پایمال کرتی ہین
پڑھون جو شعر تو ٹھٹھا لگاتی ہین سنکر
مری غزل کو وہ اپنا خیال کرتی ہین
جو شعب مین ان اطفال کی نہین یہ تاب
تو قتل کرکی وہ کب انفعال کرتی ہین
وہ لی دہن مین تو منہ مین بھینچتی ہان نہی بات
نہ ہو جواب تو ہم کب سوال کرتی ہین
بدن ہے سرو دم آنکھو نمین جان ہونٹھو نپر
کسی کو شیفتہ کرکی یہ حال کرتی ہین
ذلیل زار تبہ روزگار خستہ خراب
جو انکو چاہی تو اوسکا یہ حال کرتی ہین
تمہاری دل مین نکیونکر ہوا انکی جگہہ
کہ دخل شیشی مین کیونکر یہ بال کرتی ہین
رکیک باتین رقیبونکی دلمین کیا آوین
ہماری شیشی مین کب دخل بال کرتی ہین
نہین ہے طاقت پرواز مجھکو اے صیاد
جھٹک کے سہرہ اوڑھے تو ملال کرتی ہین

زبان مچھلیونکی منہ مین ہو تو چاہین لیں او
خلاف شرع اونہین وہ حلال کرتی ہین ع

یہ چاہتی ہین کہ ایذا سی نکلی جان حزین
مجھی وہ کند چھری سی حلال کرتی ہین ع

خدا کی فضل سی انکی ہو اور اونکی ہوگی نجات
جو لوگ مدح شہ خوش خصال کرتی ہین

رمل مثمن مخبون
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

صدق دل سی جو سوئی لشکر جاتی ہین
اپنی انجام کو باخیر وہ کر جاتی ہین

سر کٹا کر صفت شمع جو مر جاتی ہین
نام روشن ہی آفاق مین کر جاتی ہین

لاکہونکا خون بہائینگی وہ ہونگی جو جوان
جو لڑکپن مین لہو دیکہکی ڈر جاتی ہین

لب جانبخش سے غیرونکو جلاتے ہو جو تم
جیتی جی کہہ کی ہم شرم سی مر جاتی ہین

ہین شب ہجر مین فریاد و بکا نالہ و آہ
بس اسی شغل مین یہ چار پہر جاتی ہین

آنکہہ عاشق کی برابر نہین کرتی سر حسینہ
نیچی نظرون ہی سی سب کام وہ کر جاتی ہین

جانگشتہ ہی چشمان سیہ مرغ چمن
پہول نرگس کی لحد پر مرے دہر جاتی ہین

آنکہون مین اشک کی سیلاب سمائین کیونکر
یہ وہ ساغر ہین جو دو قطرون مین بہر جاتی ہین ع

جنبش تیغ نگہ کی نہین حاجت اصلا
کام میرا وہ اشارون ہی مین کر جاتی ہین

دمنین سات گئی لازم نہین بارش مین لگی
ابر کیا اوج پہ ای دیدۂ تر جاتی ہین

اونکو عشاق سی دلکی نہین ہی تخصیص
کوئی شیشہ ہو پری نکلی اوتر جاتی ہین ع

تیری شمشیر جہازی تھی بڑی بانی نجات ۱۲ گہاٹ اسپرسکی جو آتی ہین اوتر جاتی ہین

۱۴۵ برق کی طرح سی بیتاب عجب ہین ای نادر
تار گہر کی وہ لینی کو خبر جاتی ہین ۱۳

ہم شفاعت طلبی پر اگر آجاتی ہین ۱۴۵ دوڑ کر جانب محبوب خدا جاتی ہین
ٹہوکرین سی جو مری خاک اڑا جاتی ہین آپ ہر ذرّے کو خورشید بنا جاتی ہین
جان کب خنجر قاتل سی چرا جاتی ہین سر ہی دیتی ہین جو ہم بات پہ آجاتی ہین
رنج فرقت جو اوٹھانیکو چلا جاتی ہین زندہ در گور مجھی آپ بنا جاتی ہین
فاتحہ پڑہتے ہین جسوقت سر قبر رقیب صلواتین مجھی وہ آکی سنا جاتی ہین
قتل کرتی ہین وہ ہنگام زیارت جوانے جبکہ انگشت شہادت کو اوٹھا جاتی ہین
توبھی پر اونکی نہین آتی ہین کیون بیاہ جو سیا ٹوپی تبدیل ہوا جاتی ہین
بیاہ کی دن تو خدا جانی کہ کیا کیا ہوگا ہم سی ملک فنا روز حنا جاتی ہین
آپ تو شام سی گھر جاتی ہین اپنی شب وصل تاری گنی کی لئی مجکو جگا جاتی ہین
اب نہ آئینگی کبھی ظلم و ستم سہنی کو لی تری کوچی سی لی اہل جفا جاتی ہین
جانکلتی ہین اگر زلف کی قیدی سر راہ لوگ کہتی ہین کہ پابند بلا جاتی ہین
بوسہ مصحف رخسار جو مانگون اونسی کر کی انکار وہ قرآن اوٹھا جاتی ہین

ج نقطہ دائرہ کو چہ ہی جو تیرا ای یار | سب طرف گہوم کی پہر ہم وہین آجاتی ہین
ج وصلکی چاٹ نہین کیا اونسی ہوسیدہ ہوتے | سو کہی بات مین جو آکی سنا جاتی ہین
وہ سمجہتی ہین اونہین کاغذ بادی شاید | نامۂ شوق جو ہمدست صبا جاتی ہین
تب زبردستی نہین جاتین تصوری اگر ١٧ | ہم نہ مانینگی جو دامن چہڑا جاتی ہین

١٤٣
دل لگی ہند مین ہوتی نہین اب اپنی ور
ہم سوی قبر شہ عقدہ کشا جاتی ہین
١٧

پئے لعنت جو سر نکالی ہوئی ہین ١٦٦ | تو کوثر کی حاصل پیالی ہوئی ہین
سیہ زلف کے سانپ پالے ہوئی ہین | یہ کالی بہت سر نکالی ہوئی ہین
جمی رہتی ہی روز لاکہی کی لالے | ہمین بوسہ لب کے لالی ہوئی ہین
ڈراتی ہو کیا اپنی تیر مژگانسی ہمکو | یہ تیر اپنی سب دیکہے بہالی ہوئی ہین
سیہ چشم کو دیکہکر مین یہ سمجہا | ہرن مست ہو ہو کی کالی ہوئی ہین
ج نبچی مار کاکل سی کیا جان محزون | کہ موذی کی ہمتو حوالی ہوئی ہین
صبا کیا بہار آئی صحن چمن مین | کہ زخم جگر میری آلی ہوئی ہین
ج رقیب اونکی لب سی ملاتی ہین لب کو | یہ بوسی بہی منہ کی نوالی ہوئی ہین
نہین پہول کی ہار اونکی ہمکو خواہش | وہ باہین گلی مین جو ڈالے ہوئی ہین

[illegible]

لکہون شانہ کی مین کہ تعریف بازو
جو اعضا ہین سانچے مین ڈہالے ہوئے ہین
ہین پر داغ عاشق جو آنکہون کی غم مین
تو زینت بدن مرگ چہالے ہوئے ہین
ہوئی زیر و بست جب یکدگر مین
تو ٹولی کو شیشی سنبہالی ہوئی ہین
وئی ہین اوکال اپنی وس سیم تن نے
وہ سونگنی ہمکو نوالے ہوئی ہین
قناعت کی دولت سے دل جو غنی ہے
تو کمبل ہماری دوشالی ہوئی ہین
لکہی ہی صفت حسن گرم تبانکی
زبان قلم مین بہی چہالی ہوئی ہین
کمر بوجہہ سی لچکی جاتی ہی کیا کیا
وہ ہیکل گلی ہیت جو ڈالی ہوئی ہین

١٦٧

وہ اے نادرا آکر جو دل لی گئی ہین
کلیجا ہم اپنا سنبہالی ہوئی ہین

١٧

جو کہ موزون صفت خیر بشر کرتی ہین
وہ بنا خلد مین اپنی لئی گہر کرتی ہین
تیری تلوار سی اغیار حذر کرتی ہین
ہم تو سینی کو مری جان سپر کرتی ہین
ہم تو گہر چہوڑ کی فرقت مین سفر کرتی ہین
گہر کرتی ہین جو دلمین ترے گہر کرتی ہین
چودہوین رات کہاتی ہین جو اپنا جوبن
بدر کو بام فلک سے وہ بدر کرتی ہین
یہ نظر باز بہی کیا قہر مین اے سحر نگاہ
مردمک بنکی تری آنکہونمین گہر کرتی ہین
بی تکلف وہ تری آتی ہین جو میری دلمین
یہ پریچہرہ مگر شیشی مین گہر کرتی ہین

[illegible]

اشک جاری ہین عدم کی ہی سفر در پیش
تہہ بتہہ دل و جان آج سفر کرتی ہین

گزک و بادہ پہ پینے سی ہی ای دل لازم
مرض ہجر مین پرہیز یون ضرر کرتی ہین

یاد آتی ہی جو افشان ترے ماتہی کی
تارے گن گن کی ہم ای ماہ سحر کرتی ہین

آنکہون پر پلکین اگر رہتی ہین تو کیا ہی عجب
سیر بیمار پر البتہ جہنو کر لیتے ہین

گرم نالون کی ذریعہ سی ہم اپنی دلکی
تار برقی پر اونہین روز خبر کرتی ہین

سب روا ہے ہمین جو چاہو کرو جور و ستم
خیر اسی مین ہے کہ عاشق نہین شر کرتی ہین

١٦٨

قاب قوسین سے ثابت یہ ہوا ای نادان
وہ ملک سے نہین ہوتا جو بشر کرتی ہین

١٣

در احمد سی سر رگڑتی ہین
کام اپنے نہین بگڑتی ہین

سر و جہک جہک کے پانون پڑتے ہین
آپ اب کسلئے اکڑتے ہین

جان لب پر ہے دم اوکہڑتے ہین
عاشق اب ایڑیان رگڑتے ہین

کعبہ مین سجدے وہ نہین کرتے
اونکے در پر جو سر رگڑتے ہین

منتہہ سی کرتے ہو سبکو حلقہ بگوش
ناک اب خوب ور گڑتے ہین

اونکو کہتے ہین زن زن حیا و بد
اوس گلی مین جو مر کی گڑتی ہین

باعث جنگ ہے سنگہار اون کا
یعنے بن بن کی وہ بگڑتے ہین

پھر بہار آئی جوش پر ہی جنون
ٹانکی پھر جسم کی ادھیڑے ہین

تنگ رہتی تھی جنکی دامنگیر
اب گریبان وہ پکڑتے ہین

آگے جاکر کرینگے وہ پامال
اونکی چلنی مین جو بگڑتے ہین

سنکے اوصاف اونکی بالونکے
کان سب خوبرو پکڑتے ہین

تب جھلکتی ہی خال کی تعریف
جب ہوا فوق ستارے پڑتے ہین

سلتے ہین کہلکہلا کی زخم مرے
ہاتھہ اوچھے جو اونکی پڑتے ہین

نقش پا بنگئے لنگر آہن
پانون مین وقت ضعف پڑتے ہین

ی پائی ہے غیر نے سر دست
کج و اکج جو پانون پڑتے ہین

ہوگئی اشکونسی خانہ بربادے
سیل آ آکے پانون پڑتے ہین

غیر کی سامنی کرو نہ بناو
سنکے مضمون سب بگڑتے ہین

قیس کا نام میرے آگے نہ لو
گڑے مردے کہین اوکھڑتے ہین ۱۹

۱۶۶

بخشے جاتے ہین بس اے نادر
کربلا مین جو جا کی گڑتے ہین

۱۹

۱۶۹
لب پر اوصاف جب کبھی ہم لاتے ہین
مرحبا عرش کے حامل ہمین فرماتے ہین

عطر پوشاک مین ملکی وہ اتراتی ہین
سر مرا آنکھونمین لگاتی ہین تیغ سرماتی ہین

[illegible] فاعلاتن مفاعلن فعلن

کاکلین اونکی جو ہم کنگہی سی سلجہاتی ہین
سنکی لیکبار وہ چہل پڑتے ہین بل کہاتی ہین

بالی کانونکی کہین ہاتہ جو آجاتی ہین
اپنی پر سی بجلی تصور مجہی تڑپاتی ہین

آنکہہ وہ صبح شب وصل ملاتی ہی نہین
رات کی بات جو یاد آتی ہی شرماتی ہین

ہاتہہ جوڑون تو سر دست وہ ہوتی ہین خفا
پانون پڑتا ہون تو وہ اور مچل جاتی ہین

توڑکر رشتۂ الفت کو ہماری اب آپ
کف افسوس ملا کرتی ہین پچہتاتی ہین

بت تو خدا سی نہین ڈرتی ہین جو آخر کری
کلمۂ تو مسلمانونسی پڑہواتی ہین

دین پہر جذب دلی کی ہوئی آخر تاثیر
گہر سی پہر مجہی وہ آپ بلواتی ہین

دخل تسخیر کی فن مین ہوا ہی حاصل
اک پری رو ہی ساتہہ اپنی لگا لاتی ہین

دل پر داغ کی ہوتا کہ حقیقت واضح
پیر طاوس پہ اب خط وہ نہین لکہواتی ہین

دیکہہ کر تیغ جہازی کو تیری ای قاتل
پار ہم گہاٹ سی اب سکی اوتر جاتی ہین

ہمکو بادام کی کہانیکی نہین کچہہ حسرت
بوسۂ چشم سیہ یار کی جوش آتی ہین

پست و پامال ہوی جاتی ہین عشاق تمام
توسن ناز وا آپ جو چمکاتی ہین

۱۴۰
جب کہ ہوتا ہی بہت رنج ہمین اے نادر
کام اوسوقت مین واللہ علی آتی ہین
۱۵

نعمت شیخ جو ہاتہہ سی لگی ہوئی جاتی ہین
اپنا وہ گہر بہشت مین بنوا جاتی ہین

پہولونکو اپنی پاؤنسی ٹہکرائی جاتی ہین
ملکر وہ عطر باغ مین اٹہائی جاتی ہین

آشنا نہ بیقرار شب تجسس مین ہو تو
ایدل ٹہہر کہ وہ اب آ ہی جاتی ہین

ج ایدل قرار و صبر ہی لازم فراق مین
بیتاب ہونسی کیا تری وہ آ ہی جاتی ہین

ہمکو تو بزم عیش مین ہوتا نہین بار
اغیار ڈہونڈہ ڈہونڈہ کی بلوائی جاتی ہین

آئی ہین ان بہار کی صیاد کر رہا
طائر قفس مین باغ کی گہبرائی جاتی ہین

انکا شب وصال مین برہم مزاج ہے
کیا عرض حال کیجی جہنجہلائی جاتی ہین

پہلونسی جو ہیر ہمارسی وقف نہین ہین
کیا گدگدائی کہ وہ شرمائی جاتی ہین

گلدستی باندہتی ہین وہ غیرونکو باغمین
گلہا تہو بیر فراق مین یاسم کہائی جاتی ہین

انکار عشق روئی کیا اپنی سی گو کرون
قرآن سہی بی رزور وہ ڈہوئی جاتی ہین

کیا سہر خرد کرسینگی وہ دیگر گلوبان
بیڑی ہمارے قتل کی اٹہوائی جاتی ہین

قتل کی تو ڈہیلی میتی کو آب آئی ہی زہم
پیوند خاک ہوئی مین فنائی جاتی ہین

سنبل کو بیچیاب نہین زلف سی فقط
کالی بہی دیکہہ دیکہہ کی لہرائی جاتی ہین

اللہ رے نازکی کہ دم سیر بوستان
رخسار انکی دہوپ سے کمہلائی جاتی ہین

خا از شرم کی پسینی سی ایسی ہوگئی ہین رات
ملبوس خاص سب ہی مین نہلائی جاتی ہین

نازک کمر وہ ایسی ہین وقت خرام ناز
زلفین جو کہولدین تو بل کہائی جاتی ہین ۱۷

شکر خدای پاک ہے ای نادر حزین
امت مین ہم سولکی کہلای جاتی ہین

۱۷۱

مداح پیمبر کی جو دیندار ہوئی ہین
اللہ کی رحمت کے طلبگار ہوے ہین

وہ بوسہ لب دینے کو طیار ہوے ہین
خواہان جو مٹھائی کی نکہوار ہوئی ہین

گویا جو ترے لعل شکر بار ہوئی ہین
خاموش و خجل طوطی گلزار ہوئی ہین

وہ بھی جو پی شربت دیدار ہوے ہین
سن سنکی صحیح آپکے بیمار ہوئی ہین

وہ غیر جفا نام وفا سے نہین آگاہ
مشہور مگر یار وفادار ہوئی ہین

وہ اور مرض مین کہ شفا ہوتی ہی جنسی
اچھی کہین ان آنکھونکی بیمار ہوئی ہین

عشاق اگر مور کی مانند ہون لاغر
وہ کہتی ہین کیا فربہ و تیار ہوئی ہین

جب خیل حسینان کو کبھی غور سی دیکھا
تو مثل علم آپ نمودار ہوے ہین

دریای شراب اوسنی بہایا ہے ہمیشہ
ساقی سی جو مستی کی طلبگار ہوے ہین

نقد دل و جان صرف کیا ہی بخشین جب
یوسف تمہین سمجہا تو خریدار ہوے ہین

معشوقو مین یوسف ہے ہوئی مثل تمہارے
عشاق مین ہمسی کہین دو چار ہوئی ہین

زندانیونسی پوچھتی ہین ڈہنگ فغانکی
جو تازہ مصیبت مین گرفتار ہوئی ہین

چوما جو ترا مصحف رخ پائین بسر اللہ
کرکی عمل خیر گنہگار ہوے ہین

[illegible]

زینت ہوئی ہی اور خط و خال سے دونی
معرب جو ترے مصحف رخسار ہوے ہین

مے مینی کو جو لوگ برا کہتی ہین اے دل
وہ مذہب بد مین گنہگار ہوئی ہین

جس طور سے لن ساتھہ ترانی کی صدا آئے
مایوس بہت طالب دیدار ہوے ہین

خیر اب نہ سہی دیکھینگی کچھہ اونکو لعین
کیا حشر مین وہ منکر دیدار ہوے ہین

سب کہتے ہین بت بول دیا حکم خدا سے
وا ہونٹہہ جو اونکے پی گفتار ہوے ہین

۱۴

ای نادر دل ریش ادا شکر خدا کر
جو حاسد و بد بین تھی وہ فی النار ہوے ہین

۱۹

رسول اللہ کی مدحت کو بہت اچھا سمجھتے ہین
ذریعہ مغفرت کا ہم اسے اپنا سمجھتے ہین

نہین معلوم ہی وہ دلمین اپنی کیا سمجھتی ہین
مین سیدھا بھی جو کہتا ہون تو وہ الٹا سمجھتی ہین

رقیبون کو اگر وہ خیر خواہ اپنا سمجھتے ہین
خطا کرتی ہین دہوکا کہاتی ہین بیجا سمجھتے ہین

کب اونکے وصل کی وعدے کو ہم سچا سمجھتی ہین
قیامت سے بہی بڑہ کر وہ جسے فردا سمجھتی ہین

کسیکا درد دل بیدرد جو ہین کیا سمجھتی ہین
اگر روتا ہی کوئی تو ہنسی ٹہٹہا سمجھتی ہین

خلش اس بات سے بہی ہے غم عالم مین مردونکو
جنہین گل جانتا ہون وہ مجہی کانٹا سمجھتی ہین

دل و جان و جگر جب سے اونہون نے کر لئے اپنے
ادا سے وہ مجھکو بیکس و تنہا سمجھتی ہین

مقید کر نیکو زلفین الجہا نیمین لگی پہنسا ہمین
تری زلف دوتا کو اپنے پر تکیا سمجھتی ہین

تمہونکو رحم آتا ہی مجھی ضد ہی آہ رونی پر ہماری اشکونکی موتی کو وہ جھوٹا سمجھتے ہین
سوار جب نکلتے ہی شب مہتاب مین گاہی براتی ہم کواکب کو تجھین دولہا سمجھتے ہین
یہانتک لاغری سی آہ نوبت اپنی پہونچی ہی جو لوگ اب دیکھتے ہین ہمین وہ ہو کہا سمجھتے ہین
درازی شب وصلت کے خواہان ہین جو عالم مین قیامت کا اگر ہو طول تو تھوڑا سمجھتے ہین
ملی گو دولت دنیا دون عشاق کو تو بھی زر نقد وصال یار کا توڑا سمجھتے ہین
ہماری اور غیرونکی حقیقت انکو ہی ظاہر وہ ہین نقاد کامل جو کھرا کھوٹا سمجھتے ہین
نظر جاتی ہی جب عقد ثریا پر کبھی اپنی تو تیری بازونکا ہم اوسی ٹکا سمجھتے ہین
ہماری حق مین ہوگا زہر لیگا جان شیرین کو تمہاری لب کے بوسیکو جو ہم ملیدا سمجھتے ہین
حرم ہو دیر ہو آتشکدہ ہو یا شوالا ہو جگہ کوئی ہو ای بت جلوہ ہم تیرا سمجھتے ہین
نظر آجاتی ہی جب مانگ تیری ای پری پیکر اوسی ہم راستہ ظلمات کا سیدہا سمجھتے ہین
کلیم اللہ سے پنجہ کشتی کا جو ارادہ سے وہ اپنی ہاتہونکو شاید ید بیضا سمجھتے ہین
مین آجاتا ہون فرط ضعف سے جب اوٹھتے ہی منہ بل تو مجکو اونگلیونکا اپنی وہ چھلا سمجھتے ہین

۱۴۲

خدا ہی اونسی لیگا بدگمانی کا عوض اکدن
کہ ای نادر مخالف کسلئی اعدا سمجھتے ہین

۲۱

شر سے بری ہو خلق مین کار شر نہین خیر البشر کی ذات مین شر کا اثر نہین

[illegible]

مو بہی نحیف و زار کو تشبیہ ضر نہین
اس ناتوان پر ایک تمہاری نظر نہین
ج اک بات پر قرار اونہین رات بہر نہین
دو پہر جو ہان ہی تو دو پہر نہین
ڈہونڈہا عدم مین قاف مین ہر چند کی تلاش
پیدا کہین نشان دہان و کمر نہین
مانا کہ تو جواب خط اونسی شتاب لائی
جبتک امید زیست تہی ای نامہ بر نہین
اہل صفا بری ہین کثافت سے و نیز
آلودۂ کدر بہی شمیم سحر نہین
ہو کر جوان آنکہ ہر اک سے لڑتی ہو
وہ شرم کی نگاہ وہ نیچی نظر نہین
دیکہا جسی جلال اوسی صاف کر دیا
ٹیڑہی چہری ہی آپکی ٹیڑہی نظر نہین
نازک میان جو ہو وہ ہین لاغر بدن مین ہم
پتلی زیادہ ہمسی کچہہ اونکی کمر نہین
موجود تیری پاس صحیفہ ہی یار کا
پیغمبر اونسی کم تو کچہہ ای نامہ بر نہین
دن بہر یہ رنج ہی تو شب بہر یہ تف
فرصت اونہین بناؤ سی آٹہون پہر نہین
ج پورا کرینگی ہولی مین کیا وعدۂ وصال یا ۱۳
جنکو ابہی بسنت کی ای دل خبر نہین

نفرت تہی سمر کشتی سی آہ نا در خبر نہین
سنگ مزار مین مری دخل شرر نہین

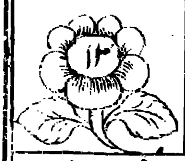

مطلع کچہہ باز پرس حشر سی محکوم ہم نہین
کچہہ اضطراب قبل شب وقت مین کم نہین ۱۴
کیا حضرت رسول شفیع امم نہین
بجلی رہی تہی ہا مری سینے مین دم نہین

ج شیرینی و حلاوتِ لب کیا نہ لکہہ سکون — مصری کی جب کہ مجکو مہیا قلم نہین

مین ہون ناتوان سی زیادہ ضعیف ہو — نقشِ قدم بہی سدِ سکندر سی کم نہین

ج دانتونکی وصف مجسی رقم ہوسکینگی کیا — ہیرے کی جبکہ ہاتہہ مین ہیرے قلم نہین

ج صدمے سی سب برے ہین سکر و جہانگی — پائی سمندِ خامہ مین دخلِ ورم نہین

پامال جانتا ہون زر و مال کو مدام — نقشِ درم بہی مجھسی نقشِ قدم نہین

فانوس و شمع و مطرب و بادہ و گل و کباب — سب تیری بزم مین ہین مگر ایک ہم نہین

ج ای نامہ بر رعایتِ اخفای راز ہے — خط لکہنی مین بلند صریرِ قلم نہین

سوراخ دلمین غیر کی ہو جو لکہون مین خط — تیزی سی گہٹکے ہاتہہ مین تیرِ قلم نہین

ای نامہ بر دوات و قلم اپنی ساتہہ رکہہ — شاید یہ وہ کہین کہ دوات و قلم نہین

وصفِ بتان غزلمین لکہی جو نہ بتپرست — کب بیت اپنی رتبی مین بیت الصنم نہین

رویا کیا نہ خواب مین دیکہا تمہین کبہی — خوابِ عدم سی نیند مجہی اپنی کم نہین

کل آئی آج منزلِ ہستی سی کوچ ہی — کچہہ فاصلہ میان وجود و عدم نہین

پہوٹی وہ آنکہہ جسنی نہ دیکہا کبہی تجہی — ٹوٹی وہ ہاتہہ جو تیرے گردن مین خم نہین

ای زاہدو شراب سی قربان جائیے — ۱۷ — گویا یہی ارم کی ہی بہشتی مین کم نہین

کیا غم ہی مشکلات جو اپنی نادر آئی پیش

موجود کیا جناب امام امم تھے نہین

تا کہ آبِ حوضِ کوثر سے وضو کرتی نہین
ہم کبہی نعتِ نبی مین گفتگو کرتے نہین

مست ہین حورین سُنتے ہین کیا وہ ہو کرتی نہین
بیا پیدا اسکے یمین پر کدو کرتی نہین

سر فرو بہ پیرِ مغانی روبرو کرتی نہین
رند ہین بیعت پہ دستِ سبو کرتی نہین

دہیان سرسبزی پہ اہلِ آبرو کرتی نہین
کشتِ زارِ خلق ہین ہو گئے نمو کرتی نہین

سرخ ہی ای مے جو کچھ ہم اگر رنگِ شراب
محتسب کا کس لئی شامل لہو کرتی نہین

جرح گولی کا عبث ہے بھرتے ہین لباس
کیون گونہا صرف سے گو کہو کرتی نہین

چار چشمی سی ہمارے دلکو ہوتی ہی شکست
یون لڑائی آنکھون مین ہی جنگجو کرتی نہین

ثبت ہے مہرِ سلیمان کیا دہانِ تنگ پہ
آدمی ہی جو پریرو گفتگو کرتے نہین

ہے صفا ظاہری مدِ نظر حد سے سوا
دل لگی آئینہ کی قلعی خوبرو کرتے نہین

کب سماتے ہین نظر مین گوہرِ سنگِ رقیب
جھوٹی موتی کی وہ قدر آبرو کرتی نہین

چاک کہتے ہین ادا سے شکرِ قاتل کی لبی
ہم دہان زخم کا اپنے رفو کرتی نہین

جو نہ کام آئے اوسے ہمراہ رکہنا ہی عبث
اپنے سوزن سے کبہی عیسیٰ رفو کرتی نہین

جو مصفا سے ازل مین سمائی رہتی ہین وہ
سوتیونکی اوگ سرگز شستشو کرتی نہین

قدرتی جو عیب ہے تدبیر سے جاتا ہی کب
لالی کی اونکی گلچین شستشو کرتی نہین

کیا تیمم کی ضرورت ہے غبار دل سی اب — آنسوؤنکی آب سے کیا ہم وضو کرتی نہین
ہوتی ہین سرسبز کب باغ جہان مین سخت گیر — دانۂ زنجیر کو دیکھو نمو کرتی نہین
دیکھو نکو کب ہو سرسبز ریاض دہر مین — شمع کی جو ہین شجر ہرگز نمو کرتی نہین
نامیہ کو جوش ہو فصل بہار مین اگر — جو نگینو مین شجر ہین وہ نمو کرتی نہین
وصف زیبا مین نہ آواز ہی مداح کی — گنگ وہ ہین جنکی سرمہ در گلو کرتی نہین
اپنی اجزا سی سمجھتی ہین جسے یہ گلرو مجھے — دور ہرگز پاس سے مانند بو کرتی نہین ۱۷۱

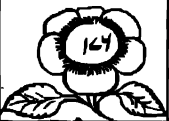

یا علی مرتضی تا دور ہی خواہان مدد
ذوالفقار اب کیون الم بھر عدو کرتی نہین

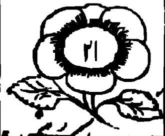

۱۷۲ جز محمد بادشاہ دوسرا کوئی نہین — شافع عصیان مین دوسرا کوئی نہین
اولیسی بہر کر خلق مین اہل حیا کوئی نہین — غیر آئینہ بصورت آشنا کوئی نہین
یہہ غلط فہمی ہی خوشتر دوسرا کوئی نہین — گو بہت بہتر نہ ہو تمسا بھی کیا کوئی نہین
بحر غم مین ڈوبتی ہین آشنا کوئی نہین — اپنی کشتی کا خدا ہے ناخدا کوئی نہین
زندہ جاوید کچھ ہونا مقدر ہی نہ تھا — تیری تقصیر ای لب معجز نما کوئی نہین
ہاتھ تنہا آئی تھی اب ہاتھ خالی کوچ ہے — ساتھہ سب اپنی ہی اہل فنا کوئی نہین
چاک مین پیراہن فرقت اسکا کیا عجب — مثل میری عاشق حسن قبا کوئی نہین

غیر ونکو اپنا یگانہ جانتا حیف ہے
ایک ہم ہی تیرے ابی آشنا کوئی نہیں

اسمان تہ ہو وہ تو خوبی کیونکہ ہو پیدا ر حسن
چشم بد دور اتنو تمسا دوسرا کوئی نہیں

بیشمار و سر فروش خاک راہ وو انکے ہیں پایا
عاشقو مین تیرے ہمسا دوسرا کوئی نہیں

ہے تو تصویر ہی گلچین باغ دہر مین
جسکو حاصل ہست و نشو و نما کوئی نہیں

ہے یہ ان کی ہی قد اور گیسوی تیرے
ہی الف لام اسیر و مبتلا کوئی نہیں

بارش اشک تیرے ہند رنجہ ہو وہ دست نازنین
انکہا مین اوس مین سی شرہ کرائی حنا کوئی نہیں

ہجر مین جو شعلہ خورشید روم عرق ہو
چارہ انکا مند مین تیرے سوا کوئی نہیں

تم ہوی نازک میان تب وہ ہولا غم ہیر
ایک معشوق ت و تو نکی ہی کمر سو کوئی نہیں

تیرے پر نا ظلم ورنہ ہونگی ہم بھی اوتوہ
دیکھی والا دل کا دنیا مین کیا کوئی نہیں

تصنع نقاشہ رکیا حسن خوبی پر غرور
وضع وار الک آپ ہے اور کیا کوئی نہیں

ہم کہانی کی طراحی ہیں آئی ہو سے
ان حسینو مین بہلا ایسا ہی کیا کوئی نہیں

آشتی چاہا غیر کو جا پٹتے ہم بہی غیر کو
خلق مین معشوق حوشرہ دکیا کوئی نہیں

جو گرہ مشکل کی ہو وہ کہلو تم سی کیا کہلی
پاؤں مین ماخر مین پیچیدہ رشتہ کوئی

جس جس یکو عرش سی تلوار ابی نادر علی
خلق مین وہ جنبہ علی مرتضی کسی کوئی نہیں

وصف خوبان جہان سی مطلقا حاصل نہیں — نعت پیغمبر مین اپنے دل کی تسلی شاغل نہیں
دیدۂ دل سی جو دیکھی قیس کچھہ مشکل نہیں — مانع دیدار لیلی پردۂ محمل نہیں
چشم نرگس کو نہین ہی دیدۂ گریان کی قدر — اندہی کی آنکھی کو نہی روئی تو کچھہ حاصل نہیں
قلب مین لیلی ہی مجنونکو نظر آتی نہیں — اوسکی دلکا پردہ کم از پردۂ محمل نہیں
زور پر ہی ناتوانی ہی نہین کچھہ جسکی حد — نقش پا ہی مور طی کرنا کم از منزل نہیں
مانع نظارہ تہا آئینہ سو وہ اوٹھہ گیا — سنگ ہی دیوار تو اب بیچ مین حائل نہیں
جو کہ ہین خونریز گویا وہ نہین ہوتی کبھی — دیکھہ لو ناطق زبان خنجر قاتل نہیں
حال کی الفت نے ایسا کر دیا ہی مجکو زار — تولی کانٹی مین تو ہم وزن گے بسمل نہیں
اک حسین جا پردہ سا رہ سی دلکو عشق سے — ماہ کامل کی طرف مین اسلیئی مائل نہیں
شیشہ جو ٹوٹی تو دیتا ہی صدا آتی ہین سب — آشنا ہی گوش آواز شکست دل نہیں
یاد مین روئے کتابی کی جو ہے دل لخت لخت — قدر مین مصحف سے کم سیپارہ ہا دل نہیں
خوبرونکی غلامی مین سے اب آزاد ہون — آپ اگر یوسف سے بہتر ہین عزیز دل نہیں
ایک کافر کعبہ بھی جو ہو تو ہم ساجد نہون — قبلۂ حاجات اوس جانب کو روی دل نہیں
آہ ہی کی ہر بانکی ہی شمع رو پروانے سے — دل جلی جبتک نہو کچھہ گرمی محفل نہیں

کچھہ ترے غم وا اگر ہو جائین تو دورکی شتاب

اپنی نزدیک اہی مشکل کشا مشکل نہین

تمہین کیا ہی مصطفی کی بہی پرتو ڈلیان ۱۶۸ نام خدا تمہین حسن سی معمور پنڈلیان
ہم ہی نہین ہین دیکہہ کی مشہور پنڈلیان ہوتی ہین شاد دیکہہ کی مشہور پنڈلیان
ای بت ہین حسن مین تیرے مشہور پنڈلیان ایسی کہان کسی کی ہی ایسی جو پنڈلیان
ممکن نہین کہ یون تو کسیکے نظر پڑی کہلتی ہین نہین تو ہین مستور پنڈلیان
بیدار ہوتین تا مین نظر یہ تو ہے محال مخفی ہین وقت خواب سے مستور پنڈلیان
سہلا ہین انکو غیر ملین تا ودن نہہ ہات دیکہی کسی نہ عاشق مہجور پنڈلیان
وہ کہہ رہی ہین چشم بصیرت سے جنکی وا ایسی نظر پڑی نہین پر نور پنڈلیان
ہمین ہین صفا ہین آئینہ سی بیسر صاف ہین مشہور ہین جہان مین نادر پنڈلیان
تابان مثال شمع ہین فانوس نور سی ہرچند پایچون مین ہین مستور پنڈلیان
محبوب حور و جن و پری و ملک ہین وہ ۱۱ ہیرنی ہی کیا نظر کی ہین منظور پنڈلیان

۱۶۹ ای نادر اونکی حسنکی تعریف کیا لکہون
شمع لگن سی بڑہکی ہین پرنور پنڈلیان ۱۱

کہہ بہلا ہم کا خیر ادا کیا کری تقصیر ۱۷۹ کونسی مرغ محبت خیر ادا کرتی تقصیر
اہل حیرت قید مین ہرگز نہ کرتی تقصیر طائر تصویر پہندے مین پہنسا کرتی نہین

میری داغ دلکو لیتا ہی تجھسے کوئی مول
کیسی سستی ہین یہ تب بھی چلا کرتی نہین ج
وہ تواضع کیا کہ جسسے پہونچی ایذا خلق کو
ہم مثال آسمان پہر کر جہکا کرتی نہین ج
کہلیان غنچہ ہنسی کرتی ہین گلونسی لگے
باغمین یوجہ وہ ہرگز ہنسا کرتی نہین
راتدن پانؤنکو اوسکی ملتی ہین اغیار آہ
ہاتہہ اُن لوگونکی یارب کیون لگا کرتی نہین
اورونکو لگ جاتے ہین ہاے قسمت واے بخت
داغ دل پر بھی ہمارے وہ دیا کرتی نہین
شام سی تا صبح پیرونکی ہا کرتی ہی دہوم
کونسی شب ہے کہ جو وہ رتجگا کرتی نہین
ہاتہہ جنکی لگ گئی ہی اوس صنم کی خاکپا
خاک بھی وہ لوگ قدر کیمیا کرتی نہین
فکر رہتی ہی ترے گیسوی مشکین کی مدام
بی سبب ہم شعر پیچیدہ کہا کرتی نہین
آئینی کو سامنی آندہی کی دیکھا ہی کہین
ربط بی جوہر سے ارباب صفا کرتی نہین
بل نظرین ترا ابروی خمیدہ مین کبہی
اندنون تلوار وہ اپنی کسا کرتی نہین
جو عرق کی قطرے اوس رخ کی گرین تو عجب کیا
تو نکر کیا عرش سے تارے گرا کرتی نہین
موشگافی کب نہین ہوتی کمر کی وصف مین
بالسی کب کھالکو شاعر جدا کرتی نہین
سخت گیرونسی نہ پہونچی سخت گیرونکو ضرر
دانہ زنجیر حلقے مین لیا کرتی نہین ج
دل ہمارا تاریک ہے آتا نہین اوسکو پسند
اندہی آئینی کی قدر اہل صفا کرتی نہین ج
کام جسکا جو نہوا اوس سی وہ ہو سکتا ہی کب
عقدہ دلکو کبھی ناخن سی وا کرتی نہین ج

کھولتی ہین باغ مین جا جا کی غنچونکی گرہ
عقدۂ مشکل آپ وا کرتی نہین
گو زرگل ہو گیا اس سال مین صرف بہار
کیون گرہ اپنی چمن مین غنچے وا کرتی نہین
کج پہ پہونچی کب شبیہ ہونسی گیسو دستار مین
کانٹی تصویر ونکی پاؤن مین چبھا کرتی نہین

١٨٠
عقدۂ غم وا نہین ہوتا ہے ای نادر کبھی
لطف کی جب تک نگہ مشکلکشا کرتی نہین
٢١

کیا جو وصف حسینان تو کچھ کمال نہین
سوائے نعت کے مجکو کچھ خیال نہین
قبول انکو ہمارا کوئی سوال نہین
فراق کی لئی ان ہی کی پا وصال نہین
کمال حسن کو ای مہ لقا زوال نہین
سپہر حسنکی دو تارے ہین یہ گال نہین
ہین صاف صاف کہین دخل خط و خال نہین
یہ ٹکڑی چاند کی ہین گوری گوری گال نہین
سفیدہ منہکو ہی جلد صبح پیری کا
سبب یہ ہے کہ جو میر سیاہ بال نہین
مین مرگیا تو بڑا ہی اونہون نے تھے جور
غلط یہ بات ہے اونکو مرا ملال نہین
صدا یہ آتی تہی تیشی سی کوہکن لئی ای شیرین
کہ اپنے حال مین فرہاد خستہ حال نہین
ستارے شب کو چمکتی ہین لطف ہے دونا
گوندھی یہ موتیونسی گیسوؤن کے بال نہین
ظہور شرم سی منظور وقت تیغ زنی
یہ منہ پہ آپ کے بیوجہ آج ڈہال نہین
تمہاری تیغ لہو سی وضو کبھی نہین کرتا
ضرور گل کی ارادہ نگہ گوشمال نہین

ایسا فتونسی بر ہوتی ہین وہ شہوار تمہاری دانتونکو کچہہ حاجت خلال نہین
ہی غنچے مین رنگ گل غور سی اگر دیکہین منہ او گالدان مین لگی تہ اوگال نہین
وہ دوش پر ہی مین بانونکو جہو نہین سکتا تمہاری ڈہال سی کب مرا نڈہال نہین
جو رلہ چلتی ہوئی گالیان وہ دیتے ہین تو لوگ کہتی ہین اچہی یہ بول چال نہین
عبث ہین عذر کی باتین جو کر چکی پامال چلو چلو کہ مجہی تمسی کچہہ ملال نہین
ہین انکی خوبی رفتار لکہہ رہا ہون آج خرام ناز سی خالی قلم کی چال نہین

۱۸

حدیث مین ہی کہ بعد رسول ای نادر
سوا علی کی کوئی افضل الرجال نہین

۱۷

خوف عصیان تو ای خیر البشر کچہہ بہی نہین آپ ہین شافع محشر ہمین ڈر کچہہ بہی نہین
وہ دہن ہیچ ہی اور انکی کمر کچہہ بہی نہین غور سی دیکہہ رہا ہون ہین مگر کچہہ بہی نہین
غیر پہرتی ہین لئی [illegible] نظر کچہہ بہی نہین [illegible] ظلم ہی جو شرر قدر رشتہ کچہہ بہی نہین
ہی تو شور و [illegible] مین پر کچہہ بہی نہین [illegible] ہی واہمہ کی تنگ کمر کچہہ بہی نہین
ہین [illegible] و فغان ہی دل نالان [illegible] نالہ و آہ مین افسوس اثر کچہہ بہی نہین
[illegible] ایسا ہین [illegible] انہین کو نکو ہین نا قدر اونہین قدر گہر کچہہ بہی نہین
نذر کیا درہم و دینار کرین اوس سب تی پاس اب تو بجز داغ جگر کچہہ بہی نہین

لب وندانکی جو بوسو نہین ملی لذت
اوسکی آگی غرہ شیر و شکر کچھ بہی نہین

پرسش حال رقیبان ہی ہمیشہ منظور
حیف ہے آپکو عاشقکی خبر کچھ بھی نہین

ڈہال گالونکی وہ کہتا ہی بہوونکی تلوار
یا اوس ترک کی خبر تیغ و سپر کچھ بہی نہین

دولت حسن مبارک ہو تمہاری تمکو
غیر نظارہ ہمین مد نظر کچھ بہی نہین

جستجو یار کی ہمسی ہو یہ امکان ہی کب
دل گم گشتہ کی جب اپنی خبر کچھ بھی نہین

ایسہی غافل ہی سر کا ہوا ہے ای عشق
سبکی رکہتا ہی خبر اپنی خبر کچھ بھی نہین

داغ ہے دل اغیار کی ہی چارہ گری
فکر میری تجہی ای رشک قمر کچھ بھی نہین

وار کی ریت میان اوسنی نہ پٹکا باندہا
ڈہونڈہین کیا خاک پتا بہر کمر کچھ بھی نہین

منزل گور جو طی کی تو رہا کیا باقی
کچھ عدم دور نہین ہے یہ سفر کچھ بھی نہین

ہمسے لی جو ہنر نکلا پاس ترا ای آئینہ رو
قدر دانی ہی ترا ہم مین ہنر کچھ بہی نہین

اوس دہن کا تو پتا نقطہ سی ملجاتا ہے
وجہ لیکن کی ثبات اوسکی مگر کچھ بھی نہین

بدنصیب آہ نہوگا کوئی ہم سا عاشق
جان دی جسکی لئی اوسکو خبر کچھ بھی نہین

کیا ڈراتا ہی ہمین زلف دکہا کر ای شوخ
عشق مین کالی بلاسی ہمین ڈر کچھ بھی نہین

٢١

مستعد گو کہ خلش پر ہے عدو ای نادر
فضل خالق سی ہمین خوف و خطر کچھ بھی نہین

٢١

۱۶۲ خوش ہی دل نکہت سے صبا سے اعجاز مین | عرش کا ہی اوج اونکی فرشِ پا انداز مین
مونہہ کی گالی مین ہی جادو ہی ایک ساز مین | سامری کا سحر جا ہی بت نہ گئے سر آواز مین
عا واہ کیا جوشِ بہار اس سال ہی آغاز مین | لگ چلے ہی تہمتی ہی مطرب تے آواز مین
سینہ کیون نہ نے پہ نہین ہی سطرِ قاتل نظم | عیب ہی جو ہو کچھی تیر قدر انداز مین
ع پیار کی آنکھون سی جو دیکھی مر صیاد کو | نیل کی پہیرین سلائے دیدہ ہا باز مین
پانچ ان پانچون مین ہی دیکھی جو غور سے | حسن مین ناز و ادا و غمزہ و انداز مین
خطِ نو رستہ کی کہولی حسن رنگین عارض کی بہا | مور چون کی پر نکالی خواہشِ پرواز مین
بیٹھتی ہی اے شہ خوبان جو تیری قصر پر | وہ مگس بنکر ہما آجاتی ہی پرواز مین
ع کیا عجب ہے طائر رنگ حنائی دستِ یار | صورتِ تیر حباب آجائی اگر پرواز مین
کر گئی تھی جو پر مرغِ چمن پچھلی برس | آئی فصلِ گل تو وہ بہی آ گئی پرواز مین
نازنین فرنگ تنا وہ مغنی طفل ہے | چھیڑتا ہی مجسی اپنی پردۂ ہا ساز مین
دل کہچا جاتا ہے جو اوس سمت کو بیساختہ | بولتی ہی کیا ستارے آئی کے آواز مین
پہہ مثل سچ ہی کہ دشمن لگ ہو جاتی ہی راہ | مین سمجھ لونگا کرو باتین کسی انداز مین
ج جو کہ خاطر ہو شکستہ سنگ ہو جاتی درست | مومیا کا اثر ہی ٹوٹی آواز مین
کر دی یعنی انا لیلی کی ظاہر عشق نی | قیس لیول او ٹھا کہی لیلی کی آ حیا آواز مین

دلکش عشاق وہ جانستان طایران ۱۷
ہی فقط اک نقطے ہی کا فرق ناز و باز مین

اوسجگہہ حضرت کو ای نامور دیا حق نے عروج
عاجز تہا جبریل کو جسبان ح پر پرواز مین

خفیف مخبون مقطوع فاعلاتن مفاعلن فعلن

صاف کہدینگی ہم ہزارو مین ۱۸۳
ہین محمد کی جان نثارو مین
تم ہو جلّاد ماہ پارون مین
جیسے مریخ ہی ستارو مین
کچہہ دنو مین کرینگے وہ پامال
جنکی گنتی ہی تیسوارون مین
ہمسے حجت مین کیون مضائقہ ہی
ہم نہین کیا گناہگارو مین
یہ جو ہمکش ہوئی ہین تا گردون
ہی دہوان آہ کا غبارو مین
ہمکی وزردِ کفن ہی کاش وہ آئین
وصل عشاق ہو مزارون مین
قدِ طناز سے چلا ایسا ❀
سرو بہی ملگیا چنارو مین
جگر و دل نگہ کی زخمی ہین
تیر ہی ایک دو شکارو مین
آتشین پہول جو نکلتے ہین
آہ کا ورن سے انارو مین
ہڈیان میری جسم لاغر کی
صرف ہون اونکی پشت خارو مین
پہر نہ باقی رہی غبار سبہی
ہولی پہلو ہو خاکسارو مین
چہاتیو مین جو چہڑی اوس کمر کی
دہوم آنکہونکی ہی چپکارو مین

خانقه کعبه و دیر بتخانه نه — جلوه گر ہین حضور چار و نمین
عشوه و غمزه و کرشمه و ناز — ہین تری پانچ آپ چار و نمین
ظلم و بیداد و جور و فتنه و شر — ہین تھی پانچ اونکی یار و نمین
تیر سے کچھ ہوا نه خنجر سے — کام وہ کر گئے اشار و نمین
آئے اپنو آئے لله — فرش آنکھین ہین رہگذار و نمین
ج ناتوان تہا دل ضعیف مرا — بہ گیا آنسوؤنکی تارون مین
ج وون اونہین خال رخ سی کیا تشبیه — نحس بھی ہوتی ہین ستار و نمین
ج جنکو یوسف نے خواب مین دیکھا ۲۱ — آپ بھی ہین اونہین ستار و نمین

مغفرت اونکی ہوگی ای نادر
ہین علی کی جو دوستدار و نمین

۱۰۴ اگر یہ بت آ مری امتحان مین — آج بھی ہی آلی جی طاقت تانمین
لطف اونکی آ نہین سکتی بیانمین — ہین فرد و شکوہ مین جو تمہین شانمین
ترجم ہین ایسی بات کے سنتی نہین تو — بہونکا ہی کچھ تو زلف پریشان کی دہانمین
تیوری یہ دل جاتی ہین امد رنادری — گاکر بیٹھے ہین اوس گل کی گلی مین
ابرو کی کھچی آنکھ مین سری دو دہر — چلہ چڑہا ہی یا یہ تمہاری کمان مین

کیونکر دو پٹی کی نہ ہو قد پر تری بھلا
دیتا ہی زیب ہو جو چھپر پر شامیانین

کہا کر او گال جان بدنمین جو آگئی
داخل مگر ہی آب حیات اونکی پانین

ابروسی تیرے تیر وہ بھی تقابل نہ ہو سکی
تلوار جنکی جہلتی ہی آسمان مین

انسان نرم نرم سر کرتے کری کلام
ہڈی اسیلیے نہین ہوتی زبانمین

بتی کیطرح جلگئی ہی سوز غم سی آپ
آیا نہ فرق انکی کبھی آن بان مین

جنکی نصیب تھے بہت عمر خضر و کیا
تجکو ورق ملیتے ہیچی جو یانمین

ڈنکی کی چوٹ غیرونکی گہر جاتی ہین
نوبت نہ آئی چہپ کے ہماری مکانمین

کیون سرکشونسی کون توقع اضح کی ہی امید
محراب جنکی کوئی نہین ہی مکانمین

جوآب و دانہ ہی تو مر اشک تر صفا
پہونچینگی سوئی تنگی کبھی انکی کانمین

چرخ دنی سی رزق کوئی کیا طلب کرے
ہی نان نان غدار فقرا وسکی خوان مین

آہونسی تیرے ابرونکا بل نکل گیا
کیا تیر مین رہ جا کی لگی ہین کمان مین

جنکی کی گلبدن وہ پہنتی نہین کبھی
اسواسطی کہ گدگدی ہوتی ہی رانمین

دعوت جو میری کی تو عداوت نہ کیجیی
۱۹ فتنہ اوٹھائی نہ بلاکر مکان مین

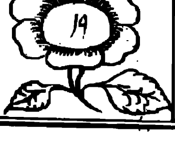

اے نادر آرزو ہی نجف کے طواف کی
آنکھین وہ تیرے ملتی ہین جس آستان مین

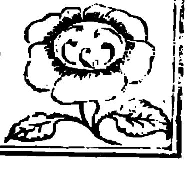

پہر کیون رہے وہ حسرت و شرم گناہ مین
رہتا ہی جو شفیع امم کی پناہ مین

خط کا جو اونکی سبزہ ہو اوسکی نگاہ مین
تہا حسید چہپن ل مردم گیاہ مین

ترچہی نظر جو آنکی ہی قتلگاہ مین
کچہہ بل توڑ گیا نہین تیغ نگاہ مین

پرواز کر رہا ہی جو سدرہ کی راہ مین
کیا پر ہین قدسیونکی خدنگ نگاہ مین

انجم نثار اونکی ہوئی دیکہہ دیکہکر
تقسیم نقل جو ہوئے اوس مہ کی بیاہ مین

اس ناتوانی تب ہو خط سبز کی صفت
باتین اگر کرون مین زبان گیاہ مین

جلتا نہین ہے عشق سے تیری اگر قصب
گولا اوٹہا ہے ہاتہہ تو ڈالی کڑاہ مین

ج ڈرتہا کہ پہر نہ جائین ڈگہر فرط شرم سے
آنکہونکو ہم بچہا نہ سکے اونکی راہ مین

مارے سے دانت اونہین لوگ کہتے ہین
دندالی ہین جو شانۂ زلف سیاہ مین

اللہ رے ضعف نہ کانون تک آپ کے پہونچے
سو بار آہ تہک کے رہی نیم راہ مین

جاگی جو بخت رہبر کوئی یار سے گئے
پیر پانون سے میر سو گئی افسوس راہ مین

عشق لب و ذقن لی دل و جانکو ہو گیا
دریا مین ایک غرق ہوا ایک چاہ مین

ن تشبیہ انکو ہی قمر و بینی سے صاف
ای دل عیان ہے نہین الف دہا جو آہ مین

ج اوٹہا نہ جبکہ ضعف نقاہت کے
القطعہ اسی لیے مخصوص آہ مین

ج پہلے اچہی اچہی آئینگی ایدل الیقین سے
پیوند نالہ کا ہوا گر نخل آہ مین

سر سے کیا ہی پیس کے گو آسمان لے
تو بہی ستائے ہم نہ تمہاری نگاہ مین

کانا کیا جو ضعفِ غمِ ہجر نے ہمین
ای دشمنون کہٹکنے لگے ہم نگاہ مین

زلفین جو تمہولدین ہم نظارۂ جمال
زنجیرِ نور الدین سے مرا پائی نگاہ مین ١٩

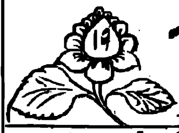

قدرِ علے و فاطمہ ای نادر اتنی کم
رحیل نے نکاح پڑہا آکی بیاہ مین

مجتث مخبون مقصور مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات

رہا جو نعت نبی کا شعار ہولی مین
١٨٦ ہوئی نہ مجھسی خطا زینہار ہولی مین

کوئی پری ہو اگر ہمکنار ہولی مین
تو اسکی سال ہو دو بہار ہولی مین

ہوا جو زرد مرا جسم زار ہولی مین
بسنت کی نظر آئی بہار ہولی مین

رقیبونکو نہ پلایا کرو شراب بہت
کہ مستونکا نہین ہے اعتبار ہولیمین

ہوائی تنکے جہوکی اگر یہین آئے
عبیر تنکے اُڑیگا غبار ہولی مین

کیا ہی وعدہ تو پہر بزم رقص مین آنا
نہ کیجیو مجہی تم شرمسار ہولی مین

بسنت کا ہے جو وعدہ اوسے وفا کرنا
وصال کا ہون مین امیدوار ہولیمین

سفید پیرہن اپنا اتار دی للہ
بسنتی کپڑی ہون اے گلعذار ہولیمین

نہ تاک بہی مجہی کچہ لطف اوٹہیگا امید
مری طرف سے ہی اونکو غبار ہولیمین

ہمارے گہر مین اتوار نیگی راہ اگر ہولی
ہین مست ڈولی کی والی کہار ہولیمین

مجھے جو قمقمہ مارا تو کر دیا بسمل
عجیب رنگ سے کہیلی بہار ہولیمین

ہی دو آتشہ و عطر و پان و دستہ گل ۱۳
عجیب لطف پر اب ہین یہ چار ہولیمین

۱۸۷

یہ رنگ پاش ہوئے ہین وہ آج ای نادر
ہی فرش بزم طرب لالہ زار ہولیمین

امت نبی کی ہوگی نہ داخل عذاب مین ۱۸۷
رحمت کے التجا ہی خدا کی جناب مین

مطرب بسر نہ آئی زیادہ حجاب مین
پردہ وہی ہے بس جو ہے چنگ و رباب مین

یوسف ہے تہی جو رکہتی تہی رخ کو حجاب مین
روپوش آئیے نہون ہرگز نقاب مین

ہین لطف زندگی کی شراب و کباب مین
توبہ بہی اک گناہ ہی عہد شباب مین

ج منظور قتل ہی جو غمخوار کا انہین
تلوار کو بجہاتی ہین وہ شور آب مین

ج اونکا لگا جو ہاتہ تو پرواز کر گئے
منقوش جو طیور کی صورت تہے قاب مین

ج آنکہین مرے لگا کی کرو سیر ہر طرف
جالی کی احتیاج اگر ہو نقاب مین

پردہ مین تم ہو اہل نظارہ ہین مستفیض
چہنتا ہی تو نور تمہاری نقاب مین

ج چشم گہر فشان سی ہین کیون اگر کبہی
بارش کی کیون اثر نہون مردہ سحاب مین

ج تقلید رہ نمین کری پیر تو ہی یقین
بیدار رہ ہو چشم سفید سحاب مین

ای شہسوار جا نمین اپنی نکر شتاب
پیر اچہی پا ہی عمر روان ہے رکاب مین

[illegible]

سر لگی جلبی زینت شتر کے ہے مرا
پیدا ہی شکلِ حلقۂ ماتم رکاب مین

ای تیر افگن آج جو زہ کھینچتے ہین تو پاتون
نقشہ ہی برجِ قوسِ فلک کا رکاب مین

دلسوختہ نہین ہین اگر سالکانِ آب
خنجر کی شکل ہوتی ہے نمایان حباب مین

آنکھون سی گر گئی ہین جو اوس بحرِ حسن کی
آنسو نہ تنگی ہم کسی کی چشمِ حباب مین

ساقی مکدر آج ہی مجھسی یہ جل گیا
ہی جو غبار دامنِ موجِ شراب مین

ہی کثرتِ شراب سی جسمِ ضعیف زار
تنکا پڑا ہی لطمۂ موجِ شراب مین

دعوی کیا ہی اوس کفِ پا نے جو نور کا
جہان مین یہی ہی مثلِ قمر آفتاب مین

وقعت نہین ہی غیر کی بارگہ
کیا قدر شپرہ نظرِ آفتاب مین

کیا کامل العیار ہین زیور حضور کی
ٹانکا لگا دیا ہی زرِ آفتاب مین

مضمون جو لکھی ہین پریشانیون کی آج
شیرازہ تک نہین ہی ہماری کتاب مین

لکھتا ہون حالِ گریہ سفینہ نہ ڈوب جاے
پشتہ ضرور چاہیے میری کتاب مین

ہوتی نہین بغل سی جو اوس طفل کی جدا
کیا جانین کیا طلسم ہی اوسکی کتاب مین

اس خاکسار کی ہی یہ خواہش دمِ سفر
مٹی ہو میسر صرف تری ہی تراب مین

ہان تو سوال اصل مین کہنا محال ہی
وہ تو نہین ہے کہہ نہین سکتی جواب مین

وقتِ سوال کم سخنی کی سبب نہین
دیتی ہین لب جواب تمہارے جواب مین

غفلت مین یہ تصور ہون شوق نے وفا مین ج
پیدا نہین نظیر بھی تو میری جواب مین

کی ہی جو عمر صحبت زندہ دلان مین نشاط سے ش
مردونکو دیکھتا ہی نہین عین مدح امین

ہون رنج و غم مین صحف خسا چوم کر
۲۹ فلک نواب نے مجھے ڈالا عذاب مین

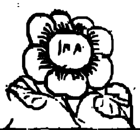

نادر کی جو عدد مین تہ ذوالفقار ہون
یہ عرض ہی علی ولی کی جناب مین

یاد رہتی ہی نبی کی دل شیدائی مین
۱۸۸ مونس جان حزین ہی یہی تنہائی مین

اسقدر محو نہون آپ خود آرائی مین
داغ لگ جائے نہ آئینہ یکتائی مین

تیری قلیا انکو دعوی ہی مسیحائی مین
باتین بتون سی کری آ ہی عجب گویائی مین

خود تو نکا نہوا اور کیا رام او نہین
شک نہین ہی دل دیوانہ کی دانائی مین

نسل آدم سی ہین کیونکر نہ جھپی گی تیان ج
ترک خست ہے مری ورثہ آبائی مین

یون تو جو بن کی نظارے کبھی ممکن تھے
جسکے طالب تھے وہ آیا نظر انگڑائی مین

قیس سے مجکو تو نسبت نہ دے اے لیلی دلا
فرق ہوتا ہے بہت شہر و صحرائی مین

سامنے نام ملوا انکھونکی باعث تیرا
شہر ہوتونکی بدولت ہین مسیحائی مین

ہی فراوانی حسن ایسے ہی ماشاء اللہ ج
کہ سماتی نہین چشم تماشائی مین

پیرہن جلسی کبستی نظر آیا ہے ترا
سرسون پہولے ہوئی ہی چشم تماشائی مین

[illegible]

چہتر شاہی ستر سوریدہ پڑیدا جو پھرا
پڑ گئی تب سے عجب آفت بالا مین

تیز زبان شکر مین حلاوتین ہوتا لایب
دخل ہوتا جو لب زخم کو گویائی مین

ہاتھہ اوٹھاتی ہی لی وتہا ہاتھہ جیا اوسکا
واد حسن ہی آیا کی انگڑائی مین

ہو گیا وہ بھی تمہارا نہ ہا کوئی انمیں
دلبھی سم کرتی تھی باتین سک تنہائی مین

کیون نہ دلسوز کہون شمع لگن کو اپنا
ساتھہ دیتی تھی وہ ہر اک شب تنہائی مین

پتلی سر جلے کے آنکھونکی نہ نینگی کدن
جو سیاہی ہی ہمارے شب تنہائی مین ۱۷

۱۸۹

طعمۂ تیغ ید اللہ عدو ہو یا رب
فتح نادر کو ہے معرکہ آرائی مین

۱۷

۱۸۹ جاری ہی قلم نعت سے کائنات مین
کشتی روان ہو جاتی ہے بحر نجات مین

جان بخش ہونگی لطف ہین پس گلکی باتمین
خوبی ہی اور کون سی آب حیاتین

خبر وصف لب مینی تجھین کہیہ گیا کلام
مجلسی اولجہتی ہین وہ عبث بات با تمیز

عہدہ برا ہو کیا کوئی اوس غنچہ دہان سی
شاخین نکالتا ہی وہ سو ایک بات مین

کیا میٹھی باتین مین لب شیرین کی واہ واہ
شامل نبات آگئی ہی بات بات مین

شیرین ادا سو نیر اونھین اپنی ناز ہی
شاخین نکالتی ہین وہ شاخ نبات مین

محزون ہی نالہ سر خار سے سوا
ہم تم جدا ہوئے ہین جو فرقت کی راتمین

شمع لگن گواہ مری بیکسی کی ہی
پروانی پاس آئے نہ فرقت کی راتمین
تھا حفظ ہمکو رحلی کتابی جو شام سی
قرآن مینی ختم کیا ایک رات مین
کرتی ہین غیر زلف سیہ کی نظارے یون
خفاش جیسی تکتی ہین کالی رات مین
افشان چھڑکی زلف سیہ پر جو آپ نی
جگنو چمکتی آئی نظر کالی رات مین
زلفونکی بال کھولدئی اونسی تا کمر
آئی نظر نہ ناف ہمین کالی رات مین
وعدہ کی شب جو آئی تو زلفونکو کھولکر
حاصل ہوا وصال اندہیاری راتمین
روتا ہون یاد کرکی مین زلف سیاہ یار
بارش کبھی جو ہوتی ہی اندہیاری راتمین
لکھتی ہین تیغ ابروی جلاد کی صفت
خون جگر پڑا ہی ہماری دوات مین
لکھتی ہین وصف چشم سیہ کی جو ہم قلم
ہو مردمک سی بجا سیاہی دواتمین
رجحان ہی خامہ کو گلکی قلم سی ہے
ظاہر ہی شکل غنچہ سوسن دوات مین
سیمین تنونکی مدح اگر لکھتی ہین کبھی
حل کرکی ڈالتی ہین طلا ہم دواتمین
مدہی رہا ہے اسکو لگی پانیکی سبیل
پیاسا جو ہو تو آکی پیی اس فرات مین
وہ نقد بوسہ جسنکی نہ حیرت دینگی کیا
دینار رائج جو بخشین وہی زکات مین
بادہ بجای آب ہی بجای غذا کباب
یہ دونون انتخاب ہی کائنات مین
لیتی ہی بوسہ لب جان بخش تب جان دی
تھی تشنگی تو ابھی چشمہ آب حیات مین

جو حسن قامتِ رعنائی ہی وہ مخفی نہو کبہی
چہپتے نہین ہے آنکہ مژہ کی قنات مین

۲۵

ساقی رباب بادہ گزک عطر پان پہول
کاٹی شب وصال انہین پنج سات مین

۱۹۰

یارب دعا یہ نادر خستہ کی ہو قبول
حاسد خراب و خستہ رہیگا تمام تیر

۲۵

آدمی کو وصل جو ہو خوبی تقریر مین
کہولی لبِ نعتِ رسولِ صاحبِ توقیر مین ۱۹۰

تشنگی ہی شرع کی مُہ بہی مری تقدیر مین
آب گو لیتی ہی لہرین ہر کی شمشیر مین

یون شکن ظاہر ہی ابروے بتان پیر مین
بال آیا ہی نظر جس طرح سی شمشیر مین

پہرتی پہرتی تہو تنگ آیا ہون اے جنون
گہر بناؤنگا مین اپنا خانۂ زنجیر مین

کون ہی جو مبتلاے الفتِ گیسو نہین
سیکڑون دل آئی ہین یا بند مین زنجیر مین

کیون نہ وحشت ہو زیادہ دلکو اپنی اے جنون
در نہین روزن نہین ہے خانۂ زنجیر مین

سامنے آئینگے مجکو نظر وقتِ جنون
دیکہا زلفونکا جو ہوگا خانۂ زنجیر مین

ابرو و مژگانسی کن طرح نسبت دونونکو
نوک نشتر مین نہ ایسی ہی نہ خم شمشیر مین

عقدۂ مشکل کسی سی وا نہین ہوتا کبہی
جوہر ایسا کب بہلا ہے ناخنِ شمشیر مین

دیکہو کیا اندیشہ ہے اہل عبث ہنگام قتل
جان جائیگی عدم کو سایۂ شمشیر مین

عاشقونسی جو اداسی وہ رنا نہین مد نظر
وجہ کیا ہی کیا سبب جو پر لگی ہین تیر مین

فائدہ اوسکو نسیم صبح سی ہوتا نہین
جان ہے تن مین نت پہلوین سی اُس آفت نگار
باطہار جان جاتی ہی عدم کی سیر کو
کام کب آئینہ سی کہتا ہے قاتل وقت ذبح ج
سر الف وار مین جو کر نہین سکتی جدا
کب وہان سنگ کے او تیری شبیہہ دل درست
جو کہ ہین اہل تحیر رنج و غم سی ہین بری
نہی آنکھون مین نہ تیر باندہتا قاتل اگر ج
ہی تصور عشق مین کامل ہمارا اسلئی
سیر دل عشق لب و دندا سے لی اسقدر
کیون کرین فکر ملاحت صفت دندان و عقیق
جو مدد سے تیشہ کی فرہاد لاتا کہود کر
ہو مہوس کفش بردار بتان سیم تن
شعلہ سی صدمہ ہوا ہے سخت گیرونکو ہنوز
مالک ملک سخن کہتی ہی تمکو سارے خلق

۲۷

غنچہ پیکان جو آئے ابرو کمان کے تیر مین
صید نو ہو گئی وحشت کی اک تیر مین
ہم نہایا کرتی ہین آب دم شمشیر مین
دیکھہ لیتا ہی وہ منہ آئینہ شمشیر مین
کچھہ نہ کچھہ بل پڑ گیا ہی آپ کی شمشیر مین
کہنچ سکی نقاش سی کب وہ کمر تصویر مین
اشک آئی بہہ نہ دیکھی ہین تصویر مین
بند آنکھین کہنچنا نقاش کیون تصویر مین
پا آتا ہی نظر آئینہ تصویر مین
ذائقہ شکر مین ملتا ہی نہ لذت شیر مین
جو کہ نادان ہین ملاتے ہین نمک وہ شیر مین
ڈوب مرتا شرم سی پرویز جو بھی شیر مین
خاک چھانی خاک ہاتھ آیا نہ کچھہ اکسیر مین
کب بُرا چھالا حرارت سے لب گلگیر مین
ہی زمین شعر گویا آتی جاگیر مین

۱۹۱

یہ دعا ہے ناو خستہ خدایا کر قبول
تو جزا لے سب امور حاسدلی پیر مین

مجکو پہونچا ہی خدا جلدکی ایوانون مین
حشر تیرا ہو میہر کی ثنا خوانون مین

سمجھے حیوان ترے کہونٹکو حیوانون مین
او مین جو چال چلن مین تھین انسانون مین

قیس نے پایا سبق جسکی دبستانون مین
طفل مکتب ہے تو آنو ہی دیوانون مین

وصد فصدا ولی کہولی جو کبہی لیلی کی
جوش زن خون ہو آقیس کے شریانون مین

گل نرگس مین لبسا ہے جو گلو رنگی چہپی
آنکھین ہین ساختہ عاشق کی لگی پانون مین

عاشق وبت کی ہین ہفتاد و دو مذہب سے جدا
ہندو مین ہی یہ ملت نہ مسلمانون مین

شامیانہ ہے نہ چادر نہ کفن ہی نہ خطوط
سروسامان تھین لے نہ ہم سفر سامانون مین

ہو گی کسنی سر بازار یہ بے ہیلی ہے
سر مین سلطان صنعت نقمہ دکانون مین

گلگشت مین اولیٹی نہین تخسی جو لقاب
[illegible] ہین شاید کہ وہ بیگانون مین

وصل معشوق کسی عاشق شیدا کو ہوا
ایسی باتین تو سنی جاتی ہین افسانون مین

اے برہمن بسیر ایسی ہین شنید ہمتو
تیری زنار کی پھندے ہین گریبانون مین

بعد توبہ نہ میکشی کی ہی وہ رندین ہم
توڑین پیمانون کو فرق آئی نہ پیمانون مین

دو دو اسوا سطی رکہا مجہی آبادی سی
گنج کو دفن کیا کرتی ہین ویرانون مین

گھر اشتیاق سے کرتا ہمین جنت کو بلی
تولتی ہین او سے ہم انکھونکی نیرنومین

پیرکی ثنا سی عنادل وہی سلجہاتی ہین
زلف سا سنبل اگر الجہی گلستانومین

صاعقہ کو مدہ رہا ہے یہ سینہ بدن مین
اونگلیان جلوہ نما پاکہین دبستانومین

یار سے کہا ہمین آ ساقی اوتار اتولی
کشتی بادہ جلی گو تری میخانومین

کشت امید مین غیرونکی برسے لے پڑہین
یہ جو جہالی نظر آتی ہین سرکانومین

گھیر مین اوس بحر کرم نی جو قدم رنجہ کیا
آگیا پانی ہری سوکھی ہوئی بانومین

الف لیلا کی کہانی کوئی مجنونکو سنائے
۲۱ تاکہ آوارہ پہرے وہ نہ بیابانون مین

۱۹۲

بیت نعت نبوی مین جو لکھی ہی نادر
ہو وہ لاریب سا خلد کی ایوانونمین

۲۱

۱۹۲

نعت نبی سے کیا دل ہی روشن تن
واللہ یہ ہی اک شعل احسن

بر مین نہ آیا وہ شوخ پر فن
ہی غم سی میرا صد چاک دامن

مستی سے رنگت نے شکل لب
دیکھی نہ ایسی گلہای سوسن

فرقت مین تیرے ہے جوش سودا
تاکہی گریبان سے چاک دامن

ایسا کیا ہے در بند تو نے
رکھا نہ رخنہ کوئی نہ روزن

دیر و حرم مین کیا جائین ای بت
تیری گلی ہی ملجا و مامن

کوچہ مین تیرے آئی جو ای گل
صیاد و گلچین دونون ہین ظالم
دکہانہ ہوئی نرم اوسکو ایدل
کیونکر سہینگے اب جان غمسی

״

صحرا نہ بہایا ہمکو نہ گلشن
پہونکینگے تیرا بلبل نشیمن
دل ہی تہو نکا یا سخت آہن
جو دوست تہا وہ اپنا ہی دشمن

۱۹۳

ای نادرا تبوسے ورد غم مین
ای وا دل من ای وا دل من

״

غیر ممکن ہے کہ ذکر مصطفی ہو مین نہون
بزم میخواران مین قلقل کی صدا ہو مین نہون
غیر ہو بزم طرب تو دلربا ہو مین نہون
اپنی ناکامی ہی کی لئے داغ ہی ای مہ لقا
رشک سے خون جگر کہاتا ہو مین ملتا ہاتہ ہون
کیون عزیزو لیجے حیرت دل حیران نہو
شغل سے ہی کی ہو ناکامی مجہی دیدار سے
آپ کفش نوکرین جسوقت اپنے زیر پا
پہر جو جفا کا ہو تو تم ہوگی شریک

۱۹۴

سب کے لب پر نعت ہو مدح و ثنا ہو مین نہون
ابر ہو برسات ہو ٹہنڈی ہوا ہو مین نہون
پہر مری غیبت مین خدا جانے کیا ہو مین نہون
غیر تیری بزم عشرت مین رسا ہو مین نہون
پاؤن تک اونکی رسا رنگ حنا ہو مین نہون
انکا آئینہ صورت آشنا ہو مین نہون
یار طور بام پر جلوہ نما ہو مین نہون
وائی ناکامی کہ دشمن زیر پا ہو مین نہون
غیر ممکن ہے جہان ذکر وفا ہو مین نہون

[illegible]

سایہ کی مانند تنہا ہون ہمیشہ ساتھہ تیرا
کب یہ ممکن ہے کہ تو ہی لے رہا ہو مین نہ ہون

صاف ہون محو تحیر کچھہ سبب کھلتا نہین
آئینہ مجلس مین ہے یا اہل صفا ہو مین نہ ہون

ساتھہ اشارہ کی پہونچ جاؤن ذرا وقفہ نہو
غیر ممکن ہے کہ جب تم مجکو چاہو مین نہ ہون

اور جا بجا نازیون کی غیر کرتا ہی فضول
یہ نہین ممکن کہ تجہ پر فدا ہو مین نہ ہون

پایمالی مین نہ نے کرتی ہین حضور اتنو دریغ
غیر پاؤنکی تلی تو سرمہ سا ہو مین نہ ہون

گل کھلی ہون جیہی بلبل کی ہو سیر چمن
یار ہو گلزار ہو لطف فضا ہو مین نہ ہون

دلکی حسرت سب نکالین وصل سی ہو کامیاب
حلقۂ اغیار مین مہ لقا ہو مین نہ ہون

خاک صحرا کی اڑاؤن مین ہو جوش جنون
اور اونکی کوچہ مین باد صبا ہو مین نہ ہون

١٩١ اپنی ناکامی پہ اے دل حیف آتا ہے مجھے
غیرون پہ انکی افسوس ہے اونکی جفا ہو مین نہ ہون

١٩٢ یاور خستہ سے تو ہرگز نہ دیکھا جائیگا
دشمنونکا دور جسجا آے خدا ہو مین نہ ہون ١٩

١٩٤ وصف غیر سی ہاتہہ آئین جو بہار چوڑیان
اپنے پہ دلسی اوتارین ہنسی ساری چوڑیان

جب چڑہینگی ہاتہہ اونکی بہاینگی پیاری چوڑیان
چاندی سوتے سے بہتر نگی ملی ری چوڑیان

صانع قدرت نے ہاتہونسی بنایا ہے انکو نیز
چوہتی ہین جبہ روا گر تمہاری چوڑیان

عکس نے مین اگر پر جاے دانتونکا کبہی
موتیونسی ہون مرصع سب بہار چوڑیان

خم ہوا پہونچا کلائی مین پڑا بل اسی پر کسلئے پہنین یہ تونے تمہاری چوڑیان
تیغ و خنجر کیا اوٹھاوگی ہمارے قتل کو ہاتہہ سے اوٹہتی نہین ہین جبکہ تمہاری چوڑیان
جیمین آتا ہی کہ سینی کو بنا مین اپنی داغ ہاتہہ گل کہاینکو جو آئین تمہاری چوڑیان
دست نازک کب تمہارے سے لگی تہی انگلی ہاتہہ دیکہہ کر ہین حلقۂ حیرت مین سارے چوڑیان
کیون نہ دعوے مین صبح پوشش بنو جائین بند لاکہہ پہ نو ریزہ بہار ہین تمہارے چوڑیان
پان کہاو مسی ملو سرمہ و مہندی لگاو گو کمی رہی ہاتہہ مین نہ ہون پیاری چوڑیان
ہمنی تو مار سیہ دی تہی نسبت ہے کالی ہاتی ہین ہمین ناحق تمہارے چوڑیان
رقص مین گرم ادا ہو کر ہلائی ایسی ہاتہہ ٹنکیان شعلہ نہ تہی گلکی تمہاری چوڑیان
سنکے خوش ہوتے ہین کیا اونکی دو کہہ میرا بولتی جاتی ہین ہنگام سوارے چوڑیان
لو یہ اجنبی ونکا کیا دست نازک سے اوٹہی آسی جہلی گری یہ ہو ستاری چوڑیان ١٥

❖

جب لکر قافیہ پڑہتا ہون اسی نادر غزل
رنگ کہلاتی ہین کیا کیا پیاری چوڑیان

ہری ہاتہون مین کہلتے ہین دہانی چوڑیان ١٩٥ ویسی کب خوش رنگ ہوتی آسمانی چوڑیان
تم تو ہو ان پر کہنا و سر مین دو کنگہی کرو عید کا دن ہے بدل ڈالو پرانی چوڑیان
لاکہہ ڈہونڈہا فکر کی فرمائشین لوگون سی کہین نکلین قنوج مین اسکی نہ ثانی چوڑیان

حلقہ حیرت مین لائی ہے سیاہی رنگ کی
عاشقونکو ہین بلاے ناگہانی چوڑیان

ہاتھہ ملتا ہون کہ پیارے ہاتھہ ہون خالی ترے
اے پری ہین زیب نو جوانی چوڑیان

قاتل عالم ہی اشک پر تیرا سنگہار
حلقہ حیرت مین لائی ہین پانی چوڑیان

کب کر دکھلاتو جلوہ دکھیگا فرصت اپری
تیری ہاتھونکو جو گرتی ہین گرانی چوڑیان

بام پر جلوہ نظر آتا نہین اونکا مجھی
طور سی سیکہہ آئی ہین کیا لن ترانی چوڑیان

جھلکی شب ہی نہ آشنا بھی محل رشک عرق
ہاتھا پائی مین نہ ٹوٹی ہون ہماری چوڑیان

سانپ حلقہ سے نسبت دیتی ہی لب اونہین
جوڑ ہی کرتی ہین مجھپر بدگمانی چوڑیان

دونون جانب کو سے نہ بند ہوای سیم تن
لطف ہوگا جو سر ہون درمیانی چوڑیان

قبر مین تسکین فرنگی واسطے ہی آرزو
ہون کفن مین سینہ پر اونکی نشانی چوڑیان ۱۴

۱۹۶

دوستو مین ایک لائے فرمائش اپنی ہاتھ جوڑ کی
پہنی ہورون کین سر و دوش سیاہ چوڑیان

۱۳

۱۹۶
پہلے تو دلکو پاک کرین پھر وضو کرین
نعت نبی مین تب شعر گفتگو کرین

عشق بتان مین پاس ہی کیون گفتگو کرین
ابرو کو فرض آیہ لاتقنطو کرین

ظاہر مین در جو سے یہ لالہ رو کرین
غنچہ مین میرے دلکی جگہہ شگل کرین

آنکھین تجھسو مین کہین آبرو کرین
آنسو نہین ہین تو جاری لہو کرین

[illegible]

بولین ہنسین گلی سی ملین گفتگو کرین
پوری وصال مین وہ مری آرزو کرین
ہم جز کباب و بادہ نہ کھائین نہ کچھ پئین
ہر چند وہ خطاب کلوا واشربو کرین
ہو کا نیک مین نہ خلل انقلاب سے
حاصل وضو ہو صفا جو قلب و ضو کرین
جو ہمرہی ہین انکو تکلف سے کام کیا
تصویر کی قبا مین نہ ہرگز رفو کرین
چارہ گری اسکی کسی منظور ہے
ہم وہ ہین چاک پردہ سوزن رفو کرین
باقی ہین صورت رگ گردن قریب تر
کس کیلئے تلاش تجھی کو بکو کرین
وہ اک کتاب مین نہ سمائی یقین ہے
تحریر کیا صفائے بیاض گلو کرین
جوش بہار ابکی برس ہو تو دیکھئے
کیا کیا شجر نگینونکی اندر نمو کرین
سوگند انکو دی ہی شہادت نے شوق تیز
میرا لہو پئین جو نہ جاری لہو کرین
رونے مین جو خیال ہو زلف سیاہ کا
پیدا مثال در نجف اشک ہم کرین
بجلی کہائی ہاتھہ ہو جو ہم کند ہو چھری
درپیش ذبح ہونیکو جب ہم گلو کرین
ای ترک تو جو خنجر ابرو کبھی دکھای
لی موت سر کٹانیکی سب آرزو کرین
لائی تھی ساتھہ ساتھہ ہی لیجائیگی اسی وہی
کیا داغ دلکو ہم ای لالہ رو کرین
چاک دل و چاک جگر چاک پیرہن
جو اک جگہ ہو چاک تو اسکو رفو کرین
کیونکر حرام موت نہ غیرت سے نہ مرون
غیر انکو وہ حلال مری روبرو کرین

یہ قدرت خدا کی تماشی ہین آپ تو ۲۳ تم بی نیازیان کرو ہم آرزو کرین

۱۹۶
ای نادر آل پاک کا ہی فرض حب
لازم ہی سبکو پیروی اگر ہو کرین
۲۳

۱۹۷
خم ہون تسلیم ہی مین سر زانو دونون
اکرم و رحیم کی ہین نعت مین پہلو دونون

کرتی ہین پیش نبی آپ کے گیسو دونون
سانپ تہے میری لئی نگہنی کہو دونون

دل جگر چہین گئی ہین آپ تب بازو دونون
کیا ٹٹولون کہ ہین خالی مرے پہلو دونون

زلف سرا اور ہی عارض حسن خوشبو دونون
ہین معطر گل گلزار سی زانو دونون

آزماتا ہی رقیب آج محبت وہ ترک
آکہ سر رکہین تہ تیغ مین ہم تو دونون

سامنے خط کی ہوئی سنبل و ریحان جس وقت
ہو گئی شرم و خجالت سے لجالو دونون

کر لیا چشم نے مردم مین مرے دلکو جو شکار
صید افگن ہین ترے چشم کی آہو دونون

قد طناز کی جلوے کو دکہا دی اک گل
سرو و شمشاد ہین مشتاق لب جو دونون

پہولکی شکل ہین ہر چند بظاہر رو خور
پر حقیقت مین نہین گلکی ہی ہین خوشبو دونون

سنبل مشک ملا ہی جو خوشبو مین ترا لطف کیا
شاخ گلشن ہو جو سنکہی کہین لبو دونون

تیرے رخسار نہ مین لطف یادو شبلو
کیا کہلی ہین مثال گل خوشبو دونون

سنگ سوداگری بیت ہے اک خال سیاہ
طاق کعبہ سی نہین کم ترے ابرو دونون

خال مطلق ہی تو ہے قرآن رخ مد بینی
آیت مصحف خوبی ہیں وہ ابرو دونوں

رخ ہی سرچشمۂ حسن اے صنم جو تیرا
موج دریائے لطافت ہیں وہ گیسو دونوں

کچھ فسوں ہے نہیں چلتا ہی کریں کیا تدبیر
مار جادو ستی نہیں کم تری گیسو دونوں

کرتی ہیں وصل کی اقرار کو ابہام میں آپ
نکلیں تا رستی وکدرتے پہلو دونوں

کر میاں یاد شب وصل کی تب آتے ہیں
سر جب ہجر میں ہو جاتی ہیں پہلو دونوں

کبھی دیتی کبھی پائیں تو نہیں دیتا ہوں جگہ
وصل کی رات میں آباد ہیں پہلو دونوں

کشتۂ ہجر جو ہوں میں تو کفن میں پس مرگ
یہ جریدو ستی ہوں جا مری پہلو دونوں

اک طرف ہو رہا ہے یہ دل گمراہ آخر
کفر و دیں کی یہ بچائی گئی پہلو دونوں

ہمنشیں کیا ہے یہ وہ ہجر کی شب میں ایدل
بیٹھتی تھی جو دبا کر مری پہلو دونوں

دل سلگتا ہی تو جلتا ہی جگر وقت تمیز
تو نہیں پاس مگر گرم ہیں پہلو دونوں

ہاے اغیار کی پہلو میں وہ سوئی شب کو
رہی بیکار مری تکیہ زانو دونوں

تلوے سہلانے کی غیروں نے اجازت پایا
یہ بیٹھی رہتی ہم ہجر میں زانو دونوں

۱۶۸
شوق سی ناز ر تحفۂ قرآں سے مصحف کا ہجد
دل و جان میرے ہیں سرگرم تگاپو دونوں
۲۵

ابرو و صنم نے پھرین تیغ سپر دو کہمیں
۱۹
اب محراب کو دیکھو ہی ہمیں مہ پیمین

ہی یہ اندھیر اگر جانب اختر دیکھین
اوسکی رخ پر جو بہار خط اخضر دیکھین
جب ہوے ظاہر کہ مین غون رار و خمیدہ گیا
ساقی اغیار کو دی می کی پیالی بھر کے
دیکھنا آئینہ کا جھکو نا دلی سے
مین یہ جانون کہ کھنچا خنجر بران سیر پر
ہم ہین جو سرکش خمخانۂ الفت ایدل
نامہ بر جان لین عشاق ہمارا اوسکو
اونکی فرمائش کرین ور یہ ہوتا ہے یقین
خوئی داغ قمر محو ہو دسی ای ماہ
اوتری کیونکر نہ کمان مہ نو کا چلہ
غیب دانونسی سنی ہی ہمن تنگ کی مدح
نارسی تیرہ کی محسوس کبھی ہو سر گر

کیون نہ خال رخ پرنور کو شب حتر دیکھین
سنبر و گل کو نہ پھر آنکھہ و ٹھاکر دیکھین
کسی آن پہ جو انگشتۂ خنصر دیکھین
پاس سے ہم طرف شیشہ و ساغر دیکھین
اونکو ریا ہی کف دست منور دیکھین
ہیری جانب جو وہ ابرو کو چڑھا کر دیکھین
آنکھین تھر آئین جو جالے کبھی تنہا ساغر دیکھین
لی پرو بال اگر کوئی کبوتر دیکھین
خاکی طرح جو مجھکو سر بستر دیکھین
جلوۂ خال سیہ جب سر زنجیر دیکھین
اپنی ابرو کو اگر آپ چڑھا کر دیکھین
پر ہو سامنے جو شئی اوسی کیونکر دیکھین
جسم لاغر جو مرا وہ سر بستر دیکھین ۱۵

در کہ حق سی یہ ہے اپنی دعا ای نادر
تیغ کی نیچے سر حاسد خودسر دیکھین

۱۵

اب پڑا دل جو سپہر کی تمنا مین عزیز
تجکو حسنت کی کرد و تپی صد آمین آئین ۱۴۱

دلبرانہ سے طرح وفا مین آئین
اوس ستمگر کو جو آئین تو جفا مین آئین

بالیان اوسکی پہنکر جو بنا مین آئین
بجلیان چمکین نظر کالی گھٹا مین آئین

مرض عشق سے کیا خبر ہے طبیب عاقل
کام اونکی نہ دوا مین نہ دعا مین آئین

نفس عالم و یا مین جو چھوٹا سروکار
خواب مین بھی نہ مرا آگی یہ بلا مین آئین

خلد کا شوق نہ اسی حور ہوا پھر دلکو
تیری کوچہ مین جو جنت کی ہوا مین آئین

پیرہن دیکھی جو پہلکاری کی انگل تیرے
خوش نہ گلشن مین مجہی گلکی قبا مین آئین

مست بادہ کشی کو ہوئی جسدم مینخوار
جہوم کر باغ مین کیا کالی گھٹا مین آئین

کثرت جرم و معاصی کو خدا نے بخشا
کام آخر کو مری تیرے خطا مین آئین

آگی عریان بدنکی نہوئی کوئی پسند
گو مری واسطے بن نیکی قبا مین آئین

شربت وصل کی خواہان جو بیمار تیرے
راس اونکی لئی ہرگز نہ دوا مین آئین

اوس پر رو کی جو تجھی یاد تو آنکھین پھیرین
حورین فردوس کی گو دامنی ہا مین آئین

جی اوٹھی مردہ صد سالہ لحد کی اندر
تیری گھنگروکی جو کانونمین صدا مین آئین

تیری لبس خوردہ عادت تھی تو غربت نہ ہو ۱۵
من و سلوی بھی تو کو بزہ غذا مین آئین

کی بدی تا در حقیقت سے تو حاصل یہ ہوا

سحر جادو پر آخر کو بلائین آئین

روضۂ چشم رسل سی چار آنکھین ہو گئین ۴۰ طالع بیدار سان بیدار آنکھین ہو گئین
جلوۂ یک پردہ نشین سی چار آنکھین ہو گئین نصب جا روزن دیوار آنکھین ہو گئین
ازرار الیسا مین وہ بازار آنکھین ہو گئین عشق مہ چشم یار مین بیمار آنکھین ہو گئین
ہیچکارہ ہین چپکار صاف آنکھونکی حضور کیا شکار افگن تری ای یار آنکھین ہو گئین
مردمک گان اشارہ سرمہ ہین یون جا بغضب لوٹتی ہین سیکو جس سے چار آنکھین ہو گئین
میٹھی چھریان ہو رہی ہین ابرون سینی کٹار کشتۂ شیرین ادا نے چار آنکھین ہو گئین
ج چشم اشکو نہین محیط چشم سے دریای اشک تیر کی اس سیلاب مین کب پار آنکھین ہو گئین
سو گیا بلبل چمن مین خوف سے صیاد کے شیونکا کہٹکا ہو بیدار آنکھین ہو گئین
ج جا پڑی طرہ پہول نرگس کی جو رکہتی لی آج زیب افزای سر دستار آنکھین ہو گئین
ناتوانی بڑہ گئی ناطاقتی افزون ہوئے شاید آ گئی سی سوا بیمار آنکھین ہو گئین
ج اقربا بیمار کو اپنی سمجہتی ہین عزیز ابرو قمر کا انکو سند بار آنکھین ہو گئین
کون جالی زار پر آ گر بہاتا اشک آہ ہجر کی شب مین مرے غنچہ وار آنکھین ہو گئین
شاعرون نے جو سخن گوانکو باندہا شعر مین فی الحقیقت صاحب گفتار آنکھین ہو گئین
[illegible] چمن ہر روز کر آتی ہین جا جا طوف کعبۂ در کی تری زوار آنکھین ہو گئین

[illegible]

اوسکی خشتون کیا پہر ایک تجہسے پہیلیا
ہی متاع نیک لگاتا ہی بہ عدن مصلحت
شرم سب باقی نہیں ہے کیا ملا اوسکی آنکھہ
دور سے نشہ کی تری ہی مین اتنی جو ادہر ایلا
نشہ مے اون کیا تبدیل ساقی رنگ چشم
چشم آہو چشم جو چشم عبہر چشم دام
یہ ہوئی کثرت نگاہونکی کہ مانند نقاب
خال نقطہ تا مرکز دائرہ خط آپ کا

کج نشان ابروے خمدار آنکھیں ہو گئیں
چشم بد دور اتنی دوستی چار آنکھیں ہو گئیں
دیدۂ عینک سے اتنی چار آنکھیں ہو گئیں
ہی تبو کیا صاحب زنار آنکھیں ہو گئیں
آگئی تو ابلق تہین گلنار آنکھیں ہو گئیں
ایک دو چار آپ تجہسے چار آنکھیں ہو گئیں
اوس پری پیکر کی پردہ دار آنکھیں ہو گئیں
۲۳ وقت گردش غیرت پرکار آنکھیں ہو گئیں

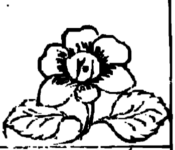

روضۂ شاہ نجف کو دیکھہ آئین سکر ہی
پیر مینا اتنا در دنبدار آنکھیں ہو گئیں

خم سدا کرتی ہین تسلیم کو اکثر پائین مین
ہوئی ہین انگلونسی ناچی جو ہی تیر پلکین
دشمن جان بن نہین آپ بت کافر پلکین
چشم مخمور کی چشم ہو شاید گر سر
کر میومنین نہ جہر کا او کی حاجب گز

۲۰۱ کیون نہ آنکھونسی ہون تاراج پیر پلکین
کرتی ہین ابر کو شرمندہ فلک پیر پلکین
بہوین تلوار نگہ تیر ہی خنجر پلکین
نہیں کہتے ہین مگر آپ کے ہمسر پلکین
اشک افشان ہون اگر آپکی در پر پلکین

نہیں دیتا ہے جگہہ کوئی تجہ تلک گہہ میں
پتلیاں آنکہوں کی ندر ہیں تا بہ پلکیں

لی کری پائی نظر جب نظارہ چشم
خار بندی کو ہوں آمادہ بقدر پلکیں

نظر تیر نہیں ہی مجھی کچھہ تیر سے کم
برچھیاں تانے کھچی ہیں نامرد لیے پلکیں

قافلہ لوٹنے کا قصد جو آنکہوں نے کیا
ہو گئیں دیکہتی ہی دیکہتی خنجر پلکیں

آنکہونسی چشم پریکو نہیں نسبت اصلا
قترہ جو رستی ہیں آنکی بڑہ کر پلکیں

تیری آنکہونکو جو لڑنا نہیں منظور نظر
رو بضعف ستہ ہیں بہر سنا کیونکر پلکیں

اسقدر آنکہونسی عاشق کو نہیں ہے کہٹکا
دشمن جان حزیں ہیں یہ ستمگر پلکیں

جب سے ہی طفلک قضا دیکہ مری چشم عشق
رگ جان لی لئی ہیں صورت نشتر پلکیں

چشم کی دید میں ہے پای نظر کو کہٹکا
۱۵ ہو گئیں ہے مرلی خار سی بڑہ کر پلکیں

روضہ شاہ نجف کو ہو روان اے نادر
کرین جاروب کشی صحن میں جا کر پلکیں

کیون لکہون کان جو ہے سو اے یار کا کان
۲۰۲ سنتے ہیں نعت ہمیشہ جو مرے یار کا کان

لطف پاتے ہیں جو زیر کاکل خمدار کا کان
سایہ بال ہما کو بہی ہیں انکار کا کان

غیر جو کچہہ کہتی ہیں سنتی ہیں اُسکو غور سے
تیری باتون پہ نہیں جہتے ہیں سنکر کان

نالہ و فریاد کرنیکو تو ہم آمادہ ہیں
ہین یہ بہرے اور سننے کی اسی تکرار کا کان

[illegible]

مجکو خالق نی کیا ہی جب حسن ملیح
کیون نہ پہرکان الٹ ہوتی سر ہی یار کا[ن]

نالہ و فریاد عاشق تو نہین سنتی کبھی
ہین مگر زیور پہننی کی لئی طیار کان

شش جہت مین مثل و نکہا ہو یہ ممکن ہی نہین
چشم بینی زلف عارض ابرو خمدار کان

حلقۂ حسرت مین آجائینگی ساری عشق باز
مس لگاتی ہی سیمین جب سی زنار کان

سندسے بالی جہمکی ہوتی بہاری بہار سجیلیان
کثرت زیور نہ کردی آئی انگار کان

رازکی باتین مین چلو تمین نہین ہے کہہ سکتا تہیز ۱۱
خلق مین مشہور یہ کہتی ہی دلدار کا[ن]

تازہ اشعار آئند تو منین کہہ بھی ہین بیشتر
ہین سمجھہ والونکی ای نظم در ہمین گار کان

۲۲ ۱۱

سیب سے بڑہ کی ہی گا ہی عجب شاداب ذقن ۲۲
سچ اگر پوچھو زمانے مین ہے نایاب ذقن

یار کا کیون نہ زمانے مین ہو نایاب ذقن
بنگیا عکس لب لعل سی شراب ذقن

جانبر عشق مین اوسکی ہو یہ امکان نہین
بنگیا دل کے ڈبونی کو گرداب ذقن

خوبیان اوسمین جو ہین مجہسی یہ پوچہی کوئی
سچ کہتا ہون مین جب پوچھتے ہین احباب ذقن

بیقرارونکو جگہ اوسمین جو دی ہی تو ہی
کہتے ہین سب کہ یہی شاہد ہے سیماب ذقن

ڈوب جائے دل عاشق تو تعجب کیا ہے
لب اگر ہین یم خوبی تو ہی گرداب ذقن

پیاسے کیونکر رہین جا سے نہ والی و سقی
سچ اگر پوچہی کوئی ہی چہ آب ذقن

فائدہ چاہنی مین ہے اوسکی نہین ابدل ۔۔ پیاسونکو کر نہین سکتا کبہی سیراب ذقن
منعکس ہے جو لب سرخ سے اوسکی ہمہ تن ۔۔ پہلے تہا سیب ہے اب غیرت عناب ذقن
غصو غصو اوسکی نخضین کہتی ہین عالم میرا ۔۔ لب ہین تشنہ لب زنا نہین تو نایاب ذقن

۲۳

چاہ زمزم اوسی کہنا ہی بجا ای نادر
یعنی آفاق مین ہے قابل آداب ذقن

۱۱

جز تبسم نظر آئی نہ بہار دندان ۔۔ دل نہ کیونکر ہو سمیر کی نثار دندان
در شہوار جو ہوتے ہین وہ چار دندان ۔۔ شوق سی ہوتے ہین ای یار نثار دندان
اوڑ جاتی ہی سوسن اوسی دم ای یار ۔۔ مسی مل کر جو دکہاتی ہو بہار دندان
کہلی ہو جاتی ہین گلشن مین اناروں کی بہی دانت ۔۔ پان کہا کر جو دکہاتی ہو بہار دندان
آبرو اونکی سبب سے جو ہوئی ہی حاصل ۔۔ در خوش آب ہین سب شکر گزار دندان
آبرو جنکو کہ ہی بحر جہان مین حاصل ۔۔ موتیونمین بعضین کرتی ہین شمار دندان
آج سی عشق نے ہے بعضین مجہی اون دانتونکا ۔۔ عمر گزری کہ ہون مین سینہ فگار دندان
موتیونکو نہین گنتا ہی کوئی مثل خذف ۔۔ تمنی حسد سے دکہائی ہی بہار دندان
بوسہ لی تہا آئی شب وصل جو اونکا لیا ۔۔ ہم نہ کس طرح سے ہون شکر گزار دندان
آبرو جنکہ ہنر اک کو وہ دیا کرتی ہین ۔۔ کوئی کس طرح سے ہو شکر گزار دندان

ہوئی جب داستانِ میر کی تمہید ای نادر
اسم اوسکے ہین نے واللہ تمار زدان

گویا رہی ہمارے دہن مین اگر زبان ۲۰۵ رکھے نبی کی نعت مین اللہ تر زبان
کھلتے ہی گالیونکی لئی تشتیز زبان | چھوٹا اگرچہ منہ سے بڑی ہی مگر زبان
کیون مردِ زندہ آنکی باتونسی ہوتے ہین | اعجاز کا جو رکھتی تھا ہے اثر زبان
شیرینی وسنی آنکی کہا ہائے اصل مین | سچ پوچھیے تو ہی شرفِ نیشکر زبان
شیرین کلام صبح کو مشہور ہوگیا | جس شخص نے کہ چوسی سرِ رات بہر زبان
ہوتی نہ کیون اثر کی ہی مین اونسی کنارہ کش ج | دانتونکی دشمنی سی جو رکھتی تھا خنجر زبان
اب نام کو بہ نہین لیتے ہین غرب سے | یا چوستی تہی ہمر کی دو دو پہر زبان
تنگی کی وجہ سے نہین کہلتا ہی منہ اگر | پہر کیا عجب جو اونکی نہ آئے نظر زبان
مدت کے بعد وصل کی شب ہاتھ آئی ہی | یہ خوف ہے کہ کہولی نہ مرغِ سحر زبان
سُن پائینگی صدا تو وہ چلدینگی اسی سے | اے مرغِ صبح بہرِ خدا بند کر زبان
مری وہ سب نہین تو صفت کیسکو مرنے کیا | عاجز ہی کیسے وصفِ دہان و کمر زبان
دانتونکی وصف مین گہر ریز کیون نہ ہو | آبِ گہر سی ہی جو رکہتا ہون تر زبان ۱۳

نادر کی یہ دنیا سے اونی پانی نسیم کہہ جا

[illegible]

حاسد بد کیوں اٹھے کہولی اگر زبان

٢٠٦ خم ہی نعمت سین جو بہار گردن — کیون نہو حق شکرگزاری گردن
اوجہ سی سہر رہا کرلی تہی ہار گردن — شکر صد شکر کہ قاتل لی اوتار گردن
دونون رخسار ہین گل و زیبا سنبل تعویذ — صاف گلدستہ بدستی تمہار گردن
جلوۂ حسن خدا داد نظر کیا آئی — اونکی خم رہتی ہی ہنگام سوار گردن
شفق شیشہ و ساقی صید اوٹی ہی — ابہر اتی ہی لگی تہہ ہی تمہاری گردن
تم عصیان کی اوٹہاتی نہین سیر گاہ — تم نہین ہی بیا ہیو جہ بہار گردن
اوسکی لطافت سی ہون کس طرح نصیب عاشق — لیتی رہتی ہی گلہ بندین سار گردن
سر اوٹہاتا نہین فرط نزاکت سی سب — بار زیور سی اوس شوخ کی جاری گردن
حسن بیرائی صراحی کو نہو ناز کبہی — بیکہ مینین جو نظر آتی وہ بہار گردن
١١ آج کرلی تہو اگر قتل کرو کیا چارہ — خون میرا ہی قیامت مین تمہار گردن

مستعد بہر عداوت جو ہوا ہی نادر
تیغ حیدر نی مخالف کی اوتاری گردن

٢٠٧ جیسے ہین ختم رسل کی پائے پر نور اونگلیان — ویسی دیکہی ہی نہین مین چشم بد دور اونگلیان
حسن مین ہین وہ صنم کی جیسی مشہور اونگلیان — لطف آئین نظر ایسی معمور اونگلیان

ہم بہی اک مدح انگشتان جانانکی نہین
ہین خدا کی فضل سی لکہہ و جمہور انگلیان

زور و شب اغیار ہاتہہ اونسی ملایا کرتی ہین
چہو نہین سکتین کسی سی بہی یہ مہجور انگلیان

بوسی ہاتہونکی لیا کرتی ہین قدسی سی اتدن
ہی پریرو چومتی ہی خلد کی حور انگلیان

یار نی رنگ حنا اوس دست نازک کی لئی
کیون نہ ٹہیرین خلق مین ہی ہین معذور انگلیان

جما نہ رنگ حنا اور نہ اٹہی ہاتہہ سے
چاہیی دستانہ مین رکہین وہ مستور انگلیان

لطف سی ہاتہونکی کون آگہ نہین ہی صاحب تمیز
اُنکی مشہور ہین دنیا مین تا دور انگلیان

کہ وہ عالم خضین حسن و جوانی کا ہی اب
اونسی ہوتی ہین مگر آئینہ منشور انگلیان

جانتا ہم نی کیا بلا اپنی نکہنچین پنجہ سی
جب اوٹہاتا ہی کبہی مجہپر وہ مغرور انگلیان ۱۱

۲۰۸

فتح اپنی ثنا ور علی کر چکی تہی ہر چند سنگ
لیک رہجاتی تہین قبضہ مین ید مستور انگلیان

۱۱

۲۰۸

لکہی ہی پیمبر کی ثنا ہی سر ناخن
زیبا ہی کرون جان فدا ہی سر ناخن

گردون جو اٹہا کبہی پای سر ناخن
سمجہے نہ مہ نو کو بجا ہی سر ناخن

اغیار بہا کی لئی انظار کرین اسکی
مشتاق سی وہ حور چہپای سر ناخن

پابندی شرم ایسی اوس رشک پری کو
دکہا نہ کوئی عضو سوای سر ناخن

کیون خون بہانی مین توقف ہی ستمگر
سمجہا ہی جو وہ مجکو حنا ہی سر ناخن

ڈوبی ہے حیرت مین انگلیا تجہین کچہہ ہنک
آئینہ گردیکہی صفائی سر ناخن

ہاتہہ آئین تو لی لون تری ہاتہہ کی بلائین
قربان ان اونگلی کی فدائی سر ناخن

ملیہ جو لہو دست نگارین مین ملین آپ
مہندی کی حاجت ہو لبی نہ سر ناخن

نہ بنا تیغ کا گہرا آنہ ہین زخم پہ لال
جب جوش شباب بہشت مین آئی سر ناخن

کوئی بہی کرید دلی نہ ای یار ہوئی وا
یہ ہنگامہ ہمارے تو نہ آئی سر ناخن

بہی پالی کوئی ہوا تو کوئی نشتر
دل اک سی لی وسی جو کمائی سر ناخن

پائی نہ کہی جانے نکی نکرو نکی حقیقت ۱۳
نظرون مین کچہہ ایسی ہی سمائی سر ناخن

ای نادر دلریش نکالی بہت اشعار
ہوئی جو ردیفا و سجای سر ناخن

جنت سی کہتی ہین معمور چہاتیان ۲۰۹
کیونکر محبون کی نہون پر نور چہاتیان

لائی کہان ایسی پری حور چہاتیان
ہین آئی بہشت مین مشہور چہاتیان

فصل بہار مین ہوئی بنت العنب کی جاہ
گدرائین تب تو دیکہہ کی انگور چہاتیان

جہلکی تجہین کیسی ہی عرق تی مین لوگ ہاتہہ
کیا سر کشیدہ اوبین مغرور چہاتیان

نزدیک آنی دیتی نہین ہین کسیکو بہی
رہا تجہے مین سب ہین جو بہت دور چہاتیان

میخانہ مین تو لوتین مرے زندگی ہی است
ہمسی چہپائی خضر انگور چہاتیان

[illegible]

زرّین کنور لونمین تجلّی کی لطف ہین
ایل ہین میوۂ شجر طور چہاتیان

محرم جو لال پہنتی ہی انکی غیرت سے پری
لٹو ہوگئی ہین قمقمۂ نور چہاتیان

جن و پری حور و ملک اور آدمی
ملتی ہین ہاتہہ دیکہہ کی جمہور چہاتیان

اعضا ئے جسم سے وہ زیادہ حسین ہین
کیونکر نہ دل ہو دیکہہ کی مسرور چہاتیان

ہر چند مے کی نشا مین وہ بیحجاب ہون
کہلنے نہ دینگی تا حد مقدور چہاتیان

شیشۂ صفا آئینہ سے بڑہکی آپ کا ۱۳
شفاف ہین بصورت بلور چہاتیان

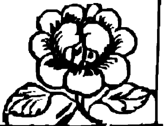

ہون شاد شاد جو کہ ہین نادر کی دوستدار
تا تم سی دشمنونکی ہون رنجور چہاتیان

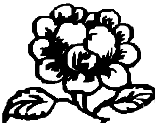

نکلے نہین مین گہر سے باہر وطن کی پاؤن ۲۱۰
ہی قصد جاکی چومون ان رنگی پاؤن

گلگشت باغ مین جو وہ رکہتے ہین ننگی پاؤن
گر جاتی ہین زمین پہ مین سرو چمن کی پاؤن

اوتہا نہین ہے ہاتہہ مرے قتل کی لیے
ہر چند چومتا ہون مین اس نازنین کی پاؤن

جب تک کہ تیشہ سی نہ ہو سر کا لہو روان
اوتہینگی کوہ سے کبہی کوہ کن کے پاؤن

لو جی سنے پائل تجہی اوتہنا محال ہے
گویا کہ ہوگئی ہین مرے لاکہہ منکی پاؤن

صد ادب سے ہوگئی باہر ہوا قصور
مستو جب ایسے ہو ہین سرار شکی پاؤن

صحرا نوردیونکی سہی عادت تو کیا عجب
بعد فنا کے نکلین جو باہر کفن سے پاؤن

آنکھونسے جو ہین انکو حنیان گلستان
آئین جو ہاتھہ دین ست شگفت چمن کے پاؤن

رہوار یار کی کوئی تعریف کیا لکھے
گردن جو مور کی ہی تو پای پری کے پاؤن

دی ہاتھہ سے وہ اپنی اگر ساغر شراب
آنکھونسے چوسون ساقی پیمان شکن کے پاؤن

روتی ہی رات بہر وہ مرے ساتھہ ہجر مین
ڈوبی ہوہین اشکونسے شمع لگن کے پاؤن

تقلید کی خرام مین تیرے جو ای پری نے
ٹوٹی کمر تو اوکھڑی غزال ختن کے پاؤن ۱۳

۲۱۱ یاور کی یہ دعا ہے کہ ہو نجف مین جلد
طائف ہون روضۂ شہ خیبر شکن کے پاؤن ۱۳

ردیف حرف واو

تجہی فدائی ختم رسل ایدل مبارک ہو
ثواب اندفور فضل حقیقی کو روز ابد تک ہو ۲۱۱

لباس زعفرانی فصل زردی مین مبارک ہو
نصیب گل سے تجہی ہنسنا برنگ گل ابد تک ہو

فروغ بزم گلبنی سے رشکبو بلاشک ہو
صلہ ہو شمع کو نور سوا فانوس فلک ہو

تمہارے دیکھنے سے نور آجاتا ہی آنکھونمین
جو تمسے چار چشمی ہو تو کیا ڈر کا عینک ہو

دم دیدار حسن گرم اگر آئی نظر تیرا
تو مین سمجہون کہ گویا آتشی آنکھونپر عینک ہو

الہی قدر طول حیات وصل طفلکو دینا
کہ روشنی آنکھونسے ہموار ہم فرنگی عینک ہو

وفور شوق نظارہ مین یہ عین تمنا ہے
کہ جسمین پتلیان شیشونکی ہی ہون وہ عینک ہو

[illegible]

زمین اوج فلک سی ایکقدم آپن پایہ تیرا
دو رنگی جو تیری دامان کو درکار چمک ہو

اگر وہ حسن کی جلوہ دکہائی یہ ہوں آمادہ
نہ عالم ونکا کرشمہ ہو ادا ونکی نیزک ہو

دیا کرتا ہی وہ مطرب پسر ساز و نوا سبکو
تو کیون امیدوار اوسکی نوازش سی نہ ڈہولک ہو

علم ایسی بلند ہی یہان تک آو کشائی
درفش گل و یالی جسکی آگی لی سیت کو جہنک ہو

تجلی بہت پیدا ہو نکا جب تجگا ہو کعبین سی تگو
اچہوتی خوب رو کہانیکو آہین جنکی صحنک ہو

نہین نازک بدن ونسا بہی کوئی عالم مین
خلش کانٹونکی ہوتی ہی اگر یہ ہو اونکی ٹسک ہو

مہ و مہر اور زہرہ مشتری شرمندہ ہو جائین
تمہاری گہر مین روشن ہی ایسی یار جو چمک ہو

اگر یہی ہو بانگا ہی حسن کرم شعلہ روان پر
یہ ہووے آنکہونمین ہون مردم دیدہ کی جہجک ہو

نہ ہی ہاتہونمین مہندی نہ سرمہ زینت ہوے آنکہو
لبونکو پان اتہونکو تری مسی سی ساک ہو

نہ ہی ہاتہونمین کنگنا زر و جواہر نہو تو شادی کا
عروسی کا دن آہی ہو اونکا سہرا مبارک ہو

عیان ہووے پہر یکا لطف سم آتش مزاجکو
حنائی ہاتہ سی یہ آلگ آواز دستک ہو

قسمو مین نگینہ گری ہی پر تو وہ جب جہان
تو کس امید پر غربال سان سینہ مشبک ہو

وہ کہتی ہین بلا لیتی ہی کیسی تیری باتونمین
اگر زلف بطول کی درازی پر تو یونک ہو

جو روز وصل روشن ہو مگر گہر تیرا ایسی
شب فرقت کی غیر و سینہ مین تلک ہو

لگا کر آگ یہ ہونگی محفل عاشقیان کو
پسند طبع انی طرب بر جب تجکو بیبک ہو

۲۱۲

غمی سکا شتابین کہول نیکی سبکلوی ناو
جو غم کا تیری جیسی سو انسیبو طبہار ہو

مشتاغل نبی کی نعت مین جو ذوفنون ہو | دنیا و دین مین خلل آ اوسکا زبون ہو
قائل رہِ عدم مین یہ اچھا شگون ہو | مرجائین غیر رشک سی ملیر جو خون ہو
دعوٰی کا جو دِتّی ہالی یہ سنجاب سرخ کا | دامن مین آپ کے کہین میرا نہ خون ہو
تجا ہا مون وہ نگی نہ مین اُمید وصال ہے | یارب وُ چار راہ مین اچھا شگون ہو
سنیدو ماگ مین جھبر اُتنی وقت نیب | عشاق کا نہ انکو کسطرح خون ہو
نیلی الف سے حساب مین آنکہہ وہ بین نہ لام | کیون ابروی خمیدہ نہ حبلی مین نون ہو
ناہید کو نہ سنبھی ہی یہ چشم کی حسرت ہے | اوس ماہ وش کی تا مین نہ پیدا جو آدون ہو
لیلی کی جستجو مین حجل نکلی نجد سے | ای قیس کیا شرف ہی کہ نہ تجکو جنون ہو
نکلی قفس سے کیون نہین ہم بہار مین | جب فصل گل مین تب اپنا جنون ہو
ایسی ہان نصیب کرین قتل وہ مجھی | ٹیجا وران وہ نکلی تہہ سی میرا جو خون ہو

۲۱۳

اشعار طرح خاص مین یا درگریز ہے
سن سنکی وہ نکو شاد سرکی ذوفنون ہو

۱

لتب سوای نعتِ نبی گفتگو نہو ۲۱۳ دل مین بجز ولای علی آرزو نہ ہو

[illegible]

لطف کیا ہے مے مین ساقی جو تو نہو
رونق فزا بہار چمن مین جو تو نہو
پوشاک یار کی صفتین بیشمار ہین
دریا ہے لب تو قرب ہے چاہ ذقن ہی پاس
حسن قدرتی کو تکلف سے ہو غرض
اہل صفا کو ہے پیوند سے ہی ننگ
جو نسخہ مسیح ہو تو وہ انکا ہی کہا سکے
آنکھون سے جو کر اٹھین آتا وہ کام مین
تکافی خدا ہی سکو جو بت لوٹتی تھین
کرتی ہین قتل و قال سو بت دہن ہین لوگ
زلف دراز یار کی وصف تا اگر لکھون
اے کوہکن بہا سر کوہ تو لہو
روتی نہ ہجر کی شب شمع انجمن
پھرتا ہے یار ان کہا ہوی کیا خوشی
دلبر نہ جو کہ عاشق شیدائی داغ دے

فرقت مین سب ہے عمر کلو الشہر لو نہو
غنچون سی نک اوڑے گل گلشن مین بو نہو
انگل کہو نہین جامہ سے باحریر تو نہو
سبزے کو خط یار کی کیونکر نمو نہو
اے دل قبا ہے اطلس گلگون اتو نہو
جیب سحر کی چاک مین دخل رفو نہو
چاک دہان زخم زبانمین رفو نہو
آب سرشک قابل صرف وضو نہو
تجھ سے دلکو آرزوے گفتگو نہو
باتین کرین جو آپ تو کچھ گفتگو نہو
تا زیست قطع سلسلہ گفتگو نہو
شیرین کی آگی کی چہیت سر آبرو نہو
پیش چشم تر او سہی کچھ آبرو نہو
جلاد قتل کرکے مجھے سرخرو نہو
ایسا یقین ہے کہ کوئی لالہ رو نہو

دو یگانہ ساقی سے سر نسبت ہے شمع کو
افروختہ زیادہ تو اے شمع سرو نہو

رو رو کی فاش راز محبت کو کر دیا
اے شمع انجمن تو مرد و برو نہو

اوس پا ہی رشک گل سی عوض جس سے دم خرام
کیون کا ہ صحن پاک بہ از ناز لو نہو

دلسوختہ ازل کی معرا ہین جس سے
گل ہای شمع مین صفت رنگ و بو نہو

ہوتا ہے مس جو زر کف پا آتش سے
کسطرح آپ کے گل قالین مین لو نہو

سلسلے کی عشقمین تو مقید ہی جان نزار ٢٥
جگنی کی الفت اب نہین طوق گلو نہو

٢٤ روتا ہے غم مین شاہ شہیدانکی بلبل تر
نادر کی اب جہان مین کیون بر و نہو ٢٥

زیبا نہین کہ کوئی حسینان مین جا رہو ٢٤
بے غیر خدا کی فقط خاک پا رہو

ہو بادشاہ وقت تو مثل گدا رہو
ہی بوریا پسند تو بس بیریا رہو

بہتر یہ ہی کہ نکی بگولا نہ لے اڑے ہی
افتادہ خاک پہ صفت نقش پا رہو

مجبور ہین کہ ہمسی نہ ہوگا بجز وفا
مختار تم ہو بر سر جور و جفا رہو

بستی ہمارے دلکی نہین ہمکو جو پسند
ہی آسیا چشم کے منتظر ہین آ رہو

اغیار سی لڑاتی ہین وہ آنکھین رات دن
لاکھ اونکی ساتھ بر سر صلح و صفا رہو

بجائی اب تمکو ہین لوگ ڈرتے ہی
ہر اک کے پاس رہ نہ تم جابجا رہو

دنیا بہت ستائے کی جگہ نہ چاہیے ہمیں
اپنی لحد میں دابی ہوئی بوریا رہو

۲۱۵

تا چند طول نظم کہ گر سب کہی ہیں لیک
نادیسوی کی طرح مناسب ہی آرہو

۹

۲۱۵ نعت نبی جو شعر میں میرا شعار ہو
کیونکر کلام نغز نہ وی اعتبار ہو

یا ہمسے ملتفت بت غفلت شعار ہو
معدوم ما جہان سی الفت بیار ہو

جب در و بام میں خیال یہ بسا ہو
کیونکر کباب سیخ نہ پہر اشکبار ہو

ریگ رواں کی طرح نہ اکجا قرار ہو
آوارگی پسند ہمارا غبار ہو

دنیا کہنی میں طاق تم ایسی ہی یار ہو
آہو کی چشم چاہی تو چتیا شکار ہو

جیسے مثال خار رہ دشت زار ہو
اس گل اگر پسند لی پشت خار ہو

تو پہ ہی ملا تماہی جو اس گل رقیب کو
ایسا نہو کہ تیری گلی کا وہ یار ہو

سمی مری دہکالی لگی آرزو بر آئے
پامال آپ کا جو یہ پشت غبار ہو

کس طرح آئی دمیان میں وہ نکلی کمر ہمین
کیونکر ہماری دام مین عنقا شکار ہو

آتی مین کیونہ دیکہہ کی ابرو کو شاد ہون
دیکہی ہلال عید تو خوش روزہ دار ہو

صبا دہی تو آنکہہ ملا یعلی کریا امید
ایسا نہ چشم دام ہی مجہسی دو چار ہو

زیبا بہت ہے اس گل کا سراپا حسن و ناز
صرف قبا جو اطلس رنگ بہار ہو

دلکی صفا ہے جو ہر فزائی مری لیئی
توڑوں اس آئینہ کو اگر کچھ غبار ہو

منہ پھیرون خاک بادہ کشی سی مین صبح جو
دست سبو گلی مین مرے جبکہ ہار ہو

برباد وسلی خاک نہ للّٰہ کیجیئے
مشہور آپ کا جو کوئی خاکسار ہو

تیر بد سوز دلکی مری جو لکھی طبیب
تو کیا عجب خیال بشکل چنار ہو

ہمسی پیادہ پانو تکی سنتی ہو بات
تم تو ہوا کی گھوڑی پر ایسی سوار ہو

ملاح ابروان خمیدہ رقیب ہے
کافر عجب ہے معتقد ذوالفقار ہو

عشق میان تنگ مین کھوتی ہی جان
کسطرح کی نشان نہ ہمارا مزار ہو

مہندی لگی ہی ہاتھ مین سینہ و رنگ مین
دیکھتے سر بہار تو خون بہار ہو

گریان غم فرقمین نکلی ہی میر جان
خندان یقین ہی کہ چراغ مزار ہو

مجنون مثل قیس مین تیرے ہزار ہا
لیلے کی اس زمانہ مین تم یادگار ہو

محرم پر آپکی نہین ہوتا ہے دسترس
دیوار پھاند کر کوئی کسطرح پار ہو

آماجگاہ تیر دل خون شدہ کرد
سرخاب کا پسند جو ہمکو شکار ہو

خوش چشمیونکی نشہ سے ہرن ہون یقین ہے
آہو کی آنکھ انکی جو آنکھو سی چار ہو

خط کا نمو جو آئینہ رخ مین ہے ترے ٢٧ ملک حلب یقین ہے اب سبزوار ہو

ناصر کی دوست پھولیں پھلیں باغ دہر مین

بدخواہ ہو جو وقف دم ذوالفقار ہو

۲۱۶ تحریر جلد نعت رسالت مآب ہو
انجام راہرو سوے ملک ثواب ہو

حسن و ادا مین کون تمہارا جواب ہو
مہ پارہ سب حسین ہین تم آفتاب ہو

میری لئی کبھی نہ مہیا شراب ہو
ساقی وہ چاہتا ہون مین جو پی شراب ہو

مصروف گریہ جب کبھی چشم پر آب ہو
رومال میری دیدۂ تر کا سحاب ہو

انصاف سے یہ دور ہے ای طفل مہ لقا
پہلو سی ہم جدا ہون بغل مین کتاب ہو

پامال میری خاک کو بہر خدا کرو
درکار جب سفینہ مین ہمین یا تراب ہو

مرجاونگا یقین ہی اکدن حرام موت
تجکو کرو حلال تو کار ثواب ہو

بی خط یار قدر مین قاصد کی کیا کرون
افضل ہی وہ رسول جو اہل کتاب ہو

دندان صاف یار کی تحریر ہو صفت
داخل اگر دوات مین موتی کی آب ہو

می کو ترس کی جان اگر بادہ خوار دین
پر غم صداے خندۂ جام شراب ہو

برباد جیسے عشق مین عشاق ہو گئی
دنیا مین یون کسی کی نہ ہستی خراب ہو

بعد انتقال خاک نہ کوچہ سی یار کے
یارب فنا کی بعد نہ مٹی خراب ہو

تم میری خاک سی جو تیمم کرو کبھی
تو یہ یقین ہے کہ نہ مٹی خراب ہو

یوسف کی طرح تم تو نہ بکتی ہو جاوگی
پھر احتیاج کیا ہی رخ پر نقاب ہو

مفعول فاعلات مقصور اخرب مکفوف مضارع مثمن

ج روتا ہون یاد مین ترے حسن ملیح کے
کیونکر سرشک کا نہ مری شور آب ہو

اوس شہسوار سے جو ہو دور تو ہی یقین
غیرت فزای حلقۂ ماتم رکاب ہو

ای شہسوار قید جو منظور ہی مرے
گردن مین بطوق کے تیری رکاب ہو

ج بت مین اشتیاق قدمبوس یار ہی
کیونکر قد خمیدہ نہ شکل رکاب ہو

ج دیکھے کبھی جو روے منور کو آپ کے
ای ماہ آفتاب پرست آفتاب ہو

ہی زور نامیہ کو تو جو بخشش بہار کو
سرسبز کیون نہ شاخ کدوی شراب ہو

واعظ مرا دلیل یہ کلوو شربو سے ہے
شرب شراب ناب ہوا کل کباب ہو

دیکھو انہین تو ہے عالم رویا مین آنکھو
اصحاب کہف سان جو مجھے طول خواب ہو ۲۳

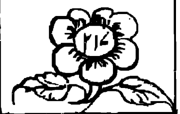

نادر کی یہ دعا ہے طفیل نبی و آل
یارب تباہ حاسد خانہ خراب ہو

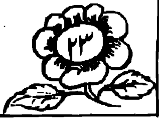

ذکر زبان سے کسکی ثنا او داس ہو
لب پر نبی کی نعت خدا کا سپاس ہو ۲۱۷

ساقی سے خاک ساغر بادہ کی آس ہو
مجھ بت بد نے ہے جو ہین اگر می کی پیاس ہو

ہی لطف بزم صحبت زرین لباس ہو
خلوت ہو گوشہ ہو نہ کوئی آس پاس ہو

ضو انجم فلک مین زیادہ ہوے یقین
جو خال سے تمہارے لو ہین انعکاس ہو

سرخی مین خون شوخ نہو میرے اشک سے
زردی مین رنگ رخ سے نہ بڑھکر کپاس ہو

ہو ماہ مہر جس کی بھی پر ضیا سوا
جو تیرے نور حسن سی اوس کی اقتباس ہو

ہمبستری کی شوق کی کچھہ انتہا نہیں
جو اشتیاق وصل ہی کیا التماس ہو

کٹ جای رنگ سارے گلو تنگ کا یقین
گلشن میں جلوہ گر جو وہ رنگین لباس ہو

فضل خدا سے وصل ہو جائیگا نصیب
ہجر بتان سی دل نہ زیادہ اوداس ہو

منت کش دوا ہوں مسیحا سی کس لئے
جینے ہی سی فراغتیں جب ہمکو یاس ہو

صحن چمن میں ابر کی جلوہ گری ہوئے
ای ساقی آج می سی لبالب گلاس ہو

تجربت شب وصال بت غیرت مسیح
کوئی دوا نہ عاشق شیدا کو راس ہو

ہونٹھونکی بوسی ہی چکلی اب عارضونکی
بی لطف طبع ہو جو زیادہ مٹھاس ہو

بیٹھی جو دور دور شب وصل میں تو کیا ۱۵
حاصل کنار بوس ہو لطف مساس ہو

۲۱۸

فقط

ای نادر حزیں ہے شفیع امم رسول
کیوں باز پرس حشر سی دلکو ہراس ہو

۶۵

۲۱۸

تصور جب کیا ختم رسل کی قد دلجو کو
تو سمجھا دار ہمنے باغ میں سرو لب جو کو

جو بل دینے کی اوسنی شانی پر چھوڑا ہے گیسو کو
ہر اک ضحاک مارا جانتا ہی اوس پری رو کو

[illegible] سیکھنے کر یاد انکی چشم [illegible] کو
شکار افگن بنا رکھا ہی تمنی اپنی آہو کو

ستم سی دوڑتے کیوں اوس ترک کی چشم سخنگو کو
وہ چیتا بھی نہیں جو صید کر سکتا ہو آہو کو

نہین کچھ سحر کی اعجاز ہے حل سکتی ہی گر
کیا شق القمر نی باطل آخر زور جادو کو

خجالت ہونٹونکی مسی سی نافرمانکو ہوتی ہے
ندہے تالے کو ہویان کہا گر تم اگر تہو کو

اشارہ بھی تو کرنا شرم سی اوسکو نہ آتا تہا
سکہایا مین نی باتین آپکے چشم سخنگو کو

بتونکی نام لکہتے مین خدایا دخل کیا ہوگا
فسونکو سحر کو تدبیر کو منتر کو جادو کو

بہت دعوی ہے شب دل سی ہوا انور کا اوسکو
اوتارو ماہ نو کو تم دکہاو اپنی ابرو کو

ہمیشہ اوسکی غم دینی سی حیرت مجکو ہوتی ہے
نہو رونق آئینہ جو تم دکہاو صاف زانو کو

ہی طالع جگہہ پائی ہی اسی واسطے مجرم مین
ہما کا ای شہ خوبان شرف حاصل ہے جگنو کو

ج کبہی جو آپ ٹل بیٹہین تو شک اسمین نہین گر
میسر ہو پر پرواز شاہین ترازو کو

بہار سبزۂ خط بیجا یا نہ دکہائی ہو
زیادہ اس سی شمشاد گلستانمین لب جو کو

ج غبار خاطر عاطر ہو آخر تو مٹا اس سی
جواب خط پہ لائی قاصد جو چہرہ کا اونکی لو کو

تمہاری فرش پر شورش کو کیونکر دل سنبہالتی ہو
مژہ سی جہاڑتی ہین ہم تو کیا رتبہ ہے جہاڑو کو

وہ ہین آنکہونمین ساکن تو نہو نیند جگہہ کیونکر
بلندی مجمر پر دیکہہ لو ہی صفا جادو کو

تیری الفت مین حاصل ہو الم تو کیا تعجب ہے
الف قد کو دہن کو میم سمجہا لام گیسو کو

عاشق پر مینہی جہر کا کام کرتی ہی
سمجہایا شہد مین قاتل نی شاید تیغ ابرو کو

سر پر نور رکہہ کر وہ [illegible] آفتاب
نہین مصحف رخکو سمجہا جاہل سمجہا ہے [illegible] کو

نہین چلتی ہی سحرِ سامری تیری آنکہ کے آگے ۲۱ مگر تارِ نگہ سی اے پری باندہا ہی جادو کو

نہ شمشیر لاؤ حاسد نادر کو یا حیدر
دکہایا مرحب و حارث کو جنبش زور بازو کو

[illegible]

۲۱۹

شعر نعت نبوی کی جو سنائین تجھکو   خجلتی ایدل غم دیدہ بنائین تجھکو
زعفران زار رخ زرد دکہائین تجھکو   ایگل تازہ ارادہ ہی ہنسائین تجھکو
صورت قلب و جگر پاس جو پائین تجھکو   دین جگہ دونہی طرف کو کبہی پائین تجھکو
اوسکی رخسار سی دعوی نکر ایگل پہر   کہلیو نمین کہین غنچی نہ اوڑائین تجھکو
دیکہہ کر جسکو کہ بی موت قضا آتی ہی   دی ہین اللہ نے ایسی ہی آدائین تجھکو
ہاتہہ آئی ہی شب وصل بہت روزو مین   جیمین آتا ہی سوئین نہ سولائین تجھکو
مردم دیدہ سے پردہ ہی جو منظور ہی جان   منظر چشم مین کسطرح بلائین تجھکو
پاؤن ملنی کی اجازت دے سرِ شب ہمین   ہاتہہ تہک جائین اگر ہاتہہ لگائین تجھکو
سبزہ رنگونکی محبت مین نہ ہو محو اتنا   سبز باغ ایدل نادان نہ دکہائین تجھکو
خوش قدونکی تو محبت دل نادان ہے تجھی   کہین ایسا نہ ہو بالا یہ ستائین تجھکو
قسمت اپنی ہی قدرت یہ ہے خدا کی ہی بات   مجکو بخشے ہین وفائین تو جفائین تجھکو
کچھ جو میری سیہ بختیو نکا حال بیان   کبہی ای مستی اگر منہ وہ لگائین تجھکو

قبلہ بھی ہو جو ترا در کبھی سجدہ نہ کرین
تو جو منہ پھیرے تو پھر منہ نہ دکھائین تجکو ۱۵

مستی و سرمہ و گیسو و خط و خال سیاہ
اندلون گھیری ہین ایدل آفت بلا مین تجکو

۱۲۰

تو جو مداح علی دل سی ہوا ای نادر
نجف پاک مین کیون شہ نہ بلائین تجکو

۱۶

کھینچے یثرب مین اگر جذبۂ کامل ہمکو
سیر فردوس ہو دنیا مین حاصل ہمکو ۲۲

سبزہ رنگون نے کیا قتل جو ایدل ہمکو
خضر کی عمر ہوئی عشق مین حاصل ہمکو

طاقت آتی ہی نظر ضعف مین ایدل ہمکو
باز ہین پہلو نہین اب جگر و دل ہمکو

چاہ پانی کی دم نزع تھی ایدل ہمکو
دکھایا آب دم تیغ وہ قاتل ہمکو

ندئے قتل کی بھی ڈھیلی بتا گئین دل ہمکو
کر چکے جبکہ لب مرگ تہ گل ہمکو

نہین عشاق مین کرتی ہین ہمارا جو حساب
قد الفت سے سمجھتے ہین وہ فاضل ہمکو

نقطۂ شک کوئی لکھتا ہی ہمارا کوئے
ہو گیا تنگ دہن عقدۂ مشکل ہمکو

ای پری تہہ سی ترے حلقۂ حیرت مین ہے دل
چاند آتا ہی نظر ہالہ مین داخل ہمکو

کونسا آیۂ قرآن کہ نہ دیکھا ایدل
ابروونکی نہ ملا مد مقابل ہمکو

نظر آیا خم شمشیر سی قاتل مہ نو
اب سپہر سی بھی دکھا دے مہ کامل ہمکو

نہ ہوئی ابروونکی دید نہ پیشانی کے
تہ کشتی نظر آتی ہی نہ ساحل ہمکو

ناز سے وسکی ہی بخشش تو اس ناعت سے
بار کا جانتی ہین وہ متحمل ہمکو

یہ ہی شیدائے حسینان تو وہ مفتون بتان
رنج دیتی ہین نہایت جگر و دل ہمکو

نہ تو گیتی کی ضرورت نہ سر و سے درکار
کرتی ہی تیغ ادا یار کی بسمل ہمکو

نہ ملا مال تو کیا مال سے اسکا نہین غم
شکر کرتی ہین تو نگر جو ملا دل ہمکو

پٹی آنکہون پہ اگر باندہ کی کرتا ہے تو قتل
پہلے دیدار دکہا دیجیو قاتل ہمکو

حلق پر خنجر بران نہ ٹہر کر پہیرے
ناز دکہلا دم نزع نہ قاتل ہمکو

صورت رنگ رخ اک دن ہے نہ پرواز کیا
ذبح صیاد نہ کر مثل عنادل ہمکو ۱۹

۱۹

کہولدیتی ہین علی عقدۂ قلوب سے در
پیش آتی ہی جو گاہی کوئی مشکل ہمکو

۲۲۱

کیا نعت مین جاری کری اللسان قلم کو
ہی عجز بیان خامۂ اعجاز رقم کو ۲۲۱

ہاتھ آگئی کنجی کرم حق کی جو ہمکو
کہولینگے تو قفل در بیت صنم کو

لکہنی ہی صفت عارض پر نور کی ہمکو
شاخ شجر طور سے درکار قلم کو

لکہتا ہے جو وصف لب شیرین صنم کو
لازم ہی کہ شکر سی بہرن جوف قلم

فریاد عنادل کری آیا گل کی چمنمین
حاصل شنوائی نہین جب گوش اصم کو

کم رانگ روتا ہون مین اسوجہ سے ایدل
لگ جائے نہ شبنم کی نظر دیدۂ نم کو

تم مائل اغیار ہو ہم غیر کو چاہین
لازم وہ نہین تمکو یہ زیبا نہین ہمکو

رو لی پہری شمع اسے ابر بہر شرم سے پانی
گریان جو کرین ہجر مین ہم دیدۂ نم کو

پہندا گئی دیوار کمند کشش عشق
زینہ کی ضرورت ہے نہین بام صنم کو

باقی نرہا خلق مین اے شوخ دو عملہ
جلوی نی تری ایک کیا دیر و حرم کو

کچہہ فرق پس و پیش نہین شمع کی مانند
ہم ایک سمجہتے ہین نہ پشت و شکم کو

سب کہتے ہین شور سی طوفان اوٹہا ہے
یہ جوش جو ہی ہجر مین اس دیدۂ نم کو

مدحت لب شیرین کی نہ تحریر ہو اے دل
جب تک کہ تراشون نہ مین مصری کی قلم کو

ج مقصود تہا اوس طفل کی تعلیم سے لکہنا
اللہ نے پیدا جو کیا لوح و قلم کو

ج نسخہ مری صحت کے لیے کیا وہ لکہینگے
جو ہاتہ سی مس کرتے نہین نبض قلم کو

ج اوس طفل کو بچپن مین ہے یہ جبر سی نسبت
وصلی پہ اوٹہایا نہ کبہی اپنی قلم کو

ج مغموم ہین کب بار اوٹہانیکی غمسی سزاوار
نقطی سی سرو کار نہین لفظِ الم کو

ج کیا سینہ زنی ہوتی ہی عشاق مین تمسے
جسوقت اوٹہاتا ہون مین آئینہ کی حلم کو ۱۹

تا دور سی بد کرتے ہین جو دشمن بدکیش
دیکہا نہین حیدر کی مگر تیغ دودم کو

جا کی یثرب مین جو قبرِ شہِ والا دیکہو ۲۲۳
دوستو شوق سی جنت کو نہ اصلا دیکہو

تم نے بوسہ نہ دیا سخت دل اپنا دیکھو
ہنس دی جان ہمارا تو کلیجا دیکھو

اب نرگس سے کبھی آنکھ لڑانا دیکھو
کیا بری آنکھ لگی اوسنی تمہین ڈھیا دیکھو

از وصل ملوسی کہتی ہین جو مڑلی رخ منی
وہ سمجھتی ہین تماشا یہ تماشا دیکھو

نہ ہوا اب عوض ظلم تو آگے ہو گا
ہم دکھائین گی تماشا تمہین اچھا دیکھو

دیکھو ہم سے لاش اوٹھائی تہی عزیزون نے مری
وہ تماشے کو نہ آئی یہ تماشا دیکھو

کل کی ہی بات کہ شرماتی تہی باتین کرکے
منہ پہ آتے ہو منہ منہ تو تم اپنا دیکھو

آنکھین ساقی کی جو مخمور نظر آجائین
میکشو پھر نہ سوئے ساغر صہبا دیکھو

لب شیرین سے ابھی دودھ کی بو آتی ہی
گالیان دو گے مجھی منہ تو تم اپنا دیکھو

ختم کنگھی ہوئی جاتی ہی اور آئے ہو تنگ
ای مری جان بہت بہار رہی اوچکا دیکھو

بگڑے ہو شوخ رہین اغیار سی اے جان جہان
تہ ہنسی کی ہوا دہر کو کبھی کیا دیکھو

پردہ کا دھیان رہا تمکو نہ وقت زینت
دید تا جو سر آئینہ نے دکھا دیکھو

اوسکی مژگان سے محبت ہے خدا خیر کری
دامن دل میں ہی اب خار کا کانٹا دیکھو

دل لگی ایسی ہے خوشروئی کرینگی اب ہم
جسکو اے جان جہان کرتی تماشا دیکھو

ہم نہ کہتی تہی کہ مین وصل کی راتین کوتاہ
گزری شب شمع سحرگاہ وہ اجالا دیکھو

ہو گئی رام جو تم غیر سے اے جان جہان
جل رہی ہی دل پرسوز لپکا دیکھو

زخم ظاہر کی جو دیکھی تو ہوا مین ممنون
کبہی لٹکا ہی مرجان کا بہولا دیکہو

١٩ غیر کی زینتِ آغوش ہوئی ہو جب سے
کیا ہی پہلو مین تڑپتا ہی کلیجا دیکہو

٢٣

کہو ای نادر دنیدار یہی ہی جنت
کربلا مین جو فراشہِ والا دیکہو

١٩

* * *

٢٢٣ کس لئے دیتا ہے طول اے دل شب تقریر کو
ورد کر نعت رسول صاحب توقیر کو

تیغ مین کیا ضد ہے مجھسے قاتل بے پیر کو
منہ مین ٹپکاتا نہین آب دم شمشیر کو

انس تہا جو قید سے اس عاشق دلگیر کو
مرتے دم تک ہے بہولا خانہ زنجیر کو

بوسہ لیتا ہے دہان زخم اسکی شوخی سی
کیا ہے پیری نی بنایا پیر و تیر کو

ای کمان ابرو مین عاجز وہ نگاہ تیز سی
کاٹتے مین جو کہ تلوار نہین اکثر تیر کو

سر جہکایا سجدہ کرنے کی لیے وقت اخیر
سمجہے محراب عبادت ہم خم شمشیر کو

ذبح کرنا عاشق دندا انکو تہا مد نظر
آب گوہر مین بجہایا انکی شمشیر کو

تو نہوگا جو بغلگیر آکی ہمسی روز عید
تو گلی سی ہم لگا لینگی تری شمشیر کو

جو کہ مین خونریز زینت سی نہین کہتی غرض
کام مہندی سے نہین ہاتہ تری شمشیر کو

مبتلاے گیسوے جانان ہون ایسا اے جنون
بحقیقت جانتا ہون حلقہ زنجیر کو

مثل میرے خلق مین کوئی نہوگا گوشہ گیر
نہی وحشت مین نہ چہوڑا کوچۂ زنجیر کو

سنگ درِ جو مانی ننگ سود جان کر
کعبہ کی زنجیر سمجہا یار کی زنجیر کو
قتل ہو کر بادشاہِ وقت ای قاتل ہوئین
فوق ہی ظلِ ہما سی سایۂ شمشیر کو
اوسمین جو اولجہا نہین ہوتا کسی صورت رہا
یاد گیرائی ہی کسی زلف کی زنجیر کو ۱۴

۲۲۳
قلعہ بندے سی نہین حاسد کی انی ڈر ہراس
حامی اب نیا جانتا ہون شاہ خیبر گیر کو
۱۵

۲۲۴
ہم ہین مداح جناب شہ ابرار کہ تو
باغ جنت کی ہم ای دل ہین سزاوار کہ تو
کیون جگر ہم تہی تہِ خنجرِ خونخوار کہ تو
ہم تہی جان باختہ ابروی خمدار کہ تو
ہم نہ کہتی تہی کہ ای دل نہ اولجہہ زلفونمین
اب ہین ہم دامِ اذیت مین گرفتار کہ تو
عشق مین آج سی ٹہہرے ہمارے ای دل
ہم ہین رسوا سر کوچہ و بازار کہ تو
برسی برسات مین تو رو مین اگر فصل بہم
ہم ہین گریان بہت ابر گہربار کہ تو
خون دل پیتی ہین توسی نہین دیتا ای بت
سچ بتا اسمین بہلا ہم ہین گنہگار کہ تو
پس گرے مٹ گئے لیکن نہ یہ معلوم ہوا
پست گئی ہی سر خوبی رفتار کہ تو
لاغری کا تجہی ای قیس عبث دعوے ہی
دیکہہ تو فرقت جانانہ مین ہین زار کہ تو
جیسمین ہی دیدۂ بیمار سی تیری پوچہون
زار حد سی ہی فزون نرگس بیمار کہ تو
ہم نہ کہتی تہی نکر یار گلو تکو ای دل
ہم ہین نالان صفتِ بلبل گلزار کہ تو

پوچھتی رنگینی اگر نطق زبان شعلہ
حسن انداز و ادا ناز کرشمہ غمزہ
قتل کیوقت بھی آنکھوں سی نہ پٹی کھولی
آرزومند ہون للہ بتادی ای ترک

گرم ہی آتش حسن بت عیار کہ تو
قاتل خلق ہین یان بت بہتیرے دو چار کہ تو
بمروت ہین بہت سے قاتل خونخوار کہ تو
اب گلی میری لگی کھنچنی ہی تلوار کہ تو ١٧

۲۶۵

عزم ہی سوی نجف بہر زیارت یا نجم
دیکھین ہم جاتی ہین ہا نا ور دینار کہ تو

١٧

ہی دلمین شمع الفت خیر البشر کی لو
تابان ہی ایسی گوش بت سیمبر کی لو
ہی سربلند آتش سوز جگر کی لو
پر نور روی یار کی لکھتا ہون مین صفت
جو بالیان تہین شعلہ جوالہ نگین
سر تا قدم جلائیگی مجکو مثال شمع
دولت نہ ساتھہ جائیگی قارون کیطرح سی
بالی کی گونج ایسی ہی تابان ہی ای پری
گہر کو ترے نہ کسیدن جلا دیا

۲۲۵ کیونکر لگی رہی نہ مجھی ہجر ادھر کی لو
گل جسکی آگی ہوتی ہی شمع قمر کی لو
پست اس سے ہو گی شعلہ نار سقر کی لو
تھامی سے میرا ہاتہہ شمع سحر کی لو
ہی گرم ایسی گوش بت سیمبر کی لو
بھڑکی ہی جو شعلہ داغ جگر کی لو
جلتی سوا نہی کہ ای سیم و زر کی لو
لی نور جسکی آگی ہی شمع قمر کی لو
ہی کیون بلند شعلہ سوز جگر کی لو

ہم آہ گرم کھینچ گئے ایسی شب فراق
اونچی نہ ہونی پائیگی شمع سحر کی لو

ای روشنی طبع تو بر من بلا شدی
پہونکی گی جسم آتش سوز جگر کی لو

کیونکر گہر نہ شرم سی پہر آب آب ہو
دیکھی کبہی جو گوشہ لب سیمبر کی لو

تاریکی ورنہ بہی شب گیسو مین بڑہ گئی
پنہان ہوے جو گوشہ بت فتنہ گر کی لو

ع اللہ ری سرکشی تری آتش حنا
اون انگلیون سی اوٹہنی لگی تا بہ سر کی لو

تا صبح لطف وصل ہو حاصل محال ہے
ای شمع رو ہی شام ہی سی تجکو گہر کی لو

پیری مین اعتبار کسی بات کا نہین
سمجہا ہون زیست کو مین چراغ سحر کی لو ۱۷

حاسد جو دیکہہ دیکہہ کی نادر کو جلتے ہین
بیشک جلا سکیگا اونہین نار سقر کی لو

ای نبی صل علی واہ تمہارے گیسو
صورت آیہ واللیل ہین پیارے گیسو ۲۲۶

دوش سی اپنی جسوقت اوتارے گیسو
سانپ بنجائینگی ڈسنی کو ہمارے گیسو

دست مشاطہ کو مین چوم لون ہاتہہ آئین اگر
مشک و عنبر مین بسائی ہین تمہارے گیسو

سامنا مار سیہ نے نہین کرنا اونکا
بل پر آجاتی ہین جسوقت تمہارے گیسو

اب رہائی کی نہین شکل نظر آتی ہی
پہانسنی کی لیی کرتی ہین اشارے گیسو

حال عشاق نہین پوچھنی والا کوئی
ہوگئی پہانس کی اب صاف کنارے گیسو

چاندنی نکلی ہی افشان جھڑک و للّٰہ
تاری چمکا ئین شب وصل تمہاری گیسو

سنبل باغ ہی اک کا سیاہ گلشن
اوس سے خوشرنگ ہین جو شبو مین تمہاری گیسو

بنہی وہ نگی پریشانی و لگا ہی سبب
الجھہ مین عاشقو نسی شانیکی سہاری گیسو

ہوی عشاق کی دل دیکہہ کی اونکو صید جالک
تمنی کنگہی سی جو ای جان سنواری گیسو

سانپ سے سانپ نظر آتی ہین سو نجہکو
ہجر مین یاد جو آتی ہین تمہاری گیسو

نہین معلوم بلا کونسی نازل ہوگی
ایڑیون تک جو رسا ہونگی تمہاری گیسو

کوئی لٹکا ہمین ایسا نہین ملتا ای دل
جس سے قابو مین ہوا اوس شوخ کی پیاری گیسو

موج کسطرح دل مردم آبی لہرائے
۱۵ بکہری جسوقت کہ دریا کی کناری گیسو

۲۲۷

ہی دعا نادر خستہ کی جسے ہر روز
بہجسا و نہین سانپ تمہاری گیسو

۱۵

۲۲۷

روز خلقت سے خمیدہ نہین بیکار ابرو
بہر تسلیم نہی جہک گئی خمدار ابرو

قاتل خلق ہین مشک تری ای یار ابرو
قتل ہر روز کیا کرتی ہین دو چار ابرو

یار سی ملتی کس دن جو ملائین آنکھین
بن گئی میری لئی خنجر خونخوار ابرو

ایکو گوشہ نو جنج جڑہا تا ہی بہت
تیر اوتر تے نہین دلسی کسی کے خمدار ابرو

منہہ سی محتاج فی الکثر ستائی ہمنے
رشک محراب حرم ہین تری خمدار ابرو

جانبری کی کوئی صورت نہین پاتے ہین نظر
تیر مژگان تو کمان آنکھی خمدار ابرو

سہم کر گوشی مین جا بیٹھتے ہین جلاتی ہین
دیکھتی ہین جو کبھی اونکی کماندار ابرو

اب نکلتین بحر فنا سی ہین کچھ نیم و سر
شکل تیغی کی نظر آتی ہین اے یار ابرو

حسن کے اوج پہ اونکو جو ہوئی ہے معراج
نہین قوسین سے کم یار کی خمدار ابرو

اب آئی اور سپاہ خونکی نہین ہے حاجت
ڈھال ہی خال سیہ یار کی تلوار ابرو

دونون عارض ہین مہ و مہر تو ہین خال اختر
ہین ہلال فلک حسن وہ خمدار ابرو

شوخ ہے چشم اگر چشم غزالان سے سوا
شاخ آہو سی ہین بہتر ترے خمدار ابرو

روزہ دارون نے جو دیکھا ہے او روزی کو
ہین ہلال مہ شوال مگر یار ابرو

کیون ہلال رمضان نے ہے تلوار سی کام
جا بجا شمشیر نظر آئین جو خمدار ابرو ۱۵

۱۵

اوسنے دیکھا نظر بد سے اگر اے نادر
ہوئی تلوار سے پے حاسد غدار ابرو

۲۲۸

باعث رنج ہے جب قبر مین بستر کا پہلو
لی لیا ہمنی فقط خیر لب بستر کا پہلو ۲۲۸

بدلو کروٹ کہ گرم آ ادہر کا پہلو
سرد ہے عاشق تفتیدہ جگر کا پہلو

نظر آیا نہین ایسا تو کسی نشتر کا پہلو
صاف ہے آئینہ اوس رشک قمر کا پہلو

ہے وہ یا دو فغان مین نہین باقی تاثیر
نالون نے چھوڑ دیا غم مین نہ شمر کا پہلو

واں تو غیروں سے شب وصل ہے شام سے ہی
دیکھین کرتی ہین وہ آباد کدھر کا پہلو

اب اغیار کی جانب ہین مائل تا عمر
خالی افسوس ہوا اس خستہ جگر کا پہلو

اسکے آغاز اور انجام سے آگاہ بھی کون
مبتدا مین بحضن الفت کے خبر کا پہلو

تاکہ بیمار محبت کو شفا ہو حاصل
نہ دعا مین نہ دوا مین ہے اثر کا پہلو

جانب حسن سے میلان نہین رہتا ہے
نہین لیتی ہین جو آہین شرر کا پہلو

کیا عجب ہے جو وہ سوئے نہ مرے ساتھ کبھی
کیونکر آباد کرے حور شبہ کا پہلو ||

۲۲۹

او نیر سے ملد گرمی تو غضب ہے نادر
سر کرتے نہین بدخواہ جو شر کا پہلو

۱۱

۲۲۹

واہ کیا صاف و صفا ہی نبی کا زانو
حور کا بھی نہین فردوس مین ایسا زانو

کس لیے سمٹتے جب یار اپنا زانو
ہمنے بدلا کبھی اس شان ادب کا زانو

تنہا ہون شب و روز مین اپنے ہیہات
یاد آتا ہی کسیکا جو صفا زانو

دیر سے پھر نہین ہٹتی ہی نظر سے اپنے
یاد آتا ہی جو اس رشک قمر کا زانو

زلف سے راتین کٹا کرتی تہین کیا عہد [illegible]
زیر سر یار کے تہا جب کہ ہمارا زانو

کسی کروٹ کے پہلو نہین نیند آتی ہی
سر کے نیچے نہین ہوتا جو وہ پیارا زانو

[illegible] ہوا ہی یہ مجھے لطف حصول
سر کے نیچے ہی نہ آمی بت [illegible] زانو

وقت زینت نہین کچھہ آئینہ رکھا تجھی — صاف ہے جسکا ترا آئینہ آسا زانو
روشنی شمع سی ہے ترہ کی کچھہ وہمین ہائے — نور کا حق نے بنایا ہی تہون کا زانو
واہ کیا صاف و صفائی کہ سبحان اللہ — خوبصورت نہین ایساہی پری کا زانو
ہنسی تجہا کہ ہوا چاند عیان بدلی سی — ہوگیا واجو میان شب یلدا زانو
واہ کیا صاف شفاف ہے نورانی ہی — ایدل ایسا کبھی ہمنی تو نہ دیکھا زانو
[illegible] حسرت سی کوئی — صاف رہتا ہے فروغ ید بیضا زانو
کیون صفا [illegible] سل چکی ہرا پای نظر ۱۵ گوری گوری ہی تری رانین تو صفا زانو

۱۵

ہی تاہور کی عرض تیہون نبی کو دعا
ہو نجیب مین ہو مرا بار الف زانو

۲۳

نعت احمد کو [illegible] ہے اچھا جانو ۲۳ ہی مناسب سبب [illegible] اپنا جانو
[illegible] جانو — تو کف پا کو ہی [illegible] بیضا جانو
[illegible] جانو — کاکل زلف کو چہری کو کنہیا جانو
عاشقو [illegible] مین نہ کہا تو [illegible] کا — ملک [illegible] کو اپنا نہ مسیحا جانو
[illegible] پر نور سیہ زلف مین آئے جو نظر — جلوہ گر چاند میان شب یلدا جانو
جب نظر آئین قد و قامت جانانا ایدل — سرو ترہ کی تو شمشاد سی بالا جانو

دل صد چاک سے میرے کو شانہ انمین ۔ یہ جو گیسو کے دوتا ہین نہین کیا جانو
ای تپو قدر مرے رونیکی لازم ہی تمہین ۔ موج مین آ نگی تم ان آنکہونکو دریا جانو
فوج اشکونکی مری ساتہہی آہونکی علم ۔ ای رقیبو نہ مجہی تم تن تنہا جانو
چرخ پر جبکہ مہ نو ہو چمک کر طالع ۔ زیب گردنکی لئی یار کے کنٹھا جانو
سرمۂ چشم ہو نمین اہل بصارت کی لئی ۔ تم مجہی اپنی اگر خاک کف پا جانو
ای تپو نہی جدا قرص کیا ہی تمسکو ۔ اور مین کون ہون کیا ہون مجہی تم کتنا جانو
زاہد عشق تپان تمسک نہوگا مجہسے ۔ اسمین تم مجکو برا سمجہو کہ اچہا جانو
دوستو دیدۂ دشمن مین کہٹکتا ہون جو مین ۔ جسم لاغر کو مری چاہیے تنکا جانو ۱۵

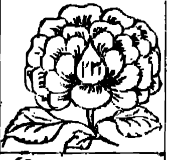

یا علی تیغ تو شمشیر لئے قتل عدو
رنج مین تا در مداح کو مولا جانو

ہے طوف روضۂ شہ عما دلکی آرزو ۔ پہونچون مدینے تک یہی مری دلکی آرزو ۲۳۱
پوری ہی ہو نہ وصل مین سائل کی آرزو ۔ افسوس ہے کہ دلمین رہے دلکی آرزو
صیاد لی رہا نہ کیا فصل گل مین آہ ۔ بس رہ گئی قفس مین عنادل کی آرزو
سینے سی سینہ لب سے بہم لب ہو وصل مین ۔ ایجان ہے یہ عاشق بیدل کی آرزو
وابستہ ہین جو حلقۂ زلف دراز کی ۔ اونکو نہین ہے طوق وسلاسل کی آرزو

پھر ما ہو نکو بوسی ملین لب جبین سے
گرتے تھے ہی بڑھ کے ہی مجھی ساحل کی آرزو

تشنہ ہے بعد قتل کیا لاش کو جو آج
بر آئے شکر ہی سے مرے قاتل کی آرزو

تو آئی پر بلائی کو آئے وہ دوڑ کر
اندر کو دلسی ہے تری محفل کی آرزو

بوسہ دیا نہ بولی ہنسی پیار سے تجھے
نکلے نہ حیف عاشق بیدل کی آرزو

باہین تری کمر مین حمائل ہون اے پری
مشکل کے آرزو ہے یہ مشکل کی آرزو ۱۱

۲۶

حاسد تباہ و خستہ و خوار و ذلیل ہو
یارب رہے ہی نادر بیدل کی آرزو

۱۱

ردیف حرف ہاے ہوز

۲۷

ہر اک بشر ہی خلق مین اب شور و شر کے ساتھ
جتنی کہ خیر تھی گئی خیر البشر کے ساتھ

حسرت یہ دل مین لیگئی ہم اپنی مر کے ساتھ
سونا ہوا نصیب نہ ہین سیمبر کے ساتھ

پر داغ دل نہ کیون صفت بدر ہو مرا
الفت ہوئی ہی اک بت نازک کمر کی ساتھ

الفت ہوئی ہی ناف سی جو ضعف مین مجھے
تنکے کی طرح گھوم رہا ہون بھنور کے ساتھ

دانتون کی عشق کا جو ہوا ہون بیمار او طبیب
مجھکو دوا کھلاتی ہین آب گہر کے ساتھ

گھڑیال کی صدا سنی صبح شب وصال
گولی سی لگ گئی مری [illegible] کے ساتھ

عاشق سمجھ کے انگلیونکا اپنی یار نے
کٹوائی پور پور مرے نشتر کے ساتھ

گرمی تپ فراق کی زائل ہوا طبیب
تبرید مین پاؤن جو شیر سحر کی ساتھ

جب دیکھتے ہین صبح کو اے مہروش تجھے
پڑہتے ہین ہم درود دعائے سحر کے ساتھ

کوسون نہ اوس سے آگے نکلجای کیا عجب
رہوار اونکا ہو جو باد سحر کے ساتھ

دلکو جو چرا لیا ہے تو دلداریان کرو
انسان مین جو عیب ہے ہو تو ہنر کے ساتھ

کم کم نمک نہ چہڑکتے ہو اسمین مزا ہے کیا
کرتے ہو کیون ہنسی مرے زخم جگر کے ساتھ

دندان لب سے مدح جو یکجا لکھی گئے
تختے صلے مین لعل بہی آئے گہر کی ساتھ

گردن کی وصف آ نہین سکتی بیان نیز ١٥
ملتی ہوئی صفا ہے بیاض سحر کے ساتھ

اے نادر آج دیکھی جو رخسار کی صفا
والشمس پر نگاہ ہوئی والقمر کے ساتھ

ہے دلکو ربط جو تجہے حسن کی ساتھ ٢٢٣
رغبت نہین زمرد و لعل یمن کے ساتھ

وابستگی ہی بہار کو آے چمن کی ساتھ
مے پی رہا ہون ساقی تو یہ شکر کے ساتھ

کہتے ہین اسکو خلق مین سب کامل العیار
چلتے ہی اشرفی جو تمہارے چلن کے ساتھ

کبک اپنے چال اللہ رے چلی اپنی چال پر
کیا نسبت اوسکو جانورونکی چلن کے ساتھ

دولہا نہین خدا کی عطا پہ رواثر حشر تک
دیکھین جو شوخی سی آرسی مصحف دولہن کے ساتھ

ہم ڈور کر چلے نہ کبھی شمع بل گری
رفتار کی جو پائے نظر کی چلن کی ساتھ

ہرچند سی سکیگی خیاط صبا ۔۔۔ ربط کمر ہوا نہ گل پیرہن کی ساتہہ
اعمال ساتہہ جائینگی ہون نیک یا کہ بد ۔۔۔ غافل نہوگی روح بہی خاک بدن کی ساتہہ
جاتی رہیگی قدر کسوف وخسوف کی ۔۔۔ گہونگہٹ کو وہ اُٹہائینگی ہنسنے کی ساتہہ
رکہی جریدین جو یارون نے قبر مین ۔۔۔ یہ اور ایک شاخ لگادی کفن کی ساتہہ
تیشے نے دی صدا جو کیا قصد جوئے شیر ۔۔۔ شیرین فریب کرتی ہی یہ کوہکن کی ساتہہ
اونکی نہین تو بوسی انہین کی ملین مجہی ۔۔۔ نعمات گئے ہین کیون لب و دندان کی ساتہہ ۱۳

۲۲۳

نادر کی ہی دعا سحر و شام و روز و شب
محشور ای کریم یہہ ہو پنجتن کی ساتہہ

۱۳

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

ہو جو لاغر نہ تغیر پشت آئینہ ۔۔۔ حسن افزون کیون نہو تو پیش پشت آئینہ ۲۲۴
دیکہتی ہین جب وہ تصویر پشت آئینہ ۔۔۔ بڑہ گئی ہی اور بہی تنویر پشت آئینہ
دوسری جانب ہو لب عارض کا منعکس ۔۔۔ لوگ سمجہے کہ ہی تصویر پشت آئینہ
کہینچی اونکی گیسوے جب مصور نے کبہی ۔۔۔ سب لگے کہنی کہ ہی زنجیر پشت آئینہ
سامنے ہوتے ہین بار ذکر آ ہی کبہی ۔۔۔ اونکو خوش آتی نہین تقریر پشت آئینہ
پشت پر جالی لگی ہی نقش و نگار ۔۔۔ صاف آگئی ہی نظر زنجیر پشت آئینہ
کیا عجب موسم گل کی اثر سی بول اوٹہی ۔۔۔ بلبل گلشن بنے تصویر پشت آئینہ

دیکھتی ہین پشت سے آنکھونکو تحیر سی ادہر
مردمان دیدہ تصویر پشت آئینہ

سبزۂ رخسار صافی کو جو دیکھا ہی ترے
حیرتی ہی طوطی تصویر پشت آئینہ

پشت پا صاف سے کرتی ہی عوض صفا
کیا موئی ہی ہوس شکل پشت آئینہ

روی آئینہ کی جوہر ہم نہین ہین اسے ہم
فقیری کی ہین زنجیر پشت آئینہ

پشت پر نور اوس کے پائے کی صلابت دیکھکر
گرگئی آنکہونسی بس نور پشت آئینہ

ہوگئی ہی نامحرم و محرم سے برزور دو جا
کسقدر پرشرم ہی تصویر پشت آئینہ

اثر وقہر کا گلی پہونچی ہی مصور کی شبیہ
١٤ کون کہتا ہی گمان وہم پشت آئینہ

مثل کف پائے علی سی آن ہی نادر مثال
کیا حقیقت رکھتی ہے تنویر پشت آئینہ

کرتا ہون یہ دعا مین جلد سے اوٹھا کی ہاتھ ١٢٥
ہو مغفرت جناب رسول خدا کی ہاتھ

یہ تو بلند کرتی ہین اپنی دعا کی ہاتھ
عاشق کو دور کرتی ہین وہ اوٹھا کی ہاتھ

قدرت سے آپ لال ہین اوس دلربا کی ہاتھ
زینت نہین ہے منحصر اوسکی حنا کی ہاتھ

وہ آپ پانون تلی ہین آکر حضور کے
بیعت کو کیون بڑہا گئی خدا کی ہاتھ

دشوار ہی محال ہی مشکل ہی ظاہرا
اوس بت سے وصل ہو یہ بدل انا کی ہاتھ

ایسا کون حضرت حسن کریم اور
دیتا ہے کب کسی کو جو ہین خدا کی ہاتھ

چھونا غضب ہوا تری زلف سیاہ کا — کیا مبتلا ہوئی ہین ہمارے بلا کی ہاتھ
الجھی رہی رقیب سے زلف مین مدام — باندھی گئی ہمارے رسن مین لگا کی ہاتھ
مدت سے ایڑیان مین رگڑتا ہون سامنے — دو چار وار اور ہون قاتل بڑھا کی ہاتھ
کوتاہ فیض بخشی جل جود و کرم مین ہین — ہان قتل کو دراز ہین اوس تیغ جفا کی ہاتھ
دنیا سی مدعا ہی کچھہ دین سی غرض — دونون سی ہم تو بیٹھہ رہی ہین اوٹھا کی ہاتھ
نوبت نہین پہونچنے ہی پائی قتل کے — رہ جاتی ہین وہ میرے ظفر قتلو اوٹھا کی ہاتھ
خورشید سی زیادہ ہین روشن ہتھیلیان — کسطرح چومی نہ بت مہ لقا کی ہاتھ
حنا سی زیادہ بہار ہی تو ہی اشتیاق — تھک تھک گئی ہین قاصد و صبا کی ہاتھ
پھولونکی بدہیونسی غرض ہو نہ وصل مین — گردن مین جب پڑے ہوئی ہون دلربا کی ہاتھ
وعدہ وصال کا جو کیا ہی تو آئیے — پھیلائی نہ پاؤن زیادہ ملا کی ہاتھ
بیمثل و بی نظیر جو گھوڑا ہی آپ کا — قیمت تو کچھہ بتائیے اوسکی ملا کی ہاتھ
کہا مین خوشی سی شوق سی آکر سگان یار — کچھہ ہڈیان لگی ہین میرے ہما کی ہاتھ ١٩

١٩ — واہونگی عقدی عمل کی اسکی نادر حزین
عقدہ کشا ہین حضرت مشکلکشا کی ہاتھ — ٢٣٦

شعر ظفر کو نہ اگر ہو سفر سی آنکھہ ٢٣٦ کسطرح ہو اہل نظر کی نظر کی آنکھہ

مفاعیل فاعلن مفعول فاعلات بحر مضارع اخرب مکفوف محذوف

کیا ذکر کسی سی جو کری بد نظری آنکھ
بدبینی و شوخی سی ہی ای رشک پری آنکھ

تب جانے کہ آنکھونسی مری جا رہو کبار
کرتی ہی بہت چار طرف جلوہ گری آنکھ

کیا حسن میں حق نی دی ہو انسانکو نسبت
حور آپکی رخسار صفا میں سے پری آنکھ

کچھ دینی نہ نرگس کو بھلا ان سی ہے نسبت
ہی شرم و حیا سے تری ای حق رہبری آنکھ

راحت نہیں ملتی ہی اسے ہجر میں ای شوخ
خالی جو کبھی غمسی ہو دل تو بھری آنکھ

تہمت ہے کہ وہ آنکھ لڑاتی ہین اُسی سے
ہی انکی نظر بازیونسی صاف بری آنکھ

کیا شوخی رقصا ہی اس طفل حسین مین
تو دیکھہ ذرا کھولکی ہی کیسے ڈری آنکھ

عشاق کو کیا چشم امید اس سے ہی ای دل
ابلک سے کرتی ہی جو بیداد گری آنکھ

کیا کیا تری اوصاف رقم کبھی ہی ای شوخ
پلکین ہین اگر چور تو ہی شک سے آنکھ

مشہور ہے معروف ہے ممدوح جہان ہے
خوش چشمونمین کہتی ہی بہت ناموری آنکھ

اللہ سے میرے یہ دعا ہی کہ وہ پھولے
کرتی ہو تری آنکھونسی جو بد نظری آنکھ

تیر نگہ تیز سی کردیتی ہی مجروح
ہی آپکی کیا مائل بیدادگری آنکھ

رہتی ہین کھلی دیدۂ باطن تری جانب
ہوتی ہی اگر بند دم صبح سے آنکھ ۱۵

ای نادر خستہ کری حاسد کو خدا کور
ڈالی مری جانب جو پئی بد نظری آنکھ

۲۳۷
اگر چاہی کہ ہو گلزار سینہ | غم احمد میں کر افگار سینہ
غم و دوری سے ہے افگار سینہ | ملا سینی سی اے یار سینہ
اگر راز محبت رکھی پنہان | تو ہو گنجینۂ اسرار سینہ
محبت سے تمہاری ہو جو خالی | حقیقت میں ہے وہ بیکار سینہ
ہے محرم حسن کی محرم تمہارے | دکھا دو ہمکو ہے اکبار سینہ
نہ وہ برق جہندہ سے ڈریگا | جو کہائیگا ترے تلوار سینہ
گری سمجھے کہ نازل کچھ بلا ہو | بچالے ہم نہیں زنہار سینہ
ھمدا ای بلادو وہ سینہ میں | ہی وقف خنجر خونخوار سینہ
جو سوئی ساتھ کیا شرم و حیا تھی | دکھادو اٹھوا سے سرکار سینہ
وہ سیمیں تن سمن سا انکی طرح صفا | قوی بازو میں تو تیار سینہ ۱۱

۲۳۱
چلین سب تیر آہ نادر زار
بچا اسے حاسد غدار سینہ
۱

۲۳۱
لکھے وصف نے ہی کسکا منہ | ہاں سزاوار ہی ہمارا منہ
نہیں دیکھا کسی نے ایسا منہ | حور کا چہرہ ہے پریکا منہ
انہیں و لوگ نے عشق ہی نکا | ہی کلم بیشتا [illegible] منہ

آدمی کیا دہن کی وصف لکھے
ہے نوالا بڑا ذرا سا منھ
اسکو کہتے ہیں عقدۂ لاحل
نہ کبھی آپ کا ہوا وا منھ
در دندان سے درج ہے لبریز
صدف بحر سی اچھا منھ
لب معجز نما کو کہتے ہیں پرے
حور سی حسن میں ہے پیارا منھ
لو زرہ قند سے ہیں شکر سے بہتر
آپ کا ای حضور ہے والا منھ
بوسۂ لب کے کرنی ہو ہمت
ہمنے آنکھوں سے بھی نہ دیکھا منھ
چہرہ کا حسن کیا کرون تحریر ١١
پتلے پتلے ہیں ہونٹھ چھوٹا منھ

٢٢٦
ہے جو نادر غلام شیر خدا
سامنے اوسکے ہو یہ کسکا منھ
١١

کیون نعت مین وا ہرن لب ثنا کی مونٹھہ ٢٢٩
پیدا ہوئے ہیں واسطے مدح و ثنا کی مونٹھہ
پہلے تھی سرخ لعل سی ہی ہیں دلربا کی مونٹھہ
نیلم سی اب زیادہ ہین مسی لگا کی مونٹھہ
زندہ کئی جو مردے تھی عہد مسیح کی
مجکو جلاؤ پھر خدا اب ہلا کی مونٹھہ
کس پر ہوا ہے غصہ خدا خیر ہی کرے
کرتی ہین سرخ کسلئے اپنی حیا کی مونٹھہ
پوچھی جو قتل عاشق ناشاد کی خبر
بس رہگئی وہ آنتو انسی اپنی حیا کی مونٹھہ
سب نے کہا کہ آگ جہتا مین لگ گئی
تمنی دکھا ہی اپنی جو لا کہا جما کی مونٹھہ

کھا کر گلوری آپ سی چمن مین نہ آ سئے ‏ ‏ ‏ بھڑکائی نہ آتش گلگو کھا کی ہونٹھ
خواہش ہوئی نہ آبِ بقا کی تمام عمر ‏ ‏ ‏ جو سی چکھنی یار کی مسّی چھوڑا کی ہونٹھ
شام و سحر وہ کستی ہی رہتی ہین ہمین ‏ ‏ ‏ ہم سی کہولتی ہین واسطی جنکی دعا کی ہونٹھ
ای سب خاک شو کہ ترا آبرو نہ ماند ‏ ١١ ‏ یا ایسی تر ہوئی نہ شہ کربلا کی ہونٹھ

٢٢٠

شکر خدای پاک کہ خبر مدح اہلبیت
کہلتی سخن مین نادرِ اہلِ وفا کی ہونٹھ

١١

ردیف حرف یای مثنات تحتانی

٢٢۴

نہ رفع کام ہو دعوی کیا نبی کی آستانو نسی ‏ ‏ ‏ بلندی مین جو بالا تر کہین ہین آسمانو نسی
یہ سر ٹکرے کئی لیکن میرے سو زبانو نسی ‏ ‏ ‏ سنوارا کیسی ہی بزم اپنی زلف شانو نسی
مین اوصاف صفا کیونکر کرون اپنی بیانو نسی ‏ ‏ ‏ ہی عاجز سوسن گلشن بہی اپنی سو زبانو نسی
لگی اونت فلک کی پار وہ رنگین پیچی ‏ ‏ ‏ لڑایا اپنی بانکو جو ہمنی رات بالو نسی
لوائی قاتل بنی آدم ہی یا پیچ گردون نی ‏ ‏ ‏ تری تلوارین یا بہر دیتی مین ہم میانو نسی
در شہوار لطف صفا بحر عالم مین ‏ ‏ ‏ حقیقت مین کدورت ہو نہ عالی خاندانو نسی
جو ہین معروف صنعت زرار اونکو بہی سمجھ مانی ‏ ‏ ‏ توانائی کی دعوی ہوتی مین ہمارے ناتوانو نسی
اسا قلکی مدد سی اعالی لکہ یہ بخشتی ہین ‏ ‏ ‏ رسائی بام تک ہوتی تہی آخر زبانو نسی

جو اہل آبرو ہین فیض اونسی کچھ نہین ہوتا
جواب خط پہ آمادہ ہوا وہ بت اگر اے دل
وہی جھگڑی ہی ہین آخر من و ل مین جو کہنی ہین
ہمارا سوگ کہا ہے وفادار اسکو کہتے ہین

بھری ہین پیٹ دنیا مین کہین ہم تنگی دانونسی
نہ نکلا ایک فقرہ بہی قلم کی دو زبانونسی
کیا سے دمبستہ تہی ہین دنیا مین گمانونسے
کہ پہونکی ہی ان غنچیت گلی وین گل زبانونسے ۱۳

۲۴۶

لطف خاص پڑھتا ہون غزل احباب کے آگی
امید مرحبا آتا در آتا ہے نکتہ دانونسے

۱۳

غم تشبیہ کا تو ختم کیا اپنے بیانونسے ۲۴
ہلال و مہر گردون نے رخ و غنچہ کو کیا نسبت
وہ بالا و قد بالا کو یا حسن و خوبی مین
ہی ابروے خمیدہ کو تری تیغ سے ای قاتل
دم زینت مری جان حزین کو ہوک دیتی ہو
لیے دیدار کے پردہ نشین آنکھین لڑاتا دن
تری کنہ حقیقت کا نہین ادراک ہوتا ہے
تری تعریف ہو اصناف سے اوصاف کیا ممکن ۹

تہکلین بالونسی فریادونکی ہونٹونسی فغانونسی
لبونسی عارضونسی و ز انکہونسی دہانونسی
الف سے سرو شمشاد گلشن سے نشانونسی
دہنک سے ماہ نو سے قوس گردونسی کمانونسی
سہانے جو تیلی سیندوری مہندی لسے پانونسی
تری دیوار کو ٹہی سی در سے آستانونسی
تصور سے تعقل سی خیالونسی گمانونسے
زبانونسی دہانونسی تکلم سی بیانونسی

خدا سے صاحب معراج کو تہا قرب اے نادر

نہایت فاصلہ کم رہگیا تھا دو کمانوں سی

پہونچنی پاؤن اگر ہین کسی قرینی سی
٢٢٢ نہ ٹہرکی بند مین آنکہون کبہی پانی سی

نہ رہتی دور ہون زلفین کسی قرینی سی
علاقہ رکہتی ہین مار سینہ خزینی سی

اگر فراق مین غیرت ہو مومی کی پانی سی
تو ہاتہہ دہوہاؤن لہو دلکی مین پسینی سی

لکہی ہین آپ نی دندان و لب کی صفت بہت
عطا ہون لعل و گہر آج تو خزینی سی

دہری جاتی جو لعل لبان نازک پر
تو مسی کو ہوئی ترجیح صاف نگینی سی

ہماری تا بنفس مین ہے تیزی خنجر
رقیب مرگئی ہین کیا کیا ہماری جینی سی

جگہہ دون آنکہون مین دلمین اوتارون انکو
وہ آئین تو مری گہر مین کسی قرینی سی

کمند جذب محبت اگر ہی پاس اونکی
تو کہینچ لینگی وہ ہمکو کسی قرینی سی

جدا کی چہمین کی تاراج کرکی لوٹ لئی آہ
وہ دلکو لیتی ہین عاشق کی ہر قرینی سی

منا کی جوڑکی ہاتہونکو پاؤن پر گرکی
ہم انکو لائینگی گہر ہی ہر قرینی سی

کبہی تو جہکیو نہین یا آئینک سی دہوئی
اوڑا لئی ہین دل عشاق ہر قرینی سی

نہین یہ ساحل بحر جبین مین چین پیا ہو
سفینہ باندہ دیا ہے مگر سفینی سی

الٹتو جہولی آرذو گزرگئی بربات
ہم انتظار لئے مین جہو گئی مہینی سی

وہ باد پا سبک سیر ہی تر آہی تک
مراد سیل ہے جبن گہوڑی کی پسینی سی

بہ آئے رہے جیسے سب کہتے ہین مانہین
جو کہیے اونسی کہ حمام مین چلینگی آپ
بنی ہین پتلے حسینونکی خاک پاسی صنم
نہین ہے حلقۂ بینی مین گوہر شہوار ج
نہ فرط شرم سے نظارہ کرنی دینگی آپ ج
یہ قتل عام ہوا آج کوئی قاتل ہین ج

مزا رنگ طلائی کی ہی پسینے سے
نہائی جاتی ہین وہ شرم کی پسینی سے
خمیر حسن ہوا ہی ترے پسینے سے
گری ہین قطرے یہ رخسار کی پسینی سے
لقاف اُلگی رخسار تر پسینے سے
چڑہا وہ بام پہ اپنے شفق کی زینی سے ۲۱

۲۴۳

زیارت شہ والا کرون جو ای نادر
تو پہر کے آون نہ ہرگز کبہی مدینی سے

۲۱

تہا جو نوری بدن پاک اُسکا بہی سی
روح تہا گئی جنت کو سبکساریسی
عازم ملک عدم جان ہے طیاریسی
طاق طاقت ہے غم ہجر کی بیماریسی
حسن رخسار بڑہا خط کی نموداریسی
تو جو تلوار سے نہلا لہو مین مجہکو
جوش سودا نے دیا ہی مجہی خلعت بہاری

۲۴۳ نہ لیا سایہ کو بہی ساتھ گرانباریسی
چار کی کاندہی اوٹہا جسم گرانباریسی
آہ ممتاز ہوا اب قافلہ سالاری سے
بیٹھتے اوٹھتے ہین آہونکی مددگاریسے
زینت صفحہ ہوئی جدول زنگاریسی
غسل صحت ہوا ہی عشق کی بیماریسی
تن پر داغ کو تسبیح سی گلکاریسی

تجھسی تاریکی مرقد کو نہیں ہے نسبت
الحذر ای شب فرقت تیری اندھیاریسی

کم نہیں تیرسے ہوتا ہے مجھی ای کافر
بی تیری نگہ چوٹ دلی کوئی پچکاریسی

اور تو ترک کیا سب نے شب فرقت میں
بیکسی باز نہ آئی مری غمخواریسے

آہ سوزان سے حذر چاہئی ای طفل شریر
یہ رخ جل جاتی ہیں سن آگ کی چنگاریسی

دیکھتا ہوں جو تجھی خواب میں اکثر شبکو
رشک ہے سکو مری بخت کے بیداریسی

خیر ہو دام کی صیاد رہا کر مجھکو
فائدہ کیا ہی تجھی سیر سے گرفتاریسی

بوسہ دیکے مجھی قتل کیا قاتل نے
جان لے لیتی ہے چھیر یار کی عیاریسی

نہ ملی بوسہ شیرین ہی جو گاہی ماہی
فائدہ آپکے کیا مجھکو نمکخواری سی

دل تو لیتی ہو مگر پیش نہیں آتی ہو
پیار سی ناز سی انداز سی دلداریسی

۲۲۳

یا علی نادر مداح ہی پابند الم
ہاتھ اوٹھانا نہ شہا اوسکی مددگاریسی

۱۷

۲۲۴
تھی نہی محشر نما آفاق میں آغاز سی
ہوگیا ثابت یہ رد شمس کی اعجاز سی

تیز مژگین ہو گر اگر دیکھا نگاہ ناز سے
اوس کمان ابرو نی مارا تیر آئی واز سے

شوق ای دل اسقدر ہی ہمکو ضبط راز سے
اوڑگیا پرواز بال طایر آواز سے

زندگی وابستہ ہے مطرب سیر کی ساز سے
طائر جان بندہ گیا ہی رشتہ آواز سے

[illegible]

ج تا کہ آگہہ ہو نہ کوئی میری دلکی راز سے | کر مقید مجھکو تو زنجیر کی آواز سے

ج سم ہوا گانا تمہارا مرگئی ہم سنکی آہ | قتل اپنا تھا مقدر خنجر آواز سے

آنکھو مین تاثیر جادو لب مین اعجاز مسیح | آپکا افسون ہے کیا کم آپکے اعجاز سے

ج عیب سے خالی نہین ہے شمع بزم خلق مین | ہے درازی زبان حاصل کسی غماز سے

ج عشق گل کا شہرہ ہو تیرا جو اے صبا خلق مین | توڑی ٹانکی شوق نظارہ کی چشم باز سے

اوسکی جو جیسی حنا رنگو مری جب لگ گئی | مرگیا ہی کون ہے ہنسکر تو نہ پوچھا ناز سے

رک گئے تھے ہو پھر بھی جب ہاتھہ دیکھی لگ گئی تیز | ذبح مجھکو کر چکی ہو تو زبان کس ناز سے

ج تب نظر آئی بہار سینہ پر داغ خوب | جب نکل آئے ہیں ان پر نے نگاہ باز سے

ج درد ہجران سے ہوا ہی ضعف طاری اسقدر | رہ گیا رنگ ہے تھا بھی ہر اپرواز سے

ج تیری زیور مین کرے الماس دل ٹکڑے بسبب | التجا کرتا ہون [illegible] سماز سے

ج مینے کی تھی سکھو جو پہنی ور پہی اوڑنی لگا | ہو گیا گھوڑا [illegible] سار سے

ہجر مین گانا تھا جیسے پھر تا ہی مزاج | مجھکو تا ساز [illegible] ساز سے

ج دیکھ لین گے آپکا [illegible] دم فردوس | پردہ دار [illegible] ناز سے

داغ [illegible] رشک آگ | ہم مشابہ ہو گئی داس آتش ساز سے

ج رنگ ہے یہ جلا ہی نور آخر ہو گیا | ہی مشابہ چاند اب تمہارے شہباز سے

[illegible] اسقدر محو حجاب
اب نکلتے ہی نہین ہوئے پردہ ہاے ساز سے

[illegible] گئی ہلی ہی سلیمان وشش سے مرنے
چونک اُٹھتا ہون مین پاے مور کی آواز سے

[illegible] عالم کا کبھی قائل نہین
کونسا گنبد ہی خالی جو کہ ہو آواز سے

[illegible] گئی آتش سی لالہ کا تختہ کہلا
آگ گلشن مین لگی ہی شعلۂ آواز سے

دانہ پانی چھٹ گیا جب سے ترا گانا سنا
لگ گئے ہم آشیانے گردش آواز سے

ہون شہید گرمی صوت حسینان جہان
ہو کفن میرا حریر شعلۂ آواز سے

[illegible] فصل خزان کا کچھ عجب اسکا نہین ۲۷
دور ہو جاتے جو تھی مطرب آواز سے

یا علی نادر کو بلوا لیجئے سوئے نجف
دور کچھ ہرگز نہین ہے آپ کے اعجاز سے

[illegible] روی عالمتاب سے ۲۲۵
فوق ابرو کو بھی حسن کعبہ کی محراب سے

[illegible] عالمتاب سے
ہی مگر مصحف عارض ترا [illegible] سے

[illegible] آب سے
ہوتے تھے اپنی مقدر شربت عناب سے

دور رہ وہ [illegible] تیزاب سے
کیون گلا کاٹی نہ اپنا تیغ موج آب سے

[illegible] نالان ہوئے ہین دور احباب سے
قتل ہی نخچیر و نین شہرہ گر نالہ [illegible] سے

[illegible] گرمی ہوئی کم اس آفتاب سے
ہی تماشا اڑ گئی آتش مرے سیماب سے

ہو کفن وو گر توں اک خشکی ہو کافور خط
لی ہی اسباب بدل عالم اسباب سے

عاشق و معشوق کا ہو کا بنی حق خلق کو
مہر مہر لیٹی ہوئی اُنکن بس آ گرداب سے

ج کس نے بہنکا ہی و گال اپنی ویس کا وقت غسل
لال بدن نکلی تلکین مچھیاں تالاب سے

ج بیقراروں سی کسیکو فائدہ ہوتا نہیں
کیا ملا اوزر گفن کو کشتہ سیماب سے

ج بیقراری دل کی لکھیں جو اپنی قاصد و نہیں
باندہ دینگی خط کو بال طائر سیماب سے

لی تری نماہ وحشی تے دل غریق بحر غم
چاند نے وقت میں مجکو کم نہیں سیلاب سے

جو رواں مچکا تو نین ہون یا وہ نوار وکی سنگ
نین یہ بینیا ہو بڑہ کر مینہ سیلاب سے

ج اشک کے دولت سی تہا ہوں غنی بیفکر ہو
خرچ رہتا ہے ہمیشہ آمد سیلاب سے

ج مردم اے ہمد رہتے ہیں ابحر حسن
ہو گیا ثابت مجھے چین جبین آب سے

ج سینے کی گرمی فرو کی اشک نے ہو کر رواں
واہ کیسی ہو گئے ہی سرد آتش آب سے

اوس یم خوبی کی وقت میں جو دل بیتاب ہے
بیقراری ہے زیادہ تیر موج آب سے

بوسہ شتاقون نے کیا پایا وقت کلیار کے
لب ہوئے سیراب ہے تشنہ اس ہی آب سے

ج مجھ نکلیو حلق حبیب روز ازل ہی کٹ چکے
کیوں رہے تشنہ غا تیغ بھرے موج آب سے

تو لتا ہی جسم لاغر عاشق بیتاب کا
لین تشنہ کیوں حباب کا تشنہ ہی بر آب سے

منحرف غنیار ہیں ابرو ہیں خم سی تیرے
کافرونکا منہ پھرا ہے کعبے کی محراب سے

بسنے کی اہل تواضع کی سکندوسی کہی
بار اوترا خلق مین کیب گردن محراب سے
ہی سم ابرو جانانکا تصور اسمین جو
خوبصورت اب در دل ہوگیا محراب سے
یاد جانی گہر مین جب آیا خم ابروی یار
ہم لپیٹ کر خوش روئے گردن محراب سے
دائرہ خال سا رخ تابانکی الف ہے غذا
ہی معین رزق اپنا خرمن مہتاب سے
جبکہ ساقی نی اسی دست حنا سمین لیا
تب لطمی ہی مستانہ ہوگئی خاسرب سے
مینی سرخی سی لکہا حال جدا خط مین جب
نقطہ شنجرف بہتر ہوگیا خارب سے
تیری یاقوتیا کی ای سحر صفا لیئہ حد نہین
مچہلیونکو تہہ نہالی حلقہ گرداب سے ٢٩

٤٦
لافتا الا علی کی لی ای نادر صدا
فتح پائی جب علی نی خیبر و احزاب سے
٢٩

ہمکو تا اب یہ ہوا ہے لقص تر الہی سہی
٤٦ شوق ہے پہر عرب کو مہ کنعانی سے
بالڑی ہی بت تو نہ ہو جامہ انسانی سہی
گرنہ لی کی اتہہ دعوی کہی نادانی سی
وہ تو خوش ہوتی ہین عکس رخ نورانی سی
آئینہ دیکہہ رہا ہے اونہین حیرانی سے
ہاتہہ جنکے نہین بہا تکی سر ہاتہہ آئے
ہاتہہ ملتی ہین افسوس پریشانی سے
ایسے سمٹنے کی کوئی وجہ ہی ہی
عوض انہ او گین نہ گہر پانی سے
ہم بالیہ حق اغیار سی ملتی ہی مین
پہر لیا پیٹ یہان ہمنی لہو پانی سے

ج بی تیری گولی مین سمجھا اونے ہنر بجز صفا
سیر دریا مین اوٹھے بلبلی جب پانے سے

لہو پانیکو مرے ایک کیا کرتے ہین
مہندی ہاتھونکی اگر دھوئے مین پانے سے

ج جوش وحشت مین ہے اک عیب چھپا رہتا ہے
پردہ پوشی ہی مرے جامہ عریانے سے

ج لکھہ کے روی عرق آگئے مین ملاحت کی صفت
ہم ادا ہوگئی آج اونکی نمک پانے سے

صبح کو ہجر مین بہاتی ہی نہین کوئی غذا
ناشتا کرتی ہین ہم اپنی لہو پانے سے

ج گرم جوشی ہی جنہین شعلہ رخونسی حاصل
تہی جاڑا اونہین اب ستانے سے

اپنی کامونمین مشقت نہین ہوتی گران
کوئی تھکتا ہی نہین منزل قرآنے سے

ج وصل لیلی نہ ہوا ہے کبھی میسر ہوگا
قیس کیا فائدہ ہی سلسلہ جنبانے سے

ج ضعف مین طوق گلو اپنی ہوئی جانباز
تنگ ہون اتنی سلسل کی شہرانے سے

ج عید غیرونمین منائی ملی آکر کے گلی
جب فراغت ہوئی اونکو مری قربانے سے

ساقیو غم نہین جو ساتھہ نہین کی کباب
خوش ہو مومنین اپنی کلیجی کی بریانے سے

ج محو ہو عشق مزہ دلسی یہ ممکن ہے نہین
پہانس مشکل کی نکلتی نہ اسہانے سے

ج زلف طرارسی اندیشہ رہا کرتا ہے
نہ یہ افشان جدائی تری پیشانے سے

شمع جل جل کے بجھے غمسی نہ کیا کیا سر بزم
گل کہلا خوب سے ساقی عرق پانے سے

ج پردہ پوشی سہی کبھی نام نہوگا روشن
تجکو ثابت یہ ہوا شمع کی عریانے سے

اچھی کپڑی ہین مگر کوئی نہین جو پہنے
فصل حج کا جو کیا جوشش وحشت مین نے
بہید تیار و والی جو نہین ہم آئے
تھا انساں مجھے وحشت نے کیا ہی اپنا
لاش کو آہ میسر نہ کفن ہے نہ حنوط
آرزو مند لقای ملک الموت ہون مین
سخت طینت ہے خدایا جو ہو نکلی ایسے

۲۹ شرم آتی ہی مجھی تیغ کی عریانی سی
ہوئی شرمندگی احرام مین عریانی سے
غم ہی جاڑون مین مجہ زار کی عریانی سے
اور شرمندہ ہون مین بے سر و سامانی سے
ہی سفر پیش مجھے بی سر و سامانی سے
جان آنکھون سی نکلجا ئیگی آسانی سے
ہین جو میر انکی بہی فولاد کی کیا پانی سے

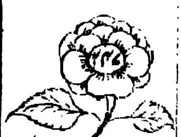

ہے تردد تو بہت اندنون آباد رزار
پر ہی امید مدد شاہ خراسان سے

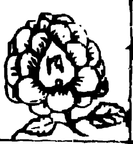

گر عشق مصطفے نہوا اس فقیر سی
کیون سر بلا نہ دور ہی اس فقیر سے
شوق مدینہ دور ہے تیری فقیر سے
ہوگی نہ دوست دار [illegible] فقیر سے
گندم کی حرص دور ہی طبع فقیر سے
نسبت نہ تھا خط مین جو نقیب مخلوق

۲۴ نکلی صدا نعت قلم کی صریر سے
تعوید جسم مین ہے نقوش حصیر سے
بستر سے آشنا ہی غرض ہی حصیر سے
باہر نکلی پاؤن نہ حد حصیر سے
خوش ہون حلاوت نان شعیر سے
ہوگی کوئی اڑائی شتاید فقیر سے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات

کچھ پاس ہو تو دو جو نہ کچھ پاس ہو نہ دو
تکرار منع ہو نہیں لازم فقیر سے
یہ عیب حسن نے تری ہونٹوں کو سی دیا
نکلا سوال بھی نہ زبان فقیر سے
جو آج بھی رہے وہ پس مرگ پہنے گا
نسبت ہے اسلئی کفنی کو قمیص سے
ج میخانیکو ڈھونڈیگی اک روز موج شنگ
کشتی مئی جو دور رہیگی فقیر سے
روتی ہی روتی جان گئی ہی قمیص تر
اپنا کفن ہو چادر ابر مطیر سے
پتلی مین آب شرم کی کچھ اسمین شک نہیں
آنکھیں کھلی ہیں حیا کی خمیر سے
سمجھا ہے کوئی مگس لب شیرین کی خال کو
شاید کوئی حباب اٹھا ہو جوی شیر سے
کھینچی کمان ابرو تو دل لیس ہو گیا
لب تک نہ آہ کو بھی پہنچا اونکے تیر سے
ج مشہور ہے جہان میں یک گرد و فاختہ
چھیدے دل و جگر مری تو نگاہ کے تیر سے
ش گوشے میں بیٹھے ہیں کماندار سہم کر
خوف زبان و زور اونکی کمان و تیر سے
ج او بت تو جوانکو تو نی جدا ہی سی کر دیا
ای چرخ پیر سمجھینگی ہم تیر سے
ش ای طفل شکل نامہ اگر لکھتا ہے اب یہین
تنگ وقت ہے شتاب نہ پہنچینگے پیر سے
ج الی نظر نہ دیکھیں گی کٹ جائیں برہمن
خنجر کھینچے ہین ہاتھ میں اہل ضمیر سے
ج گردن اب قتل کی ڈور کو کھینچ دین
تیر نما ہیں ہما تری شمشیر الگیر سے
ج وہ سرخ پوش تنگ ہیں ڈوبا ہے اسقدر
لگتے ہیں گرد باد اوڑھا ہی عبیر سے

لکھتا ہون نامہ یار کو کوئی نہین ہے یار
دل ہوگیا شکار کسیکو خبر نہین
سایہ ہی تیغ زلف کی ثابت ہو مجھی

باتین مین کر رہا ہون قلم کی صریر سے
مارا ہی مجھکو آپ نے خنجلی کی تیر سے
۲۵ نکلا ہی کوئی مار سیاہ اس لکیر سے

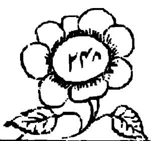

اے نادر اب حصول ہوئی سب مراد دل
فیض عمیم لطف جناب امیر سے

الفت ہی میری دلکو حسین اور حسن سے ۲۴۸
موقوف تکلم نہ کرین آپ دہن سے
اردی کی ہوا بزم مین آئے جو چمن سے
شمشیر نگہ کو ملی جو بیت توبہ شکن سے
لی بھر کی جو بوسی طلبین رشک چمن سے
ہی خوش گیسو کی یہ بیدار یہ دعوی
جب سیا کی دلا آینگی پروان چڑہو
یہ جلوہ نما خال نہین ہو نیر او ملے
کیا دائرہ صبر کی پابند رہی شمع
پروانہ جو ہو لاے خوشی سے سر محفل

ہاتھ آئی ہین وہ پہول محمد کی چمن سے
یہ موج لیا ہے دریا سخن نے
گل تازہ کہلا ہے تہ سحر شمع لگن سے
ڈالینگی ابھی مشق نہ آشنا دہن سے
مسی مین جو ہو الوان لب ہو وہ پان ہی دہن سے
موباف نہ ہو نہین وہ شمشاد تن سے
اتنک تو بیان ہو نگہ آپکی دہن سے
سمجھا ہی تجھے کیا کوئی بیچارہ وطن سے
ستر تا قدم اب چلی نکلی نہ لگن سے
پہلا تہ لگا کیا تجھے شمع لگن سے

[illegible]

لب بہر سوال نہی ہوئی وا نہ دم زیست
چاک دہن قبر سیا تار کفن سے

ہی فرش ترا عرش سی رتبی مین زیادہ
جاروب کو تیری صبح ہی سورج کی کرن سے

ج

گم ہی صفت وحشتی دیدۂ خفاش
خواہان سحر کیون نہ ہو سورج کی کرن سے

کہہ غیرت روئی یہ رہا کرتی ہو دن رات
کیا شمس و قمر ہو کہ جو نسبت ہی گہن سے

گہوڑی نی بیابان سی تری کیا شیر غزالہ
ملتی ہی بہت چال جو آہوئی ختن سے

تا حشر رہے صفحۂ عالم مین ترا نام
رفتار کری اخذ جو خامی کی چلن سے

اک سیر سے بڑھکر ہی غبار قدم پاک
ملتی ہوئی رفتار ہی سنگی کی چلن سے

گریان تو نکلو تم نرم سی سینے نہ نکالو
فواری کو رکہتی نہین وہ سر چمن سے

صیاد کسی مرغ گرفتار کی نی دی جان
آتی ہی صداہای عنادل کی چمن سے

یہ خیر ہی صیاد دیر و بال کہا نکلے
کلیان نہ رہین تہی ہی جو آئی ہی چمن سے ٢١

٢٣٩

گر عزم زیارات شہیدان رہ حق
ای نادر اگر عشق ہے چہٹا دو وطن

٢١

غم ہی کسو سے عصیان کی نہ گر انہا ایسی
٢٢٦ مغفرت ہو گئی پیمبر کی مددگار ایسی

لوگ کیون بہاگتی ہین عشق کی آزار ایسی
کیا ہی بیمار الفت مرض سار ایسی

ہمکو تب مین بہی ہا یہ نفرت ہی زر و دار ایسی
جب پیا شربت دینار تو دشوار ایسی

خاب مخمل سہی مرا خواب نہین کچھ کم ہے
عمر بھر جسکو نہین کام ہی بیدار سے
نور و ظلمت کو مساوات نہین عالم مین
چاندنی تھوڑی دنون رہتی ہے اندھیار سے
کنگھی تیار ہوئی زینت گیسو کی لیے
ہاتھ ہی شانہ گرو کاٹینگی ہم آرے سے
نہ کٹی اس سے شب ہجر کٹا جاتا ہون
ورنہ تھی ٹرہ کی مری آہ سحر آرے سے
ہمنے پیمانہ سے ساقی یہ کیا ہی پیمان
ہاتھ تا رسیت اوٹھائینگی نہ میخوار سے
ہو گئی صد چاک یہ شانہ ہوا زلفونکا
کیا اولجھتا ہون مین اس لگی گرہ تار سے
قدر آنکھون مین کسیکی نہ رہی حیف اپنے
ہلکی ہم ہو گئی عصیانکی گرانبار سے
جائیگا ضعف جنازہ کی بھی ہمراہ اوائے
منزل گور بھی طی ہو گی تو دشوار سے
وائے شعلہ جوالہ مین ہے سوزش دل
نقطے و قتمین نظر آتی ہین چنگار سے
ہجر مین نالہ کیون نہ اوٹھا مین عشاق
سیچ ہی ہنگار کو تو سیچ سے بیگار سے
بیماری کون کری روز یہ نوبت ہے
تیری بیمار کو تو آتی ہی باری سے ۱۵

۲۵۰

ورد کر پنجتن پاک کے نام اسی نادر
کہ نکلتا ہی نتیجہ بھی دیندار سے

۱۵

کرون اللہ کا شکر اس نظر سے
کہ ہو مومن است خیر البشر سے ۲۵
ہی غائب جیب دزدی کی نظر سے
قبا ہو ٹھیک پہر کیونکر کمر سے

نہ تہا جب تاب رقی پیشتر سے   تو تجلی وہ گرانی تہی نظر سے
ج کرے دعوی اگر اس چشم تر سے   نہ مثل ابر مردہ ابر برسے
جلا ہی گریہ ہای چشم تر سے   نہ انگاری کہین یہ ابر برسے
ج طلائی رنگ کے غم مین جو رون   کہین سب ابر سے ہین آج برسے
ج اوٹہا بیگانہ شورش ابر دیدہ   گرجتی کم سے جو بدلی کہ برسے
دکہاوُ روی انور کی اگر خال   ستاری سب ہون گردان قمر سے
کہین انور ہے وہ روی کتابی   بیاض مطلع شمس و قمر سے
نہ کر افتادگان خاک کو دور   جدا ہوتا نہین خرمن قمر سے
کیا ہی حسن گرم رخ نی ٹہنڈا   عیان ہی قرص کافور قمر سے
ج تہماری چاندنی کیون چاند کو آج   مقابل ہو جو اوس تنگ قمر سی
ج جدائی پر ہی اپنی ہمکو حسرت   ملا رہتا ہی تکیہ اوس کمر سے
ج کیا جو زیر بار تیغ و خنجر   ہوئی تقصیر کیا ایسی کمر سے
اوٹہا ٹینگی وہ کیونکر بار گیسو   اونہین ہے زیر باری جب کمر سے
ج اگر ہولی تو کب بار اوسی اوٹہتا   جہکے جاتی ہین وو نازک کمر سے
نہین مثل خدا اسم عالم الغیب   جو آگاہی مضمون کمر سے

نزاکت اونکو دیتی ہی سہارا
سنبھل سکتے نہین بار کمر سے

ہے ہمین نازکونسے اب جو نفرت
قسم کہائی ہی کیا اونکی کمر سے

زیادہ جو نزاکت آگئی ہے
کمر کیطرح ہو غائب نظر سے

قسم آنکھونکی ای بت مثل تیری
کوئی پتلی نہین گزری نظر سے

اگر آنکھونمین تل جاتا ہی اونکی
ترازو کیا بتاتی ہی نظر سے

قریبون سی ہی رائج چشم پوشی
دکہاتی بہی ہی پتلی کب نظر سے

کچہ ایسی مے کو دی آپنے آنکھہ
گرایا اوسنے بہی مجکو نظر سے ۲۰

۲۵۱

ہین ایسی نادر ہی وہ دکھتے ایک
اگر دیکھی نہ احول کی نظر سے

۲۵

کہتے ہین ہم اوس بت بے پیر سے
فائدہ کیا قتل مین تاخیر سے ۲۵۱

قدسی و حور و پری و جن و انس
کون ہی باہر تری تسخیر سے

زلف کی الفت مین جیسے گذری
پوچھیے وابستہ زنجیر سے

واسطے عشاق کے ہے خوبتر
ذرہ خاک قدم اکسیر سے

ابروی آنکھونکی کیا پیش جاے
کاٹتی ہین تیر وہ شمشیر سے

جل گیا افلاک فرقت کی شب
نالہ پرسوز کی تاثیر سے

[illegible]

کعبہ دل کی نہین ہین معتقد
خوش ہین وہ بتخانیکی تعمیر سے
پہانسنے مین پڑ گئی زلفِ دراز
۹ جال سی قلاب سے زنجیر سی

۲۵۴

شعر جو دو بحر و مین موزون کئی
شاد ہون ندرت کی مین تحریر سے

۹

۲۸۲

یہ عیان ہی مہرِ عالمگیر سے
مقتبس ہے احمدی تنویر سے
باتین کر لو عاشقِ دلگیر سے
منہ ہو میٹہا شربتِ تقریر سے
ناتوانی یادِ ابرو مین جو تھے
کٹ گیا سر خنجرِ تصویر سے
ایجنون تنگئے جنون کیا ضعف مین
مجکو آتی مین نظر شہتیر سے
موسمِ بارش مین آئی ابرِ گرم
بجلی چمکا سونیکی زنجیر سے
جو کڑی بہرتا ہے اونکا راہوار
پرورش پا کر ہرن کی شیر سے
میٹہی میٹہی اونکی باتین کیون نہون
لب شکر سی دانت اونکی شیر سے
آگ سی نکلا کرتی ہین مضمون گرم ج
کم نہین خانہ بھی آتشگیر سے
انتظارِ آمدِ خط مین ہون زار ج
جسم اوٹہہ جاتا ہے کاغذگیر سے
کاٹیکا ہی اونکی باتون مین مزہ
کم نہین تقریر بہی تحریر سے
قتل ہو کر سب خلش دلکی گئی
پہانس نکلی ناخنِ شمشیر سے

۵ یعنی

خون برسیگا یہی قاطع دلیل ابر اوٹھا ہی اگر شمشیر سے
وہ اگر گرم سخن ہون رات کو پہو پھٹی شرمندہ ہو تقریر سے
کھینچتا ہے کیا کمان ای طفل بھی قد تو پر بنتے وہی تو اپنا تیر سے
وہ نگاہ ناز بھر جان و دل کم نہین دو فاختہ اک تیر سے
تیری رحمت موج زن ہو جا عجب پانی برسے ابر کی تصویر سے
کھل گئے ہین جو تبسم مین وہ دانت موج سی اوٹھی ہی نظر شمشیر سے
ناتوان ہی اسقدر پابند زلف اوٹھ نہین سکتی صدا زنجیر سے ۱۹

۲۵۳ کی شفا ای نادر محزون حصول ۱۹
خاک لاکر روضۂ شبیر سے

اب جان نہین ضعف و نقاہت کے سبب سے ۲۵۳ جیتا ہون نہین آہون کی رفاقت کے سبب سے
فرمین جو آئی ملک الموت تو جی جاؤن دم ہونٹھ پر آیا ہی اوس دوست کے سبب سے
دیدار سے محروم نہ رکھینگے وہ اپنے آنکھین نہ چرائینگے غرور کے سبب سے
جلتا ہی جلا آتی ہی ناہی تو لمسہ جینا نہین ممکن شب فرقت کے سبب سے
بھاری کوئی زنجیر ہو میرے بھی گلے طوق آپنے پہنا ہی جو وحشت کے سبب سے
اغیار سے گرم صحبت ہو نہین تیرا تا عاشق کو جلاتی ہین شرارت کے سبب سے

[illegible]

گہر جا بینگی کس طرح سی وہ صبح شب وصل ۔ اک سیل رواں مردمکی فرقت کے سبب سی
شمشاد پر اک صرہی کیا باغ جہاں مین ۔ بالا ہی وہ بیت قد و قامت کے سبب سی
یکتا ہی جدا انگشت نوازی کی صفت مین ۔ رحمت منہ و آیتگی رحمت کے سبب سی
ایمان سمجھ کر جو پیا رندون نی اونکو ۔ نفرت ہوئی کئی لئی حرمت کے سبب سی ۱۱

۲۵۳ ای نادرِ دل ریش تڑپ ہو طرح کیون اب ۔ اک جوش طبیعت کو ہی جوش کے سبب سی ۱۱

شمہ جو لکھین وصف شہنشاہ عرب سی ۔ ۲۵۴ کیونکر سر خامہ نہ جھکی پاس ادب سی
ہم ہاتھ اوٹھا بیٹھی ہین شب وصل طرب سی ۔ مسّی کو چھڑا دی ہین شبہ جو ملی لب سی
محراب سی اون ابرونکی عشق ہی تب سی ۔ گلی مین بنا ڈالی گئی کعبی کی جب سی ج
مسّی ترِ دانتونکی سیہ رنگ ہی شب سی ۔ پھولی نہ شفق کیون اثر سرخی لب سی ج
کرلی ہین اطبا بہی اگر فکر دوا کی ۔ چارا وہ نہین جو ہیتا آمرض تپ سی ج
انکھیلیون سی چال جب آئی تہی تجکو ۔ ای طفل حسین رفتہ رفتار ہون تب سی
سب سمجھی کہ ہی درج یاقوت مین موتی ۔ دانتونکو نہان تمنی کیا اپنی جو لب سی
کیا نسبت خاص الصنم اللدنی دی ہی ۔ انکھون سی تری سحر کیا اعجاز کو لب سی
چارون طرف آفاق مین چرچا ہی مثل ۔ نسبت ہی کسی چشم ہم و رخ و بینی و لب سی

اوس طفل مغنی کی بجا شرم و حیا ہے
نکلا نہ کبھی دائرہ حد ادب سے

ای نامہ بر اونکو جو لکھوں فصل کی مضمون
تو کاغذ خط بھی نہ جلا ہو کبھی لب سے

لعل لب گلرنگ کے لکھوں صفت اے دل
شنگرف اگر ہاتھ لگے سرخی لب سے

زلفوں سی خلل مانگ کے رستے مین نہ ہوگا
یہ راہ تو گم ہوگی نہ تاریکی شب سے

لکھوں تجھے خط مین غم جدائی کی حقیقت
پاؤں جو سیاہی کبھی خاسرے شب سے

یہ نوشتۂ وصل کی ہی خلقمین تاثیر
معدوم سیاہی ہوئی خفاش کی شب سے

تو شام کو آیا ہی لب بام جو اے ماہ
خورشید نے شرمائے منہ ڈھک لیا اوس شب سے

ہو واقف زر الٹی ہو جو تمہین اپنے
یہ تخم نحوست کے کرتے پیدا نہ ذنب سے

وہ مہر صفا ہمسی جو چھپ رہی ہی یک پل
کم روز ہمارا نہین سرخاب کی شب سے

کالی ہوئی اغیار کی منہ مثل شب ہجر
معدوم سیاہی جو ہوئی صیقل کی شب سے

تشبیہ محل و لبمن صفا جبکہ ہی حاصل
آئینہ طلب کیون شہر حلب سے

کسطرح بیان غم ہجران ہو کہ اب تو
لب کو بھی نہین وصل و مطلق ہی طلب سے

نادان ہی خیاط سی دل تنگ ہین عشاق
ناپا کمر یار کو انگشت وجب سے

نادر سی بدی حاسد بدکیش نہین خوب
گر خوف خداوند حقیقی کی غضب سے

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن

٥٥ الفت جو ہی جناب رسالتمآب سے — دل مطمئن ہی پرسش روز حساب سے
کہولین جو آپ چہرۂ انور نقاب سے — زائل ہو ضو قمر سے کرن آفتاب سے
یارب بغرق میکدہ ہو موج آب سے — کشتی ہماری پار ہو بحر شراب سے
دندان پر صفا کی صفا کیا وہ پایگا — دہوئی نہار منہ کو گہر اپنی آب سے
مداح جو کہ کعبہ کوی صنم کی ہین — کرتی ہین کلیان چہ زمزم کی آب سے
ہستے اسقدر ہین سر رہ کی شیفتہ — زر مصر سی نہ سیم وہ لین مہتاب سے
معشوق سی ہی عاشق صادق کو رنج ہو — بلبل کو باغ مین ہو نزلہ گلاب سے
ای طفل وہ بغل مین ہین تجہسی جو دور ہون — تنبیہ مرا بہت ہے فروتر کتاب سے
بیجا نہ خال مصحف رخ پر نظر پڑا — باہر نہین ہے ایک بہی نقطہ کتاب سے
پنجیم اوسکو کیا ہی کوئی تلا دلیل — خالی ہی دست قاصد جانان کتاب سے
ہندو نے جو می نہ پائی تو اوسکا ہی کیا گلا — ثابت یہ ہوگیا ہمین اشک کباب سے
اوسنے دیا او نہون نے دیا ہمنے نقد دل — نکلا نہ کچہ بہی فاضل و باقی حساب سے
بحر فنا مین لیت ہے اک امر کی ثبات — کچہ فرق سی نہین ہے حیات حباب سے
ہم نازکو سی دور رہتی ہین شیشہ تر — کشتی ہماری چلتی ہی بچکر پایاب سے
بحر جہان مین سر نہ اوٹہائے کوئی کبہی — ثابت ہوا یہ شور شکست حباب سے

ساقی نی عید رندونکو تو کئی خم کی خم عطا
جنکو ہلال و قوس فلک لوگ کہتی ہین
ہی خط راز عالم رویا مین حق ہمین
رویا مین وعدہ خط کی دکہا نیکی ہو اگر
اوسمین کاف ہی اور یہہ جلتا ہی انکو روز
تا رنگیہ کیطرح سمائی ہین نظر
مصر و غضب سی جنکو نہ نکہو ضعیف ہون

۴۳

تونا فقیر کا نہین پہتر با شراب سے
اون ونونکو ہی حلقہ نگوتی رکاب سے
معدوم ہوگئی ہی تغیر اپنی خواب سے
چونکون نہ مثل سبزہ خوابیدہ خواب سے
تشبیہ کیا دون رخکو مہ و آفتاب سے
ایسی چہپی پیا وصالکی شب حجاب سے
حیا دب گئی ہین بار نگاہ عتاب سے

۲۵۶

ای نادر حزین پی حیدر جہانمین
رتبہ بڑا ہے الفتالی خطاب سے

۴۳

[illegible]

کوکہ ناراض رہا چرخ ستمگر ہمسے
اوٹہہ سکی کی خفگی رفیق کی کیونکر ہمسی
آہ کا بوجہ نہین سکتا ہی جو لنگر ہمسی
بیٹہی اوس طفل نی لی کہیہ ایسی پڑا ہی عمر آہ
راتکی باتونسی یہہ کہ ایسی سنا تی ہین
یا منتی تاہی سو لاہین کہی پہلو مین

۲۵۷

پیرنہ چہوٹا کبہی دامان پیمبر ہمسے
بگڑی رہتی ہین بہت آپکے تیور ہمسی
اوٹہہ سکی بار عصا ضعف مین گر کر ہمسی
خط تولا یا ہی پیا اوڑ تا ہی کبوتر ہمسی
آنکہین نی انہین کرلی وہ برابر ہمسی
جو تجلی کی تہی مہ وصلمین شب بہر ہمسے

ہمکو تجہ جو وہ گل ہی تو رقیبو سے گریز
سنگ بد لا نہ کرو صورت خنجر ہمسے

گہر کی اندر جو بلامین تو افغض عذر تمیز
نہیں ہو وہ کسی مرمین باہر ہمسے

ساقی اتنو کو نکر بادہ کی پینی مین فریب
لطمی اور لی ہی ہمیانیکی اندر ہمسی

ہم بہی تو تشنگی کرتی ہین پیتی ہین شراب
کرین پیمان جو پیمانہ و ساغر ہمسی

ہین لگی او ضعیف ایک ہمار نزدیک
اتش کہتی ہین تجہسم بار و کبوتر ہمسی

دی جگہہ عشق تہا انکو جونہی ادمین
نسبت حرمتی نہولی کعبہ کی اندر ہمسی

جا لپٹتی ہین قیامت کو تو وہ کہتی ہین
ہو نہ سر یا کبہی ہنگامہ محشر ہمسے

زیست مین بار کسی کی متحمل نہین ہم
مر کی بہ خاک لحد اوٹہیگی کیونکر ہمسی ۱۵

۲۵۷

ہی یہ امید کرینگے نہ دریغ اے نادر
جام بادہ کو بہی ساقی کوثر ہمسے

۱۵

۲۵۷

تمہ لکہون نبی کی جو قد بلند سے
رنج و الم ہون دور دل درد مند سے

سمجہون نہ کیون لطیف نہین کو سپند سے
شیرینی اوس دہن کی سوا چار چند سے

اُس نور سے زمین پہ جیش جنون کا وفور سے
ہر روز سنبلا و کہر لی انکہی

لاتا ہی جذب ال وہ نہین تو بہی سی دے
مستغنی اپنی طبع سے کیون کمند سے

ابرو کی عشق مین نظر افتادہ ہی جو دل
شیشہ گلا ہوا ہی چیاق بلند سے

اسنے پیاری ہوگئی فرقت کے جو تمیز — کیا دور ہی جدا ہوا گر بند بند سے
کیون چشم بد سی حفظ ہو خوبونکی آنکھ کو — لی ہی جو مردمک نے سیاہی سپند سے
زلف سیہ سے عشق مین جانبر ہو کیا کوئی — محفوظ کب ہین مارگزیدہ گزند سے
ترکی تمام برق جہندہ کی ہو گئی — کچھ چل سکی نہ آپکے تازی سمند سے
اوس شہسوار سے بھی دعوے کیا اگر — برق و صبا کو باندھ لیا زیر بند سے

۲۵۸

التماس ہی یہ نادر خستہ کی ہی دعا
حاصل ہوا وسکو امن عدو کی گزند سی

۱۱

۲۵۹
نظم ہوتی نہ پیمبر کی جو حسرت ایسے — طبع کو میری نہ ہو کبھی وحشت ایسی
رفتہ رفتہ ہوئی رخسار سے الفت ایسی — کیا خبر تھی کہ بپا ہو گی قیامت ایسی
آئینہ سے ہم زینت وہ کہا کرتی ہین — تو نے دیکھی ہی کوئی چاند سی صورت ایسی
می جو دی زہر ہین بلوا کی ہتھیلی کی لا — کوئی کرتا ہی دغا دوست مین عداوت ایسی
دعوی ہمسری زلف شب آسا ہی وہی — سنبل باغ کی کیا آئی ہی شامت ایسی
مانگ لیتی ہین سیاہی تری گیسوئے سیاہ — آہ تاریک ہی اپنی شب فرقت ایسی
فقرہ بازونکی ہوا اوستاد ہو اسکو تقلید — تونے لکھی تھی مجھی خط مین عبارت ایسی
مثل پروانہ جلی غنچہ دلونکی آتش رنگ سے رات — شمع رویونسی رہی گرمی صحبت ایسی

قصہ لیلی کی کہلی خون بہا مجنون کا
شمعین روشن کروا کیاہ چراغان کرو
دہوگئی یار کی دلمین تہی کدورت جتنی
نہ صبا ہے نہ کبوتر ہی نہ قاصد کیوآوے
تجکو کہینچی ہوئے پہرتی ہی جو سر مو ضعیف مجھے
دل ترا دیتا ہون او نہین لیتی ہو ترا
مائل غیر ہون وہ چاہین لیلی اور کو قسم
آتش غم سے دل زار جلا جاتا ہی

جوش زن ہو سکے عاشقکی محبت ایسی
دل جلانے کی مری کیا ہی ضرورت ایسی
وصلکی شب مین مجھی آگئی رقت ایسی
اونسی موقوف ہوئی خط و کتابت ایسی
ہی تن زار مین کچہہ ہیہ نحافت ایسی
ہمت ایسی کسی مین تہی نہ سخاوت ایسی
نہ وہ ایسی ہین نہ اپنی ہی طبیعت ایسی
بہار مین جام ریحان شرارت ایسی ۱۷

۲۵۹

خوف ہرگز عمل بد سی نہین ہی نادر
ہی نبی سی مجھی امید شفاعت ایسی

۱۷

فکر صحت کے تجھی ایدل شیدا کیا ہے
عشوہ و ناز مین اوس طفلکی روٹہا کیا ہی
اوس پری نی ہمین دی ہی نجوشی ہیتی مین
نالہ و آہ و بکا مونس تنہائی ہین
نہین امید جواب اونسی پکارین او نہین کیا

۲۵۹ لطف بیغمبر دلیشان سے توانداکیا ہی
وصلکا طور جو بنجا ہی تو بگڑ اکیا ہی
آج تو عیش سے اندیشہ فردا کیا ہے
دل غمدیدہ شب ہجر مین تنہا کیا ہے
وہ تو یہ بہی نہین کہتے ہین کہ اچہا کیا ہے

جسم کا حمیدہ طرح دیکہہ کے کہتا ہی گل
میری آنکہون مین کہٹکتا ہی کانٹا ہو گیا ہی

ملا ہی طرحسی یہ فن تجکو حسین ہی تمکن
غیرونکا عشق مین بیجان کلیجا گیا ہے

آئینہ صبح کو تم دیکہتی ہو حیرت سے
وہ کف دست مصفا سی مصفا ہے گیا ہے

جہونی کی ہی عبث ساتہہ تمہونکی امید
برسون وعدہ مین جہو لاتی ہین جہو لا گیا ہے

مانگ نکلی ہی جو بالونمین سے گیسوتی ہین
کہکشان جلوہ فروز شب یلدا گیا ہی

کہینچکر آہ جو مین جان لب اوڑتا ہون ہی
آپ ہنستی ہین ہنسکر یہ کہو لا گیا ہی

پیاسی مے تی ہی تجہی پی لیتی ہین آنسو اپنے
اور یہ خون جگر ہجر مین کہانا گیا ہی

لیتی ہو اس ادا سے حمیدہ کو جو مٹہی مین کبھی
سب کہین اونسی چہپایا کوئی چہلا گیا ہے

اونکو کیا چہین حمیدہ جو دی چہلا تو ہنسکر بولی
مر گیا کوئی تو نقصان ہمارا گیا ہی

جان لی آپنے اک بوسۂ شیرین لیکر
زہر قاتل سی فزون یہ بتاشا گیا ہے

آگئی جب مین لیلی تو یہ کہکر رو چہپا
قیس تہا جسمین مرا ہے وہ صحرا گیا ہی

سنکر زلف کو تو بولی او بجہہ کر پیچ ہے
آپ دیوانی ہین تجہہ سر سی سودا گیا ہی

ہاے برسات مین وہ ابر کرم پاس نہین
شب ہجران مین نوازن یہ پپیہا گیا ہے

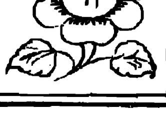

یا علی نادر مداح ہی رنجور و علیل
دیر اب وسکی شفا ہونمین آتا گیا ہی

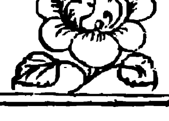

مدام طبع اوس نبی ذو المنن کی ہی ۲۰
بعینہ یوم آج بھی جشن سخن کی ہی
نازش گل چمن کو عبث پیرہن کی ہی
اوتری ہوئی قبا وہ تمہارے بدن کی ہی
تقصیر عشق زلف شکن در شکن کی ہی
یہ پھانسی ہماری واسطے زیبا رسن کی ہی
ایام کیا خزاں کی تو نزدیک آئے بلبلو
ناساز گار طبع ہوا جو چمن کی ہی
لیل و نہار ہجر کی پوچھو نہ سرگزشت
ہر روز رنج کا ہی تو ہر شب محن کی ہی
ہی عشق رخ میں الفت لب کا بھی خیال
ملک حلب سی ہے غرض نسبت یمن کی ہی
ہنستا ہے حال پر مرے افسوس پر چراغ
گریاں جو ہی تو شمع تری انجمن کی ہی
ہی جی میں توبہ کیجیے پیمانہ توڑ کر
ترچھی نگہ جو ساقی پیمان شکن کی ہی
ج کھلتی ہے یون نہ گالیونکی بھی تیز زبان
اقرار وصل کی لئے تنگی دہن کی ہی
ج پھنسکر کوئی رہا ہو یہ امکان ہی نہیں
رسی دراز زلف شکن در شکن کی ہی
رخ پر جو آئی زلف ہمین بوسہ دے چکی
حیرت یہ ہی آپ کے سورج گہن سے ہے
کسا شکنجی مین مجھے کھینچا ہی آپ نے
الفت جو دلکو زلف شکن در شکن کی ہی
لیلی نہ آئی لاش پہ ہی وائے نجد مین
مٹی خراب قیس غریب الوطن کی ہی
دل محو نازکان ہے جو پیر فراق مین
دیوار شیشی کی مری بیت الحزن کی ہی
ج ای بت ہی شہدونکو تری نمک سے عشق
پتلی حسین کیا یہ کیسی برہمن کی ہی

محتاج کیون نہ خلق ہو رفتار ناز کی ۱۷ کلی کی طرح ڈھونڈھتے ہم ہار چلن کی ہی

۲۶۱

سرسبز و سرخرو ہوئین ہی تا حزین
عادت جو تجکو مدح حسینؑ حسنؑ کی ہے

۱۷

اور یا تو کلی تو ہر گز نہین افزونی ہی ۲۶۱ الفت چشم رسیلی دل مین مردونی ہی
کوئی نزدیک نہین پاس کی افزونی ہی بیکسی روتی ہی آ آکی لحد سونی ہی
الفت خال سیہ تنگ کی افزونی ہی سب مجھے دیکھ کی کہتی ہین کہ افیونی ہی
نہ کوئی پھول چڑہاتی جلاتی کوئی شمع کیا مری گور غریبان مین لحد سونی ہی
نہین رہتی ہین خیالات تمہارے جب سے دل کی بستی مری ایجان جہان سونی ہی
شامیانہ ہی سر قبر نہ گل ہی نہ چراغ قبر عاشق کی تری بعد فنا سونی ہی
ہم نہین اور سہی وہ نہین اور سہی کیا نظر باز و لبھی اوسنے گلی سونی کی
چل بسی جو ترے کوچہ مین فغان کرتی تھی بس گلے شہر خموشان سی سوا سونی ہی
عاشق خال کو پیاری ہون نہ کیون شیر لبی شوق رکھتا ہی مٹھائی سے جو افیونی ہی
شربت وصل پلا دو تو مین زندہ ہو جاؤن تلخی زہر غم ہجر کی افزونی سے
چشم بد دور ہی ایسے لئے تاکا ما را چشم رہزن ہی حقیقت مین کوئی خونی ہی
پھاڑ کر جیب کو سونے ہی نکلتا ہون اندنون جوش جنون نے مجھی افزونی ہی

زخم خنجر سی بہت تشنہ ہے انکار وصال
اندرونی یہ جراحت ہی وہ بیرونی ہے

بیٹھے ہین غیر حریف و نہیں بیمار تمہارے رستا ہے
آج درد جگر و دل کی جو افزونی ہے

چوم لے اوسکو تو مردہ ابھی زندہ ہو جائے
بوسہ لب ہے کہ معجون فلاطونی ہے

کرتی ہی حنا ف اشارونمین سر کہتے پا منز ۱۷
کیا تری چشم سخنگو کوئی باتونی ہے

شکر ہی شکر ہے ای ناور مداح تجھے
الفت حیدر کرار کی افزونی ہے

سچ کہا ہی الّو زار کسکا ہے ۲۶۲
خبر ہی اور بیمار کسکا ہے

چاہ حق کے ہے پیار کسکا ہے
اے دل زار زار کسکا ہے

وعدۂ وصل ہی جو روز حساب
اوسدن اے دل شمار کسکا ہے

سجدہ گہ جسکو سب بناتے ہین
نقش پا ای نگار کسکا ہے

مئے عشق چشم میگون ہے
نشہ کسکا خمار کسکا ہے

دہن تنگ کے نہین جو شبیہ
غنچہ پھر یادگار کسکا ہے

حسن رخ کی جو جانیکا نہین غم
خط ترا اسوگوار کسکا ہے

آپ نے پہنے نتھہ تو سب بولے
یہ مہ ہالہ دار کسکا ہے

چہاتیونپر سے اپنے نارونکو
یعنی ایسا انار کسکا ہے

[illegible]

دیکھ کر دستِ خشک کو بولے سرو — بولی وہ پشت نما کسکا ہے
چاند کو دیکھ کر میں جلتا ہوں — یہ چراغِ مزار کسکا ہے
پھول بیٹھا جو مجھسے تو اے دل — یہ بتا دی کہ خار کسکا ہے
کس سے اے گل طبیعت الجھی ہے — دامنِ دل میں خار کسکا ہے
ہے بگولا جو خلق میں مشہور — سرکشیدہ غبار کسکا ہے
خط جو نکلا ہوئی مکدر آپ — یہ تو کہیے غبار کسکا ہے
ہائے خبرِ کشتگانِ چشمِ علیل — ناتوان یہ غبار کسکا ہے
کہکشان آسمان پر اے ماہ — جادہ بی غبار کسکا ہے
دل کی خوش کر نیکو ہی فکرِ سخن — شعر گوئی شعار کسکا ہے ۱۹

۲۶۳

گر زیارت حصول سے نادر
تجکو اب انتظار کسکا ہے

۱۹

۲۶۳ آئینہ سان صاف ہی دل طبعِ عالی پاک ہے — شغل ہر شب ہے مدحِ شاہِ لولاک ہے
یہ بگولا سرکشیدہ کب ادراک ہے — غور سی دیکھو تو سرگردان ہما خاک ہے
قیدِ دنیا ہے تو اک رشتے زیرِ خاک ہے — تجھ بن اے دنیا کی بہار داک ہے
عمر تو کیا ہی فرو دنیا میں بسائی ہمین — بادہ انگور پر بدستی اپنی تاک ہے

رعنائی پہ قامت کو تھی جو تمنا اپنا کیا کرین
عشق میں دل صورت شانہ ہمارا چاک ہے

کلمہ کا نقش ہے اپنا نگین دل پہ لب
وہ حسین باہر وہ اک بچہ چالاک ہے

تھا اک ہے پانی پہ یارتا ل مہاگی وات ہے
قدر اک سیر کی میری نظر میں خاک ہے

ق تجھ لب سے جو سنتا ہی دو سلو نیشتر
بلبلو شکل رنگ گل پیشہ مسو آخر ہے

مژگان کی مجھے دیکھا نہ تونے سیر تماشا بعد قتل
یہ تماشا ہی مروت سے بہت سفاک ہے

دوش پہ دیکھا جو زلف کو تو سری آنکھ سب
ہی یہ دیکھا ما شانہ تنہا ک ہے

دست سے اوسکو صفحہ خط نو ستیہ پر
خوشنویس طفل خوش خط کیا ادراک ہے

ڈھونڈھتا نہ طور کس لئے صبور تجلی کا
ای لیلے گرد تیرے بن ہر زم عالم ہے

وہ دوا وائی ہر عبیر اغیار کی محفل میں ہے
شرک سے ہولی میں لیا بربادی اک ہے

وصل شیرین ہے نہ ہوگا تیشہ و تیا صدا
جسم جو تیری محبت کو تن کا خاک ہے

ح عالم سفلی سے علوی کو پہونچ جاتی ہی روح
منزل ہستی میں ایک ام رفت کیا ادراک ہے

جا بدعال ہارا وستی کو پہونچتا ہی امام ۱۰
گرم نالوں سی شمر سینہ ... ہے

۱۷

حضرت شیر بن ابدال ... کی سج
دروزنا درگی دو وا دس شہر کی خاکہ ہے

۳۶۴

واہ کیا طبع ہے کیا فکر ہے کیسا دل ہے ۲۶۴
نعت میں شکر خدا صاف ہمارا دل ہے

اثرِ زنگِ کدورت سے مصفا دل ہے
صاف آئینہ سے یان ہمارا دل ہے

مے کی کشتی بہری لبریز عرق کیا دل ہے
مجلسِ احسان ہے ساقیِ دریا دل ہے

تیرے مال کو اپنا وہ مجھ سے لیتے ہین
میرے دلکو یہ کہا کرتے ہین میرا دل ہے

چہٹ گئے تاب و توانِ جگر و جان الواے
باقی اب پہلوے مجروح مین تنہا دل ہے

ہوگئی مجروح ہی خواہان نمک افشانیکا
واہ وا دیکھیے کیا خوب مزیکا دل ہے

پہنچنگی کری باتین نہ وہ جراح لیے
کرکے لہو ہو لیے اب ہجر مین ٹپکا دل ہے

چشم میگونکی تصور مین رہا کرتا ہون
عمر گزری کہ مرا صورتِ مینا دل ہے

ہاتھون ہاتھ اوسکو پریزاد لیے پہرتے ہین
لڑکونکا کھیل ہے گویا کہ تماشا دل ہے

بعوض مہر و وفا جور و جفا کب ہے درست
آپ انصاف کرے ظالم اگر عادل ہے

قدر اسکی نکرین آپ تو انصاف نہین
شیشہ کا شیشہ ہے اے جان یہ دلکا دل ہے

جرمِ الفت مین نکلوا دو نہ آنکھین میری
کچھ خطا انکی نہین جاننے والا دل ہے

صدمے کیا کیا شبِ ہجر انکی اوٹھاے ہمنے
سخت پتھر سے بہی انجان ہمارا دل ہے

شیشے کو توڑکے جوڑے کوئی امکان نہین
وصل کس طرح کسی سے ہو جو ٹوٹا دل ہے

دل مرا توڑکے کہتے ہین وہ ستمگر انجان
کسنے توڑا نہین معلوم یہ کسکا دل ہے

قد و قامت کے سبب مین قیامت آئے
موردِ رنج و غم و درد و بلا دل ہے

جان کھو دی نہ اوٹھایا مگر الفت سے ہاتھ
واہ کیا سلمہ اللہ تعالی دل ہے

وصل اغیار کی شاکی ہو تو وہ کہتی ہین
شوق اپنا ہی خرابی ہی کی بنا دل ہے

پہو لگی چوٹ سے صدمہ ہو جیسے پتھر کا
وہ ترے عاشق با مہر و وفا کا دل ہے

نہین افسردگی خاطر عاشق بیجا
گرمیان غیر سی کین اوسنی تو ٹھنڈا دل ہے

نالی کرتا ہی شب ہجر مین کیا کیا دلکش
بلبل نغمہ سرا ہے کہ پپیہا دل ہے

آگیا آئینہ خاطر نازکمین غبار
صاف معلوم یہ ہوتا ہے کہ میلا دل ہے

کفر و دین دونونکی ظاہر ہی حقیقت ساری
واقف اس بیت سے آگاہ دلونکا دل ہے

بوسہ ہای لب شیرین جو نہ پائی افسوس
۲۵ تلخ ہی جان حزین تجھسے پہیکا دل ہے

۲۶۵ نہین ہوتا ہے کسی اور کی جانب مائل
محو ختم رسل اے نادر شیدا دل ہے ۲۵

نبی کی جو در کی گدائی ہوئی ہے
تو قبضہ مین فرمانروائی ہوئی ہے ۲۶۵

تری در کی حاصل گدائی ہوئی ہے
یہ مدت سے دہونی رمائی ہوئی ہے

نہ پوچھو کہ کیون موت آئی ہوئی ہے
جدا اُسے ہوئی جدائی ہوئی ہے

یہ سرمہ کی الفت نہ جائیگی دل سے
کہ آنکھون مین نکہت سمائی ہوئی ہے

ثمرہ کی محبت کبھی کم نہوگی
جو یہ بہالتن دلمین سمائی ہوئی ہے

غ رقیبونکو غیرت سے پارا چڑہا ہے
جواب اسکا اوس طفل نے جو نہ لکہا
جگر آتش غم سے تپتا ہے اپنا
ابہی دیکہیے کیا کہہ رہا ہے یہ نالے
نہیں حرص ہم کا میں الفت میں ہوگا
قناعت میں جو تنگ آئے ہی سے
ستم تو تنہائی کے اندر سہم جاتی ہیں
گدلی جو فرقت میں اُٹہی ہیں الگ شب
ہیں یار بسبب در کی کیا سنگ آئے سبب
کہاں لے ہمو کی باغ میں آج جو تل
تو ابر برق دندان نہیں چمکی ہنسی میں
غ کلیسے اٹہکر رو رہا ہوں
ہوا آنسکے تپکنے لگے ہیں ہم اشک
غ لڑی اشکونکی جو تپتی ہیں جو فرد ہم
وہ شعلہ ہین میں جس وہ بجلی میں خرمن

عنایت جو مجھکو وہ لائی ہوئی ہے
یہ غیرونکی ہی پرائی ہوئی ہے
یہ آگ آپ ہی کی لگائی ہوئی ہے
یہ تصویر کسنے بنائی ہوئی ہے
یہ روئی تو پہنچے داغ کہائی ہوئی ہے
تو مجکو وہ تان خطائی ہوئی ہے
کہ یہ رات اپنے جگائی ہوئی ہے
یہ خاک اپنے ہی تو اوڑائی ہوئی ہی
خود زنجیر آہن طلائی ہوئی ہے
گہٹا ساقی اب خوب چہائی ہوئی ہے
گہٹا مستی کی خوب چہائی ہوئی ہی
برستے ہی مینہ بدلی چہائی ہوئی ہے
صبا کی وہان جو رسائی ہوئی ہے
یہ تسبیح کیا کربلائی ہوئی ہے
کہیں لوٹنے ہے عہدہ برآئی ہوئی ہے

بھلا صلح کی چشم امید کیا ہو
جو آنکھوں میں اونسی لڑائی ہوئی ہے

ہوا یا آتش قہر سرد اونکی یہ دل
غضب کی لگائی بجھائی ہوئی ہے

گلابی نہ اوترے کہیں دشمنوں کے
حنا سی بہت منہ تہا پائی ہوئی ہے

شب ہجر میں مار کہاتا ہی بستر
پلنگ آج تو چارپائی ہوئی ہے

کرے شمع اوس ساق روشن سے دعو
کہ چربی آنکھوں میں چہائی ہوئی ہے

ہری آنکھ ہی چشم نرگس چمن میں
لجائی ہوئی شرم کہائی ہوئی ہے

مری خانۂ دل میں اوتریں وہ آکر
اونہیں کی یہ بستی بسائی ہوئی ہے

مجھے پان بہی جو اوس غنچہ لب نے
دی عطر گلمیں بسائی ہوئی ہے

نہیں سوگ رکہا ہی میرا جو اوسنے
تو نتھ چوڑی ناحق بڑہائی ہوئی ہے

یہ چکر میں جو مہر و مہتاب ہیں
تو ٹہوکر اونہیں کے لگائی ہوئی ہے ۳۱

۲۶۶

علی کی سوا غم میں ای نادر اپنے
کسی سے بھی عقدہ کشائی ہوئی ہے

۳۱

نعت نبوی سب کی سنانیکی لئی ہے
مضمون بہلا کب یہ چہپانیکی لئی ہے ۲۶۶

گل شمع کی پردہ میں چہپانیکی لئی ہے
آئینہ رخسار دکہانیکی لئی ہے

خاک کف پا سرمہ بنانیکی لئی ہے
نقش قدم آنکہوں سے لگانیکی لئی ہے

نکل وہ اوڑاتی ہین لب بام جو آکر
صندل وہ لگائین کہ حنا پانو ملین باہم
وہ عطر جو ملتی ہین شب وصل مین ایدل
گالی نہ رقیبونکو دیا کیجیی للّٰہ
دریا ہی شراب آج تو رندونمین بہا دو
غیرونمین عبیر آپ اوڑاتین ہو مبارک
ہم اونکی کف پا کی زیارت کے ہین مشتاق
مین دلکو کرون نذر جو تشریف وہ لائین
شرماتی ہین گہبراتی ہین جہنجہلاتی ہین کیا کیا
لاکہا ہی جو لب پر تو حنا پانو مین اونکی
لکہا کبہی دیکہا جو مرا نام تو بولے
فرقت مین تمہارے کسے پروا ہی عدو کے
دلداری اغیار کیا کرتی ہین کیا کیا
تم بہول کر اتنا نہین آتے سر مرقد
تعویذ کی زنجیر تمہارے وہ پری رو

یہ فکر مری دلکی اوڑانیکی لئی ہے
یہ بات شب وعدہ نہ آنیکی لئی ہے
سامان یہ فتنہ کی اوٹھانیکی لئی ہے
یہ زہر ہلاہل مرے کہانیکی لئی ہے
ای منجمو یہ مینہ بلانیکی لئی ہے
قسمت مین مرے خاک اوڑانیکی لئی ہے
آئینہ سکندر کی دکہانیکی لئی ہے
یہ بہی تو کسی کام مین آنیکی لئی ہے
تدبیر یہ گہر شام سی جانیکی لئی ہے
یہ فکر مری خون بہانیکی لئی ہے
یہ حرف غلط صاف مٹانیکی لئی ہے
کافی غم دوری مرے کہانیکی لئی ہے
میرا ہے دل اک اونکی دو کہانیکی لئی ہے
اک شمع فقط اشک بہانیکی لئی ہے
شوق اوسکو جو دیوانہ بنانیکی لئی ہے

ای نادر دلبرش غم شانہ زدن ہین
آنکھ یہ اپنی فقط اشک بہانیکی ای ہے

۲۶۷

جس دل مین نہ لائی نشۂ لالہ کے بہی — وہ سنگ اعمال سی محشر مین بری ہی
ظاہر مین تو اوس مین نہین حسن کسی شی — عاشق سی جو اوڑتا ہے تو شاید کہ پری ہی
تا روشنی شب وصل مین جو جلوہ گری ہے — مشاطہ نی کیا موتیون سے مانگ بہری ہی
جان اپنی دی یہان غم مجنون نی اوٹھایا — معشوقون مین لیلی کی بڑی ناموری ہے
ایام بہار مین ہم آغوش ہی گل — کیا شاخ مری نخل تمنا کی ہری ہی
کیا بوسی ملین دونون طرف رخ کی برابر — تشتے سی کم و بیش حساب قمری ہے ج
تا صبح شب وصل یہ جتیا نہ بچے گا — دل ہے کوئی پروانۂ شمع سحری ہے
ای یار ریاض رخ پر نور و مصفا — زینت دہ عنوان دعای سحری ہے ج
اوس فتنۂ خوابیدہ کو ٹوکر کی جگایا — کچھہ خیر تجھی آج نسیم سحری ہے
وہ شمع شب ہجر مین پوچھے تو جو مرا حال — کہدیجیو قاصد کہ چراغ سحری ہے
گلی کو یہ پائی نہین اوس گل نی لیا آج — گویا دہن غنچہ مین شبنم سی بہری ہے
کرلی ہین جو ساقی کو جگر کی مری ٹکڑے — توکوٹ کے بوتل سے مے ساغر مین بہری ہی
جن سر پہ تری کھیلنے لگتی ہین وہ سر سے — ای حور ترا سایۂ شمشیر پری ہے ج

ہم جنس تھی کہتی تصور اسمین نہوتا
ہر جائیہ انسان مین اثنائی شگفت ہی

رفتار مین کب آیا کوئی تجکو سہ سست
اونچی ہوئی پاپوش تو تیتر کبک دری ہی

ج آیا ہون قلمبند مین رشتا کی مضمون ۱۷
خامی کی صدا قہقہہ کبک دری ہی

۲۶۸
مین معتقد اوسکا ہون کہ جو لفظ کی ہو شوق
ہر حرف سے ای نالو دلکش پری سی
۱۷

نعت نبی مین تجکو جو ابدال و ملنگ ہے ۲۶۸
حاصل ثواب کرنے مین پھر کیا درنگ ہے

میری جو سنج کرنیکی امید و امنگ ہے
بسم اللہ آئی کہ یہان کیا درنگ ہے

گھر ہجر یار مین صفت قبر تنگ ہے
بڑہکر پلنگ سے مجھی خالی پلنگ ہے

دیکہ تو کاکل جانان جلاتا ہی تجہ سے
عاشق کی جی مین آگ ترا جلنا تنگ ہے

حسرت نکلی وصل کی پا جاکو مو سے
ای شوق وصل وسعت آغوش تنگ ہے

دل عاشقون کی خون کیا کرلی نابین ہم
جوہر کی تیغ جہلی شیشی مین سرک کی دہنگ ہے

ہی عدل نالہ بین ہم خوبی کی ماجرا
ہر موج تازیانۂ پشت نہنگ ہے

دیوارین ہیں ہائی کہانی مین خالی مکانکی
روزن ہر ایک تجہ مین چشم پلنگ ہے

سرمہ کو زیب کرنی ہی چشم کحیل یار
آہو کو دیکہی کہ سوار پلنگ ہے

دریا کو غسل کی لئی کیا جاون لی تر
جو موج ہی وہ بحر مین مجکو نہنگ ہے

۲۶۹

ای نادر آپ نے پڑہی اشعار یہ تو خوب
پہر وزن کی بابتی مین بہ ابہا و رنگ ہے

۲۶۹ جبسے شاہ انبیا زینت دہ اورنگ ہے
دیکہہ کر جاہ و حشم کیا اوسکی عالم دنگ ہے

ناتوانیکا تری ہجر و غمکی یہ رنگ ہے
داغ کا سینہ وہمین قایم مقام سنگ ہے

ج انقلاب دہر سے بگڑی نہ فیاضونکا وضع
گنگ کو اولٹی اگر وہی تو حاصل گنگ ہے

ج کب خزانہ ہاتہہ آتا ہی سوائے انقلاب
منقلب آفاق مین یکہو گئے و جنگ ہے

ج شام کو وہانی سحر کو بہیروی شبکو بہاگ
دوپہر کو صدئے اوس آواز کی سارنگ ہے

ج ماہ و ماہی اور ثور آسمان گاو زمین
جسکو دیکہا وہ تمہاری تیغ کا چورنگ ہے

بالی حلقہ مین تو گونج اونکی سی جہپے گرگی لی
زیور آئے جنکو اوس سے لاج جہنگ ہے

ج ذبح ہو کر پہر پہنا روبرو جلاد کے
غور سی دیکہا جو ای دل مشت ابجد ہنگ ہے

کیا کری گلچینی باغ و بہار حسن یار
جبکہ داماں نگاہ چشم حیران تنگ ہے

ج جانتے ہین تہمت زر پوشاک کو جو دیکہکر
کیا حریر شعلہ آتش لباس شنگ ہے

جسم و سر ہین یاں اونکی شبنمی مینا تمیز
اسقدر جبر و بدن اونکا لباس تنگ ہے

رو رہی شاخین ہین مستی مین او آجاتی ہین
پیرہن مین اب وہ جوش نمو سے تنگ ہے

ج درد کو اولٹی جو کوئی درد ہوتا ہے حصول
انقلابو نہی عبث انسان پہر دلتنگ ہے

ای لب رخسار خط کی اندرون الفت کا تمیز ... دخل مین ہے آہ بدخشان ہی حلقے کا رنگ ہے
آگ سے پہنا ہو جو کوئی جلا ہو آگ کا ... اس برشتہ دلکی دارو آب آتش رنگ ہے
موسم گل مین نہ پہول اوڑہی ہی در پہ ہے ۱۷ یہ ترا رہوار جو آیا ترک سبزہ رنگ ہے

۲۷۰

ہو مدد مولا کی ای نادر تو پہونچون تا نجف
اسجگہ سے گو ہزارون سیکڑون فرسنگ ہے

۱۷

ای دل جو فلک نعت شہ انبیا کی ہے ۲۷۰ زینت اسی کی ہی تجہی حمد خدا کی ہی
کوسون ہی دور خاک سی بادپا کی ہی ... برپا ہوئی نعت مین باد صبا کی ہے
کم ہمت اسلئے مجہی ای دل قبا کی ہے ... ظاہر مین ہم شبیہ یہ لفظ فنا کی ہے
نازک جو طبع تیر اسیر بلا کی ہے ... زنجیر موج نکہت باد صبا کی ہے
خود دست پیچ ہو گئے سو تما اوسکی ورنہ لب ... باندہی مہار ہاتہہ نے طاقت حنا کی ہی
طوطی خط سبز نہین لوٹا سب ... وحشت یہ اونکی طائر رنگ حنا کی ہے
مہندی جو کالی اونکی کف پا مین ہو گئی ... یہ چہا مین دود آتش رنگ حنا کی ہے
کا قند بوسہ جو نہین عشاق کو مفید ... تو پہر دوا یہ کس مرض لادوا کی ہے
میٹہی ہنسی غمی کی دور مرض ہو گیا ... وارد حدیث مین جو خبر لادوا ہے
ای شاہ حسن اہل سعادت مین سب مطیع ... پامال تیری یہ سیج بھی ہما کی ہے

ہاتہہ آئی بوسی خط کی کیا عشق نے جو زرد
تاثیر رنگِ رخ مین سے مہر کہربا کی ہے

ج تاریک رات مین جو وہ بن گہوڑی پہ سوار
بجلی چمک رہی ہی سیاہی گہٹائی ہے

ہم خاکسار و نکو ہی جو افتادگی پسند
تقلید یہ حضور کی نقشِ پا کی ہے

ہم بار آئی ایسی فقیری سی زاہدو
جو کو ریائے فقر مین ہی بوریائی ہے

پہونچینگی کو ہی زلف مین لی رہبرو دلیل
وہ مانگ راہِ رست خطِ استوا کی ہے

آمادہ لڑنیکو ہی سمندر سی آگ مین
مچہلے جو ہاتہہ مین سے رنگ حنائی ہے

ج پیری مین ہے سلاح سی جانے نہین ہو تم
مہری کمان اب مری قدِ دوتا کی ہے

کہلتے نہین زبان سے رعبِ حسن سے
صورت سوالی شتہ بان گدا کی ہے

آتا ہی جو ہلال نظر ایک مہ کی بعد
شاید کلید یہ درِ دولت سرا کی ہی

زاہد وظیفہ پڑہتے ہین انتونکی وصف کا
تسبیح ریشِ سست ورزلی بہا کی ہی

ج میخانے سے جو دخترِ رز کو مین لی اوڑا
ساقی کو فکر نالشِ حرمت بہا کی ہی

تن پر جو پیرہن ہے ہجوم نگاہ سی
پہر احتیاج کسلئی تمکو قبا کی ہے

ج نقاش سے بہی آنکہہ چرائی ہی دیکہی
تصویر جو حضور کی شرم و حیا کی ہی

چادر جو اوڑہے شرم سی اپنی غیرت کے
سب نے کہا یہ دیکہہ کے گٹہری حیا کی ہی

ج کنگہے لٹک رہے ہی جو بالونمین اس پری کے
گویا ردیف مصرعۂ زلفِ دوتا کی ہے

گردش سہی تری ہاتھ لگیگا چلو پہرو
گہر گہر صدا جہان مین یہ آسیا کی ہے
اُلٹا ہوا آسمان بدلتا ہی صبح و شام
شاید یہ وہ ہو جہالون تمہاری قبا کی ہے
لاغر ہوا ہون پنجۂ رنگین کی عشق مین
صورت حنا کی وجہ سے یہ انگنا کی ہے

٢٩

٢٧١

ای نادر اپنی پانونکو لغزش ہو ڈر کیا
بیعت نصیب تمکو جو دست خدا کی ہے

٢٩

٢٧١

حسن رسول پاک کے توقیر اور ہے
عیب کلف بھی مہ مین یہ تنویر اور ہے
گرباسیان مین نہ ٹہرسکیو ایک دم
تسمہ لگا ہوا بتلی پیر اور ہے
انکی گلی مین سرخ گریبانکی سوا
خون شہید ناز گلوگیر اور ہے
ہوتی نہین وہ اپنی تو ہم اونکی ہو رہین
ای دل نباہ کی بہی تدبیر اور ہے
طول شب فراق بہی مشہور ہی مگر
سو گز دراز زلف گرہ گیر اور ہے
تدبیر جو کی شیرین بناہی کوہکن
واقف نہین کہ خواہش تقدیر اور ہے
اوٹہا تجمال ہی جو گری دل نگاہ سی
ای قبلہ قصر کعبہ کی تعمیر اور ہے
جان و جگر تو ہو چکی صیاد کی شکار
دل بیقرار صورت نخچیر اور ہے
منت جو اوتری طوق کی ہم ہو گئی اسیر
ٹوٹی بہی کہ آئی کی بہی زنجیر اور ہے
ہر چند پی چکی ہی بہت عاشقونکی خون
پیاسی مری لہو کی وہ شمشیر اور ہے

تبرید ای طبیب نہ موقوف کر ابھی
باقی تپ فراق کی تاثیر اور ہے

نام خدا ابھی تیری ابرو کمان جوان
ہمشکل ہے جو کہ ہو وہ تیر اور ہے

پریونکو رام کرتی ہو تو حورونکو مطیع
تم سا بہی کوئی صاحب تسخیر اور ہے

اسکے سوا کہ بوسے کی دلمین ہوس ہوے
۱۰ کیا اس گناہ گار کی تقصیر اور ہے

۲۷۲ ای ماہ ور حزین ہون مرے مصطفی شفیع
کیا واسطے نجات کے تدبیر اور ہے

دل عشق میں ہر صنم مستانہ ہوا ہے
۲۷۲ لبریز مئی جبر سے پیمانہ ہوا ہے

بیوجہ مرا دل نہین دیوانہ ہوا ہے
تم شمع ستی ہو تو یہ پروانہ ہوا ہے

کب قیس مثال دل مستانہ ہوا ہے
لیلے کی دکہانیکو وہ دیوانہ ہوا ہے

لیلے نہ ملی ہی کسطرح ملیگے
آ ہوش مین اے قیس تو دیوانہ ہوا ہے

تو بی ادبی سی سگ لیلا کو کہیگا
مجنون تو کچھ ایسا نہین دیوانہ ہوا ہے

بس عشق مین آؤ اجی باتین نہ بناؤ
دل کیا تمہین دیگا کوئی دیوانہ ہوا ہے

ش ہوتا ہے مقابل سگ جانانسی جو اگر
قطمیر بہی گویا سگ دیوانہ ہوا ہے

اب کوچہ گیسو مین وہ جانے نہین دیتا
پیر خضر کی مصاحب جو بہت شانہ ہوا ہے

ش اوس خال کی الفت مین بہت جہیلی ہے سختی
لوہی کی جنجیر سے فرون دانہ ہوا ہے

[illegible]

اوس بزم مین بندہ کی رسائی نہین ہے تو — افسوس کہ خرمن سے جدا دانہ ہوا ہے
ہوتی ترے دندان گہر سنگ کے غم مین — پی آب ہوا ہے کبھی پی دانہ ہوا ہے
ہے بیکسی اس مرتبہ العظمت للہ — سبزہ بھی لحد کا مری بیگانہ ہوا ہے
ای شمع خود بہار سے ہے اس درجہ خطر شوق — رستی ہین و بال پر پروانہ ہوا ہے
جلنے سے کبھی سوز جگر پرہ نہین جاتا — یعنے کہ سمندر کہین پروانہ ہوا ہے
خالی تری انعام سے شیشہ ہے نہ سبیز — حاصل اسے نقطہ اوسی وندانہ ہوا ہے
سر تیر نگہ ساقی میکش لئے گئی ہین — منظور شکار رہ میخانہ ہوا ہے
ای ساقی فیاض جو ہے آہ در توبہ — کیون بند ابھی سے در میخانہ ہوا ہے
جگر بند بھی جس سے زیادہ دل قلق ہوا — یہ بھی اثر گردش پیمانہ ہوا ہے
کیا دبدبہ و رعب ہے ای ساقی میکش — ہے مہر سکوت لب پیمانہ ہوا ہے
وہ دن گئی جب ساتھ تھے وہ بیٹھے بھی ہمارے — اب وہ کہانی ہی وہ افسانہ ہوا ہے ٢١

ای نادر دلریش علی سے جی ہی الفت
دل محو خیال مے و پیمانہ ہوا ہے

ایدل تجھی فکر اور سزاوار کہان ہے — شافع کوئی جز احمد مختار کہان ہے ١٧٣
خطروی کتابی سے ہمنوا رکہان ہے — معترف ہے وہ مصحف رخسار کہان ہے

گیسو سی ترے مجکو سروکار کہان ہے
گردن مین یہ زنجیر گرانبار کہان ہے

چلتی تو ہی پر شوخیٔ رفتار کہان ہے
تلوار مین پازیب کی جہنکار کہان ہے ق

مجہسا کوئی دنیا مین وفادار کہان ہے
پہچان ابہی آپکو سرکار کہان ہے

ہم تاری گنین غیر حسینون مانگ مین افشان
زیبا یہ کہان ہے یہ سزاوار کہان ہے

کاوی ترے کہوڑیکی مدوّر ہین کچہہ ایسی
ای ترک وہ نہین حاجت پرکار کہان ہے ج

دامان نگہ مین جو الجہہ جاۓ دم سیر
ایسا کوئی پلکونکی سوا خار کہان ہے

اک ہاتہہ سوی غیر تو اک ہاتہہ ادہر ہے
جلّاد دو دستی تری تلوار کہان ہے

باہم ہون جو دو ہاتہہ تو بجنی لگی تالی
اونکو نہین الفت تو مجہی پیار کہان ہے

بیمار اگر دل ہی تو ناکارہ اک دست
سچ پوچہو تو عاشق کوئی بیکار کہان ہے

گردن زدنی قتل کئی آپنی سارے
پوچہا بہی نہ مجکو وہ گنہگار کہان ہے

جو حبل متین رشتۂ زنار کو سمجہا
جنت کی سزاوار وہ ذوالنار کہان ہے

تیر آہ کی لی پیرکی ڈراتی ہین ملئکہ
پیکان کہان اونمین ہے سوفار کہان ہے

کہولی جو زبانیمین ہین دہن صید اک
دیکہو کہ زر قلب مین جہنکار کہان ہے ج

کہہ پہونکی گئی دیکہینگی تماشا شب فرقت
جلد آئیو ای آہ شرربار کہان ہے ۱۰ ج

ای نادرِ دلریش علی ہین مرے شافع

مجھسا کوئی عالم مین گنہگار کہان ہے

عمل کی نام سی اوٹھہ بیٹھا ہی چلتا ہے ۲۷
جو کوئی راہ مین گرتا ہی یا پھسلتا ہے

سمجھہ کے دل کو زر قلب تو ہے چلتا ہی
کھرا جو ہو تو وہ کھوٹا کہین نکلتا ہی

دل اسقدر ہے فرقت مین آہ جلتا ہی
دہوان اگر بن سے ہو مری نکلتا ہی

مریض کا تری فرقت مین دم نکلتا ہی
بسان نبض علیلان نہ تو وہ چلتا ہے

کبھی نہو تو نہ ہاتھ آئی حرف بزم جہان
اگر سپید ہے انگلیونسی کہی نہین نکلتا ہی

نہ آئی وہ شب وعدہ تو لیت عذر کیا
کہ آفتاب کہین اتکو نکلتا ہے

سمجھہ کے قصد ذرا اونکی کہول ای فصا
وہان تو خون یہان ہم مرا نکلتا ہے

کوئی پہونچ نہین سکتا تری سوار تیز
قمر کی چال تو اے رشک ماہ چلتا ہے

گلی ہزار ونکی کٹتی ہین باہکر رفتار
وہ جو تیغ خرام ہو خنجر کی چال چلتا ہے

نہ میسری ہوئی اہل فضل بانہ فیض
قلم جو سر ہو قلم کا زیادہ چلتا ہی

ہزار دل کی ہوئی جالی ہین عشق تیغ فنا
مثال موج وہ بحر صفا جو چلتا ہے

کوئی جدا کری کسطرح سی بہلا اسکو
کہ مثل سایہ رقیبوں کے ساتھہ چلتا ہے

تمہاری کوچہ مین چلکر لگا کی ہر ساعت
گہری کیطرح دل بیقرار چلتا ہی

نسیم صبح کی مانند چاہئے رفتار
رہا نہین کوئی آندہی کی چال چلتا ہے

کدہر برسے یہ دیکہین نصیب کسکی کہلین
جو بڑہ گیا تو رہونگا مین سایہ مین اوسکی
یقین ہے کہ شفا پای قبر مین جاکر
ہر اک کوہی مرے مدفون ہوئین جلد
جو تیل کانون مین سیر لطف سی ٹپی الٹی
چراغ ہستی مین اوس شمعرو کی محفل کا
نہان ہی خاک مین آتش یہ لوگ کہتی ہین
سینونکا یہ کہلونا ہے اسکو پیار کرو

وہ جہوم جہوم کے مثل سحاب چلتا ہی
نہال غم مری دلمین بہی پہلتا ہی
ترا مریض جدائی جگہہ بدلتا ہے
غبار زمین کوئی کاندہا نہین بدلتا ہے
تو گہر رقیب کے گہی کا چراغ جلتا ہے
مثال شمع جو یہ خستہ حال جلتا ہی
بہوت تن مین وہ کا جوانی تلتا ہے
کوئی بہی لکو بہلا ہنستا ملتا ہے ۲۳

۲۷۵

اوسی کے رستی سی تقلید مجکو ای نادر
کہ سایہ بہی نہین ہمراہ جسکی چلتا ہے

۲۳

اللہ دوستی مین یہ کیا فریب ہے
لب کو عیش اپنے وطنمین نصیب ہے
انجم سپاہ اونکی سواریکی جیح ہین
اقبال و دولتی ہو تربیت آسمان سے نہین
کرتا ہون یاد خط کو ترے کی نصیب ہے

۲۷۵ محبوب وہ مرا جو اوسکا حبیب ہے
آوارہ آہ نجد مین قیس غریب ہے
تو کہتا آج بجای حریف ہے
کب طفل اشک کا کوئی نسل نجیب ہے
شمشاد باغ مجکو بجای صلیب ہے

پیغام وصل سے ہوئے صحت مجھے نصیب
اب درد دور ہو کہ مسیحا طبیب ہے

لشکر سرشک میں تو علم آہ نارسا
فرقت میں شب سیر نالہ ہمارا نقیب ہے

کالی بلا کیطرح میں ڈرتا ہوں دیکھکر ٩
شکل شب فراق کچھ ایسی مہیب ہے

٩
نادر جو کر رہا ہے زیارت کی دعا
اوسکو بہت امید خدائے مجیب سے
٢٧٦

دبیر آفاق میں مجھ سا کہاں ہے ٢٧٦
سنے کے مدح میں خامہ رواں ہے

خبر دل جلنے سے ہوئی کہاں ہے
لگے ہے آگ ناپیدا دہوان ہے

یہاں صیاد نام پر کہاں ہے
فقط ہی جان مشت استخوان ہے

یہاں کا شانہ تن میں نہیں روح
تجھی صیاد فکر آشیان ہے

وہ کیا گھر جا بنینگے صبح شب وصل
کہ دریا میرے اشکونکا روان ہے

خدا ہی جان مرغان چمن کا
خفا صیاد مثل باغبان ہے

پیام اوسکا ہی گو ہو آسمانی
خط محبوب میرا حرز جان ہے

نہ دانہ ہے نہ پانی ہی قفس میں
ہر اک مرغ نوازن نیم جان ہے

تبو لسی ملتفت کیونکر نہو گا
کہ بندہ ساکن ہندوستان ہے

جو کالی سانپونکو کرتی ہی بدمست
شمیم کاکل عنبر فشان ہے

نہ ہوگی روح تو اعضا ہین بیکار
جو یوسف ہو تو لطف کاروان ہے ج

جو خط لکھنا لفافی پر یہ لکھنا
اوسی پہونچی جو بی نام و نشان ہے ج

پڑی ہین جابجا لالی چمن مین
کسی صیاد فکر آشیان ہی

بسائی جاتی ہین جو تنکی ہوف با
نہایت ششک کا سوداگران ہی

لتلے اس سے بہونکو نکیون ہو
یہ آہ گرم مطبخ کا دہوان ہے ج

گری پڑتی ہین اسمین آنکہون والے
یہ دنیا بہی عجب اندہا کنوان ہے

جو دیکہا تو نہین آنکہونکی تقصیر
مرا دشمن دل نامہربان ہے

یہ تیشی کی صدا ہی بیستون پر
کہ محنت کوہکن کی رایگان ہے ١٩

ہوئی صحت جو خاک پاک کہا لی
دوا کی فکر اے ناور کہان ہے

٢٧٧ جوکہ مرتج نہی مین ٹکیا ہے
بخت اوس شخص کا چمکتا ہے

چال سی رنگ گل ٹپکتا ہی
نقش پا پہول سا مہکتا ہے

غمی کی حسرت مین دل پہڑکتا ہی
جام چشم اشکو سے لئے چہلکتا ہے

دیر و کعبہ مین سر پٹکتا ہے
کیا دورا ہی مین دل بہٹکتا ہے

دل مجروح اب سسکتا ہے
اپنی قاتل کی راہ تکتا ہے

جو وہ صیادِ خلق بکتا ہے
کون اوسی اوپہ ہات سکتا ہی

کیون نہ طی ہوگی منزلِ قرآن
سینہ ستی مین توان ہلکتا ہی

اپنی اجزا سی رنج ہو نہ کبھی
خار مچھلی کو کب کھٹکتا ہے

چشم بد دور جسم کو ہی نمو
پیرہن روز اک مسکتا ہے

سر و سامان نہین ہی بارش مین
جھونپڑا رات دن ٹپکتا ہے

لاش اوس گل کی آتی سی پہولی
کفن اب جسم مین مسکتا ہے

ہوئی برباد آہ خاک مری
یون ہی دامن کوئی جھٹکتا ہی

بوسی ملتی ہین پای قاتل کے
سر جو فتراک مین لٹکتا ہے

بیکسی کی سوا شب غم مین
پاس کوئی نہین پھٹکتا ہے

ہی خبر کوئی اوس مسیحا کو
نبض ساقط ہی دم اٹکتا ہی

دل ہمارا ہی غنچۂ تصویر
نہین کہلتا نہین چٹکتا ہے

ہوئی ہی کلی او نہین شب بلبل
صبح کو غنچہ جب چٹکتا ہے

خون عشاق کیا کری وہ طفل
جو لہو دیکھہ کر جھجکتا ہے

خال آنکہونکی متصل ہی گل
شکل بادام سا مہکتا ہے

اب مرض بھی غبار صحرا
چشم اعمیا مین کھٹکتا ہے

آپ تعریف کیوں کریں اپنی ٤٣ عطر وہ ہی جو خود مہکتا ہے
خشک لاغر ہی تن مرا تو وہ عقل مجھکو کانٹے مین تول سکتا ہے

جز علی اور کوئی ایسا نادر
عقدۂ غم کو کھول سکتا ہے

عالی وہ بارگاہ رسول جلیل ہے ٢٨٠ جاروب کش پہ جسکی جہان جبرئیل ہے
جو ناتوان الفت چشم کحیل ہے اونکی لئی عصا تری ہی سرمکی میل ہے
اب جان بلب فراق میں تیرا قتیل ہے ہچکی جو موت کی ہی وہ کوس رحیل ہے
سرمی سی زیر بار وہ چشم کحیل ہے مردم کو شک ہے تیر مژگاں ہے کہ میل ہے
اونکی صحیفہ لانے میں کی دیر اگر تو کیا کیا نامہ بر رسول کا جبرئیل ہے
بوسی کسی جھرا لی ہیں لب نے شتاب وار مستی چھپ گئی ہی یہ ہونٹوں کی سبیل ہے
فرزین کی رتبہ کو وہ پہونچتا ہے بہت جلد کج جسکی چال صورت رفتار فیل ہے
سوراخ کرتی ہی دل عاشقمین زنخ کی چاہ دانتونمین تیری متن کی جو سو کیل ہے
ہر اک کو راہ حسن بتاتا ہی خط سبز ہم کیا کہ خضر کا خط اخضر دلیل ہے
کیوں آئے سیر ہی یہ پانون نرکت سے سبز جنگلے کے گلبدنی جو زانو مین نیل ہے
دایر مقدمہ ہے جو ہجر و وصال کا مختار آہ نالہ بہر غم وکیل ہے

ظلم ستانکی جا کم منصف نے دی نہ داد
یہ ہم ہی ہین کہ صبر ہین کرتی ہین تو جان
تو سین پر نگاہ اگر کی تو یہ کہلا
روتی ہی رو دئے دم جو نکلجائی کیا عجب
کرتی ہین اوس سے ناز وہ جو ہو نیاز مند
لاتی ہی مثل وحی مضامین عرش سے
بوسہ وہ نقد جانکی عوض دیتی ہین اگر
اسد رہا ناتوان ہی بیمار چشم یار
اس ناتوانکو گہیری ہی تپ نے فراق

٢١

عاشقکی صدر عرش خدا ہین نکیل ہے
ورنہ غذای غصہ و غم تو ثقیل ہے
ابرو کی حسن تری آیت دلیل ہے
اشکونکی ساتہہ خون جگر مستحیل ہے
یہ قدر اپنونکی سراسر ذلیل ہے
عالی ہمارے فکر ہی تا جبرئیل ہے
بیشک خرید لینگی یہ قیمت قلیل ہے
طاقت مین کہٹ گئی ہو غضب علیل ہے
مو ضعیفتہ زنجیر فیل ہے

ای نادر اس سے بڑھ کی ہی کیا وصف ذوالفقار
زخمی برش سے جسکے پر جبرئیل ہے

٢٧٩

ہو نعت سے نظم تمنا ہی تو یہ ہے
پابند سلاسل ہو جنون تمنا ہے تو یہ ہے
لیا دلکی محبت سے بہلا ہاتہہ وہ ماہیر
دانہ سے نہ پانی ہی نہ لیتا ہے خبر تو

سرمایۂ دولت عقبیٰ ہی تو یہ ہی
زلفون سے ہی الجہون مجہے سودا ہے تو یہ ہے
اک یار پرانا جو ہمارا ہے تو یہ ہے
صیاد قفس مین مجہے ایذا ہی تو یہ ہے

خط اور لب یار کو دیکھا تو یہ سمجھا
وہ سبزہ تو خضر ہی دریا ہی تو یہ ہی

افتادہ و پامال جہان ذرہ بیقدر
عاجز صفت نقش کف پا ہی تو یہ ہی

تم جان لو ہم دل دین عجب داد و ستد ہے
وہ کام تمہارا ہی ہمارا ہی تو یہ ہے

وہ مفت میں دل لیتی ہیں میں طالب بوسہ
قیمت میں جو اس جنس کی تکرار ہی تو یہ ہی

اللہ سی مشکل شب ہجر بڑہاے
بس وصل کی شب میں جو تمنا ہی تو یہ ہی

تم کو نہ کبھی جوئی نہ دکھا دی مجھی قسمت
ایجان جہان دلکو جو کوڑا ہی تو یہ ہی

بسمل مجھی کر کی وہ تڑپنی نہیں دیتا
قاتل کی جو کوچی میں تماشا ہی تو یہ ہی

مجکو ملک الموت سے مطلب نہیں کچھہ اور
آمین شب و قسمین منانا ہے تو یہ ہے

ج کیا چیز وہ دریا ہیں ان چشمین ہو تم
کشتے سے میری مری ہی جو دریا تو یہ آہی

لب پر نزاکت سے جدا کر نہ سکی تم
اب اوٹھے نہ بنا ہو جو تماشا ہی تو یہ ہی

کیا خبر سی وہ بیچ کی شب ہو سی
اب کیون وہ جھجکتی ہین اچھا ہی تو یہ ہے

اک داغ جو اوسمین ہے تو سودا ہے میرا سر
نالی سی بھی بڑھ کر جو کلیجا ہی تو یہ ہی

ای حضرت دل جان تو وہ لیتی ہی کھتا یی
اب کی طالب ہین تقاضا ہی تو یہ ہے

وہ طفل سر رستی ہی عشق بتا لکو چلا کر
مشہور جو کبھی ہو نمک کا تماشا ہی تو یہ ہی

کچھ قرض تو اوسکا مری ذمی نہیں تھا
دل مانگتی ہین تس پہ تقاضا ہی تو یہ کیا

جس سال ہوا ہجر اوسی سال ہوا لو نہ ۔ ۲۱ ۔ عاشق کو غضب کا جو ہپینا تو یہ ہی

۲۸۰

ای نادر مخزون جو ہوا نور نبی خلق
تہا سبب خلقت دنیا ہی تو یہ ہی

۲۱

نعت کا شغل تجہی ای دل شیدا ہی
یہی رونق ہی سخن کی یہی زیبائی ہی ۲۸۰

دانت وہ سلک گہر جس سے کہ شرماتی ہی
ہونٹون پہ لعل لبی ہیرے کی کنی کہائی ہی

تہرین میخانیمین جا رہی ہین گہٹا چہائی ہی
لطحی تیری وریام پاس آئی ہی

آج بو باس شہانی جو اڑالائی ہے
اونکی کوچی سی صبا نکلی دولہن لی

سبز کپڑونمین سیہ لف کی زیبائی ہے
دہانی ہستی ہین کیا کالی گہٹا چہائی ہی

نبض ساقط ہی بدن سرد ہے دم آنکہو منہ
آئی جبکہ یہ وقت مسیحائی ہے

ہجر مین چلتی ہی قبض نکلتی نہ روح
کیا آئی ہی ملک الموت اجل آئی ہی

بوسی اونکی دہن تنگ سے ملتی ہین کہان
منہ لیا اس شوخ نی کس کس کے ہزار کہائی

آئی زنجیر کی بیری جو صدا وہ بولی
ہو نہو یہ ہی دیوانہ و سودائی ہے

مٹی دینی کی لئی کشتۂ ہجرم کی آو
خاک مین ملنی کو لاش اب سر تربت آئی

غیر کی ساتہہ جو ہمخواب ہوی تم شب کو
عاشق زار کو بہی سوتی نیند آئی ہی

دونون گہر اونکی ہین تیرہ وہ جہان جاے ہے
آرزو مند دل آنکہہ تمنائی ہے

ای کمند کشش دل نہین کچہ بام بلند
کون قرآن پہلا ہی سوم مین آتا ہے
انکی آنکہون سی جو خستہ نگی ہین وعو
جو نہ دیکہی تہی وہ اعضا نظر آئی اب تو
ساتہہ میرے وہ شب وصل مین کیا جاگے ہین
بگانی ہست دیکہین جو مچایا ہمین
ہو وہین عشاق جو بیماری قسمت سے ہو
مین جو روتا ہون وہ ہنستی ہین سدا کی قدرت

۲۱

یار سوتا ہے عجب عالم تنہائی ہے
بلبل اک پہول وہان نکلی لیی آئی ہی
کیا یہ بادام ہی مغز سر سودائی ہی
وادر حسن یا آپی انگڑائی ہی
رت جگے مین ہی جو آئی ہین تو نیند آئی ہی
نشہ مین رند یہ سمجہی کہ گہٹا چہائی ہی
تو وہ کہتی ہین کوئی لال دوا کہائی ہی
دیکہی برق چمکتی سی گہٹا چہائی ہے

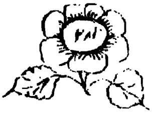

درد دل دور ہو ہو نہین ہے اتنی زور
اسلئی خاک شفا کی ہمین حاجت پائی ہے

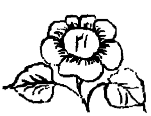

ہی کا دنیا مین جب جلوہ نشا نہ آتا ہے
نہین محفل مین تیرے جب کوئی بیگانہ آتا ہے
گلی مین طوق تیری ہی تو جولانہ آتا ہے
لکہتے ہین عرض جو تجہی الشمس والقمر
بیجا جو وہ گمان تمہین سمجہتے

۲۸۱

تو خوش کب اہل دل کو تیرہ تیخانہ آتا ہی
تو کیوں اے شمع محفل بزم مین پروانہ آتا ہے
پری رکہیں ادا سی تیرا دیوانہ آتا ہے
ہے حیرت کہ ہمکو پروانہ آتا ہے
تمہارا ساکہ اونکو نا ز معشوقانہ آتا ہی

جواب خط شوق اس معشوق جلد ایسی لکھتا
دم آتش فی غم رنگ کی جلتا ہی جگر پر
نہ تاک ساقی سکس کی تانی وہ ہوگا
کوئی آتا ہی قصور باغ جنت مکو خوش
وہ ہوکر جامی سی ہر گریبان گیر تو تیز
جو جاتا ہے تمہاری گیسوی بیچا ایکی کو حمیز
نزاکت سی سبب ہووی ہی ونکی شبا نیکلو ندا
چمن کی سیر تن آرہ ہین شاخین برگ ہین خنجر
یہ کیسی حسن کی بیچ و شمر دیکس ہی بیابان گلچین
تمہاری سایۂ دیوار سی سودا ہوا گلم
برابر بیٹھا ہی قیس ہی جاتا ہی صحرا سی
مجھی در پر وہ پایا دیکھا نہ جھیلا کی کہتی ہین
وہ مجنون تھا جو دشت نجد مین آوارہ پھرتا تھا
جو رو کر دو ن باقی سی کدورت صاف شاید ہو
دم فصل بہاری باغ مین جو دور تھی ٹھہرا

مری عرضی لئی سر کا زمین پر دانہ آتا ہے
تری خنجر تو بھی کیا نا معشوقانہ آتا ہی
کمر زمین پر ٹٹی ہین بل بلکی جب پیمانہ آتا ہے
ترا ہی جو ہمکو یاد دولت خانہ آتا ہے
ہمارا ہاتھ تا دامن جو گستاخانہ آتا ہے
وہ ہوکر رنج سی صد چاک مثل شانہ آتا ہے
دم زینت جو دست ناز مین شانہ آتا ہی
یگانہ اک نظر مین سبزہ بیگانہ آتا ہی
زر گل کا لئی مرغ چمن بیعانہ آتا ہی
پری کو دیکھکر جب ہوش مین دیوانہ آتا ہی
گریبان چاک ہوکر جب ترا دیوانہ آتا ہی
مری کوچہ مین کیون ہو جو یہ پروانہ آتا ہے
ترا وحشی تری در سی کہین جاتا نہ آتا ہی
بہت ہی عہد سی پیمان ایسی بیجا نہ آتا ہے
تو بوتل ہو لکی لیکر ترا مستانہ آتا ہی

طواف روضۂ شبیر تین سیلے یاد محزون
نظر ہر کنگرہ سی جلوۂ شاہانہ آتا ہے

۲۸۲

ممدوح جناب عالی معلی کی ذات ہے
و فضل خدا سی جشن شبیر تن انہی نجات ہے

روشن جو صورت شب مہتاب رات ہے
شاید کہ نور بار ہماری برات ہے

کیا پیاری پیاری نام خدا آج رات ہے
کسکا رچا ہے بیاہ یہ کسکی برات ہے

جسپر ہزاروں لاکھوں فدا یہ وہ رات ہے
دولہا بنینگی آج وہ انکی برات ہے

تاروں کی چھانو مین تہین بیٹہا ہوا تو سب
دولہن پہ یہ فلک پہ برات ہے

مہندی لگی جو ہاتہو مین ہی انکی انجمن
فردوس خرمی سی منور برات ہے

مشعل ہے ماہ کی تو کواکب ہی قمقمے
ہمراہ واہ آپکی کیسی برات ہے

شب ماہ کی ہی سہرو چراغان بھی بنا
پر لطف روشنی کی لیی ہی برات ہے

پریان ہی ناچتی آگی جیسے رات مین ملک
او حق روش کے صحن گلی کیا برات ہے

سہرا بندہا ہی ہاتہو مین کنگنا گلی مین ہار
دولہا کی شان پہ یہ صدقے برات ہے

آئینہ جمال کو دولہا کی دیکھ کر
گرد اوسکی شکل حلقۂ حیرت برات ہے

چومک جلا کی چاند ہی گہورنگی ساتہہ ساتہہ
کیا جگمگی جشن معلی برات ہی

بلبل پکاری شان سواری کو دیکھ کر
دولہا تو گل ہی باد بہاری برات ہے

[illegible]

دولہا تو چشم حسن صفا کی ہی مردمک
حلقہ جو آنکھوں کا ہی گویا برات ہے

دولہا ہے نقطہ دائرہ کا فی المثل اگر
پرکار بنکی ساتھ یہ سارے برات ہے

سہرا بھی ہار لڑی ہی یہ از کہکشان چرخ
دولہا اگر ہی چاند تو ہالہ برات ہے

١٧

٢٨٣

کیا ذکر بیاہ کا کرین اسکے نادر حزین
اب اور قافیہ نہین ہمارے برات ہے

١٧

محبوب کبریا شرف کائنات ہے
ختم رسل کی واہ عجب پاک ذات ہے

صیاد و باغبان سے بھلا کب نجات ہے
فیضان آل اگر ہی تو وہ بات بات ہے

لب کا ملی جو بوسہ نہین حل نبات ہے
منہ کا تو انکے [illegible] ہی کیا وان نبات ہے

معشوق تو شراب بہشت ہے اگر خدا
کیا اور بڑہ کی [illegible] کائنات ہے

صبح شب فراق بھی [illegible] کب ہی
ظاہر ہوا [illegible] شب ہے

چوٹی گئی ہی [illegible] ملا
اوسنے نکالی [illegible] نکات ہے

لکھتا ہون وصف [illegible] یار کا
نافہ جو مشک کا ہی [illegible] دوات ہے

کرتا ہون وصف [illegible] جو رقم
نازک [illegible] ات ہے

آنکھون مین آپ ہین نظر آتی [illegible] مگر
پردہ جو شرم کا ہی [illegible] قنات ہے

سینہ پہ بوسہ لب نازک ہو یا کوئی
جو خال ہی وہ گل نہر فرات ہے

اے یار رشک نہیں ہے کہ تیرے نگاہِ لطف
کنجی ہے برائے قفلِ درِ مشکلات ہے

چھپکر جو تین روز رہا چاند جلوہ گر
سمجھے ہے یہ نسیم کہ آئی چوتھی کی رات ہے ۱۳

اے نامور آلِ پاک نبی سے ہے اعتقاد
کافی تجہی سفینہ برائے نجات ہے

نعتِ جنابِ ختمِ رسل دلپسند ہے ۲۸۴
فضلِ خدا سے نظم مین رتبہ بلند ہے

دعویٰ ہمجلیسیِ نعلی دو چند ہے
کیا عرش سے حضور کی کرسی بلند ہے

مطلع مین حسنِ ختم وصفِ لب دلپسند ہے
دریا ہمارے گوہر مین گویا کہ بند ہے

دل مین شوق کی جوش ہوائے دو چند ہے
کیون تنگ چست ہے بہت سینہ بند ہے

زاہد تو نگی عشق سے انکار ہی عبث
زنار کا جو سبحہ ترا رشتہ مند ہے

آنکھین تو جل رہی ہین نظارہ کی شوق مین
اور آپ جانتے ہین کہ سوزان سپند ہے

ہی طرفہ چال اون بتِ محشر خرام کی
غلغل اس شورِ قیامت بلند ہے

دل عاشقون کی کھینچتے ہین طفلِ برہمن
زنار کیا ہی ان مین گویا کمند ہے

تلوار جسکی چھوتی ہی آج عرش مین
اوس سے بھی رتبہ ابرونکا کچھ بلند ہے

ابرو کی مدح آ نہین سکتی بیان مین
پہونچی جہان نہ ہاتہہ وہ طاقِ بلند ہے

کچھ سر نوشت کا نہین کھلتا کسیکو حال
خطِ جبین ازل سے لفافہ مین بند ہے

ہی موج خیز بحر ستم تک آج آنکھون سی
اک نیزہ پانی سر سی ہماری بلند ہے

برسات کا ہی لطف سواری مین آپ کی
یا کہی ابر برق درخشان سمند ہی

رسوا خراب خستہ پریشان ذلیل و خوار
اب عشق مین ہی حال دل دردمند ہے

دولت سرائے یار مین ہی غیر تیرہ رو
گھر مین پری کی یا کوئی آسیب بند ہے

میٹھی نہ بات اوس دہن تنگ سی سنی
کیسی شکر ہی یہ کہ جو پوڑیا مین بند ہے

وہ بام پر ہین آئے ہی دن آج حشر کا
نیزی پر آفتاب درخشان بلند ہے

کیونکر سکی ماہ دو ہفتہ پیش نگاہ ہو
کاوی مین ہر دنون جو تمہارا سمند ہے

قربان ہونیکی لیی ایجان روز عید
گاو فلک بھی آگی تری گوسفند ہے

دل مین بھری ہوئی ہی صفا روی یار کی
بستی ہماری اندنون آئینہ بند ہے

بام بلند تک کبھی پہونچی نہ یار کے
ای آہ نارسا تری اوچھی کمند ہی

کہتی ہین معجزہ ید بیضا وہ دیکھکر
ایسا تو شعبدہ مری مٹھی مین بند ہی

ص ۲۸

بیتو ری نے گو تو شی ہی پر جو کہی باونن
ای نادر سخن مین سر حیدر بلند ہی

۲۳

ذات جناب ختم رسل برگزیدہ ہی
امت جو آپ کی ہی امم مین چنیدہ ہے

ذکر قم مسیح تو اکثر شنیدہ ہی
ٹھوکر سی اونکی جی اوٹھی مردے یہ دیدہ ہی

ہمدم سنا ہے جو چراغ تو بھی کوئی شب جو سنے
کیا غم ہے شمع کو جو مدام آب دیدہ ہے

کس لئے ہدف بنائے ہے ای ترک ہی ملا تر
مثل کمان جو گوشۂ ابرو کشیدہ ہے

میں تجھ سے غم میں غنچے طرح جو کہتا ہوں اے دل
چشم حباب سے بھی لہو آب چکیدہ ہے

سمجھو نہ تم یہ ابر نکلی چشم بیخواب
آنسو یہ ہے شاخ شجر آرسیدہ ہے

یہ طفل خورد سال جو پائے خضر کی عمر
تو بھی ہم سے کہنگی میں سن رسیدہ ہے

ای باغبان ہنسی ہی کوئی غنچہ رو سے دم
صحن چمن میں ہے گل نو آرمیدہ ہے

زلفوں کے عشق میں جو ہوئے پیچ کیا گلہ
اپنے ہی ہاتھ کا تو یہ سودا خریدہ ہے

دیوار کی تلے کئی نالے ہزار ہا
پوچھا نہ تم نے کون یہ آفت رسیدہ ہے

کیونکہ نہ تیری زلف سیہ دیکھ کر ڈرون
رسی سے جی ڈرے ہے جو افعی گزیدہ ہے

پھیلا میں کیوں کہ گنج قناعت میں اپنے پاؤں
دست طمع خدا کے کرم سے کشیدہ ہے

دولت سے عیش کے خدا تو فرعوں ہو آدمی
جو شاخ پر ثمر ہے ہمیشہ خمیدہ ہے

سب بکے ہیں دیدہ و جان و جگر غلام
کوئی خریدہ کوئی درم ناخریدہ ہے

آنکھیں بھی تھی نہ چار کریں تک بھی اس طرف
تصویر بھی تمہاری تو ہم سے کشیدہ ہے

کیوں بیکسوں پہ آئے کوئی رونے کے لئے
دلسوز ایک شمع ہے سو آب دیدہ ہے

بیہوش ہوں اگر میں تعجب نہ مانئے حضور
سونگھا ہے سانپ نے کہ یہ عقرب گزیدہ ہے

قاصد کا غرض ہے یہ کہ ادہر نہ آئینگے
یک طرف فلک گوشۂ خط جو بریدہ ہے
سوئی جو ساتھ غیر کی شب بھر تو صبح کو
زانوی شرم پر پئے قدس خمیدہ ہے
راہوی عشق کی نہیں کہتا ہی خبر
مانند خضر جو کہ بہت سن رسیدہ ہے ۲۱

ہوگا حسود طعمۂ شمشیر حیدری
ای نادر خبرین یہ ہمارا عقیدہ ہے

۱۸۶ ۲۱

جو شغل نعت رسول فلک وقار میں ہے ۱۸۶
تو لطف حمد سی سوا نظم آبدار میں ہے
صفا کو دخل کہاں طبع صاف یار میں ہے
جواب نامہ جو آیا خط غبار میں ہے
ہر ایک مرغ چمن خوش نوا بہار میں ہے
جو عندلیب ہے وہ تحفہ ہزار میں ہے
سیاہ شانہ نہیں گیسوان یار میں ہے
پہنسا ہو کوئی عقرب دل نار میں ہے
عبث تلاش میں پردے کے ہی تو ای مطرب
کہ تیری کج نہی پردۂ ستار میں ہے
جو وقت قتل کی دی تسلی تم نے
خراب ہے مری آج تک مزار میں ہے
نشے رنگ میں جو خوبیاں تمہارے ہیں
چمک کہاں وہ زر کامل العیار میں ہے
مرے ہیں کہا کی جو افیون در دیوانے
تو اونکی قبر خیابان کوکنار میں ہے
تمہارے عہد میں موذی سے ایک ہے بیکار
نہ نیش عقرب لوگوں میں ہے نہ زہر مار میں ہے
لگی ہی سر سے کہاں وہ رنگ گیسو سے
سفید دست نہیں وہاں مار میں

نہ آب آبلہ پا کو بی کی بیاہن ہے
عجب ہے مجکو جو کانٹا زبان میں ہے

نہیں ہے خال تمہارے لبوں کا یاں عیان
یہ سیر ہے کہ جو بیٹھا ہوا یہاں میں ہے

جلا کی ہمکو محرم ہی مین کریگے شہید ج
یہ شمع قتل کی شب جو کہ دست یار میں ہے

حنا کی مچھلی نظر آئی دست رنگین مین
کہا یہ سب نے سمندر یہ دست یار میں ہے

بلا سی خنجر کو اسنی یہ دل پہ خون
حنا نہیں ہے یہ انگشت سرخ یار میں ہے

مثل صحیح ہی یہ دل ہار دست نگار ۱۷
دعا کو ہاتھ اٹھے ہیں خیال یار میں ہے

۲۸۷ تعجب علی کی ہین کہنے لگی صاف انار ۱۰
جو اس سے یہ تکین کا مزا دہن میں ہے

ہرچند رسالہ کوئی دبستان نہیں ہے ۲۸۷
خاتم سے مگر ایک کو رجحان نہیں ہے

سبزہ سر زستا ریحان نہیں ہے
جدول سے مزین ابھی قرآن نہیں ہے

ہی گل بستان دامن و لب کے کنارے
ای مہر سے کو گریبان نہیں ہے

موجود ہین لب پر کوئی نہیا ہی جو اونکو
فرہاد کی ہمتی کو مگر کان نہیں ہے

تارک ہین تمہارا ہون کرو غیر کو تم پیار
زیبا یہ تجھے وہ تمہیں شایان نہیں ہے

ای حضرت دل عشق میں دانائی کی ہے جو
سچ یہ ہے کہ تمسا کوئی نادان نہیں ہے

سہوا جو کہا تجکو پری عفو گنہ کر
ای حور فرشتہ کوئی انسان نہیں ہے

ہمکلم منحرف آپ سے بخدا آرسی سے ہوئے
کعبی نہی سا جو بہر جا مسلمان نہین ہے

آنکہ میلگی سے ہم آنکہونکو یہ کب سے کہا تھا
کیا پہنی کا بہی ہمین ارمان نہین ہے

آشنا نہ ہو کوئی یا دل صد چاک کسیکا
کنگاہی سی غرض ہے اونہین پہچان نہین ہے

نقاد جو مشہور ہین بیجا ہین یہ دعوی
کچہہ کہوٹی کہریکی اونہین پہچان نہین ہے

حالتی مین ہو خون کسیکا کہ حنا ہو
سرخی ہو کوئی کچہہ اونہین پہچان نہین ہے

برباد کرین غفت ہم اب سے تجھے دید مین
ایسا تو ہنسی کہیل کچہہ ایمان نہین ہے

خالون سے ترے روی کتابی کی ہی زینت
نقطہ نہ ہو جسمین یہ وہ قرآن نہین ہے

قاصد کو پیمبر کہون کس طرح سی اے دل
خط ہاتہہ مین رکہتا ہی پر قرآن نہین ہے

اسطرح سی میان کوئی اسکی ابہی
رخ کوئی صحیفہ نہین قرآن نہین ہے

ہی شام کی رونق جو شفق لے سے ہو پہچان
سی کف نہین ہو تو ہتیلی پہ پان نہین ہے

خود لعل مین یاقوت سے بہتر ہے کئی بار
درکار تری ہونٹونکو کچہہ پان نہین ہے

معلوم ہوا یار نے رکہا ہی طرز سوگ
پہولونمین بہی مرغوب ہے پان نہین ہے

میری نہین ہوئے ہو تو اپنا کرو مجکو
اسمین تو کسیطرح سی نقصان نہین ہے

دو ایک جو بوسہ تو مین دون نقد دل و جان ۲۲
اس داد و ستد مین کوئی نقصان نہین ہے

بدخواہ جو ہی نادر دلریش ہے تیرا

برباد نہو جاوی یہ امکان نہین ہے

عبث اندیشہ محشر سے لب شوخ کفن ہے ۲۸۸
تشفیع عاصیان بدل اعمال پاک ذوالمنن ہے

یہ جمگھٹ حسینو کا لحد پر بعد مردن ہی
زیادہ نقش شب سے ذری اثر تعویذ مدفن ہی

ج درازی بخیہ وحشت کے ایسی شوخ پیرہن ہے
حروف اب مدین لکہا ہو جو کفن ہو جاک نکا ہی اثر ہے

ج خموشی جیتی جی خلقتی ہے قایم بعد مردن ہے
نہین دیتا صدا گنبد بھی جو بالای مدفن ہے

ج کسی چشم امید چشم سی اس شوخ پیرہن ہے
اگر دیکھا تو اس دامن نایاب روغن ہے

برای فاتحہ خوانی نہین آتا کوی ہرگز
ہجوم یاس البتہ مری بالای مدفن ہے

زیارت کے لئی کیون جائین ہم گور غریبان کی
دل پژمردہ اپنا حسرت و غم کا جو مدفن ہے

ج ہی حالی لوث اک ام بلا او جسم نازک تہ
نزاکت کو ہے شکوہ جو بتو کا زر چکن ہے

حقیقت اطلس رنگ گل تیرے نہین باقی
کلہین تیرے جو بہولا ہم سے ای یار چکن ہے

ج ذنک کی بہی ہے زنار رشتہ دیکی انجم کا
فلک ہے عشق مین او بت تیرے گویا اک برہمن ہی

بت پرست ای پری تہو نکی ہی تا تیرہ پیرتے
لکیرونکو جو دیکہا ہی تو دیوانہ برہمن ہے

ہمین سے خم کیا ہی آپ کے پردہ نشینی نی
ہی رخنہ دلمین جیسے بند دلوار و منبر روزن کا

ہمارے ہاتھ سے جاتی لطف تشنی نہین ہرگز
کبہی ساقی کی گردن ہے کبہی شیشی کی گردن ہی

گلو سی تنگ مے ہوتا ہے ظاہر رقت میخوار کی
صراحی سے زیادہ صاف ہے ساقی کی گردن نا

[illegible]

سمجھکر آئینہ روی مصفا دیکھتی ہین وہ
پڑا نور خورشید وقت زینت اونکی گردن ہے

اگر ہی شرم کا پابند طفل خوش تو الیس دل
تو چھپنے کی لیی کافی ہی حرف فوندین دامن ہے

قبای گلکو نسبت اوس سے ہی پیراہن حباب گلی
گریبان گیر القصہ پیرہ پاکدامن ہے

نہ دیکھو چھوڑتے مین ہم نہ ہمکو چھوڑتی ہین وہ
گریبان اونکی ہاتہہ یا ہی ہاتہہ دامن ہے

کوئی کیا اُلجھے گیسون مین جا جان دینی کو
کہ اک اک بال اوسکا درحقیقت مار رہزن ہے

کلیجہ دیکھو ہی خالی نہو جائے نور حاصل ہو
شب تاریک چشم شیر مین روز روشن ہے

دکھاتا ہین کسکو بانکپنسی جو انداز خم ابروی آہ
تصور سی مرا سینہ بنیا ہی غیرن ہی

ادا ہی ہی چھپانے مین ندیکھو جور و ہو لن ۲۲
لحاظ اسکی نہین قاتل کا شاید کہ دشمن ہے

٢٨٩ حسد آئے عیب لگتی ہی بہار کیا دای نادر ٢٣
خدا کی فضل سی مخذول و منکوب ایسو دشمن ہے

یہ عظمت ہے جلالت عرش جلد اسکی ہے ٢٨٩
دو دوش نور غیا شبیہ سردار صبا اسکی ہے

خبر مری جو ن جگر اور دوا اسکلے سے
غم مین کہاتا ہون نہ خوش نصیحتین اسکی ہی

ہوٹونپر جان آ ہو پہنچے شفا اسکی ہے
اب دعا کا بھی نہ شغل نہ وقت دوا اسکی ہے

بیمروت ہین انہین مہر و ولا اسکی ہے
نہین معلوم حسینو کو دعا اسکی ہے

خوش قد و امثال تیرے ہو کوی نا ہا ہمنے
پیارے تری شکل اسکی مگر ناز ادا اسکی ہے

آئینہ دل کو جو مسمار کیا ہی کافر
یہ نہ سمجھا تو کہ آخر یہ بنا سکے ہے

رونق افزای حرم آپ جو رہتے ہیں مدام
شان پھر دیر میں جلوہ نما سکی ہے

رنگ لائی ہی شفق جیسے سر گردون
نہیں معلوم کہ چھوٹی یہ حنا سکے ہی

دیکھئے جسکو کہ ہوتا ہے لہو پانی ایک
نہیں معلوم یہ خونریز حنا سکے ہے

خنجر تیز کی تشنہ ہے یہاں جو پڑے اوتلی
جرأت اس طرح کی ہی دزد حنا سکی ہی

نفسا نفسی میں گر وہی دو گلی سی لپٹو
صلح کی راتیں ہیں اب تمکو حیا سکی ہے

نزع کا وقت آ پہنچا ہے اوٹھا دو پردہ
ذبح کر نیمیں ہمیں ہے یہاں حیا سکے ہے

آپ ہی اسکو تو انصاف سی ارشاد کرین
رد جو کرتی ہی قضا کو وہ ادا سکی ہی

کس کے ہوش تھا نہیں اب پاہی سبھی
بو عروسانہ لیے ہی باد صبا سکی ہے

صبح کو گرم عنان کون ہوا یارب
باگ دور آج لیے ہی باد صبا سکے ہے

گرمی حسن سے آیا ہی پسینا کسکو
صبح کو مروحہ جنبان یہ صبا سکی ہے

لگ گئی ہی مسی جیسی ہوا گلشن
آشنا فصل بہاریمیں صبا سکی ہے

اوسکی نفرت سی اگر تجکو نہیں ہے سرکار
تو ہوا خواہ پھرا ہی باد صبا سکی ہی

بچنا چاہتی گر ایدل نہ الجھ زلفوں سی
دیکھ انجا بن گرفتار بلا سکے ہے

تیکھے ناز و کرشمہ تو ہی طرز خوبان
ذبح رنگین کے جو کرتی ہوا دا سکی ہے

۲۹۰
دیکھی تجھکو نگہ رشک سے کون ہی نادر
طاقت اسطرح کی دنیا مین بہلا کسکے ہے

۲۹۱
جو عشق ہمیں ہی کی تاثیر نہین ہے
کونین مین کچہہ عزت و توقیر نہین ہے

ہمکو تو خدا کہنی مین تاخیر نہین ہے
ان بتکی بہی تو راضی بت لی پیر نہین ہے

یا تیر ہی جلاد کی شمشیر نہین ہے
یا موت اسے ہے پیر گلوگیر نہین ہے

تحریر جبین کے نہین کہلتی ہی حقیقت
سر نامہ ہی یا سر خط تقدیر نہین ہے

دل مین جو گرہ اوٹہی ہی کسطرح سی اسو
عقدہ ہے یہ کستا ناخن تدبیر نہین ہے

کیا خط سی طمانیت خاطر ہوئی پر
قاصد خط آوا ہمین تو تحریر نہین ہے

ہی جوکہ ہتہیلی مین حنا اونکی بسنت
ایسی یہ حسینا مین کہی تنویر نہین ہے

قاصد خط معکوس مین لکہا ہی خط اونسی
امید وصال بت بے پیر نہین ہے

حلقہ جو نہین بام تو یکا مری غم مین
کیا حلقہ گیسو کی گرہ گیر نہین ہے

جو کاٹتی ہین سر وہ رہا کرتی ہین سست
آفاق مین گویا لب گلکا تیر نہین ہے

کو دیکہتی ہین دل کی خط خواب کی تعبیر
گویا صفت طائر تصویر نہین ہے

عاشق ہوں ترا اور مرہوں نہی تشہیر
غیرت تجہی کچہہ اہی بت بے پیر نہین ہے

سجدے اتی ہین وہ کوچہ مین اپنے جو مر نقش
طوف حرم پاک ہی تشبیہ نہین ہے

وا آگ نہ آتش جو ترا نشا ہی تو بارا
وو تجلہ کم از خنجر و شمشیر نہین ہے

ابرو کی خمیدگی مین کلا کالی ہر تیغ
غصہ مین نا ہی ایسی کوئی شمشیر نہین ہے

ہی یہ سر دست دم تیغ زبانی
فردوس مین انکا ہی کم از تیر نہین ہے

آغاز محبت سی مر گیا ہوا آگاہ
عمر ای تری ای فلک [illegible] نہین ہے

مت [illegible] بن شوخ سادہ ہی ای دل
بی وجہ سینہ زلف گرہ گیر نہین ہے

ہین مطلع ابرو عیان چہرہ او صاف
منظوم و گر نہ کوئی تفسیر نہین ہے

تلوار سی قاتل نہین کٹتی ہی جو گردن
یہ تحفہ کی تو کہین شمشیر نہین ہے ۲۱

ای ناو اگرچہ [illegible] ظفر کی مدد ہے
کچھ [illegible] حاسد بی پیر نہین ہے

۳۹۱

جو ہی ذو المنن سی خلوت مین مانوس ہے
کب قناعت سی وو در در نشیمن ناموس ہے

قیدی عشق سی خدا نج دل مایوس ہے
کہتی ہین سبا دکنعان چاہ [illegible] ہے

کیون سنتا ای دل نجوات یوس ہے
بوسہ لب غیرت تجوات لبیوس ہے

پہنس کے گیسو مین ہا موسی دل مایوس ہے
حلقہ ہوا اوسکا وہ قید فرنگ [illegible] روس ہے

سر و مہر بتان سی دل ہی [illegible] مقدر
جب بھی [illegible] ہے

دیکھی اوسے [illegible] ولی قبا تنگ پال
گل بھی ایک [illegible] ہے

بہو نے سہی ہے اتو پر یو نیر پہین ٹی پر ہی آنکہہ
عشق مین پائے نہین ہے مطلقاً آب و پاس ننگ
آتش مینہی تپکا جا یا ہو نہین ہے اس پہ رنگ
شیشے کا تیلا سمجھتا ہون رقیب نحس کو
بادشاہ وقت مین پا وصل جنہین ہے وصل یار
شمع روشن سے منور ہی بلورین ساق یار
زلف الفت جب مین سینا چھپا یا سبب
حال کر رہی تن پر داغ کا ہی قسم
خط نکلنی پر جو وہ زلفین مشتد امین کیا عجب
واہمہ خلاق ہی جو کوئی جو جا ہے کہے
مین مانونگا کہ الفت غیر کی انکو نہین
غصہ و غم کو جو کہا لیتی ہین تیری ہجر مین
کیون پیام وصل کا لاتا نہ وہ بت جو آب
زلفونکی یا عشق سے خیر ہو سکی کیا دسترس
دین حق کا ہے خدا کی فضل سے ایسا رواج

دل جو ہے اک حور شمائل سی مرا مانوس ہے
جو پری رو اپنا آرسی شیشہ ناموس ہے
یہ تن سوزان نہین ہے آتش آز کا طاوس ہے
اس کو گہر مین آب بہر گہتی مین بہت منحوس ہے
طالع اونکا اوج پر یا رند کیکاؤس ہے
ذہن صاف او صنم کا غیرت فانوس ہے
قطرہ قطرہ اشک عینکا مری جاسوس ہے
اب قلم کیواسطی زیبا پر طاؤس ہے
دور حسن کیسے سیاہ ہو جائے وہ طاؤس ہے
ورنہ تیری کب کمر ہی کب دہن محسوس ہے
یہ قطعا کر دو دعا شیخ حیلہ و سالوس ہے
اس غذا کا معدۂ عشاق مین کیلوس ہے
نامہ کی تحریر مین نہین ہے خط حب معکوس ہے
سامنے گنجینۂ حسن آپکا محروس ہے
کلمہ گو اندرون بتخانہ مین ناقوس ہے

نقل کب باعث ستارونکی شتابی نہین مجھکو ثابت ہو گیا گردون کنجوس ہے
مین خیال یار مین راتونکو تر آتا ہون جب سننی والی کہتی ہین ہمارے کابوس ہے
جاؤن کیا گھر اونکی بی غیر سے رو سامنی کہتی ہین آئے زحل آنکی اگر منحوس ہے

۲۹۲

ہین امام مقتدا کا ہو مینین بی نادر غلام
شہرۂ آفاق جو فرمانروائی طوس ہے

۲۵

۲۹۳

نبی کی نعت لکھنے مین جو اندیشہ تیز دستی ہے تو بلبل رحمت اللہ کی تکبیر پرستی ہے
نہین مجھسا کلام ترسی ہی گران ہے یا کہ سستی ہے تری رندونکو ہما فی سرور فاقہ مستی ہے
نہ کوئی شمع جلتی ہی نہ روشن کوئی ہستی ہے ہمارے قبر پر کیا بیکسی ابدل برستی ہی
ہوا اٹھنے ہی صحن باغ مین بدلی برستی ہے بغلمین سیاہ فی گلگشت شغل نی برستی ہی
خدا کی یاد بھی لکھو نہ ذکر بت پرستی ہے خدا کو بھول بیٹھا ہی بتونکی کون مستی ہی
ضرورت خنجر و شمشیر کی اب مت نہین پانے ہمارے قتل کو کافی ترے یہ تنگدستی ہی
تو انصاف سے ہون جو سب مین نمکین نہین ہو گر جو ہی تیغ آہنی دل دے کے کشتی ہی
ہین اک بوسہ بے یوسف لقا بیچ اسکو کرتا ہون بہت تہوڑی ہی قیمت خلش جان کے گرستی ہی
نہین چلتا ہی منتر کارگر ہوتا نہین افسون تمہارے زلف کے ناگن کسیکو جنکو ڈستی ہے
وطن مین شیخ جی جا کر لٹا ایمان لٹا نہین عجب شہر ہی صنم نہی مسلمانونکی بستی ہے

[illegible] یاد بتان مین حالت دل سی
یہ وہ کعبہ ہے جسمین شغل بت پرستی ہے

[illegible] تا تو کچھ پروا انھین ہرگز
جو ویرانہ ہمارا تھا وہ اونکی گھر کی بستی ہے

[illegible] ہم کو دیتی کالی سائے
زیادہ تنگی دل سی ہمین تنگدستی ہے

[illegible] مشتاق ہین جیسا ہوتا نہین تسلیم
نہ خنجر مین روانی ہے نہ تیغہ مین تیز دستی ہے

دل پر داغ خوش ہوتا نہین جیسا مگر روتا ہون
مئے طلاوش کو برسات مین کیا جوش مستی ہے

[illegible] کو نکی کچھ اچھا انھین ہوتا
بلندی کا مآل کار اے ناداں پستی ہے

[illegible] ہوش زائل عقل باطل ہر کہ عاقل
فراق یار جانی مین عجب بے بند و بستی ہے

[illegible] ہی غلمان جنت مین
دل شیدا ہمارا مائل امرد پرستی ہے

[illegible] رتبہ کیا فرہاد و مجنون کو
جو زندہ ہین وہ نہین بنیاد مردہ پرستی ہے

[illegible] مشہور ہو مردہ بدتر
زیادہ نیستی سی ہجر مین عاشق کی ہستی ہے ۲۱

بلندی رتبے کی اللہ ہی بخشتی ہی ای ناداں
جو حاسد ہین ترے اونکی لئی ذلت ہے پستی ہے

۲۹۳

کب کوئی جاتی مدینہ مین مہک جاتا ہے
غنچہ بو سی کو جہان جبل ملک جاتا ہے

[illegible] ہو پاک جاتا ہے
جلوہ مہر رخ یار چمک جاتا ہے

[illegible] آخر کری
کسی دلسی مجھی جلا دو جو تنک جاتا ہی

یار سی تب کہین ہوتا ہی سما آ دل زار
نجہت کا تخم اگر نا لستی شب جو چمک جاتا ہی

ترک کرتا نہین عشق کوئی تماشا تن شم
سر سی چلتا ہون کبہی یون جو ٹہٹک جاتا ہی

لیا اک نے صفت و سکی اری کوئی بیا
وو قد باغ مین چلتا ہی تو ٹہٹک جاتا ہی

جلوہ افشا لگی عاشقو نظر آتی ہین
نجہت ای یار کسی دن جو چمک جاتا ہی

دیکہتا ہون تیری مژگان کو نظر بہر کی مین
صف تنکا مری آنکہو مین کہٹک جاتا ہی

دیکہکر حسن خداداد کو تیری ہی بت
عرش قدسیو نکا دل ہی پہڑک جاتا ہی

نام ہی سنتی ہین معاد وہم یہ اشتک ہی لن
کمر یار ہی عنقا ہمین شک جاتا ہے

کہتی ہین سب کہ سر سینہ ہے شانہ
جب کہ شانہ تری گیسو مین لٹک جاتا ہے

جسدم آتا ہی کمر کا تری ای یار خیال
بال کی طرح سی آنکہو مین کہٹک جاتا ہی

غیر کو دیکہون جو صحبت مین اگر اک شب بہو
سایہ سا ساتہہ اونکی اگر ہو مجہی شک جاتا ہی

کہائی ساتہہ می تاب اس لگی کباب
ہاتہہ سی مفت مین رشتہ یہ گرک جاتا ہی

اوس سی بیفائدہ ہی پنبہ و مرہم کی امید
زخم دل پر جو نمک آ کی چہڑک جاتا ہی

ایسی کروٹ نہین آتا ہی سحر تک بہی قرار
میری پہلو سی جو وہ تنک سرک جاتا ہی ۱۷

آنکہین اوس سی جو ملاتا ہون کبہی ای نادر
دیدۂ حاسد بدخواہ جہپک جاتا ہے

۲۹۴ جو بنی کی عرش پر رفعت رہے ۔ اور کو حاصل وہ کب عزت رہے
جب نمک پاشی ہی کی حسرت رہے ۔ زخم کہانیکی نہ کچھہ لذت رہے
آہ لب پر آنکہو مین رقت رہے ۔ برق و باران دونونکی شدت رہے
ق دیکہنی کو تو نگاہ غیر مین ۔ ہمسی اور اوس سی سب غیرت رہے
پر ہوا پردہ دوئی کا دور جب ۔ تب انا لیلی کی کیفیت رہے
مصحف رخسار سی اوسی تب تئین ۔ یاد اک اخلاص کی صورت رہے
نقش پا اوس گل کی جسدم پڑ گئی ۔ پہولونکی چادر سر تربت رہے
عشق کی گرمی نہ اوتہی سر سی آہ ۔ تپ جہڑکی جو ہی لونت رہے
دوش پر ہی جب کرام کاتبین ۔ اوس پری سی کب ہمین خلوت رہے
وہ اولجہتی ہی پا ہی عشاق سے ۔ زلفین سلجہانیکی کب فرصت رہے
جبکہ قد قامت اقامت مین کہا ۔ یاد ہمکو خوبی قامت رہے
مصحف روی کتابی ہی ہمین ۔ یاد ابرو کی فقط آیت رہے
مین اونہین بہولا نہ وہ مجکو بہی ۔ فرقت اونسی جبکہ اک مدت رہے
ناوک مژگان ہوئی اے دل نہ آپ ۔ نوک کی یہ بات الحضرت رہے
نبض ساقط جان لب پر سرد جسم ۔ قابل رقت مری حالت رہے

فاعلن فاعلاتن [illegible]

ق

اشک نے ریزہ جان کنی جامہ دری | ہجر کی شب یہ ہر حالت رہے
نالہ و فریاد و زاری و بکا | بیقراری کی بہت شدت رہے
ایڑیاں رگڑیں کیا سینہ بھی چاک | شام ہی سے نزع کی حالت رہے
اشک آنکھوں میں لبوں پر آہ سرد | جانکنی سے رات بھر نوبت رہے
پر نہ اوس بیدرد نے پوچھا یہ آہ | حالت دل کیا شب فرقت رہے ۲۱

۲۹۵

شکر ای نادر خدا کا کر ادا
دشمن بدخواہ کو خجلت رہے

۲۱

۲۹۵

زبان تا متحرک مرے دہن میں رہے | بہار نعت پیمبر ہر اک سخن میں رہے
اسیر دل نہ خم زلف پرشکن میں رہے | قبول ہے جو گلا حلقہ رسن میں رہے
وہ رشک مہر غیروں کی انجمن میں رہے | یہ آفتاب نہ یارب کہیں گہن میں رہے
جو گفتگو کی ہوس عاشقوں کو تجھسے ہو | تو قفل نکی ہمیشہ تری دہن میں رہے
چھوہی ہو زلف کسیکی اگر سوا اونکی | الہی ہاتھ ہرا حلقہ رسن میں رہے
نہ جسم زار نکمیں کو ہوا محسوس | مثال تار کفن کی جو ہم کفن میں رہے
قبا سی ہوش کے نکلی ضیا بدنکی جب | برہنہ نام فقط آپ پیرہن میں رہے
کری قناعت گل کی وہ خلق میں تقلید | جو سارے عمر فقط ایک پیرہن میں رہے

زبان ہو کہ پالا آستین میں سانپ
سیاہ دور اگر اونکی نوک زبان میں رہے

ہمارے کام نہیں ہو مراد دل حاصل
جو کوئی نگرہی داد اونکی پاسبان میں رہے

نہ باغ دہر میں تا ہی کسیکو رنج ہوا
شتاب اوڑی گل تر ہم آشیان میں رہے

ہمارے آپکے اوس دم ہو تخلیہ کامل
سوا شمع نہ حبیب کی انجمن میں رہے

یقین ہے شب تاریک میں مرے ہمراہ
رہی تو اشک فشان شمع انجمن میں رہے

ہو ذائقہ مجھے آب حیات کا حاصل
زبان یار کی تیرے اگر دہن میں رہے

نکلنے کی جو تنگی سی پائی گنجایش
تو بات کیون نہ گرہ کہا کے اوس دہن میں رہے

جو مجھکو الفت افیون خال مشکین ہو
سوای پوست نہ کچھ باقی اور تن میں رہے

یقین ہے جو بیان فراق ہجر کرون
بہم نہ لب کبھی اب مرے سخن میں رہے

ریاض دہر میں ہو بلبل وہ رشک چمن
زیادہ گل سی نہی بو غنچہ دہن میں رہے

کبھی جو حسن بتان دیکھ کر ہو دیوانہ
تو ایک تار نہ زنار برہمن میں رہے

نہ دور ساغر می ہو اگر نصیبون میں ۲۱
تو دور دامن ساقی بہی انجمن میں رہے

۲۱

دعا ہی نادر خستہ جگر کی اسی ہی
نشان سدا بد ظن نہ انجمن میں رہے

۲۹۱
ختم

رہے حساب تلک اب ہی کیون دل میں غم رہی ۲۹۱
بس ہے نگاہ لطف شفیع امم رہے

ای ساقی آرزو ہی اگر دم مین دم رہے
می ساغر سفال مین ساقی نی دی مجہی
وہ ہاتہہ ہاتہہ آئین جو ہون وسیلی ہاتہہ مین
خواہش جو ہمتی کی سلیمانکی دلپذیر ہو ج
دیکھی تمہاری آنکہہ تو بس مست ہوگئے
ذکر خدا مین ہم رہے تم یاد غیر مین
چہلم کی فاتحہ مین وہ کیونکر شریک ہو ج
تا شعاع مہر کی تشبیہ تام ہو
طوطی کی پر نکالے ہین سبکو ہوا گمان
یکجا ہوئی جو جمع کبہی فوج خوش مین فدا
ای فارسی نژاد دکہا دو کتاب رخ
جبسے کہ تخم خال کی تعریف کے رقم
مانند تلک ہاتہہ بہی ہوجاتے ہین سیاہ ج
کرتے ہین ساقی تری دعوی ہمسری
گرداب و موج و ساحل دریا نہ پھر سر آمیز

تا زیست ہاتہہ گردن مینا مین خم رہے
سر کی طاق پر کہوا جام جم رہے
وہ سر ملے جو یار کی زیر قدم رہے
انگشتری کیطرح سے نشان خم رہے
آہو بہی کی سایہ مژگا مین رم رہے
بیکار تم رہی نہ تو بیکار ہم رہے
جسکو سوم نہ یاد بہ ورد و دم رہے
زیبندہ کان مین جو تمہاری قلم رہے
ای سبزہ رنگ جو تیرے زر خیز قلم رہے
تم سب مین سر بلند مثال علم رہے
پیش نگاہ سب کے بہار عجم رہے
مشہور خلق تم ہی عطارد رقم رہے
ہرگز نہ پائیں نام و نشان درم رہے
لارم پائی شمع لگن مین ورم رہے
مد نظر جو جلوہ ناف و شکم رہے

نادر کی یہ دعا ہے خدای کریم سے
غیر ماتم حسین نہ کچھہ لکھو عمر سے

شاغل وصف شہان کلکی [illegible] ان رہے
یا [illegible] حلاوتے تمہین سحبان رہے
مرض ہجر سی [illegible] جان بلب سحبان رہے
سحبان فانت سے جو باہر [illegible] شش فقیر
[illegible] سنا مجھی تشہیر کری پامال
[illegible] لو [illegible] شا تو نہین ہے محمد
[illegible] گو [illegible] بالک شاہ [illegible]
[illegible] و [illegible] شیا [illegible]
[illegible] الطرنا [illegible]
[illegible] صف [illegible]
[illegible] نگہوسی [illegible]
[illegible] خاک سے [illegible]
[illegible] آن [illegible] الیمنا [illegible]

۲۹۷

محو کیون نعت پیمبر مین انسان رہے
ہمسی اقرار کیا خیر کی مہمان رہے
زیست جب تک کہ رہی جوش [illegible] ارمان رہے
مالک [illegible] بہشت [illegible] سامان رہے
دل [illegible] قابل کی [illegible] ان رہے
زندہ [illegible] نشان رہے
[illegible] کی [illegible] پریشان رہے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کی [illegible] مال رہے
عمر [illegible] سے ملاقات کی ارمان رہے

اوس کمان دار کو پروا بھی نہین ہے اسکی
کوئی جیتا ہو کہ مرتا ہو کہ قربان رہے

آئیگا ہاتھ نہ پھر عاشق جانباز کوئی
قتل کرتی ہو اگر مجکو تو پشیمان رہے

تم کلف پاے منور کو دکہاؤ جو لکہے
آئینہ مجھکو لکھا ایسا ہو کہ حیران رہے

پھینکدو لاش کو صحرا مین نہ مدفون کرو
سو نہین وحشی تو مرے سامنے میدان رہے

لاکہی کا شوق ہوا تو نکلوا تو نکی جو بہت
ورق زر سے رہی اس سال گرانبار رہے

یعنی رخ کی صفت پاک جگہ ہو تحریر
ہے مناسب نہ جدا رحل سے قرآن رہے

مضطرب ہو ... سکل رنگ گل عطر کیا ۲۱
آپ کے ہجر مین بیکار یہ سامان رہے

۲۱

حضرت ضامن ثامن کی زیارت ہو نصیب
دور یاور کی نہ آنکھوں سے خراسان رہے

ای مصطفی ہون جانسی قربان تمکی ۲۵۸
حاصل ہوا طفیل سے ایمان آپ کے

فریاد کو کی مری تھی مہمان آپ کے
آوجی کا نام ہو گئی سن بیان آپ کے

دکھی کو تیغ کھیچی قربان آپ کے
بہوسے لگنگے قبر مین بھی احسان آپ کے

بالین گہ کہی زلفین سنوارتے
آسی ہو نہ ابن پریشان آپ کے

آؤ گے جان شہیدان ان ہوا
آتی ہے باد ہر مین گلستان آپ کے

یاد شفق رو کی کتابی لگی ہم
یہ ہین دریان مین قرآن آپ کے

پھر کفن جو مجھکو دیا عطا کیا ❊ بعد فنا یہ قدر کی قربان آپ کے
سوراخ تب سے ہے مرے جگر مین عشق کا ❊ بچپن مین جب سے چھید گئی کان آپ کے
جو ذبح ہون جو ہنستے ہو مجھی عید سی سوا ❊ ابرو کی صدقی کیجیے قربان آپ کے
مشکین کھلین نہ ذبح کی دم ورنہ تمیز تھا ❊ لیکر بلائین ہوگئے قربان آپ کے
روندا جو لاشہ قبر بھی پامال کیجیے ❊ باقی اگر کچھ اور ہون ارمان آپ کے
دیوار کی تلی کئی نالی ہزار ہا ❊ فریاد میری سنتے ہین کب کان آپ کے
افسوس ہے کہ زینت و زیور رہا نہین ❊ میری بدبختی سے غیر بہرین کان آپ کے
پھولونکی بار کا بھی تحمل ہی ناگوار ❊ پتونسی کیون فگار نہ ہون کان آپ کے
گفتار جو ہی کم تو سماعت دوچند ہے ❊ سچ ہی کہ اک زبان ہے دو کان آپ کے
کوچین مین ٹھیہ ٹھیہ کی فریاد ہمنی سُنے ❊ لیکن کبھی بھری نہ ہوئے کان آپ کے
بیڑا اوٹھایا جو کہ مری قتل کی لئی ❊ اوسکو نصیب ہوگئے ہین پان آپ کے
پتونکو کیون چبائیے کیا احتیاج ہے ❊ خود لعل ہونٹھ ہین بنے پان آپ کے
حسرت ہے گلوری کی تا وقت واپسین ❊ رخصت کے وقت بھی نہ ملے پان آپ کے
روز سوم تو فاتحہ پڑہنی کو آئیے ❊ درکار پھول ہین نہ ہمین پان آپ کے

٢١

نادر کی حال پہ نظر لطف یا علی

ہون مشکلین طفیل سی آسان آپ کے

۲۹۹
جو عاشق ہین رسول اللہ کی زلف پریشانکی
نہین وے دیکھتے ہین سنبل و ریحان گلستانکی

مین کیا ہون تر زبان اوصاف مین کہگئے خندانکے
بہی ہین ہونٹ گرد ویسے گویا آب حیوانکے

گریبان چاک ہین یا گلمین گل گلستانکے
اوڑا دی انہون نے پرزے ہمارے جیب و دامانکے

سلائی نیلکی پہیروا دئے آنکھون مین دے ٹانکی
جنہین تہا شوق نظارہ درو لینے تمہارے جہانکی

ح مثال عشق پیچان دو نو مصرع ملگئی باہم
لکہی اوصاف جب ہمنے تمہارے زلف پیچانکی

جو دندان صفا غیرت عقد لالی ہین
لبان سرخ اونکو لعل ہین گویا بدخشانکے

عبث خوش چشمونکی دعوے کرتی ہی گلستانمین
اشارے لاسکی نرگس کہان سی چشم فتانکے

کبہی جمعیت خاطر اونہین حاصل نہین ہوئے
جو دنیا مین پریشان ہین تیرے زلف پریشانکے

ہر اک سی تاک جہانک اونکو بہت منظور رہتی ہے
نظارہ باز ہین روزن جئے ہر دیوار ایوانکی

معلم نی پڑہائی جبکہ بسم اللہ مکتب مین
اوسیسے سید ہین عاشق مسلمان و بس طفل دبستانکی

نہ حسرت ہے نہ آسایش نہ دانہ ہے نہ پانی ہی
تمہارے پیچہی آوارہ جو ہو بس خاک وہ چہانکی

دل ویرانکی بستی اب نہین آباد ہوسکتی
۱۳ تمہارے چشم رہزنکے پڑی ہین اسقدر ڈانکی

۱۳

نہین کچھ خوف رکہتی دلمین گر زلزال دنیا کا
اثر ایسی جو کرلائی ملا در ہین سید شاہ قمرکی

[illegible]

مداح ہین ملک سے مر طبع نفیس کے
ابرو نہین قریب جبین نفیس کے
جوہر نکالتی ہین وہ عاشق کی خونسی
ابرو ماہ نو ہین سے آشنا ہی تیا ز
ابرو کو دیکھتا ہون تو آتا ہی دھیان مین
دشمن کے سینہ ہا مین ہونگی بڑی وہ پانچہ
رنگین کے پاس سے تو وہ سیاہ اشہر
ہو لست رنج تیغ ستم سے [illegible] دو عجم
بجتے ہین کسی پھر کسی کو دو رہتے ہین ایسے
منظور الیسا ہم نہین ہے جو آپ کو
جھکتے ہین سو تیری ملک ذرا دیہی ہوا
پھر تنہا اٹھی کیا فائدہ ہوا
رکھتی ہی بڑی کہلی آتی وہ تیری بات
ہوا تیری عشق مین ہین یہ کہے ہو رہے
ہو گا خدا کی خو اسے حد ہے زبانیہ

۳۱۰ کیا رتبے ہین رسول کی مدحت نویس کے
دو چاند متصل ہین یا ہم تیس سے
محتاج پنجہ انکی نہین ہین کسیس کی
جیسی کہ چاند ہوتی ہین اقتشیر سیر کی
دونون لکھی ہوئے ہین اک خوشنویس کی
رسن مین قریب ہونگی جو انیس ۱۹ بیس ۲۰ کی
ہم دوست تاج خلق مین سب ہین خسیس سے
محتاج ہم نہین ہین رفیق آسر کی
سیکھے ستم نے جنہون سے گرہ زخمونکی پیر
پھر دی چھتی نمک سی زخمونمین پیر کی
ملتی حنا لہو مین ہمارے نفیس کی
آئی ستیا جرح میری لکھو پیر کی
کہہ لیتی ہین نمک سے وہ پہلی دسیر کی
پامال کر دیا ہمین انکی ہی پیس سے
مجھ پر نہ آپ غصہ کرین دانت پیس کی

[illegible]

فرصت نہیں ہے خوف الف امتیاز سے
اوس شمع رو کو سمجھیگا شاید یہ عرض صدا
[illegible] کیا کم ہی ساقیو

۱۹

عاشق ہیں آہ طفل کی باتوں سے
پروا نہیں [illegible] عرض کی
کیوں سمجھا [illegible] اپنی [illegible]

اے نادر آج جس کا ہر ایک مصرع [illegible]
ریشم میں [illegible] ہائے نفیس

جس میں تھا مثل صدف غذا کی
[illegible] ہوں ہی غم [illegible]
جلوی نہیں [illegible] میں [illegible]
[illegible] میں آتا ہے
کیا میں قاصد جواب کے
[illegible] سے حسن کے جلوی نظر
[illegible] کبھی عذاب کا
[illegible] ناوک نگن نظر
[illegible] جو قد موزوں کی خوشی
[illegible] حسن [illegible] کی یہ دعا

۲۰

[illegible] جہاں سماں
روشن [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] آتھری میں [illegible]
خط آپکا یہ [illegible] میں [illegible]
پردی پڑے ہیں حیا و حجاب کے
پردی پڑے ہیں [illegible] چشم پر آب کے
گو سچ ہیں یہ گمان [illegible]
آنکھیں ہمارے [illegible]
آئیں حسین [illegible] فرشتی عذاب کے

ہین انتظارِ ساقی میکش مین جو نڈھال
گردن جھکا بیٹھی ہین شیشی شراب کے

ساقی کی ہمکو اتبو اطاعت ضرور ہے
نوکر ہوئی ہین سرِ خطِ جامِ شراب کے

اوس دن وه کش نی نشہ سی لگایا جو بزم مین
کیا کیا خوشی سی لیے ہو مین بیانِ شراب کے

روشن ہے بہت سوادجو اطفل ہی ترا
لکھتا ہی کیا خطوطِ شعاعِ آفتاب کے

زاہد کو احتیاط ہی چاہیے اسے رکھے
مداح ہمتو مین قدحِ آفتاب کے

لاغر ہو نہین جو طفل متغنی کی عشق مین
رگہای جسم تار ہین گویا رباب کے

اسطرح دیکھتا کوئی سطرِ سحر ہی
ہائل بچھی سیان مین پرده رباب کے

دیتا ہی نازکونکو وه سحر صفا شکست
کیا گوشی توڑتا ہی کلاہِ حباب کے

سحرِ حسن کا ہی دریا کو انتظار
روشن ہین قمقمی جو لگی سو حباب کے

ساحل پہ آکی پینے لگی میکشی
دریا نی پیش کی ہی ساغر حباب کے

جاروب کش ہو موجۂ دریا تو لطف ہے
گنبد بہت خراب پڑی ہین حباب کے

جو نازکونکی آنکھہ مین قدر انکی ہو گئی ۲۳
تارا بنینگی مردمِ چشم حباب کے

۳۲

چمکینگی روزِ حشر وه ای نادرِ حزین
ذرّی ہین جو کہ خاکِ درِ بوتراب کے

۲۳

لکھون مین نعت سینۂ خامہ کو پھاڑ کی ۳۰۲
سر پر بچھاؤن خاکِ مدینہ کو جھاڑ کے

رحم جب نہ ہوئے متین کبھی مجکو نگار کی
افشان جبین پہ ہی بالونکو جہاڑ لی
آباد کرنیکی لئی آغوش غیر کو
آغوش مین پہ یکو لیا صبح وصلکی
کوتاہ منعمو نکرو دست فیض کو
کامل بے خدمت ہو جاتی ہین یوں ہاں
بعد فنا ہوئی جو مین جوشش جنون
دکار ہو جیبونکو پہر قبا اگر
قاصد کے ہاتہ پانون قلم کرکی آپ نی
فرہاد خون سی سر پہا جا جوئی شیر
ان سنگدل تو نسی محبت سو ہی حج
ہین اہل وجد دور کثافت سے دہر مین
شاعر جو ہون تو قتل مجہی کر گئی آپ نے
پہولونکی بگلی جیا مین گلچین نے باغ مین
کیا صاف سے منزل ہستی کو طی کیا

آہن ہی سخت تر ہین پتہر پہاڑ کی
اوسکی بناوٹین ہین سنورنین بگاڑ کی
بستی نہ وہ بسے دل لگی ہین اوجاڑ کی
دیتو ہی شوق فراق کو تن پچہاڑ کی
قارون بخیل ہو اہی خزانیکو گاڑ کی
جب سے کہلا نہ قفل متہا ہی کواڑ کی
رکہہ نہ نگاہ اپنی جیب کفن پہاڑ پہاڑ کی
لاؤن جبین صبح مصفا کو پہاڑ کی
تیری اور اپنی خط کی ہیری پہاڑ پہاڑ کی
حاصل ہوا نہ کہو ونسی پہیہ پچہاڑ کی
پیچھی دبا ہوا ہو نہین اوپچی پہاڑ کی
آلودہ جائف سے نہون اشک پہاڑ کی
رکہا ہے شعر مین لاشی کو گاڑ کے
بلبل کی آشیانیکو ناحق اوجاڑ کی
ذہن سی اپنی انتقلق کو جہاڑ کی

بنوائی ہماری گر سمن زار سے
زیبا پلنگ آپکو ہین نوار کے
روکش ہوا غنہائی دل سوختہ کی سب ۱۹
روشن کنول جو ہوئے ہین تو انکو جہاڑ کے

۴۲ ای نادر اہتمام یہ معراج کی ہوی
پلکون سی صاف کاہکشان کی ہی جہاڑ کے ۱۹

ہین جو عاشق پیمبر رب کے ۴۳
ہوتی ہین کامیاب مطلب کے
چشم و ابرو و گیسو و لب کے
محو مشتاق ہین نہین سب کے
دل نہ نکلیگا اسکو جیتی سے جی
جان بچ جائیگی اگر اب کے
ابتدا ہی سے تھے محبت کے
عشقباز اے صنم ہین ہم تب کے
شب فرقت مین بہی تو آئی
اے اجل منتظر ہین ہم کب کے
آگئی جان جسم بیجان مین
صدقی ہون تیرے جنبش لب کے
نہین تاریکی لحد سے ہراس
رنج ہین یاد ہجر کی شب کے
خال الور دکہائی اپنا
ہم طلبگار ہین کوکب کے
ہم نکیرین سی کہینگی تہی
رب کے عاشق ہین بندہ ہین رب کے
تیر و شمشیر و نیزہ و خنجر
نکلی ارمان تمہیران سب کے
برق رخشندہ اور ہوا و صبا
پیچہے ہین اوسکے گرد مرکب کے

لیکے دل پھر نہ بات پوچھینگی
آشنا ہین وہ اپنے مطلب کے

جان لیتی ہین پر نہین دیتے
اونکی انداز ہین عجب ڈھب کے

ج آپکے سنتے خوبئ قامت
لبنی شمشاد ہوگئے کب کے

کبھی پوچھے نہ بات مصری کی
پاے بوسی جو اوس شکر لب کے

زلفین بکھرین ہین خال پر ایدل
سانپ لہراے گرد عقرب کے

ج چاند کیونکر مقابل رخ ہو
ہی برابر وہ ماہ نخشب کے

ہین جو عذرا و لیلی شیرین
مبتلا ہین نہ آپ بھی انہین سب کے

تمنے پامال روند کر جو کیا
ملگئی خاک خاک مین ڈب کے

غمزہ عشوہ کرشمہ ناز ادا
۲۱ ہم تو جاندادہ ہین انہین سب کے

اونکو سونپے ہین تم اسد ای نادر
جو کہ قاتل ہین عمر و مرحب کے

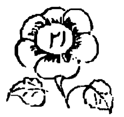

عصیانکے داغ ہی ہین نہ غم ہین گناہ کی
۲۲ مداح ہین جناب رسالت پناہ کے

دلمین ہین ہیان لطف بت تنگ ماہ کے
وانہمین ہجر ہین مار سیاہ کے

جب سے کہ منہ لگی ہی بت تنگ ماہ کی
کیا نرخ ہین گران مسی رو سیاہ کی

خط سے لیکے جاتی کوچہ قاتل نہ کوئی گیا
مصحفی ہین اوسکی ڈورتی کنوئین ہی چاہ کی

کیونکر نہ کرے تیر مژہ تن کو دو نیم
سینہ اپنا کباب ہوا جان سے گیا
سرد آہ گرم نالہ لب خشک چشم تر
یہ لطف کیون نہ ہون جس ایام ہجر ہو
راتین فراق کی ہی محرم کی دن تڑپا
جلتی نہین ہین شمع بدلی شب فراق
اوس رو بہی وہ منہ کو چھپا کر نکل گیا
دولہا دلہن ایسے کہین ہین تجھ سے مستند
یاد بتان شوق ہی خواہش وصال
جنبش مژہ کو ہی سر بیمار چشم پہ
شب راتین وصل شام ہی کو یاد دم سحر
تھے ہی تو مجکو رولائیگی وہ نشتر
پوچھی جو مجکو روشنی کوئی یہ باوجود داغ
محشر کا نسی تب ہے رہ نظارہ جمال
غفلت سے تیرے قد سے ہوا کا تباہ چال

پیاسا ہو جو کہ جائے وہی پاس چاہ کی
ایدل نہ تجھی کبھی حسینونکی چاہ کی
یہ سب نشان ہین یہ الفت کے چاہ کی
باہم نہین ہین وصل جو فرقت دو حرف آہ کی
سرزور اوٹھتی ہین جو علم میری آہ کی
روشن چراغ ہین یہ فتیلی سے آہ کی
دیدیگی رشک سے مجھی شہرت مین بیاہ کی
الفت ہے اسی یہ نہین ارمان بیاہ کی
جاتی ہین ہم عدم کو یہ توشے ہین راہ کی
پانکھی ہین یہ شہپر زاغ سیاہ کی
مختار کل ہین آپ سفید و سیاہ کی
بارش ہو جبکہ ہالہ پڑی گرد ماہ کی
کس بات پر فریفتے ہین رو ماہ کی
یہ کانٹے سد راہ ہین پائے نگاہ کی
پامال اونچی اونچی ہین نیچی نگاہ کے

چلمن نہیں ہے کہر کی ہین اے غیرت بہار ۲۱
پردہ پری ہو مین ہجوم نگاہ کی

سب طین یا ہوا نہیں اے نادر حزین
آئینے مین جمال رسالت پناہ کی

۳۵
چرچی ہین تن سین مہ و آفتاب کے
ذرہ ہین خاک راہ رسالتماب کے

پانی بہتی حضور سے اتی حجاب کے
کہلتے نہیں ہین نبد تک اتنو نقاب کے

پی لہو جو انو بزم مین ساغر شراب کے
بچہیاوگی جو دن نہ زمین کی تتاب کے

انی تہسے ارآتی ہی یاد انی الغری ج
حلقے جو دیکھتا ہو مین چشم رکاب کے

اعضا یہ نازک اوس سنت مظر بسے کے مین
چہاتیان اب دہ پردہ مین چنگ و رباب کے

کہیے جو اونسی مل نکرین سقدر حضور
فرماتی ہین کہ دن ہین ہمارے شباب کے

دریا پرا تکی پڑے میٹھی نظر اگر ع
میٹھا ہو پانی کہولکے تبا ہے حباب کے

آب روانکی مخرم اگر دیکھہ لین ستے
پہوٹین وفور رشک سے دیدی حباب کے

ابرو کی نیچی آنکہین یہ ساقی ہین مست کے
رکہی ہوی ہین طاق مین ساغر شراب کے

ان سکرین لبون لی جو منہ سے لگا لئی
سہری کی کوزی سنگی کوزی شراب کے

لاغر ہوی جو مصحف رخکی فراق مین ج
عشاق کو وہ کہتی ہین کیڑی کتاب کے

کروٹ مین دو نو گال تہ ہین جلوہ گر ترے ج
ای طفل یا کتاب ہے یہی کتاب کے

ہین صاف خط و خال سی کیا گوری گوری گال
سادی نری ورق ابھی ہین تمہاری کتاب
ای طفل تب سے مصحف رخسار کا ہی عشق ۱۵
جب یاد تجھکو تھی نہ سبق بھی کتاب کے

۳۶
ای نادر اوسکو سمجھتی ہی خلق
کیا کیا شرف ہین خاک در بوتراب کے
۱۵

حق سی ہم راتدن دعا کرکے ۳۶
پہونچی تیر تب خدا خدا کرکے
باز آئی نہ وہ جفا کرکے
ہای پچھتای ہم وفا کرکے
ہاتھہ ملتی رہو گی آخر کار
خون اگر ملتی ہو حنا کرکے
دل مکدر رہی تو خوب نہین
رکھئے آئینہ پر صفا کرکے
گل گلشن کو کیجئے نادم
رخ رنگین کو آج وا کرکے
قیس و فرہاد وہ صحرا ہین
لائی ہین مجھکو مبتلا کرکے
فصل گل جب گزر گئی صیاد
کیا کریگا مجھی رہا کرکے
دی جو مشک ختن سے نسبت زلف
ہوئی شرمندہ ہم خطا کرکے
سوئی جو ساتھہ بھی وہ وصلکی شب
منہ چھپای رہی حیا کرکے
نہین خوبی مین کوئی تیرا مثل
سمجھی ہم ترک ما سوا کرکے
خط کبوتر جو یار کا لای
اوسی چھوڑون ابھی ہما کرکے

صاف آئینہ کو کیا گستاخ
آپ نے جلوت آشنا کر کے
دل جو ٹوٹا نہ پھر درست ہوا
تھک گئے صرف مومیا کر کے
ہو گئی سیر ہم قناعت مین
۱۵ خون دل صرف ناشتا کر کے

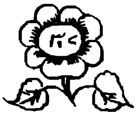

گرم مت ہو لکھنے پر اے نادر
مطمئن ہو مین اتنا کر کے

الفت نہ کسو طرح مجھے خیر بشر سے
۲۰ پہونچی ہی حدیہو تلسی سند شوق قمر کی
آئی نہ سوار ادہر اوس رشک قمر کی
کیا راہ اوسی بہول گئی شب کے گہر کی
دیکھی جو لڑی وہ گہر دیدۂ تر کی
تو چشم صدف مین نہ رہے قدر گہر کے
گلشن سے مگر بلبل شیدا نے کیا کوچ
آواز خبر مین آئی تہی مرغان سحر کی
وا غنچۂ دل کو نکیا اوسنے کسی صبح
منت نہین سر پر مرے کچہہ باد سحر کی
تم پہلوؤ مین سے نہین اٹھتی اگر
شرارت ہو نکیون درد دل و درد جگر کی
آنیکی لئی آپ نے کل وعدہ کیا ہی
مہلت نہین دینے کی اجل آٹہہ پہر کی
کیا بال کہٹکتا ہی مرے آنکہہ مین ہر وقت
صورت ہوگئی ہی پیش نظر جلبی قمر کی
سینہ جونکی سرسبز ہین تلوارین تیری
ہمت کو چہپائے ہوئی بدلی ہی سپہر کی
پہٹتا ہے کلیجا ترے دوری سے ہمارا
لکہائی جو آئی ہی نظر شیشہ و شکر کی

ج

فعولن مفاعلی مباکل معزل محذوف مکفوف ہزج اخرب

سرو قفس دم غنچہ پران سے ہمارا
وہ ہونہ بہنا کہ آئے نہی تم آگئی تک در
ہی نذر اگر جان ترے تیر نظر کی
۱۳ ہی جان حزین تب ادہر کی نہ ادہر سے

۳۸

قوسین کی رتبہ ملی ہی تا ور دلگیرؔ
کیا میش خدا قدر ہوئی خیر بشر کی

۱۳

۳۸ مہ جبین تصویر ہیں میر کی خونخواروں کی
تنگ اب جان ہی گیسو کے گرفتاروں کی
دہوم میخانوں میں ہے بادہ کی میخواروں کی
یار حسن طفل ہمیں سے ہے محبت دل کو
کہتی ہیں ہم تمہیں تیغ لطف سیر ادہر
چاشنی بوسہ شیرین کی نہیں تیغ کو
خال کی ابرو زیر چشم کی ٹہرا رستی
ابر کی ڈہنگ سے اوڑاتے ہیں سپیدے بالو کی
نہیں جہہ راہ عدم میں تجھے تکلیف لئے ترک
پست ہو حوصلہ سلند ایجان
انہیں دیواروں میں ان صنع کی زلف

تو ہو تسکین دل شاہ کی زواروں کی
بیڑیاں کاٹتی ہی بلدہ گرانباروں کی
غافلوں کی کوئی سنتا نہ ہشیاروں کی
پہانسی عاشق کو وہ دیتا نہیں زناروں کی
رشتہ دار کی انہیں جیا اصلی زناروں کی
پرورش وہ نہیں کرتی ہیں غمخواروں کی
قدر ای ترک ستمگر ہوئی تلواروں کی
برق خشان ہی مقابل ترے تلواروں کی
جاتی ہی جان حزین چہانو تلواروں کی
جب بلندی نظر آئی تری دیواروں کی
گر رہا ہو منیں جو تماشہ تری معماروں کی

چرخ پر رقص کی گت بھول گئی زہرہ کو
سنکے شہرت ترے پازیب کے جھنکارونکی

کیا ہی کشتی کہ چڑھا جاتی ہین دیکے شراب
سیر ہوتی نہین نیت تری میخوارونکی

عار ہی ننگ سے بدنامی و رسوائی ہی
اختیار آپ ہین شیخ نہ تیمارونکی

ابر ہی بادہ ہے ساقی ہی ہوا ہے می ہی
بن پڑے ہی چمن دہر مین میخوارونکی

قاتل خلق جو ہین تیرے دل و ابرو و دو چشم
جان ہی زار مسیحا بن انہین بیمارونکی

جوئی شیر اوسکو ملیگی کبہی ای شیرین
خاک چھنوائی ہی فرہاد سے کہسارونکی

خوبرویون سے ہی خدمت مین رہا ہی ہیچ
نوکری کی ہی حسینون ہی کی سرکارونکی

باغبان نکو کترنا ہی گلونکا منظور
تیلیان توڑتی ہین بلبل کی جو منقارونکی

دہانچ ہی صورت مژگان بدن لاغر کا
ہڈیان گل گئی ہین اپنی چشم کی بیمارونکی

٣٩

جب نبی شافع عصیان ہون تو پہر کیا ڈر ہی
مغفرت حشر مین کیون نہ ہو گنہگارونکی

٤١

وصف بتان تو صاف بنا ہی بات کے
مدحت نبی کی ناو ہی کشتی نجات کے

کیا ہوا امید طائر جان کو نجات کے
بیڑی پڑی ہی پانو مین قید حیات کے

انکار وصل غیر مین لغزش ہی بات کے
جہکتی ہین آنکہین [illegible] رات کے

تعریف روشنی جو لکہی ہی برات کے
تہمانگئے ہی سیاہی دوات کے

وو دیکھی حال کو لب شیرین یار پر
کلیان نہ ہنسی دیکھی ہو شاخ نبات کے

چین جبین کی موج سی ہرگز نہین ہی خوف
ابرو کو جانتا ہون ہین کشتی نجات کے

ای ماہ سرو ہے خیمہ سی جو نور رخ عیان
مطلع یہ مہر کا ہے کہ جالی قنات کے

مینا و جام و ساقی و مطرب ہوا و مے
حاصل عیش وصال مین ہے انہین پانچ سات کے

چالیس جام ہمکی دیا ایک جام مے
ساقی نی خوب راہ نکالی زکات کے

می ہمکی سجدی تہم خم ابرو مین کرتی ہین
یہ حال صوم کا ہی صورت صلوٰۃ کی

جی اوٹہی مرد آپ ہی ہے خندہ زن اگر
گویا ہنسی ہی موج ہے آب حیات کے

عاشق کو پہلی سر و چراغان بنا گئے
منظور روشنی ہو جو اپنی اگر رات کے

مہتاب کی بہولی ہوائی ستارو لگی
ای مہوش یہ دیے ہم تیری اگر رات کے

ہی کہیل مین قماش تابل سی ہمکو عار
باریک بھی گنجفے مین نہین ہے برات کے

تابل سی لعب کار تر غیر سیاہ رو
خفاش کو نہ قدر ہو کس طرح رات کے

اوسنی کیا یانگ پرہا حسن لعب کا
رونق بادہ کا بخشا انسی رات کے

قاتل ہے ہی بسیر قتل پہ آمادہ روز و شب
ای دل مثال خیر مین دن کی رات کے

ہی ہل سر نہ جبکہ ترا مو قلم مجہے
کحل البصر ہو کیون نہ سیاہی دوات کے

مژگان جو رعین ہی اگر ہو قلم ترا
تو کیون نہ مردمک ہو سیاہی دوات کے

قلمدان جو خط کی زینت زیبا ہوگئیں
اونکی طلائی رنگ سے لکھتی ہین بیان
اوس جوش قلم نے ہمکو لکہا خط شوق آج

صورت سے بناجانہ وفن لی دوات کے
سونہین چل کرینگی سیاہی دوات کے
ملی رقیب منہ مین سیاہی ہے دوات کے

٢٣

٣١٠

طوفان غم اوٹھا ہے جو ای ناودر حزینا
سمجھا ہون اہل بیت کو کشتی نجات کے

٢٣

٢١٠

نہ عیسی کی دم مرگ التجا کی
کری جو ہمسری تیری ادا کی
ہی کہگل چاندی کی اینٹین طلا کی
رہا مین دور وہ پانو نہین پہونچی
صبا دور سے بہت سے خاک اوڑائی
بتونکو کب خدا اپنی کہا تھا
ہم ابر چشم تر برسائینگے آج
تبو نکلی ہی دوہائی چار سو مین
نہین گلچین کو اوس گل کی رسائی
اگر چلجائے آرہ میرے سر پر

قسم ہے اوس لب معجز نما کی
چھریکی نہچی ہو گردن قضا کے
بنا کیا خوب ہے دولت سرا کی
قسم کہائی ہین سب بخت حنا کی
نپائی گرد اوسکی بادپا کے
ہی تہمت یہ بھی ناحق ناروا کی
ہوا بدلی اگر کچھ بھی گھٹا کے
قسم کہاتا نہین کوئی خدا کی
ہوئی برباد کیا مٹی صبا کی
نہ تیری ظلم کا ہون تو بھی شاکی

ج

لله

غم نادر کی غفاری ہو گئی سب دوا
درد کا رہی شکا کسی کے

۳۱

حیتے ہین مسل و رخنہ بنا چاہ کسی کے
ملت مین بھٹین نہین درگاہ کسی کے

سنتے ہی یہ نہی آپ تو اللہ کسی کے
اب کر گئی تاثیر مگر آہ کسی کی

یہ بھی تمھین لی ہی بن آہن جو نہ وہ آہی
باد سحری ہی ہی ہوا خواہ کسی کے

تب جانو گی درد دل عشاق کی جو مین
اے جان اگر ہو گی کبھی چاہ کسی کے

کب گردشون ہی ہی گیسوی مسلسل
زنجیر پڑی ہی یہ لب چاہ کسی کے

آنکھین ہین جو والعذبا تو یہ سبب ہے
کٹتی ہین بری دیر سے ہم راہ کسی کے

ہوتا ہی تمھین رحم دل سخت تو نکا
صد آہ اثر کہتی نہین آہ کسی کے

آتی ہی تمھین غیر کی راتو نہین میری گہر
گردیت ہی شاید کہ شب ماہ کسی کے

یون تو جو عنایت ہو نوازش ہی بہن ہی
الفت نہ مگر دی کبھی اللہ کسی کے

مر کر بھی بس مرگ یہ نہ دیکھا
آنکھون مین مروت تمھین اللہ کسی کے

جس طرح کہ پایون نہین چہرہ تپانسی
یون آپ تو نہ لوٹی کبھی اللہ کسی کے

دل ڈوب گیا وطن غم مین یہ بچی
صورت نظر آتی ہی لب چاہ کسی کے

ہی تابہ منتظر یہ جو قد راست تو نکا
گویا کہ مشکل ہوئی ہی آہ کسی کے

نالونسی مچے جو شور پرنی ہین یہ کہکر
تو وقت مین آکر سرو لو دیا تو یہ سمجھے
روشن ہو اگر شمع سر مرقد عشاق

سوتی نہین دیتی ہی ہمین آہ کسیکے
گلزار مین ہی جلوہ نما آن کسیکے
تو سمجھو کہ سرکش ہوی ہی آہ کسیکے ١٧

٣١٢
شبیر کی رضی کی ہی نادر کو تمنا
آنکھوں مین سماتی نہین درگاہ کسیکے
١٧

یہ سرسبزی جو ہی میری سخن کی
الٰہی غنچۂ امید بکشاے
حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند
جبینش مطلع صبح سعادت
چنان محو خیال یار گشتم
ولاتا کی درین کاخ مجازے
کہن شد قصۂ شیرین و فرہاد
ہنوز آن ابر رحمت درفشان است

٣١١

عنایت ہے رسول ذو المنن سے
گرہ کہلی تہین رنج و محن سے
ہی رونق اب ہے بازار سخن سے
لکہون کیا خوبی اوس شک چمن کی
نہین مجہکو خبر کچہہ جان و تن کی
کریگا سیر تو صحن چمن کی
کہانی سن چکے سب کوہکن کی
ابہی تک قدر دانی ہی سخن کی

گہر سنجان دریاے معانے
صفت کرتی ہین نادر کی سخن کے
٩

[illegible]

لکھی ہے حسن نے ذو المنن کے
نہ دو تشبیہہ زلف پر شکن کے
ہی جیسی چال پن سیمین بدن کے
لبون تک جو طراوت ہے دہن کے
لگی ہیگی لبون مین جب سخن کے
لگائی ہی حنا شیرین لبی جو آج
اون آنکھونکو ہوا جب شوق تی سرمہ
ہنسنے لگے جو ہوئی تہی نمایان
سر بالین بہاتی ہی جو آنسو
یہ لیلے پوچہتی ہی نجد مین آ
یہ خطا ہے کہ نا خوش ہی وہ گلرو
ڈبو دیتی ہی دلکو عاشقونکے
نہنین ہین سرخ رنگ پالسی وہ دانت
تمہاری ہناک پاکا دہی جو شگفتہ
خبار مین جو کاندہا دہی وہ گلرو

٣٣ نور و نق ہو گئی ہی میرے سخن کے
کہ سنبل گہانس ہے صحن چمن کی
نہو گی اشرفی پہا سن چلن کی
ملی ہی سوت کیا چاہ ذقن کی
مین سمجھا انکو مورت لی دہنکے
ہی سرخی و سمین خون کوہکن کے
تلائی تنگبین نکہین ہر من کے
یہ ہی اک موج اوس چاہ ذقن کے
یہ ہین دلسوزیان شمع لگن کے
کہان ہے قبر قیس بیوطن کے
علامت ہے میں قاصد شکن کے
ہر اک موج اوس حیا مین پرشکن کی
یہ اک سیخ ہی لعل یمن کے
تو زینت ہو جبین برہمن کے
تو کہل جاے گلا یک اک کفن کے

کسیکے ساتھہ کب جاتی ہے دولت
گرونگا آپ مین شیرِ مرگنہ سے
ثبوت و نفی کی ہوتی ہین چرچیا

کہ خالی جیب رہتے ہی کفن کے
ضرورت کیا مری دفن و کفن کے
ہنسو تو بات بنجای دہن کی 19

حصارِ رنج و غم کو توڑی نادر
عدو بیہوشہ ہنر شکن کے

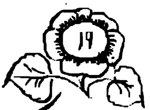

غزل مین ہے جو خوبی انتہا کے
جو الفت ہے کسیکے نقشِ پا کے
زبان زد ہے جو چالاکی صبا کے
گرو عشاق سے تم بی نیاز سے
ستایا ہے ستایا ہے بتون نے
کنشت و مسجد و دیر و حرم مین
نہ دونگا جان اے بت تو جو مانگے
نہ بولی ہین نہ بولینگے کبھی بت
وہ ہو سکتا نہین ہے ہمسرِ زلف
نمازِ عشق کرتے ہین ادا ہم

٣١٣ یہی تاثیر نعتِ مصطفیٰ کی
ملا مٹی مین انیا جسم خا کے
وہ یہ ہے تمہارے نقش پا کے
بتو قدرت ہے یہ بہی اک خدا کے
دوہائی ہی دوہائی ہے خدا کے
عیان ہے ہر جگہہ قدرت خدا کی
یہ میری پائمال نقش خلد کے
لبو نیر مہر ہی اونکی خدا کے
وہی اتری سے ہی چوٹی ہما کے
نہ با کر سجدگہ اوس نقش پا کے

سر و سینہ مین وقف تیغ قاتل
تمہاری دست و پا کی پای بوسے
شہید ناز کا مل لیجئے خون
سحاب و شمع کی دعوی ہین بیجا ۱۵
نہ مجکو نہین کچھہ ہات و پا سے
رسا ہی کسقدر قسمت حنا کے
ضرورت ہو اگر رنگ حنا کے
نہین ہی کوئی محبا انمین پا کی

شفا نادر کو جا حاصل ہوئی جلد
یہ سب تاثیر ہی خاک شفا کے

دنیا و دین مین وجہ یہ ہی انتظام کے ۲۱۵
مستی ہی نکہت اونکے لب لعل فام کی
بوتل جو ہاتھہ آئی ہی مے لعل فام کی
صبح شب وصال کرونگا تجہی حلال
مشہور خلق نور قمر ہی جو ای صنم
صیاد دیتی ہی تجکو کوئی کیا مجال سے
طوطی چمن مین بول رہا ہی حضور کا
ای طفل مے پی ابہو تو اگر دودہ پی چکا
تب قند پینی خسنکلے وس طفل کو ہوئی
امت مین ہون رسول علیہ السلام کی
گویا بہار آئی یہ بدخشان مین شام سے
ای میکشو مین توڑ دون نیت صیام کی
ای مرغ صبح نیند جو تونی حرام کے
ایسی ہی چاندنی ہی تری صحن بام کی
سی دون جو اختیار چلی چشم دم کی
شہرت جہان مین ہے خط سبز فام کی
میری ہی سوت لب ترسا دی قطام کی
قرآن مین جو سورت یوسف تمام کی

[illegible]

ساقی پلا شراب کہ فاقہ ہی میرا
کتب شرع میں ہے فتوی حلال و حرام کی

کیا کیا لگا رہا ہی قیامت کو ٹھوکریں
اللہ رے چال اوس بت محشر خرام کی

ج کیون عشق باز دلکو نکری یہ عشق میں
مشکل ہے وہ زلف اگر [illegible]

کیون ہے دماغ عرش معلی پہ ای صبا
کیا آئی ہی ہوا تو مگر اونکی بام کی

ج بولی وہ یوسف و زلیخا کی حال پر
کیا داستان کہی ہو کونے غلام کی

محمود ہی ایاز کے لئین نیازمان
کی عشق نی یہ بندہ نوازی غلام کی

روکی سر پہ [illegible] ١٧
مشکل ہی بات جبر کی نہیں تمام کی

٣١٦

ای نادر اور شوق نہیں ہے کوئی مجھے
خواہش مگر ہی دلکو حضور امام کی

١٧

کی بیخ کنی آپ نے دلخواہ توبہ کی ٣١٦
باقی نہ رہی کعبی میں درگاہ توبہ کی

ہی سنگدلی اسقدر اللہ توبہ کے
پھر کی ہو جہالت تو [illegible] توبہ کی

ابکی جو بچی جان تو یہ عہد کیا ہے
الفت نہ کرینگے کبھی اللہ توبہ کی

اللہ نگہبان مرا ہے تو نہیں غم
ہو یار خدای جو ہو بدخواہ توبہ کی

ج ہی باد صبا نامہ بری کی ای زلیخا
اپنی کہی ہے وہ تو تو خواہ توبہ کی

سالک جو چلیں راہ خدا پر تو یہ ہی سہل
دشوار ہی دشوار بہت راہ توبہ کی

پیغامِ اجل آئی ہی گو راہی خوشی سی
لوٹا ہی مجھی مفت دو بانی ہی وہ ہائے

۹

اللہ مگر دی نہ کبھی چاہ بتونکی
فریاد ہی فریاد ہی واللہ بتونکی

۱۳۷

ای یار درِ دلبر سی نہیں ترکِ وفا خوب
کھا جائیگی اک روز تجھے آہ بتونکی

۹

مدت سی ملا ہوں میں ترے عشق سیہ مست کے
بنیادِ کفر بیخ سی ہی جسنی شکست کے

نیت او سیر عشق میں [illegible]
ہو علم و ظرف سی ہو فتح و شکست کے

پہونچا چمن کی کو میں [illegible]
دیوار باغ کی مری ہمت نہ پست کے

ڈالا ہی [illegible] اب
نوبت نہ پہونچی کعبۂ دل تک شکست کے

اس کا [illegible] ساقی پیمان [illegible]
آیا ہی مفت ہاتھ سی کبھی بت پرست کے

او بہر میں [illegible] بہار
کیفیت سی ہیں یون نہ ہو وہ مست کے

اپنی وجود و عدم [illegible] اک بین
انبیت کی خبر نہ ہی نہ نشست کے

ہو ناز کو نگہ سی لوٹا ہوش ہستی میں
اٹھی صدا نہ شیشۂ دل کی شکست کے

پردہ میں میرا لاش جلاؤ تو خوب ہی
الفت میں جان کھوئی ہی جو اک پرست کے

ہو بلی لشان [illegible] ہمارا رہ لطف ہی
کچھ قید ہی نہیں ہی بند و بست کے

نکھو چشمِ یار کی تعریف کیا لکھوں
کیفیت اوس میں ہی شرابِ الست کے

پہلے کلای تہامی اوسکی پکڑ لیا
پہونچی جو پہولونکی تہی کبہی سیب دست کے

کہاتاہون تاک مین انگور کی وہ ٹہنی پ
کیونکر نشستہ چہانتو ہو دار وسبت کے

۱۵ توڑینگے مجسے رشتۂ الفت تو وہ ضرور
تحریر کی سبب ہین خط مین شکست کے

فتح وظفر نصیب ہو نادر کو ای خدا
صورت ہو جلد جانب سند شکست کے

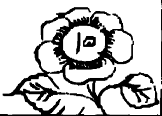

۳/۱۸ ہون سزا مین وہ جنہین احمد مختار کئی
میری بدخواہ ہین دشمن غدار کئے

تہی سن مین تجہے زنجیر مین آیا کئی
آج دیکہی بہت سے زلفونکی گرفتار کئے

تو وہ یوسف تہے کہ گاہک ہو بہلا کیسے
تیری بیعانی بکتے ہین خریدار کئے

رشک نے زخم کی ٹہیاہی ہے بند مجکو
تونی انگل دے اغیار کو جیتا ر کئے

گونج بالی کی کبہی ابرو مژگان کا ہے
دل مین کرلی ہین خلیق نے میری ایسی یار کئے

سوال اون وہیں سیف تانیکو ہی کیا لیتا
گرمی سر بازار خریدار کئے

ایسیون مجکو بہت تجہسے شکایت ہو کے
رہگئی میرے گریبان مین جو تار کئے

نیش زن بچہو کی تو لیتے ہین رخ خال سیاہ
الفت کے کالی بنی ناری مین اگن مار کئے

سیل کیطرحسی ہے خون شہیدان جا کے
ہین فرنگی ترے دروازے پہ انبار کئے

ایڑیان کتنی رگڑتی ہین سر کوچہ مین
اور دم توڑرہے ہین بیتلوار کئے

جانستان تیر زبان سیل فنا قہر خدا
نرگس و طوطی و حنا و حنا دل انگل
نرگس باغ و دل عاشق و چشم جانان
قیس و فرہاد و زلیخا و نل و عاشق زار
ہچکیان آتی ہین سانس اوکہڑی ٹپکی آنسو
شمع اور ابر فلک اور کباب و خامہ
درد دل درد جگر درد سر اعضا شکنی
پہول پان بر ہوا بادہ گل باغ بہار

نام کہتی ہی تیغ نظر تیری تلوار کئی
باغ مین آپ کے کہلے ہین لب دیدار کئی
ناتوان حد سے زیادہ ہین یہ بیمار کئی
عشق مین او ستمگر ہین وفادار کئی
ہجر کی رات مین ہین ہوتے ستم آثار کئے
رونیوالی ہین مرے طرح سی یار کئے
ای مسیحا ترے عاشق کو ہین آزار کئی
اور جیتے ہین تیرے شب وصل مین درکا کئے ١٩

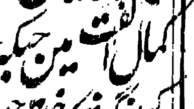

ہو اگر تا در دلدار روان سوی نجف
پیشوائی کو آئین وہین زوار کئی

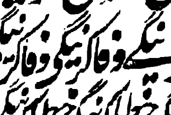

١١١ خبر ہی یا ہمین ملت مقتل مین خوبرو کو کیا کرینگی
کمال الفت مین جسکے ہوگا تو ہیر مشتاق اسکی جفا کو
کہینگے شک خدا جو تباہ عمہا کہی گیسو عنبرین کو
ہر طبیعت بدن مین ہمارے رقت اب تو سخت ہی ہے نگاہ کو
جو کالیا اب نشانہ سے وہ ابکی دلمین شادی نشاندن

جفا کرینگی جفا کرینگی جفا کرینگی جفا کرینگے
وفا کرینگے وفا کرینگے وفا کرینگی وفا کرینگی
خطا کرینگی خطا کرینگی خطا کرینگی خطا کرینگی
جدا کرینگی جدا کرینگی جدا کرینگی جدا کرینگے
دعا کرینگی دعا کرینگی دعا کرینگی دعا کرینگے

قضا نمازین الٰہی ہوئی وفا کی سجدہ مین جیسے ادا
کیا ہے قاصد سے آتو وعدہ جواب خط ہنس دیو مونگی لکھا
یقین ہے یہ جو اوس سے ہو گا وہ سیر تقدیر ہمیشہ ادل بہلا
وہ آئے زلفو نکی قید لیسی ہمیشہ کہتے ہین بہر تسکین رہا
قدم کی ٹھوکر سے تیرا ای بت لقدیر تشے پیحد کو زندہ جیا ۱۱

ادا کرینگی ادا کرینگی ادا کرینگی ادا کرینگے
لکھا کرینگی لکھا کرینگی لکھا کرینگی لکھا کرینگی
بہلا کرینگی بہلا کرینگی بہلا کرینگی بہلا کرینگی
رہا کرینگی رہا کرینگی رہا کرینگی رہا کرینگی
جیا کرینگی جیا کرینگے جیا کرینگی جیا کرینگی

۳۲

یقین ہے نادر حزین ہے ... عطا
عطا کرینگے عطا کرینگی عطا کرینگی عطا کرینگی

۱۱

۳۲ ہم مدح ہمیں مین تیرا نام کرینگے
فرہاد سے بھی بڑھ کے بہت کام کرینگے
ہم نظم جو وصف لب گلفام کرینگے
جذب دل مر ہے الفت کے اگر کام کرینگے
زینت میں حنا کا تو فقط نام کرینگے
وصف دہن شاہد گلفام کرینگے
آ جائیگی جان حزین ہجر میں تیرے
بکھری سی ہین آنکھون اگر آپ نے زلفین

ہر گام یہ بدلا ہے سحر و شام کرینگے
ہم کوہ کنی سر سے سرانجام کرینگے
لب کھل رہین ہم بھی انعام کرینگے
وصلت کے لئے آپ جو پیغام کرینگے
ترخون کے ہی وہ خضر و الہام کرینگے
ہم باغ میں کہنا تجھی کی آرام کرینگے
یاد رخ و گیسو سحر و شام کرینگے
شاید کہ غزالو کو تہ دام کرینگے

[illegible]

نہ جائینگی ہم تیرے بن صورت مینا ۔ واب کو نہ ہرگز صفت جام کرینگے
مادام حیات اپنے نہ جائینگے رہا سے ۔ صیاد اگر ہمکو تہ دام کرینگے
ہیون وصلکی وعدے تو زرا دیتی ہیں ہم تا ۔ ناکام جو رکھوگی تو کیا کام کرینگے
ہشیار ہو ہشیار ہو ہشیار ہو اے دل ۔ تا ٹہرہی غفلت مین تجھے بدنام کرینگے
ابروکی صفت حائلی تعریف ہی ہی ۔ شمشیر و سپر آج وہ انعام کرینگے
یا ال جو آیت مین ترے بیچی نگہ کے ۔ اونچا وہی آفاق مین اب نام کرینگی
اپنا ہی مسخر ہمین الزین تو وہ کرلیں ۔ ہم ایسی کہان مین کرا و ہندرام کرینگی
الفت نہ ہوئیگی تو اگر ترک کریگا ۔ ہم ویچ بجہی ایدل نا کام کرینگی
تشبیہ اونین زلف شب آسا کی ملیگی ۔ ہم گشتہ جو آشنام سی نا آشنام کرینگی
عطر و گل و پان ارگ و بادہ گلرنگ ۔ ہم وصلکی شب سب سر انجام کرینگی
ڈالینگی کمند آج تو ہم خندہ و سے ۔ شب کو جو وہ آرام لب بام کرینگی
قالبو مین عصا ہی نہ ہو تر تی قاصد ۔ کیا یار سی ہم نامہ و پیغام کرینگی
سینہ زنی و جامہ دری اشک فشانی ۔ فرقت مین یہ کام آپکی ناکام کرینگی
آئینگی اگر خال نظر آنکہونکی نزدیک ۔ ہم انکو تصور گل بادام کرینگی

ای نادر دلریش علی سی ہے یہ امید

حاسد کو ہماری تہ صمصام کرینگے

۲۲۱ جب بسم صفت احمد مختار کرینگے
خامے کو سر صفحہ گہربار کرینگے

یہ الفت مژگان مین گرفتار کرینگی
کانٹون مین گھسیٹینگے گنہگار کرینگے

تشہیر جو وہ مثل گنہگار کرینگے
رسوا وہین ہم بھی سر بازار کرینگے

وحشت جو ہوئی ضبط نہ زنہار کرینگے
دستار کی دھجی تارونکو سو تار کرینگے

سینو مین ترے تیرونکی نہ زنہار کرینگے
لب بستہ مثال لب سوفار کرینگے

تنہا ہون ایسی ٹکٹکی مین ششدر و حیران
وہ یار ہمین آنکھین کبھی چار کرینگے

دنیا مین جو دیدار ترے ساقی ہین بساتیر
کیا آنکھ قیامت مین پھر وہ چار کرینگی

تلوار اوٹھاسی نکلتی ہی کلاسے
بازو مین ہمین تیغ وہ کیا وار کرینگے

مجسے جو ہٹائی ہین غبار دل صافی
کیا تجھین اہل کوئی دیوار کرینگے

زور لیسی ملاکر وہ دہن ہنستی ہین اکثر
دیوار کو کیا قہقہہ دیوار کرینگے

بنجائینگے سرمہ کبھی کاجل تو سیہ رو
آنکھون مین جگہ آپ کے اغیار کرینگے

جو زنگ مین ہو مین تو ہوا اوسکی مقابل
ہم تجکو سلام آکے گلزار کرینگے

پیکانونکی بانسی نکالین جو زبان مین
ہم بخیہ چاک لب سوفار کرینگے

غش جنکو لہو دیکہہ کی آتا ہی بہتی تک
میدان مین کیا آکی وہ تلوار کرینگی

بت بول وٹھا کرتی ہیں قدرت سے خدا کے
تا صفحۂ عالم میں نہ پامال ہو کوئی
کرجائیگی اب تک سپر آہنی نحافت
قرآن کو جو چاہی اگر خوابمیں اٹھا ل
سر جائے کہ قیدی ہیں عن کہ الجھن میں پڑے پیچان
سرگرم وفا دلکو کرینگے نہ کبھی آہ

۲۱

کیا سیل نہ وہ جانب گفتار کرینگے
ہم مثل قلم خلق میں زنہار کرینگے
قاتل سے جو آگی بدن زار کرینگے
شاید وہ عطا بوسۂ رخسار کرینگے
ہم زلف سے ہرگز نہ سروکار کرینگے
ہم عشق کی آتش ہی کو فی النار کرینگے

۲۲

مقبول دعا ہو گئی تب ہی تو دل ریش
جب واسطۂ احمد مختار کرینگے

۲۱

مخلوق ہوئے خلق کی بنیاد کی آگے
گزری جو الم قیس کے فرہاد کی آگے
ٹہری سگ جاناں کو جو کہانے دی نہ میری
لب عرض رہائی کی لیئے وا نہوئے آہ
مانا ہی جو لوہا دل سنگین بتانکا
کو سینۂ دوست و سر و گردنکو وہ ٹالے
اب عشق کی پیتا ہوں نماز اے دل شیدا

۲۲

ہی قدر نہیں خالق افراد کی آگے
پارینہ قصص ہیں نہ مری روداد کی آگے
لیجاؤ ہما کو کسی صیاد کی آگے
خاموش ہے ہم رنگی صیاد کی آگے
آہن کی نہیں قدر ہے حداد کی آگے
جو زنگ کو حاضر ہو نہیں جلاد کی آگے
ساجد ہوں خم خنجر فولاد کی آگے

[illegible]

سچ پوچھو تو شیریں سے جدائی کی ہو محنت
کم کوہکنی سے نہیں فرہاد کی آگے
اللہ کی گھر سی دل تو نہیں کچھ بھی کم
ہی اسکی بنا کعبہ کی بنیاد کی آگے
خال و خط مشکیں نہ سمجھا ابھی دل
دانہ ہی تہ دام ہے صیاد کی آگے
مسی نہ لگاؤ کبھی لاکھا نہ حنا و
زینت ہے عبث حسن خداداد کی آگے
سمجھا ہے اگر قید قفس سے بھی بدل
بیجا ہی ترا رقص تو صیاد کی آگے
اسی واسطے کہ پرواز کی تہمت ہو ہم پہ
رکھا ہی پر و از رنگ صیاد کی آگے
اک وار میں وہ سر شوریدہ تن سی
شمشیر آئی ہی چلاتی ہوئی جلاد کی آگے
کثرت سے ہوئیں بیڑیاں دیوانوں کی طیار
لوہا ہی گراں آتش نفسی حداد کی آگے
وہ قتل ہی منکر ہیں گواہ انکی طرفدار
مجبور ہیں حکام بھی روداد کی آگے
کہتا ہے کہ کس نے تجھے دیوانہ بنایا
جاتا ہوں جو اوس طفل پریزاد کی آگے
کیا قید محبت کے ہماری ہی لئی کم ہے
۱۹ کیوں بیڑیاں ہمنشیں سے حداد کی آگے

ہوں معرکہ آرا جو میں ای نادر دلریش
اللہ ظفر دی مجھے حساد کی آگے

کیا چیز ہے فردوس معلی مری آگی
۳۲۴ ہی روضۂ پیغمبر والا مرے آگے
اے جوش جنوں پاؤں تو پھیلا مرے آگے
کچھ چیز نہیں گردش صحرا مرے آگے

ہین یار کی چشم و لب گویا مرے آگی
لائی نہ کوئی ساغر و مینا مرے آگی
چشم و لب ساقی کی تصور مین سرمست ہون
دعوی نہ کرین ساغر و مینا مرے آگی
اوٹھ بیٹھون مین اے ساقی ابہی ابر ہون خندہ
قم قم جو کبھی قلقل مینا مری آگی
کافی ہین تہین شرم کی پردے شب وصلت
اوڑہو نہ مری جان دوپٹا مری آگی
کہدے اگر اونسی کہ تہانکو چلو سے
تو شرم سے آتا ہی پسینا مری آگی
وہ پہانس جہین سکتی ہین پہ سی مرد
چلتا نہین اونکا کوئی لٹکا مری آگی
رخسار بہی مخفی ہین زلفین سے نہان
کالا کوئی آتا ہی نہ گورا مرے آگے
اک حسرت بہی لوا نہین بہرتی ساقی
قلقل کی بہر چند کہ مینا مرے آگے
ہر وقت ہو تصویر تری رخ جانان
خورشید چہپا جاتا ہے جو آ مرے آگے
اندہیر ہی اندہیرا اندہیرا ہی اندہیر
والی ہین تری زلف شب تا مری گی
آتش عشق دل جہی بجہتی ہی نہ یاد وہ
آیا نہ اگر جہوم کے جام مرے آگی
جب یہ الست تن لاغر اگرسے
تو اپنی بہار بہی آ مری آگی
تیری ہی کی تعریف کرون دیکہ کے انکو
آ ہو کی خطا لاتی ہین گورا مرے آگے
مین تو کی بیٹہا ہون جو اب سے یا قسمت
پہیلا ہین سب دست تمنا مرے آگے

ای نادر دلریش یہ کہو حال اب جلد

ہی آٹھہ پہر روشنہ والا مرے آگے

۲۲۴

بستر کے سمت ہم جو کبھی سر سے بھل گئے | شکر خدا کہ نخل تمنا کی پھل گئے
جب آپ بزم عیش و طرب سے نکل گئی | جھنک رباب بادہ کشی کی شغل سے گئے
جسمور سنے حضور فرنگی سنبھل گئے | بل آگیا مزاج مین تیور بدل گئی
شرما کی مسکرا کی وہ آگی سی بل گئے | ملنی کو عطر لاتہہ جو زیر بغل گئی
کترا کی راہ گہر کی ہمارے نکل گئے | یہ چال آج آپ قیامت کی چل گئی
پہنا مین مہر آگی وہ نہین آج چوڑیان | کیا جوڑ بند آہ رقیبوں کی چل گئے
قایم جو آپ گہر مین ثوابت کی طرح تہے | مانند قطب ہم بہی جگہہ سے نہ ٹل گئے
روپوش شرم جا کسی سیارے تہی تمام | اپنی جگہہ سی آپ تو ثوابت ہے ملگئے
چٹکائین انگلیان جو سر آج غیر نے | ہم پیچ رشک سے الٹی پل جلگئے
روشن چراغ حسن جو جنگل مین ہو گیا | ہر یک نہال شمع نما چہار سے جلگئے
مانند داغ دل اُسے دکہائی دیا فروغ | لاکہون چراغ گوکہ دیوالی مین جلگئے
لکہی جو حسن گرم کی تعریف آپ کے | ریشے قلم کی صورت رخسار جلگئے
نکلا جو خط سبز تو عالم ہوا کہہ اور | طوطی کی طرح آنکہہ تو ہمیشہ سی لگئے
گیسو غمی اُسی ہی کہ یہہ فرق آن تقی سے ہو نہ قد | خط حبیب سے کے تو نہ لفافہ آگئے

اصلاح خط کی بعد ہر شوے اجنبی لطف
ہم تھے کمال مولا نے عرکو آہ
آئی نظر اگر کف النور حضور کے
کو ہی سی وسنی ہمکو تو جلوہ کہا دیا

١٩

طاؤس وار خلد ثنی ہوان سے نکلے
ہم تیلیون سے اپنے قفس کے نکل گئے
موسی کے ہاتہہ شرم سی زیر بغل گئے
موسی کو کیا ملا کہ جو سوی جبل گئے

٢٥

ای نادر خزین جو ہوئے یار شیر حق
رو باہ نیکی نا سد بر دل سے نکل گئے

١٩

کار فرما جو ہیں سی کی شفاعت ہو گئے
ایک لحظے سنی دگرگون مری حالت ہو گئے
غیر کا دور نہ دیکھینگی نہ فرصت ہو گئے
دیدہ جو پر خنجر سی لہو برسیگا
اشک کے سیل سی وہ نہ سنینگی اس سمت
بابی حسب وصلکی آئیگی ہمارے ایجان
آج ہی آپ اگر آئین تو آئین ورنہ
غیر ممکن ہے کہ اب عشق سے او تری فراق
دل لگی سی کبھی بندہ رہیگا خالی

٢٥

سب گنہگار و نپر اللہ کی رحمت ہو گئے
فرقت یار مین زحمت مجھی رحمت ہو گئے
ہم نہ اوس بزم مین جائینگی جو غیرت ہو گئے
قتل کرکی مجھی جلاد کو حسرت ہو گئے
شل سر جاتے ہمارے شب فرقت ہو گئے
غمسے اغیار کو اوسنا تپ لوت ہو گئے
جو کیا وعدہ وفا تو قیامت ہو گئے
قاصد یار سی کیا خط و کتابت ہو گئے
تم نہو گی تو کوئی اور صحبت ہو گئے

سجدہ عشق بتاں سے ہماری توبہ
بعد ملنے کی کیا قتل جو تو نے تو کب
ہو نہ جاوینگی تو ہم دل نہ لگائینگے کبھی
رشک اغیار کو کیا اللہ اکبر ہو گا
گھر کو جب بعد شب وصل وہ ہونگے راہی
گلی چلن میری اغیار کی ساتھہ اونکی گر
ہنسی چھٹ پن ہی میں یہ دیکھہ لیا تھا اطفال

تجھے سمجھہ لینگے اگر جان سلامت ہو گئے
ساعت وصل بھی کی ہجر کی ساعت ہو گئے
اپنی قابو میں اگر اپنی طبیعت ہو گئے
ذبح عشاق کی جسدم اونہیں نیت ہو گئے
وہ سحر میرے لئے صبح شہادت ہو گئے
آتو حرم میں عاشق کی شہادت ہو گئے
کہ بڑی آنکھوں میں تیرے نہ مروت ہو گئے ۱۷

۳۳۶

زیر داماں علی ہونگے ہم آنا در زار
تیر جب گرمی خورشید قیامت ہو گئے

۱۷

حاصل اس درجہ رسول اللہ کو قربت ہو گئے
تا نفسی اونکی سے حقیقیں غنیمت ہو گئے
مانع وصل رقیبان کی او جلت ہو گئے
اونکی آنکھیں بھی گری حاصل لذت ہو گئے
دل فہمی جب خدا کی عاشق ہوے
سایہ دیوار میں اوس شاہ خوباں کی رہا

۳۴

بسکہ یہ روح القدس کے پست ہمت ہو گئے
چمن پیشانی کی موج ابر رحمت ہو گئے
اب تو دل کھولکر اونسی فراغت ہو گئے
زندگی بیکار مثل حرف علت ہو گئے
ایک سے نقطے کی سی رحمت ہمکو زحمت ہو گئے
ای ہما یہ جان لی تیرے سعادت ہو گئے

فسانہ مرقد مین آکر ہوگیا اہل مرض
انتقال جا سی مجکو آج صحت ہو گئے

فصد کہلوائی جو تہی دم ضعف پیدا ہوا
خون نکلا آپ کا مجکو نقاہت ہو گئے

حادث عالم سی ہون تب سے مین حیران بہت
گاہ گاہی دور کی صبا بلاغت ہو گئے

حسن کا نظارہ دامن سی کیون سمجھے کیا
عقل سے پیر و پیری فسون غفلت ہو گئے

نیند آنکہین ہو گئین اونکو غضب سے تن
اپنی بیداری بہی عین خواب غفلت ہو گئے

دیکہکر جبین جبین کو تیری ای بحر صفا
موج دریا غرق دریائے ندامت ہو گئے

حسن کی خنجر یا تیغ ابرو سی گرمی کا عطا
دولی دولت حسن کی اپنی خود دولت ہو گئے

وقت جب آئینہ آئی فاتحہ کو لی نقاب
گل چراغ زندگی آکی شمع تربت ہو گئے

قد کی تعریف مین سچا نہین ہی قد تو
دیکہہ کر اوسکی بلندی اتنی ہیبت ہو گئے

اوٹھہ گیا دنیا سی افسوس ہائی وا کیا ضرر
لی تری بیمار غم کو آج صحت ہو گئے

ایک لحظے سی ہمارا وصل ہوتا یا ہجر
تہنی الفت کم جو کی محنت محبت ہو گئے

قیس لیلی نی ڈہونڈہا تجہ مین پایا سینا
مر چکا ہی وہ اسی صحرا مین مدت ہو گئے

آئینہ مجہ تجہ دیکہکر تنہا آپ کو
آپ لی کس شخص کو دیکہا کہ حیرت ہو گئے

حسن کو جلوہ دیا خال سیاہ یار نی
ایک لفظے سی کتاب حسن کی زینت ہو گئے

خاک پا کا اوسکی ذرہ کیون نہ ای نادر ہونا

مہر کو جسکی لگی دو بار رجعت ہو گئی

۳۲۷

کب طبع نعت خیر ورا سی بگڑ گئی
جب سے بگڑ گئی تو بلا سی بگڑ گئی

جب سے بکھر بکھر کی ہوا سی بگڑ گئی
شانی سی اور زلف رسا سی بگڑ گئی

ممکن نہ تھے شفا مرض عشق سے ہوا
اپنا طبیب اور دوا سی بگڑ گئے

پھیلائی چار سو جو اُسنے گلی کی بو
بلبل ہی و باد صبا سی بگڑ گئے

مشک ختن سے نسبت گیسو جو آج دی
بات اسقدر ہماری خطا سی بگڑ گئے

چاہا جو اُسنے چند قدم ساتھ سایہ جا
گھوڑے سی تیر اور ہوا سی بگڑ گئے

نازک حباب وار جو تھی اپنی زندگی
جھونکا کوئی لگا تو ہوا سی بگڑ گئے

آئی نہ پائی موسم گل میں سوے چمن
صرصر ہوا و باد صبا سی بگڑ گئے

ہے جائے شکر نادر مخزوں بیاں سے
دشمن کی بات غنچہ دہن سی بگڑ گئی

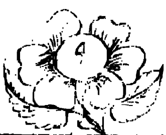

۳۲۹

مجھ سے احمد کی کھنچی تصویر آدھی رہ گئی
اصل میں قرآن کی تفسیر آدھی رہ گئی

آہ کی جب عشق میں تاثیر آدھی رہ گئی
وصل کی آس ہی سنتے ہی پیر آدھی رہ گئی

عشق میں یہ طول مدت قید عاشق کو ہوا
گھستے گھستے پاؤں کی زنجیر آدھی رہ گئی

فرط ضعف و ناتوانی سی صورت یہ ہوا
رنگ چہرہ کا اڑا تصویر آدھی رہ گئی

اپنی پہلو مین بٹھائی ہی پری ای عیار کو
عاشق بیگیر کی تقدیر آدمی کی رہ گئی

دیکھیا نامہ کی لیجا لیسی تب قاصد جواب
جبکہ خط شوق کی تحریر آدمی کی رہ گئی

بات کو لی آپ نی کیسا جواب نا صواب
جبکہ مطلب سی مری تقصیر آدمی کی رہ گئی

نعمت جیسی سی جانہ نکلی جان ای جلاد آہ
اوٹ کر حلقوم پر شمشیر آدمی کی رہ گئی

آپ نی جب خط نورستہ دکھایا چہرہ کا
اوسکی آگی قدر مین تفسیر آدمی کی رہ گئی

تو نی دکھلایا اثر وہ ماہ آیا میری گھر
رات جب اے نالہ شبگیر آدمی کی رہ گئی

صبح کو پردہ جو اولٹا آپ نی رخسار سی
چرخ پر خورشید کی تنویر آدمی کی رہ گئی

خاک پا اپنی اگر اوس نی مسیحا لی کی عطا
ای مہوشون جو لیے اکسیر آدمی کی رہ گئی

غیر کو ملبوس خاص اپنا عطا آپ نی کیا
تیری قبا ای عاشق دلگیر آدمی کی رہ گئی

ٹوٹی ای صیاد تب تیر چہری افسوس سی
رنج ہی جب گردن نخچیر آدمی کی رہ گئی

دیکھ کر تو نی کیا نامہ سر فتراک مین
تیر نہ ہا دل نخچیر آپ سی رہ گئی

شاعری ترتیب لفظی کو حیرت ہو گیا
کہنچ کی ہا نی رہی مر تصویر آدمی کی رہ گئی

۱۷

تیری نالون کا اثر ای نادر مجنون ہوا
ابتو قدر جانسی لیے پیر آدمی کی رہ گئی

۳۳۹

ان بتون سی دل آشنا نکرے
آدمی کیون خدا خدا نکرے

۳۳۹

دل مجھی کفر آشنا نہ کرے	بتان بت کا ہو نہین خدا نہ کرے
یاد آوے جو گریۂ شبنم	صحن گلشن مین گل ہنسا نہ کرے
نامہ بر کی تلاش ہو جو سب مجھے	گزر اس سمت کو صبا نہ کرے
تو جو بیٹھی ہماری پہلو مین	تو کبھی فتنہ پھیر اوٹھا نہ کرے
حکم صیاد ہی اسیرونکو	رنگ رخ کا کبھی اوڑا نہ کرے
کاٹتی ہی پتنگ غیرونکے	ہمسی تکل تری اوڑا نہ کرے
تم جو ہو باغ مین تو خجلت سے	غنچۂ گل کبھے کہلا نہ کرے
صلح منظور ہے اگر تمکو	آنکہہ اغیار سی لڑا نہ کرے
دست رنگین سے وہ کرینگے خون	مہدی پر اونکی دل پسا نہ کرے
زلف کالی سنوارتا ہے وہ	کوئی نازل نئی بلا نہ کرے
پانون کی مہدی سی لی وٹہائی ہاتہہ	شب وعدہ وہ جو چلا نہ کرے
کیون نہ آنچل دوپٹی کا لٹکے	ہو پریزاد پر لگا نہ کرے
کیون ترے انتظار مین ای ماہ	چاند ہر رات رتجگا نہ کرے
تخت شاہی فقیرونکو ہی زمین	بیریا فکر بوریا نہ کرے
بسنہ وہ بت اتبو محو یکتا ئے ۱۷	ڈ خدا کا ہو تو کیا نہ کرے

پڑھی نادر جو شعر طرز جدید
سن کے کیون خلق واہ وا نکری

[illegible]

دل سیہ لعنت مین پھنسا کر تن ۲۶ مبتلای بلا خدا نکرے
وقنا ربنا عذاب النار آتش غم سی دل جلا نکرے
جان من چون بدر نمی آید وصل جانان اگر ہوا نکرے
تیغ ابرو برای قتل بس ست سر وہ تلوار سی جدا نکرے
عاشقان کشتگان معشوق اند دل کسیکو کوئی دیا نکرے
دوستان ز التجا کنی محروم غیر کی حق مین تو برا نکرے
دل تمنای وصل او دارد کب ہو حاصل اگر خدا نکری
راستی موجب رضای خدا ست چال ٹیڑھی کوئی چلا نکری
لے غم و درد نے غم کا لا کیون بسر عیش سے گدا نکری
زور تیغ آہنے در سنگ ۱۱ یار غیر وکسی کچھ کہا نکرے

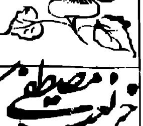

نادر اجر علی کہ عقدہ کشا ست
کوئی غم کی گرہ کو وا نکرے

[illegible]

جز نعت مصطفے کوئی دل شاد کیا کری ۲۶ تحریر اور خلق مین داد کیا کرے

ہو عشق شعبدباز طفل تو اوستاد کیا کری بہولا وہ آپ کو ہی سبق یاد کیا کری
دوری مین تیری صبر کرے فریاد کیا کرے تو ہی بتا کہ عاشق ناشاد کیا کری
ج لیکر وہ تجکو ایدل ناشاد کیا کری پیسا اگر کہرا نہ ہو نقّاد کیا کرے
انسانیت نہین ہے جو اوسمین گلہ ہی کیا مجبور اس مین ہے وہ پریزاد کیا کری
ج تصویر اپنی یار نی کہچوائی غیر سے مانی نہ ایک بات ہے بہزاد کیا کری
وعدہ خلافیان ہین زیادہ شمار سی پہر اونکی بہولنی کو کوئی یاد کیا کری
اب تک تو پر کترکے کیا ہی قفس مین بند آگی سلوک دیکہئی صیاد کیا کری
ج نرگس سی داد گریہ شبنم کو کب ملے اندہی کی آگی رو کی فریاد کیا کری
جب سنگ ہٹتا نہ شیرین ہاتہہ سے تیشی سی سر نہ پہوڑے تو فرہاد کیا کری
شیرین نی مرد کوہکنی کا نہ کچہہ دیا سر پہوڑے کسکے سامنی فرہاد کیا کری
آندہی تو لائی رحم پہ افتادگی مری اس مشت خاک کو کوئی برباد کیا کری
رہتی ہین ساتہہ پست کی خلقی عیوب ہا پا لنگ ہو ازل سی تو شمشاد کیا کرے
ج مین پتہرونکو موم بناتا ہون حسن ودیو لوہا مگر نہ مانی تو حداد کیا کرے
دل سی اوتار کر نظر ہی کرچکا ہی یار عاشق کی چہری پہ بہلا صاد کیا کرے
وہ کون ہے فقیر ہین عشق قد مین جو سرو چمن اگر نہ ہو آزاد کیا کرے

اوس طفل کی جلال سے ہی بزم میں تھے دنگ
تحریر ایسے دم میلاد کیا کرے
۱۹
جنت بنائے تو بھی جہنم ہو الضیب
قسمت اگر بُری ہو تو شاد کیا کری

۳۳۲
ای نادرِ حزین جو ہو مضطر کوئی بشر
خیر یادِ لطفِ احمد و اولاد کیا کرے
۱۹

جو نظم نعتِ رسولِ فلک جناب کری
تو اوسکو کیون نہ خدا موردِ ثواب کری
۳۳۲
جلا کی آتشِ غم دلکو جو کباب کری
تو کام اوسکی بجھانے مین سحاب کری
گر جو بحر مین وہ تشک آفتاب کری
تو جلوی برج شرف سے اک حباب کری
ہو مین ٹکی نہ اپنی حسا خراب کرے
کہ برق ونکی نہ ٹھہری رکاب کری
تو الی ہین مجھی ہنسی مین اسلئے یہ حسین
عدم کو جان سے مرتا کہ یا تراب کری
وہ باندہ لین جو کمر بہ کبھی کی زینت
تو کارِ خنجر و شمشیر ونکی ڈاب کری
جو سایہ مین چلے کشتی مے گلرنگ
یہ تشنہ لب کو قسمت مے سراب کری
عجب نہین ہے مری لاغری سے ای صیاد
کہ نیستم مجھی تنکا ہی کر حجاب کرے
رواں ہو کشتی مے سکینہ مین ساقی کے لیئے
ہو نے بہر یاری تو غوطہ لطفِ شراب کری
اوسکی زلف کے شانیکی قدر ہوتی ہے
جو علم شانہ کوئی شخص اکتساب کری
فراق زین مین یہ پہلو سے دور ہم ای طفل
جگہ بغل مین تے سر راتدن کتاب کری

نگاہ قہر پڑی ہجر مین جو ای یم حسن
ہلال و ہالہ ہین دونون فلک پہ آمادہ
مجھے جو عشق مین اوس شہسوار کی ہو جنون
کبھی ہی مائل کفر اور گاہ مائل دین
وہ چہرہ جانب بحر دکھاتی ہین دم صبح
سنہری رنگ رخ یار کو اگر دیکھے
سحر کو بام پہ آکر یہ یار رہتا ہے

تو تیغ موج قلم نقش حباب کرے
وہ دیکھی گر کسی حلقۂ رکاب کرے
تو کار طوق نہ کیون حلقۂ رکاب کری
کہین نہ مجکو دو عملی مین ڈال خراب کری
کہین بپا نہ قیامت یہ آفتاب کری
تو نذر اشرفی اپنی یہ آفتاب کری
اودہر کو سنہ تو بہا دیکھین آفتاب کری ۱۶

۳۴

علی کی رتبی زیادہ نہ کیون معین ای نادر
نبی جو الفقر نا کا عطا خطاب کری

۱۹

جو نظم نعت حضرت خیر الورا کری
اللہ اوس صنم کو مروت عطا کرے
عشاق پر یہ بندہ نوازی خدا کری
کاٹا سر آپ نے جو اونکی پہیری رگی
دیکھا جو آئینہ تو برہمن نے یہ کہا
ہین ان پریوشون مین بہت بیوفائیان

۳۴ اللہ اوسکو خلق مین اہل وفا کرے
معدوم یا جہان سی مہر و وفا کرے
پیدا حسینونکو جو کری با وفا کرے
اب اس سی بڑہ کی اور کوئی کیا وفا کری
یہ فعل چاہئی نہ کسی سی وفا کرے
انسان کیا کری جو نہ ترک وفا کری

کاندہا دیا نہ میری جنازہ پہ آئی تم
کیا تمسی بے پیر وفا کوئی اہل وفا کری

تم آنکہین چرا کے لو چہری پہیرتے نہین
پھر کس امید پر کوئی تمسی وفا کری

جب ہم نہون نہ یہ بہی تو پہچتی ان کو
دنیا سی کوچ ساتھ ہمارے وفا کری

ای نادر اور قافیون مین بہی سنا مین شعر
ذہن رسا جو ساتھ ہمارے وفا کرے

ناحق بتونکی مدح نہ شاعر کیا کری
لازم ہی نظم نعت رسول خدا کری

دل لیکے تجکو عشق مین کفر آشنا کری
تمکو خدا مین سمجہون نہ ایسا خدا کری

سو آفتون مین جان بتا تیرا مبتلا کری
بس مین کسیکو یہ نہ کسیکی خدا کری

آیا نہین تمسی کی لئی بہی وفا تک
لوٹا وہ آکے حیا کی ہی لیا اوسکو وا کری

شفا نہ رنگ سا ز پہولون نہ مسیحا
کس طرح کوئی رنگ سی پانی جدا کری

عاشق کو بتونکی جو تسبیح ہاتھ آئی
دوستون ہی کا وظیفہ تمہارے پڑہا کری

ہوتی کب انقلاب سی تبدیل عشق کی
حاصل ادا ہو جو کوئی قلب ادا کرے

سبزی ہی خط کی آب سی دلکشی کرین
یہ کاہ وہ ہے جو اثر کہربا کرے

مشکل مرض عشق کمر کا علاج ہی
سچ ہی کہ واہی کی کوئی کیا دوا کرے

میری لہو مین تر ہون اگر نازکی انگلیان
بیعت تمہارے ہاتہونکی آئی گل حنا کری

ای شاہِ حسن سا یہ جہان لطف کا ہے
نبت العنب سے ہمنی جو پیدا کیا ہی لطف
موباف ڈالے چولی گنڈا ہی نکالی انگ
دلبر ہو دسترس ستے پر امکان ہے نہین
فیضِ بہارِ باغ سی کیا دور جو گل
پیوند خرقہ مین جو کیا فائدہ ہی کیا

چوٹی سی فرقت ورب وہانگی ہما کری
پیرِ مغان نالشِ حرمت سہا کری
لقوے نکے پہنچے دردِ سر اوسکی بلا کری
کسطرح کوئی قبضہ مین عرشِ خدا کری
تصویر کی زمین سے نشو و نما کری
لازم ہی بخیہ چاک مین کا گدا کری ۱۷

۳۴۵
تا در رہو تا کہ حج زیارت سے کامیاب
یارب حیات اور بھی حیدو فا کری
۱۷

نعت بنے مین نظم کوئی بیت اگر کری
توصیف اوسکی ذاتکی شاعر اگر کری
اک سال بعد وہ جو چمن مین گزر کری
بیچین بیقرار دلِ فگار اشکبار
رو کر تڑپ کے دن کو کٹا ہجرِ یار مین
علم مآل عشق کی آغاز مین نہین
پتلی کمر کو مجھسی ہی دعوی فربہی

۳۴۵ لاریب حق عطا اوسے جنت مین گھر کری
لازم ہی حل مداد مین آبِ گہر کرے
بادِ بہار کو کوئی کیا نامہ بر کرے
حالت یہ میری ہی کوئی انکو خبر کری
عاشق شبِ فراق مین کیونکر بسر کری
یہ مبتدا وہ ہی جو نہ پیدا خبر کرے
لاغر کسیکو بھی نہ خدا اسقدر کرے

تلوار دوہری باندھ کی نکلی ہے سپر کو
نازک کمر کو تنگ نہ وہ اسقدر کرے

شیرین دہان وہ طفل ہے مغنی بھی اسقدر
جس نے کو منہ لگائی اوسی نیشکر کری

پتھر سی لوگ تہی ہین نسبت غضب ہے یہ
کیون دلکو اپنی سخت وہ بت اسقدر کری

بیمار کی ہر ایک کو خاطر عزیز ہے
کیون انکھون پہ جنبش مژگان جنو پر کری

ہی درد سے جو ہجر مین وہ دلکی ساتھ ہی
صندل لگائیگا کوئی کیون درد سر کری

اسکو نہ کب قبول کی رتبے حصول ہون
وہ اپنی کانونکا اگر اونکو گہر کرے

منہ پھیر کی جو بیٹھی تو ہو جائی دشمن سر
وہ مانگ اگر نکالی تو شق القمر کرے ۱۵

۳۲۶
سر ہو مہم مشکل نادر اک آن مین
خیبر کشا نگاہ تلطف اگر کرے
۱۵

شافع جناب ختم رسل سا جو پا چکی
کشتی عمر گنہ سے کناری لگا چکے ۳۲۶

جو لو چراغ دیدہ تابان سے لگا چکے
کعبے مین جس وہ شمع جلانیکو جا چکی

زندوں سے وہ شہ کی ہمسری کو جیتی جا چکی
ایمان جاتی جی لحد اپنی بنا چکے

دل اپنا اور اسکی خدا سیکڑون
دیکھین کہ قیمت اسکی حسینون مین کیا چکے

حرمان و یاس و رنج و غم و حسرت و الم
لانا جو ہمکو تمہاری محفل سے لے چکے

بجز بیکسی نہ تنہا کوئی جو فاتحہ پڑھے
احباب جب مزار ہمارا بنا چکے

[illegible]

ای چرخ ایکدن بہی شب وصل نصیب ہو
آئین فراق کی تو بہت ہم بلا چکے

خط کی جواب لکہنی کی کس کو اونسی ہو امید
حرف غلط کی طرح جو ہمکو مٹا چکے

سر چڑہ کی دی رہی دو ہائی مرا لہو
دامن سی کیا ہوا جو وہ دستا چہڑا چکے

تو بہی غبار خاطر عاطر نہ کم ہوا
گو خاک مین وہ خاک ہماری ملا چکے

مسی لگائی غازہ ملا پان کہا لیا
زینت کی رنگ جتنی ہین وہ سب جما چکی

آرام اونکی ہاتہہ سی ہو یہ محال ہے
اب دل جلائینگی جو کلیجا جلا چکے

آئی نظر مین شعلہ جوالہ کی مثال
گرم ادا ہو کی جو نیزہ ہلا چکے

ہوتا جبین ہی تیز اوس زلف پہ کبھی
قلابی آسمان و زمین کی ملا چکے

تعریف لب مین دیکہئی حالت ہو اونکی کیا
وصف دہان تنگ مین جو منہ کی کہا چکی

اب باتین بڑہ کی کسی نادان سی کہیے
اکبار دم مین تیغ دو دم کی ہم آچکے

ڈالینگی مجکو بہول بہلیان کی پہیر مین
ایدل وہ راہ اپنی گلی کی بتا چکے

[illegible] پتنگی اوڑسکی نکا [illegible] کا
اپنی نظر سی آپ تو ہمکو گرا چکے

پہنچین گیا شتاب کے نامہ خدا مین ن
اب دل اوڑائینگی وہ کبوتر اوڑا چکی

کیا مرغ دلکو حال دکہا کر گیا شکار
گولی سی آج آپ نشانہ اوڑا چکے

تحریر ایک بیت جو مدح نبی مین کی

ای نادر اب بہشت مین گھر ہم بنا چکی

نادر نہ اپنی فکر کو برباد کیجیے
۲۲۷ نعت رسول ہی کی سخن انشاد کیجیے

عشاق کو بخیر و دعا یاد کیجیے
مجنونکو روی غم فرہاد کیجیے

شمشاد قد یار کو جب یاد کیجیے
قمری کی طرح نالہ و فریاد کیجیے

ظلم آپ کے قدیم مساوات ہو گئے
اب وہ ہی کوئی ستم ایجاد کیجیے

مسجد بنائے آپ نے تو فائدہ ہی کیا
کعبے کو میری دل ہی کی آباد کیجیے

گر بخشنی ہی آپ نی مجھکو عزیز جان
سر کو گردن مین نذر جو ارشاد کیجیے

آوارہ گردباد کی مانند ہون مین آہ
بعد فنا نہ خاک کو برباد کیجیے

تہمین کرتی ہین جگر و دل کی آبلی
مژگان کو اپنی نشتر فصاد کیجیے

نرگس نے آنکھین اپنی بچھائی ہین راہ مین
تشریف لائیے چمن آباد کیجیے

مصرع قد کو اپنی کہا کر دم سحر
مصرع سرو باغ پر ایراد کیجیے

اوسنی سکھائی انکو ظلم جفا کی خو
تیغ چھری کی گردن استاد کیجیے

جا جا کی گھر رقیبونکی بستی نہ زور اب
۱۳ بستی ہمارے دل ہی کی آباد کیجیے

ای نادر اتو پنجہ کی تصویر مرتضیٰ
نامی کو تو سنگ خامۂ بہزاد کیجیے

ترک الفت بت کو شعرا کیون نہین کرتی ۳۳ او صنما رسول و سیرا کیون نہین کرتی
افشان بیش سمہ مین حنا کیون نہین کرتی تم بدرد و نقشہ کو سہا کیون نہین کرتی
سجدہ خم ابرو مین کیا کیون نہین کرتی اس حسن کو عشاق ادا کیون نہین کرتی
ج کہتے ہین جب خصم کی تہا سی نہین ہے یہ بھی مرض اسکی دوا کیون نہین کرتی
ناگن ترے زلفون کو کہا کرتی ہین جو لوگ سانپ اونکے زبانون کو ڈسا کیون نہین کرتی
مہجورو تمکو دیتا ہے نمی ناب جو سلتے پتھر کی جا مانند سنا کیون نہین کرتی
منظور بیجا نا نظر بد سے ہی تمسکو مخفی مری آنکھون مین رہا کیون نہین کرتی
آئینہ مین زنگار ہی لائق نہین اسکے ہاتھون مین ہے مو دلکو کیا کیون نہین کرتی
قلعی نہین جام مہ خورشید مین باقی یہ ظرف بہے چرخ جڑا کیون نہین کرتی
اوتی نہ کبھی مہ تو تنکو جاکتے دیکھا وا کی تو مین نشو و نما کیون نہین کرتی
ج غم کھا نہ سکی ہو دردلکو فنا تیرے مجسے تم ہجر مین تقلیل غذا کیون نہین کرتی
انکی تبا تقدیر پہ حسرت ہے سراسر ہم حرف غلط مین تو مٹا کیون نہین کرتی
ج تا آخر مہ کرتی ہین اغیار نظاری تم جاند اگر ہو تو چھپا کیون نہین کرتی
دشوار اگر جادہ خنجر نہین اے دل ۱۵ اس راہ مین سب لوگ چلا کیون نہین کرتی

نادر کو ہجوم غم و اندوہ بہت ہے

او ہیر کرم ای شاہ ہدا کیون نھین کرتی

جو نعت پیمبر کبھی انشا نہین کرتے
کیا کرتی ہین وہ لوگ جو بیجا نہین کرتی

رندان خرابات بہلا کیا نھین کرتی
کب مے کی لیی رہن مصلا نہین کرتے

عیسی سے ہو تو کیون فکر مداوا نہین کرتی
اچھا نہین کرتی یہ تم اچھا نہین کرتی

ظالم تری دل شکنی ظلم ستم جور
دل پیار کری جنکو وہ کیا کیا نہین کرتی

تیری ہی سودای سرِ زلف نہ کیون لین
مرتی ہین جو ایجان جہان کیا نہین کرتی

معشوق ستم کرتی ہین عشاق ایجان
جو تمنی کیا مجھسی سب ایسا نہین کرتی

عشاق کی جانب سے کدورت نھین زیبا
آئینہ دل آپ مصفا نہین کرتے

بجلی تری کانونین جو ای ابر کرم سے
عاشق اوہی کب یا ہھکی تڑپا نہین کرتے

پہندا غضب وسکا ہے بلا پیچ ہین وسکی
ہم الفت گیسوے چلیپا نہین کرتی

الجھاتی ہو کیون اتش کو گلیسو مین پس کے
عاشق ہو جو اپنا اوسی رسوا نہین کرتی

دریا مین گرین آگ مین کودین جو کہی تو
ہم عشق مگر ای دل شیدا نہین کرتی

عشاق کی جانب سے جو کھچ رہتی ہین ابرو
اس کعبہ کو وہ کیون کبھی سجدا نہین کرتی

ٹہوکر کوئی پانونکی لگا کر سرِ مرقد
نزع ہین ای رشکِ مسیحا نہین کرتی

وہ گل ہو اگر ساتھ تو گلگشت مین لطف ہی
ہم سیر چمن کی تنِ تنہا نہین کرتی

دو حسن کی خیرات مین بوسہ تو بہلا ہو
ہم تشنی طلبِ دولتِ دنیا نہین کی

بی مہر و مروت نہین معشوق اپنی دل
آئی ہین وفا پر تو یہ کیا کیا نہین کی

٣٢٠

ای نادرِ دلریش سوا خاکِ شفا کی
بیمار جو ہون اور مداوا نہین کی

١٤

ہم فکر مین ہون وبیجا نہین کہتے
جز مدحِ نبی ای دلِ شیدا نہین کہتے

والہ نہین کہتی ہین کہ شیدا نہین کہتے
تم پر جو مین عاشق ہون تو کیا کیا نہین کہتے

دیوانہ و سودائی و وارفتہ و شیدا
لوگ آپ کی الفت مین ہمین کیا نہین کہتے

سیلاب ہین اشکونکی بہی چلتی ہین فلاک
کیا کہتی ہین آنکہونکو جو دریا نہین کہتی

منصور سرِ دار پہ چڑہا کہکے انا الحق
سچ کہتی ہین دنیا مین پر ایسا نہین کہتی

اربابِ صفا مین جنہین حاصل ہی بصارت
وہ پانونکو تیری یدِ بیضا نہین کہتے

عاشق سی بری جو کیا کرتی ہو تو لوگ
اچہا نہین کہتی تمہین اچہا نہین کہتے

اک گل جو تری آنکہونکی ہین دیکہنی والے
کب نرگسِ گلزار کو اندہا نہین کہتے

٣٢١

شیدائی نبی محوِ علی عاشق شبیر
نادر کو سب آفاق مین کیا کیا نہین کہتے

٩

وصفِ دندانِ ہمیر مین لکہی کیا کوئی
سہل پاتا نہین ہے گوہرِ یکتا کوئی

خدنگ کامل سی محبت کے بچی کیا کوئے
نہ تو شعلہ کوئی اُڈہاتا نہ بگولا کوئی
سجدے بہی کر چکی اب ور کری کیا کوئی
ای شوخ تم نہ پنچھی سے کبہے تہے ستمگر
نہ لگی ہاتہہ سوا قطرۂ خوناب کی کچہہ
دل و جان لو تو کیا نذر بتان بیرحم
مجکو کچہہ بادہ پرستان حسین سے نہین غرض
میری بیتابیٔ دل سی ہو وہ کیونکر آگاہ
دل لگی بگڑی تو اوڑ اتی ہین بتان بیرحم
کر کی مجروح مجہی تو نمک افشان ہو
دل و جان لے بہی نہ افسوس وفادار کی
لوٹی وحشت مین بہت آبلۂ پا ای جہاڑ
ہجر مین ہوش و خرد تاب و توان سب چہڑے
مر گئی گیسوی پرپیچ کی قید نے شاید
گریہ سان غیر روئی مقتل مین نکرا ای جلاد

ہای کہینچی لیے جاتا ہی کلیجا کوئی
نہین سر تیش تری کوچی سی نکلا کوئی
ہای تنہا نہین تہسیر پہ لبیچا کوئے
سخت اتنا نہین کہتا ہی کلیجا کوئی
میری پہلو مین ٹٹولی جو کلیجا کوئی
پھر بہی حاضر نہین اگر مانگی کلیجا کوئی
دون گر کس کی لی مانگی جو کلیجا کوئی
ڈالی کسطرح کلیجی مین کلیجا کوئی
نہین ملتا ہی کسی طرح کلیجا کوئی
دلمین ہے اثر کہ نہ بچای تمنا کوئی
سب تمہارے ہوئی ٹھہرا نہ ہمارا کوئی
ہای نہ نکلا مری پہوڑا نہ پہپولا کوئی
نہین ہوتا ہی بر وقت کسیکا کوئی
عل نہین جانۂ زنجیر مین کرتا کوئی
بسملو مین کہین ہو جانے نہ ٹھنڈا کوئی

سامہنی آئینہ آجای تو قلعی کہلجای ج
دل مین کیا سمجہی ہو ہم تو نہین ہمسا کوئی

چاہین تشبیہ اگر خال کی بندہ سی حضور
توڑ کر عرش سی لاؤن ابہی تارا کوئی

خوش قد و خوش کمر و خوش نگہ و خوش انداز
آپ سا ہمنی زمانی مین نہ دیکہا کوئی

جسم لاغر کو جو دیکہا تو وہ فرمانی لگی
کہ نکلتا ہی سرا سی نہ تہ مین تنکا کوئی

صاف ہن صاف صفا سی و صفا مین ہم آئینہ ہین
کف پا سی نہین آئینہ مصفا کوئی

تیری وحشی کی نہ کچہہ قدر ہوئی اے بحر ش
بہر تعظیم بگولا بہی نہ اوٹہا کوئی

ہجر مین ترک ادب ہو تو نہ کچہہ دسیا کرو ج ۲۵
جبکہ مرتا ہی تو پہر کیا نہین کرتا کوئی

۲۴

جبر علی خلق مین سی اتا در محزون ہی بحر
عقدۂ غم کو نہین کہولنی والا کوئی

۲۵

ہو نہ ہم عاصیون کا شافع محشر کوئی ۲۶
نہین جز ختم رسل و آل کی داور ہمسر کوئی

رقص مین کہاتی جو پاؤن تلی ٹہوکر کوئی
تا قیامت نہ اوٹہی فتنۂ محشر کوئی

بہیجی پیغام زبانی او نہین کیونکر کوئی ج
آخری وقت مین ہوگا یہ میسر کسکی

کی گدائی در میخانہ کی ساقی تا زیست
خم کی خیرات دیا تونی نہ ساغر کوئی

ہم جو زور نفس سی لڑتی نہین پاتی انہین ج
رخنہ انداز ہی دیوار کی ہم در کوئی

ضعف کو حیرتی ہی یہ نامہ ہمارا لیکر
بید مجنون بہی تو ہمسا نہین لاغر کوئی

قبر پر آوے کی بہی تو نہین ہے امید
خواب غفلت سے جگانا جو مرا تہا منظور
حشر برپا ہوا بہی خون قیامت ہو جاے
شور کرتی ہوئی آتی ہی قیامت جو بہت
اپنی ہی تیز زبانی سی کٹا جاتا ہون
اہل لب سے تری امید تکلم ہی کسے
رتبی تو قاصد کی بڑہین جو خط و پیغام کرے
ایسی جو جرم و گنہ ہو تو معاف آپ کرین
شعلۂ آتش محشر سی خوف اسکو نہین
جبکہ ای بت اسی عرش خدا کہتی ہین
شب وصل جو وہ تشریف نہین لاتے ہین
اتی ہی سے خون رگ جانکی روان ہونیکو
ایسے بوسے نہ رقیبونکو ملینگی ہرگز
سرکشی بعد فنا خاک سی میری ہوئی
ہون مقیم آنکہ دو مین یاد ستمگر کی اندر

جان کسواسطی کہو دی کہو تو میر کوئے
قبر کیون نہ لگائی کبہی ٹہوکر کوئے
کہائی جو پای حنا بستہ کی ٹہوکر کوئی
کہائی ہی گنہگار و بند ہی پاؤنکی ٹہوکر کوئی
ہی زبان آہ مری منہ مین کہ خنجر کوئی
بولتی خلق مین دیکہا نہین پتہر کوئی
کہ نبی وحی و صحیفہ ہو پیمبر کوئے
قاصد و نین نہین معصوم پیمبر کوئی
مچہلی بالی کی ہی گویا ہی سمندر کوئی
کسکی قدرت سے تری دلمین ہے گہر کوئی
تار بستر کو سمجہتا ہون مین نشتر کوئی
بالی کی کو سیج سی بڑہ کر نہین بستر کوئی
دور جی جا نہ سکیگا لب کوثر کوئے
نہ گولی لی ہی با نہ کبہی جگر کوئی
جو خوشی دنکی ہی دہی بعد نہ ہر کوئی

نکل زلف و پیچی اگے جیسے سیاہ
مہ کچلی سنی اپنا پنہ ہوا سر کوئی
ہاتہ سوں پیچ جیا ہی تہا لیونکر
نہ جیسا ہی خط نور کا تیر کوئی
تا ابرو سکا وطرہ کا نہ ہوا ہی یا دو جیسا
نہیں سینے سے نظر آئی جو کنگر کوئی
ویکہ یا سا ہین کہا تو ملا زلف کوئی
روزہ رکہتا ہی شب ور نور برابر کوئی
ج میتہ ہین صفا ہین تو برت ہین دوار
۲۷ کون کہتا ہی کہ رکہتی نہیں جوں سر کوئی

مطلب عمدہ ہی پذیرش اگر ہی نادر
نہیں جاتے ہی بجز حیدر صفدر کوئی

حضرت شمس ز مل سا نہیں آیا کوئی
۲۴۳ نہیں آفاق میں ونکا بھی مقابل کوئی
آئی کسطرح حسینوں کی مقابل کوئی
ہی پریزاد کوئی حور شمائل کوئی
کوئی قاتل بنا ہی آج دیکہی یہ بہار
ایڑیاں کوئی رگڑتا ہی تو بسمل کوئی
وہ شگفتہ دہان و لب اسطرح ملا دیتا ہی
جیسی کرتا ہی شکر شیر میں شامل کوئی
لوہ ان کی ساتہ جو گانٹہ کی دیجاتی تو
رس گلقند میں کرتا نہیں شامل کوئی
ہا نہ کیا نہ کچہ باتیں نہیں میری
ایک فل تہا سو دیا او نہیں دل کوئی
بال و سن تنی جو ہولی میں تہا خسرو
گیسوؤں سی بلا ہو نہیں نازل کوئی
نی گردن میں تا ہاتہ تلی ڈر گیا کیا مجہ
کہیں قرآن جو کرتا ہی حمائل کوئی

سینہ پر سے آتی ہین نہ سکتو رکھتی ہین
آپکے پی دہنی کا بہند قابل کوئی

اسمین لیا ہی اگر آئینہ ہو لطف برا
دل مجنون سی نہی یاد نہین محمل کوئی

نفس امارہ یہان راہزن ایمان ہی
منزل دہر مین ہو جائی نہ غافل کوئی

آشنائی در مقصد کی ہو غواصی سی
کبھو لی تھین پا تا لب ساحل کوئی

فرد مین نور مین ہر چند نہ ہو مہر چراغ
پر نہین ہے رخ تابان کے مقابل کوئی

سر گیا تا او ہی پتہ پا سے پھر لیسی آخر
آپکے ابرو کا حیلہ ہو مائل کوئی ۱۵

تا دل شیر خدا رکھتی ہی حب سے نادر
ہر گی نہ مین سب سے کہے مشکل کوئی

۱۵ ۲۴۴

لکھے جو کوئی مدحت خیر البشر کہے
۲۴۴ پہونچی نہ جان پاک کو اوسکی خبر کہے

کی ذرہ حظ لی لا مین تو نی اگر کہے
چھپا نہ دیکھا ہمین آ نامہ بر کہے

جالی کی کرتی سی چھپو وہ کمر کبھی
نقاش سے ام نہ آیا نظر کہے

معلوم ہوگیا کہ رسالت ہوئی تمام
لایا کوئی صحیفہ نہ پیغامبر کہے

صندل نگا مین گھسکے لگا مین جبین پہ
ہوگا نہ درد سر مین کبھی درد سر کہے

ج تشبیہ پت باندھنگی اونکی کمر کی ہم
ہوگا نہ فرق اسمین ابال بھر کہی

ہی باغبان سچا وقسم و باغ کے
مانند قد یار کی کہیا شجر کہے

[illegible]

غائب ہو کوئی غرفۂ گلستان سے
ارمان اوسکی دیکھنی کا آہ رہ گیا
اپنی سہا یقین ہے پھر اوسکو نوشتے آتے
خط و خال و چشم و قد و لب ہین فرق
تصویر ان بالی اونکو بھی کھینچی نہ پر کبھی
لانا نہ روشنی خط شوق کا جواب
کی روشنی طبع کی ہیرے مین لیا آمید
وارفتہ لوٹ ہوئے ہین سب جان و مال
حسن و صفائی یار کی رفعت و رتبہ کبھی
اوصاف روی سنا قلمبند ہم کرین
فاقہ قبول ہی مگر ایسی غیور ہین
آنکھونسی دور جانی نہ دو باندلون نہ
دانتونکی وصف لکھی جاتی ہین القام

ہرگز نہ اسم کہنا لے وہین کمر کبھی
ہمتی فتیل پہ آتی سر باندھی کمر کبھی
اندھی بھی دیکھ لی جو ترا ناچ کر کبھی
آنسون نہ ہوتی نہین بڑھون پھرے کبھی
چوٹین جو اونگلیان صفت نیشتر کبھی
فقرون مین آنہ جائیو اے نامہ بر کبھی
ہوتا نہین فروغ چراغ سحر کبھی
جب دشمن پہ چلتی ہین لیکر سپر کبھی
ہاتھ آئی جب سپیدۂ نور سحر کبھی
شیرازہ بند ہو جو بیاض سحر کبھی
چومین نہ لب سی بھی لب نان قمر کبھی
منسوب ہو جو رشتۂ تار نظر کبھی
داخل دو دست مین ہو جواب گہر کبھی

۲۱

ہم سمجھینگی لطف شناسی ای نادر حزین
جب کربلا کی سمت کرینگی سفر کبھی

منہ سے انکی توصیف ہمیشہ نکلے ۳۲۵ صدف قلزم و عمان سے گوہر نکلے
دل ز تن ناوک من آید و داند دل من وصل کا شوق جو ہے طبع کیونکر نکلے
ہر کجا قطرۂ آبی جگرت بشکافند خاک حسرت کی نہو سات اب اے مضطر نکلے
به که گویم به که نالم به که فریاد کنم جنکو ہم سمجھے تھے منصف وہ ستمگر نکلے
ساز آباد خدایا دل ویرانی را وصل میں آرزوی خاطر مضطر نکلے
تو چه دانی که درین گرد سواری باشد خاکساروں میں بھی شاید کوئی جوہر نکلے
عشق میں شیشہ سبب ہوئی و رعنا او ہمنے چاہا تو پریزاد وہ بنکر نکلے
دل بدست دگری دادن و حیران بودن ۹ فارسی شعر میں یہ اول مضطر نکلے

۳۲۶
یہ غزل بھی ہمہ تن اگر پڑھ کی سنا ہی نادر
بالیقین ذائقۂ قند مکرر نکلے
۵

نہ قلم سے کوئی بات اے دل مضطر نکلے ۳۲۶ خوب سے ہمسری اگر زینت سے نکلے
کیونکر اوس چاہ ذقن سے دل مضطر نکلے اس کنوین سے کوئی ممکن نہیں باہر نکلے
نہ پرے گھر سے نہ تم اے مہ انور نکلے برج عقرب میں جو آئے تو نہ باہر نکلے
فرق کیا ابرو میں اے بت کافر نکلے دونوں مثل ترازو کی برابر نکلے
دہان تیرے ہو گو کہ خط ساقی کا دیکھ لب لطف سوا دختر ساغر نکلے

ج اعتبار اس نہین اسکو بہت زیر لب اپنا
چمن مین پی بہن نہ بسا تیرا
ج آسے مانگے سری انون جو کہ کہیو منہ
حاکب بتاندہ سیمت کی جہاتی یوہے
ج اس زمانے مین شعر ترے عشق سے ہی رائج
شوق تا اون طفل سین کو انو انسی کر
مینی مانا کر کرون ترک مین عشق کی سیو
دو قدم ساتھہ حنا زنگی نہ ہو جو وس اے
سنگ خارا سی سو اکنت دل شیرین تہا
نہ ملا لطف تکلم مین ترے ہونٹون سے
عاشق زار لگی ورنی تو وہ بت بولا
آگ سے تا مین جو وہ دست حنا بستہ تو
ج مغلسے لی بہت اس عہد مین پایا ہی رواج
اچھی آنکھون سی مجھی دیکھتی تھی چھٹ مین منز
آہو و بادہ و بادام و گل نرگس و جام

وا یہی آتی نہ یہ لفظ کبھی باہر نکلے
باغ جنت سے یہ چل وہن باہر نکلے
گر نسیم وجہ کی ہو وحش انگو ہر نکلے
آتش تیغ نہ ہم خدا دل ہی کے اندر نکلے
کیا عجب آتش تصویر سی اخگر نکلے
طائر رنگ حنا سنگ لگے کبوتر نکلے
سر مین سودا ہو سمایا ہی وہ کینونکر نکلے
قل کی وہ سپاہونکی ہوس قبر مین تہکر نکلے
ہای فرہاد کی زبان نہ پتھر سے نکلے
لعل و یاقوت جنہین سمجہی تہی پتہر نکلے
لو خدا خیر کری موجونکی پر سے نکلے
طائر رنگ حنا بنکی سمندر نکلے
کیا عجب ہے کہ گل باغ سے بی زر نکلے
آج نہین غضب آپ کی تیور نکلے
خجل ہو گی ون آنکھون کے برابر نکلے

ابرسی اپنی جو گرتی ہی لہو کی لہر بہار   یہ نہی آپ کے تلوار کی جوہر نکلے
حسن پیدا ابروؤں کی وصل میں پیشانی پر   ۲۳   گوشی ان دونون کمانوں کی برابر نکلے

۲۴

یا علی نادر دلریش یہ کرتا ہی دعا
قتل دشمن کی تری تیغ دو پیکر نکلی

۲۳

حسرت زدہ دل وصل مگر کر نہیں سکتے   ۲۴   ہم حق محبت کو ادا کر نہیں سکتے
کیا اہل صفا خاک میں بس گئے ہیں انکو   ہر آئینہ دل کے جلا کر نہیں سکتے
الفت جانی ہی لب پر گئی ہمکو   گردن سے تری تیغ جدا کر نہیں سکتی
پوشیدہ جو اک پردہ نشین سی ہی محبت   یہ ضبط ہی فریاد و بکا کر نہیں سکتی
نقد دل و جان آفت ایمان تو قیمت   کیا آپ پہ ای یار فدا کر نہیں سکتی
اک تیر ناحق ہی طالب دل و جان   کیا وہ مس قسمت کو طلا کر نہیں سکتے
طفلان حسین بادشہ حسن ہیں یارب   کیا پر کو اڑائیں تو ہما کر نہیں سکتی
معشوق الاقرار ہی خلق میں مشہور   اک وعدہ وصل آپ وفا کر نہیں سکتی
ای وا عربدہ و غمزہ و عشوہ   معشوق اگر تم ہو تو کیا کر نہیں سکتی
سر بار ہی دل باختگی کا سبب جانے   ۸   فرقت ہو اگر تیری تو کیا کر نہیں سکتی

ای نادر دلریش دم فکر و تردد

کیا تیری مدد شیشہ اگر بند نہ سکتی

۲۴۸

اور جو چاہی وہ تو نے تو تامل نہ کیا — رشتۂ حب پیچ پر کو نہ بلبل کرتی
آنسو آنکھوں سی نکل آتی ہیں جو انکو — شمع کافر میں نگا لیکن اگر گل کرتی
روکی بلبل نے کہا ہاتھ تو گلچین نے تھام — لیکی مقراض ستم باغ میں کیوں گل کرتی
جوش پر دیکھے بہار خط گیسو کو اگر — باغبان گالی نشتر کو تو بلبل کرتی
موسم گل میں اگر لطف گلو کو دیکھے — گال اشکوں سی نہ منقار ... کرتی
اس سے وہ بت کافر کی آتی تھی یقین — نالہ وہ رشتۂ زنار نہ بالکل کرتی
جو کی خون چشم غنا دسی ہی کی لالہ نے — آگ اوسکی کبھی گلچین نے اگر گل کرتی
بہی صیاد اگر تیری بال تشنیع — کیوں نہ منقار کی مقراض بلبل کرتی
رہی ساقی سی نہ بنی کی کوئی مے کش امید — چاہتی رشتۂ شوق قدح مل کرتی
کم ہوا یار کمر او جھکی نہ رفتار میں پانوں — بال لغو کی جو اوس شوخ نے بابل کرتی
موسم گل ہی میں صیاد جفا پیشہ نے — ذبح طوطی کو کیا شہپر بلبل کرتی
رکھہ حفاظت سے ذرا اپنا چمن ہستی میں — خوف سے کوئی گرفتار نہ اگل کرتی
ہم سمجھتی ہیں اسے حبل متین ایمان — بت کافر کی خدائی نہ کامل کرتی
اوس نے وابستہ اگر جانتی ہی تار نفس — رشتۂ الفت گل سے نہ بلبل کرتی

مجھ سی منظور تہین قطع یا اوس یا او | کو نہ بہنا کچھی تا منہ وا لگا مُہر
آپ نے سر کی بلا دور کیا جاتی تھی | ۱۹ | تو اپنا نقش نسطر سی کاٹی تری

فرش گل کو بچھی تنبیہ بائی نادر
سن گلزار میں پیوند ہے گل تری

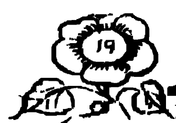

تا عرش پہونچی فرش سی تقدیر دیکہیے | ۲۴۹ | اوج رسول پاک کی توقیر دیکہیے
خاک قدم ہی آپ کی تقدیر دیکہیے | سونا بنا ہی کی ہی یہ تدبیر دیکہیے
زلفوں میں چہرہ دیکھ شب سی سیر دیکہیے | دو قمیونمیں ایک قوس قزح شمشیر دیکہیے
اوس نوجوان کی دانتونسی پیر مین جو عشق | بہکر وہ یہ ہوس سیر دیکہیے
نہی نبات اب شکرین لب کی چہو | نبت میں نمک ہا ہم ہی سی شیر دیکہیے
مسودہ ازل کا یہ ہی سرنوشت | مشق قدیم کاتب تقدیر دیکہیے
منظور ہی مطیع ہوا جہان کا | آنکھونمیں ہی سرمہ تسخیر دیکہیے
او طفل سی ملی تپاک و پایا ہی مربا | پیچھی ہی دل وا انکی تدبیر دیکہیے
دنیا جو اوسی بہ ہی قالب قمر | ہی ہوئی ہی غیرت اکسیر دیکہیے
لازم ہی خوف عشق میں الف وار گو | چولی کو شکل ذرہ تعمیر دیکہیے
خسرو جان و دل نہ بنا تنگ نگاہ سی | بیٹھی نگہ دو فاختہ تک تیر دیکہیے

ابروی یار بھی رمضانکا ہلال ہے — اوسکا نظارہ جب ہو تو شمشیر دیکھیے
تسخیر دلکو ابروؤنکی عشق نی کیا — اس ملک پر ہے قبضۂ شمشیر دیکھیے
نقش قدم جو ہوئے ہیں اونکی خرام — تعویذ جیسے اونمین ہے تاثیر دیکھیے
دیکھا ہے اس طرف تو وہ نشۂ شراب — ساقی کی چشم مست کی تاثیر دیکھیے
شیرین اونکی بوسے ہوئے میرے حق میں زہر — گلقندکی بدلے لگے تاثیر دیکھیے
گرمی جنونکی ہو صفت نہ بیاں کسی سے — سرکش ہوا ہے شعلۂ تقریر دیکھیے
وحشت مین سیر کو وہ بیابانونکی بہت — اب جی مین ہے کہ کوچۂ زنجیر دیکھیے
جو حیرتی ہین اونسی ہی معدوم مختصر — بنتا نہین ہے قلم تصویر دیکھیے
جو سخت گیر ہین وہ نہین لیتو نما ہو — اوگتی نہین ہین دانۂ زنجیر دیکھیے
تنہا کرہون قفس مین فصل بہار کی بلبلین — خوشبو ہوئے ہین کیا گل تصویر دیکھیے
بہزاد کی ہوا نہ بندی کیون جہانمین — کہینچے ہی اونکی گہوڑی کی تصویر دیکھیے ٢٢

٢٣

ای نادر اہلبیت سی جو خطا ہین دور
یہ شان قدر چادر تطہیر دیکھیے

چھٹتی اگر ہو خیالونکی سامنے — ناقوس بند ہون کے مرنالونکی سامنے ١
ابرو جبین پر نہین خالونکی سامنے — تلوارین ہین کھچی ہوے ڈہالونکی سامنے

کیا تار زلف ہے تری کالونکی سامنی
جلتی ہین دو چراغ یہ کالونکی سامنے
نکلا ہے خط تری گالونکی سامنے
طوطی نی بال کہولی ہین لالونکی سامنے
الجھا ہین میری دلکو اگر انہی عشق مین
مشکل یہ کیا ہی گیسوؤن والونکی سامنے
موئی کمر نہین ہی تو تشبیہہ کیا مین دون
کیا لاؤن ایسی شی کو مثالونکی سامنے
لاغر سمجھہ کی قید نہ صیاد نے کیا
پہر پہر کیا ہون آگی ہین جالونکی سامنے
نبی مین کمر حذف ہے بہی پیش نظر ہو
آئی جو لعل تیرے اوگالونکی سامنے
پاپوش کی بہی کر نہین سکتی ہین پیرو
کبکونکی کیا چلی تری چالونکی سامنے
تشبیہ اوس کمر کی جو معدوم ہوگئی
آئی نہ مثل وہم خیالونکی سامنے
نگہ ہوناکو دیکھہ کی گم جو کڑی ہو
آہو جو آئی اونکی غزالونکی سامنے
تلوار کی تو سائی مین ملتی نہین پناہ
بیٹہون نکیون نڈہال مین ڈہالونکی سامنے
ہولی وہ کہیلی خاک سلی نہی شہید کے
کیا کیا اڑا عبیر گلالونکی سامنے
سمجھے نہین زرینگی گریبانو نمین تیرے
تابان ہوئی ہین بدر ہلالونکی سامنے
ناخن نہ رشک بدر ترشوای جو کبہے
ہو ماہ نو نہ اوسکے ہلالونکی سامنے
معشوق جب ملے تو خوشی عاشقونکو ہو
عیدونکی قدر کیا ہی وصالونکی سامنے
کیا کیا نہ رنج رشک نے اوسکو گہٹا دیا
آیا جو ابر جہوم کی بالونکی سامنے

ان تمام تم ہو تماشائے پری جبین
آئینہ رکھ کے دیکھ لو گالوں کی سامنے
مہر و مہ و چراغ و گل و شمع و سمن
ہیں سب کے سب خجل ترے گالوں کی سامنے
سب لطف ساقیا تبھی ہو کہ مجلس میں آ گیا
ساقی بھی جلوہ گر ہو پیالوں کی سامنی
ای ساقی انتظار ہی تیرا ابھی تو ہمیں
لٹکی ہوئی ہیں پیالوں کی سامنے
برگ گل خضر و سبی و من بادہ خوار کو
اچھی لگے شراب پیالوں کی سامنے
کیا بزم مئی میں جام ہی جام العشم لڑا
آنکھیں ہو میں جو تیری پیالوں کی سامنے
اک دن دکھائی کا جو وہ ابر کرم چمک
بجلی بھی لوٹ جائیگی بالوں کی سامنی ۲۵

۱۵۱
نادر اگر گدائی مولی حصول ہو
دلقدر ہو گلیم دوشالوں کی سامنے
۲۵

۱۵۲
وسعت بیان میں فکرت پیچا نچاہئی
ہمت نبی کی ایک دیوانہ چاہئی
گرم اپنی شب ہی صورت پروانہ چاہئی
معشوق شمعرو کوئی بتخانہ چاہئے
ای چشم تیری اشک مصفا کو نذر کر
گالوں کی واسطی نہیں دردانہ چاہئی
صیاد کی ہی خال و لب لعل جو عشق
پا نکی احتیاج نہ کچھ دانہ چاہئے
کرلی ہیں نذر ہم دل صد چاک سوختی
زلفیں سنوار نیکو اگر شانہ چاہئے
عشاق کی لہو میں ڈبو تا لو لطف تہا
ہاتھو نکو سرخ کب تیری دستانہ چاہئے

اِس سحر کو لکھتی ہین نامہ جو شوق کا
خامہ کیواسطی پر پروانہ چاہیئے

ای ہمنشین ہے آج شب انتظار یار
اور چاہیئے جس مین نیند وہ افسانہ چاہیئے

آتی ہی آسکی جو اوس آینہ رو کی آج
تو حال دل جلی کا سنانا نہ چاہیئے

شانہ اوٹھانا ہاتھ سے نیت کیواسطی ″
پاس ادب بخاطر نازک کی شانہ چاہیئے

طرح جدید بنا کی لکھی جو غزل
ای نادرا و فکر تہجانہ چاہیئے

آتے ہی انکی ور ہی سامان چاہیئے ۲۶۲
مطرب رباب تار وہ گز کیان چاہیئے

فصل بہار آئی ہوئی جوش جنون
اب گل کی طرح چاک گریبان چاہیئے

روتی ہی پیش گل عبث ای بلبل حزین
فریاد ہنسی کی لئی تھی کان چاہیئے

وصل بہار آئی تازی نوا مین ہم
سودا کیواسطی کوئی سامان چاہیئے

بولو نہ بسو وصال کی شب مین جو آئی ہو
ایجان بزم عیش نہ سنسان چاہیئے

سینہ ہاگر ہی سرو تکلف ہے کو نسان
توبی قد کی واسطی کشان چاہیئے

آنکھین تمہاری رو کے تما بیٹھی جلوہ گر
بہر نظر کی سامنی قرآن چاہیئے

شب وصل کی گزر گئی جاتی ہی اب دوپہر
مانند صبح چاک گریبان چاہیئے

صحن چمن مین قطرہ فشانی ضرور ہے
ای ابر بادہ خوارون پہ احسان چاہیئے

باغ میں اک شاخ سے نیا ہی آب ہے
زلفوں کی طرح حال پریشان چاہئے

دو ایک بوسہ تیرے رو کی روبرو
آئی زحل جو سامنے تو واں چاہئے

ماہ رخ جا تیرا سے بنی کی نکلتا
سنگ چاہئے کسیکو نہ دربان چاہئے ۱۳

اے نادر اب جو طرح کی بن پڑے کہنی ہو
فکر جلد اور کبھی ہر آن چاہئے

لعنت نے سے ہی ہاتہہ دہونا انہیں چاہئی
اوصاف ان حسینوں کی کہنا نہ چاہئے ۱۴

چہوکر جنازہ ہاتہہ انکو دہونا نہ چاہئی
لاشی سی میری غمزہ بچانا نہ چاہئے

دیر و حرم کی راہ مین بہکانا چاہئی
اک راہ سی دو راہ مین جانا نہ چاہئے

وتنہا نہ تیر نگاہ ہی فقط چشم یار کو
مستوں کی ہاتہہ مین کبہی پیالا بچائی

پہیری نگاہ تین یہ لگا الفت مین
تنہا نہ کو سر ہمیشہ پہ لانا چاہئی

وصت لگاوٹ اور نگاہ لطف
رشتی کو جوڑ توڑ کر توڑا نہ چاہئے

مستی کی جا پہ چاہئی لگی کی دو قتل
تیغ اپنی کج دہی مین بہانا نہ چاہئے

دلدار کی انکی ہی تن چشم بن آیا
دل اسقدر بہی مجہ کو دکہانا نہ چاہئے

نیستی گلے لگاتے ہمارے جو کج بن
کہنا ہی شوق سے یہ تو انہیں پیاری

زلف طویل قصر اگر کی آتو سب ہے
یہ سلسلہ کہنا کی بڑہانا نہ چاہئے

شمع لگن کی روتی پڑی اگرچہ یاں
ہرگز چراغ بزم کو ہنسنا نہ چاہیے
اسکی پیادہ پائی مین قیا تیز ہی
عمر رواں کی واسطے کوڑا نہ چاہیے
بلبل آ آ کی یانی صحن باغ مین
اب گل دہوئیں گالونکی اڑانا نہ چاہیے
زنہار نامہ بر لب سے کہی غیر ہو
سگے کی طرح سی تمہین ہنسنا نہ چاہیے
ہستی کی دن نشستی ہی گزرین خوب ہے
رونا کسیکو بھی دم رویا نہ چاہیے
ساقی ہزار شیشۂ حسین عطر پان ہو گل
ہمکو شب صال مین کیا کیا نہ چاہیے

نادر کو آرزو ہی یارب یا علی
تاخیر اب بلا مین مولا نہ چاہیے

[illegible] واحد ہی تو لایا سامنے
بخشش عوض سیاہ نامہ لایا دل [illegible] بہ چاہیے
اگر [illegible] آج تو سامنے [illegible] کی سو پایا
جاری ہی بایاں یا پڑا ہی فقط سرما چاہیے
[illegible] جان بیقرار ری [illegible] کو لانا چاہیے
طائر سیماب کو حامل بنانا چاہیے
دل جو لوہی کا تو تجھ کو کھینچا چاہیے
ان بتوں کی چاہ مین اللہ کیا کیا چاہیے
تا بچہ مرکی ہی فرمائش عبث عشاق سی
کیون جھنین کہتی کہ اک سوئی کی چڑیا چاہیے
[illegible] تحمل ساتھی بنا تم کا کہ ہون ضعیف
دوست جانیکو مری تصویر دریا چاہیے
[illegible] موسم کہنی بر [illegible] نہ آنی سے لگے
او تشبیہ دہان تنگ ڈھونڈھا چاہیے

بڑہ گئی ہین بال جلد اصلاح خط بنوائیے   خلد سی طاوس کو باہر نکالا چاہیے
فرض اوسکو جانتی ہین ہم طریق عشق مین   کعبہ جو ٹوٹی تو ٹوٹی دل نہ توڑا چاہیے
تو شب نوروز اگر آنکہی لڑای ای صنم   بیضۂ فانوس شمع بزم توڑا چاہیے
کوچۂ دلدار مین جسوقت گر پڑتا ہون مین   ضعف کہتا ہی یہان سی اٹھ اوٹھایا چاہیے
ہو نہ جای بیچ مین دیوار حایل یار سی   ای غبار خاطر اس درجہ نہ بڑہنا چاہیے
دونون پہلو مین جو خالی کہہ رہی ہین دلسی ہم   خوب تکیون سی لپٹ کر آج سویا چاہیے
کوئی بہی تنبیہ راہ راست پر آتا نہین   آدمی کو لات گہونسا بلکہ کوڑا چاہیے
بیحقیقت تاکہ ہو اب دعوی تیر شہاب   ای خدنگ یار پر کی اوڑایا چاہیے
ہو سپاہ بہر شکست استخوان موضوع ہے   دل اگر ٹوٹی تو کیونکر اوسکو جوڑا چاہیے
ہمنے مانا خون کا دامن سے دہبا چہوٹ جائے   داغ دل کسطرح سی ای ترک دہونا چاہیے
کوئی جانان ہی قریب اب تو نہ سوئین پہیر   بخت کے مانند پاؤن کو جگایا چاہیے
رخنہ پڑنیکا نہین شرم و حیا مین ای پری   روزن دیوار سی اس سمت دیکہا چاہیے
دشمن جان دوست کشتہ بیداد گر اہل جفا   اوسکی خط پر یہ پتا ای خامہ لکہا چاہیے
نامسلمان ناشنو نامہربان ناآشنا   خط مین بیدل اونکو یہ القاب لکہا چاہیے
جان کہوئی عیش سے گزری ہی گہر بار سی   ایک دل دینے سے عاشق کو کیا کیا چاہیے

جو بند آنکہین ہین تمہاری تو نرگس کی حسن گرم — آنکہین تیری نمک اسکا اگر خوب دیکہا چاہیے
مرزا کی وہ لڑائین اپنی آنکہ ہی سنی — اب کہان جو ہے مجہے درد دیکہا چاہیے
بسمل تلف ہون تو وہ خنجر تیغ نہ کہینچا کیا — مجہکو دیکہا چاہئی اور اُنکو دیکہا چاہیے
ہم گری آنکہونسی منظورِ نظر مہ ہوا — یہ غفلت قہر ہے اُنہیں دیکہا چاہیے

۲۹

کہاں خاکِ پا اُنکی ہمنا در اگر تھی شفا
اور ہمارے مین کیا فکر دوا چاہیے

۲۵۵

شافع نظر پڑا نہ کوئی دوسرا مجہی — اپنی ہی ہاتھ دستی سی ہی ابتر مجہی
دردِ فراق مین وہ مسیحا ملا مجہی — صحت نصیب آج ہوئی بی دوا مجہی
پامال کر دیا ہی گرا کر جو آنکہ سی — ای بت نہ تاک کعبہ دل سی گرا مجہی
آنسو روان ہین آنکہونسی جیسا ہی ابر غم — برسات مین یار نہ سوجہی سنا مجہی
تکلیف اُنہی کی تھی نہ تپا ان ہی نالک — کیون پیستا ہی تو صنعت آسیا مجہی
کل اپنی پیرہن کو کرینگی حسد چاک — اوتری ہوئی اپنی جو دینگی قبا مجہی
صیاد اپنی دام سی جب ہی نکالنا — قید حیات ہی سی تو کر دی رہا مجہی
للہ تو بھی آئی ہو درد جنونکو تم — مجنونکی طرح بہی ہوا آوارہ کیا مجہی
تیمار ہی آنکہ سی ہنگام قتل ہی — صورت دکہائی تو نی نہ ای بیوفا مجہی

[illegible]

بحرِ الم مین غوطہ کہلانیکی واسطی
کرتا ہی کیون کنارے لوا آسنا مجھی

خط آنی پر بھی عاشقِ رخسارِ صاف ہون
ای طفل جانیو نہ غرض آشنا مجھی

کس طرح سی نہ رو مخطط نہان کری
وہ طفل جانتا ہی جو خط آشنا مجھی

خط کو چھپائی نہ کر امّیِ محض ہون
تہمت ہی یہ جو کہتی ہین حرف آشنا مجھی

ای روشنیِ طبع تو برمن بلا شدی
گل صورتِ چراغِ سحر کر دیا مجھی

۳۵۶

ای نادر اب خیال نجف کا ہے رات دن
بلوائین جلد حضرتِ مشکلکشا مجھی

۱۵

۳۵۷

حق نی بخشا جو غمِ احمد و اولاد مجھی
کر دیا وعدۂ محشر سی نہ آزاد مجھی

تو جو کرنی نہین دیتا کبھی فریاد مجھی
موت گھٹ گھٹ کے نہ آئی کہین صیاد مجھی

دونون ہاتھی بھی تو دیتی نہین داد مجھی
سیکھنی ہی لبِ ناقوس سے فریاد مجھے

دستِ نازک سے کیا ذبح نہ آزاد مجھی
نیمجان چھوڑ گیا قید مین صیاد مجھی

بوسی کیطرح سبی تو تیغ کی تمنا ہی یہی
رہِ الفت کے سفر مین نہ ملا زاد مجھی

یاس و اندوہ و غم و حسرت و افسوس و قلق
سفرِ ملکِ عدم مین یہ ملا زاد مجھے

مرگ کے وقت خدا سے یہ دعا کرتا ہون
قابضِ روح ملی کوئی پریزاد مجھی

اذیت سے گذر جاؤن نہ ہو عذر مجھے
جب مرون تو ای غیرتِ شمشاد مجھی

میں میں کبھی نالاں ہوں کبھی میں
چمن کبھی کھینچ فوتی مری فریاد مجھے

ہم بھی زنجیر نہ سنتے کے برابر لے تئے
قید کر لی ہو تو ہو مدت میعاد مجھے

اوسکی زلفوں کی محبت میں جو سودا ہو جائے
بالی کی گونج ہی نشتر فصاد مجھے

ہجر کی صدمی اوٹھانیکو جیا بھی تو لیا
ہوئے تو تہا تھا وہم میلاد مجھے

الفت خال میں اگر دو میں چھٹن جاؤنگا
آ لگا دام میں یہ دانہ صیاد مجھے

اپنی امید الٰہی کھینچیا دام جنابت
دم تہ دام دیا کرتی ہین صیاد مجھے

دوری آنکھونکی ہوئی سیرابی میں عمر یہ دام
قید آنکھین جو دکھا کرتی ہین صیاد مجھے

زلف بیا کلمہ قید میں پرہوائی ہین
ڈرہی بیدین نگرین ہین دسے صیاد مجھے

گنبد و سیر کروں سیب جو رو تم شیرین لے
جو ملی سنگ سر مرقد فرہاد مجھے

بال شیرین نے جو بھولی تو کہا یہ رو کر
کر گیا سوگ نشین ماتم فرہاد مجھے

شیر یزنا تحہ شیرین لطر سی دلواؤن
کبھی ملجائی اگر مرقد فرہاد مجھے

کروں خور روں میں اگر جور و ستم شیرینکی ۲۱
ہو غزل مرثیہ ماتم فرہاد مجھے

بادشاہ دو جہان سی ہون سوا میں نادر
لین غلامی میں اگر بوذر و مقداد مجھے

ستم الله نے دیا ہی جو دہن رسا مجھے ۳۰۷
تہا ہی شغل نعت رسول خدا مجھے

جب لطف تو شداد رو بوسہ ملا مجھی
اللہ نے شفا کی عطا کی دوا مجھی

ابرو دکھائی اپنی جو وہ مہ لقا مجھی
پڑھنی پڑی ہلال کی اپنی دعا مجھی

کس طرح سی نشان ملی کوی یار کا
اپنا ہی جب کہ مل نہین سکتا پتا مجھی

پانون مین پیس کر دل پر خون کو مل لیا
مین خوش ہوا جو وہ سمجھی حنا مجھے

مین جانون یہ لٹی گھٹائی مری لگی
روندے جو آپکا فرش بنا دیا مجھے

بیوجہ گوری گال کو کسی تشبیہ کیون مین دون
دینگی مہر و ماہ نہ سیم و طلا مجھی

اعجاز و سحر دونو کا ای بت ہے اختیار
مارا جو آنکھونسی تو لبونسی جلا مجھی

کانٹا ہوا ہون سوکھ کی بیدل فراق مین
عشق خدا مین اتنو ہی انکسا ہے مجھے

تیر ابد شکل سینے کو غم کھانیکی لئی
کافی یہی بس ہے بجا دوا و غذا مجھے

بربادی و تباہی و ایذا و جانکنی
معلوم تھی یہ عشق کی انتہا مجھی

تشریف دیکھنی کو بھی لائی نہ آپ تو
کیا وقت نزع دیکھی ہی بہی قضا مجھی

تشبیہ دون جو زلف کی بال ہما سی مین
چوٹی نہ اپنی سر کی کریگا عطا مجھے

غش آگیا جو رو کتا بیکی عشق مین
مصحف نے دی ہے مین جو ہوا مجھی

اعمال گرچہ زشت ہین ای نادر حزین
خالق سی بخشوا ئینگی پر مصطفی مجھے

مدحتِ چشم رسل مین جو رسائی ہو جائے
جب کبھی پیش نظر گوری کلائی ہو جائے
نسبتِ قند مین جو لب شیرین کی ملی
بند پاتا ہون دم صبح در دولت کو
موتی ہین ہاتھونکی تہ سے وہ کنار دریا
ہجر مین شعلۂ رخ ہوتی ہون اگر گرم فغان
شمع ہی کا سخن افزودہ ہو سکو گمان
آستینین جو چڑھی ہین تو ہی لگو آرام
سکہین رو کتا ہی مین ٹہنی ہی جدل و
پنجۂ مہر کو یکدست ہدیت ہوا ہے
مہ رضا سے نے تھیلے جو ہی اپنی سنگ قسم
تیز مژگان آنکھین مجھے قتل کئی ڈالتی ہین
قیس گو پا دیہ گر زمین جو ہو منصف کبھی
چارہ گر کیون نہ ہلے تا شرمہ لیلی تب
انسو ٹرسو ہی ہین ایک یہ کلمۂ ترتیب

۲۰۸

نظم عالی مین مرے اوصفائی ہو جائے
دہر دنیا مین ہو عالم مین کئی ہو جائے
خط اگر جو ہون تو پستی کی ہوائی ہو جائے
قفل کہلجائی جو طالع کی رسا ہو جائے
کف دریا روان کیونکہ حنائی ہو جائے
پہولجہڑی آہ بنی نالہ ہوائی ہو جائے
جلوہ افزا جو وہ انگشت حنائی ہو جائے
نیکل آئی جو یہان انکی کلائی ہو جائے
خط کی جو عارض رنگین پہ صفائی ہو جائے
گوری گوری جو عیان انکی کلائی ہو جائے
کیون نہ یہ غنچۂ خورشید کلائی ہو جائے
کیون نہ خنجر سے تری سر کی سلائی ہو جائے
تو عصا سرمۂ لیلی کی سلائی عصا ہی
قیس کو نجد مین جب آبلہ پائی ہو جائے
کہل لبسا تو نہو انکی خدائی ہو جائے

مہ نو کو تری ابرو سے جو دعوی ہی تھا
کہیں ایسا نہو انگشت نمای ہو جاے

حسن کا رشک ہوا دشمن جان یوسف ۱۹
مطمئن بھای سی کیونکر کوئی بھای ہو جاے

۳۵۹ ۱۹

اک غزل ایسی سنا بزم میں ایسی نادر
صرف سب قافیوں میں چشم نمای ہو جاے

ہمسلے وآرسے آنکھوں میں صفای ہو جاے ۳۵۹
غیر چشمک جو کری چشم نمای ہو جاے

کری چشمک نہ مرے زخم سے وقت کھچ
چشم سوزن کو اگر چشم نمای ہو جاے

چشم بیدار شب ہجر سی پتھر ہو نہ جاے
چشم انجم کو اگر چشم نمای ہو جاے

آنکھیں ملنی لگیں تلووں سی تمہارے آکر
آہوؤں کو جو کبھی چشم نمای ہو جاے

صاف تو ہی کبھی آئینہ پھر منہ نہ چرائے
چشم جوہر کو اگر چشم نمای ہو جاے

نگہ قہر سی دیکھی نہ گرفتاروں کو
دیدۂ دام کو جو چشم نمای ہو جاے

آئینے میں تجھی گھوری نہ کبھی نرگس
مردم چشم کو جو چشم نمای ہو جاے

قیس کو آنکھیں دکھاتی کبھی لیلی
غول صحرا کو اگر چشم نمای ہو جاے

دعوی حسن حسینوں کی کری ہر باد مگر حباب
اسکو آئینہ سی چشم نمای ہو جاے

پتلیونکو مری لیوالی لگا دو سرمہ ۱۱
پھر غباری نی چشم نمای ہو جاے

یا علی جانب نادر نہ کری بد نظری

اوسکی دشمن کو اگر چشم نمائی ہو جائے

۳۶۰ سامنے آنکہونکی جو قبر پیمبر ہو جائے
تمکو دنیا ہی مین فردوس میسر ہو جائے
سامنے آنکہونکی جو قامت دلبر ہو جائے
قمریو دار تمہین شاخ صنوبر ہو جائے
دلمین رکہتی ہی اثر سنگدلونکی الفت
خوف ہے مجکو نہ شیشہ تمہین پتہر ہو جائے
حرکت ہے دل بیتاب کو جو ہر ساعت
لطف ہے تیری گہڑی کا جو یہ لنگر ہو جائے
شوق نظارہ ہے اسی بت جو زیادہ حد سے
ڈر ہی پتلی کہین آنکہونکی نہ باہر ہو جائے
دلمین اب ہونے لگی یاد بتونکی ساکن
عمل انکا نہ کہین کعبی کی اندر ہو جائے
دونون آنکہونسے جو اکبار ہو دل دوچار ج
جہینپ جائے یہ جبین اوسکی کہ ششدر ہو جائے
ہای کیا سختی ایام نی بخشا ہی اثر
موم کو ہاتہہ لگاؤن مین تو پتہر ہو جائے
چشم جاناں کی تصور مین اگر باغ کو جاون
دیدۂ غول مجہے دیدۂ عبہر ہو جائے
گرمی حسن رخ یار کرون جو تحریر
ہاتہہ مین میرے قلم بال سمندر ہو جائے ۱۱

۳۶۱ دور ہی روضۂ حیدر سے تو ابتک اے دل
تیرا غم مین نہ کیون نادر مضطر ہو جائے ۱۱

۳۶۱ غم احمد مین جو ہین آنکہونسے رونیوالی
ہین یہی قبر عصیانکی بھی دہونیوالی
ہم ہی اک ہجر مین ہین جانکی کہونیوالی
چین سے سوتی ہین سب قبر کی سونیوالی

[illegible]

خواب غفلت مین پڑے سوتے ہین سونیوالے
ہم نہین عمر کی بیہدہ کہونیوالے

ج قدر کی عجب ہے ہوتی نہین آگہ ہونیوالے
داغ سے دل کے نظر آتی نہین دہونیوالے

ابرو و آنکہین سے شمع و کباب و بہم
نقش ہستی ہین سبہی دودیا مین رونیوالے

دیتے تیرے کیا زور گرد ملکو تباہ
کشتے تن کے نہ یہ دونون ہین لہو ہونیوالے

ہو جو دیدار ترا عالم رویا مین نصیب
تا قیامت سے نہ بیدار ہون سونیوالے

ابر برسات مین برسا تو تکلف کیا ہے
سال بہر روئینگے ہم ہجر کی رونیوالے

ڈہونڈہ پائینگے رہ کوچۂ جانان اکدن
بخت کیطرح نہین پائون تو سونیوالے

عمر بہر جاگکے ہجر کی کاٹی راتین
قبر مین چین سے اب سوتے ہین سونیوالے

جان کیا مال لیے تمہی کچہ عذر نہین
نقد دلکو نہین ہم مفت مین کہونیوالے

آنکہون سی گرتی ہین لخت جگر و پارۂ دل
رونی پر آتی ہین جسوقت کہ رونیوالے

جبکہ معشوق سی کوئی شی نہین دنیا مین عزیز
دل تو کیا جان سی کہوتی ہین کہونیوالے

نہین آئی ہوئی ٹلتی ہے کسطرح کبہی
ہو کی رہتی ہین وہ جو ہین ہونیوالے

ج آگ پانی مین بسر دست لگا دیتی ہو
آفرین مہندی بہری ہاتہونکی دہونیوالے

ج دل ابہی مفت مین دیدین یہ نہوگا اچہا
ہم گروکا تو نہین عشق مین کہونیوالے

قدر کیون اشکونکی اپنی نہ گنہگار کرین
ہین یہی نامۂ اعمال کی دہونیوالے

تلخ کامی سی شب ہجر مین ہم بیدار رہے
خواب شیرین مین پڑے سوتی ہین سونیوالے

ذلت و خواری و رسوائی و حسرت حالے
ہین رہ عشق مین سب امر یہ ہونیوالے

ہی مناسب ہمین اغوش لحد مین سونا
نہین جفا ہمسی جو وہ ساتھ ہمکی سونیوالے

بسکہ رہزن لی تری سحر و فسونسا ایسی
قتل چن چنکی کئی خلقمین لوٹنیوالے

عاشقی کی ترے ای یار کہ مزدور کی
ہوی بار غم و اندوہ کی ڈھونیوالے ۲۳

ہم خدا بت کو سمجھنی کی نہین ای نادر
مفت مین دولت ایمان نہین کھونیوالے

کہین ہیچ ہی لکھنی لکھانیوالے
وہی انعام مین ہین خلد کی پانیوالے ۳۴۲

ہی غیرونکی وو دہرم نہین جانیوالے
کوچہ یار مین بیٹھی ہین اوٹھانیوالے

نکلتا نہین اوس زلف سیہ کا ہرگز
کیا پریشان ہین شانیکی بنانیوالے

ثمرہ بازو نے تو استاد بنایا طفل
کچھہ ابھی اور پڑہائینگی پڑہانیوالے

یاکرین دیکھی اطفال حسینون کی جون
دل اوڑا لیتی ہین تیر کی اوڑانیوالے

بیت فرماتی ہین دلکو اڑایا تو کیا
ہمتو ہین غنچہ کہ جنکی ہین اوڑانیوالے

نہ ہی ہاتھہ بہی لگاؤن ترے پانؤمین حنا
رنگ جتنے دین اگر رنگ جمانیوالے

جان مشتاق تو زینت سے نکلجاتی ہے
خون دل کرتی ہین مہندی لگانیوالے

غنچہ منہ و غم جو ہوا ہے تری فرقت میں نصیب — نفت کے مالکی ہم لوگ ہیں ہنسانیوالی
دل عشاق جو آتا ہے فقط دھندا — کاجل آنکھونسی جو راتی ہیں چرانیوالی
نسخے میں جس ڈھونڈھا تو ملی کب لیسے — دل ہی ہیں پا رکو یا جاتی ہیں پانیوالی
شبنم و شمع دکھاتے رد چشم گریان — یہی دو چار ہیں آنسو کی بہانیوالی
سلک دو دریا کو مدد دیتے ہیں ہمیں ورنہ — یار کی یاں میں چلی جاتی ہیں جانیوالی
ہائے کٹی سی شب ہجر نہیں کٹتی ہے — سو گئی سیج کی نوبت کے بجانیوالی
تھی ہی جو بہت بدکتوری شب وصل — دل ڈبو دیتی ہیں گھڑیال بجانیوالی
زلف بھی ستانسی کھلینگی کہ نہیں — کیا پریشان نہانیمیں ہیں شانیوالی ۱۷

۳۶۳

وصف تیسیر جو کرتی ہیں بیان ای نادر
وہی فردوس میں انعام ہیں پانیوالی

۱۷

سوئی فردوس میں جنت کی ہیں جانیوالی — جب سے مدت سی نہیں دل او وہ بہانیوالی ۳۶۳
سیر باغات سب میں جو ہو آنیوالی — ہم تری کوچے سے ہرگز نہیں جانیوالی
شمع و گل لی کی لحد پر نہ جو آنی والی — دل جلائینگی مگر دل کی جلانی والی
گرد کیا وفی کہ پہنچیا نہیں مجنون ہرگز — تیری کوچے میں جو تھی خاک اڑانیوالی
عہد ہی بند ہوانگی کھلوانیکی پہیرن یا قید — رنگ کیا کیا نہ جمائینگی جمانی والی

انکی تقصیر نسبی اب عمل مین ما ربا — تہمی کو ہمین جو تھی شور مچانیوالی
بس وصال جن ہمین وہ تو ہی عشق مین اب — سحر بنگر ہین ہم آنکھون مین سمانیوالے
شب وقت مین سحر ہو نکلی سیاہ کیا — پنجہ سونا ہین گھریال بجانی والی
نہ سکا بدوشن تیری بزم مین عیاں تمام — تھم گئین بانگ سحر والد و دا وہہانیوالی
ابھی نادان ہین کم سن ہین جو آگی بکر — دل و اٹینگی یہ کل کی اوڑانیوالی
تصور مطلع نقشہ شب وقت آوے — سوگئی صبح کی نوبت لیے بجانیوالی
عوض سب لینگے تولنی کی یہ نیکی تیری — گزرے سب ہین دلکی لگانی والی
اونکی بسم اللہ اگر ہوگی تو بسمل ہونگے — جوکہ استاد تھے ہین پڑھانیوالی
وصف کنگھی کی عیان ہو نہین سکتی سرمو — تا خبر ادراک حقیقت مین ہین شانیوالی ۱۵

۳۶۴

اسلیے عزم زیارت مین ہی پیاری نادر
صاف ہے راہ چلی جاتی ہین جانیوالی

۱۵

۳۶۴
لوگ ہین احمد مرسل کی جو امت والے — اونسی ہونگی نہ سو دو سیر ملت والے
زندگانی مین کچھ آرام نہین تھا آیا — پانون پھیلائی ہوئی سوتی ہین تربت والے
منہ کی کہاتی ہین اگر بوالہوس آتی ہین ادہر — کوئی الفت مین قدم رکھتی ہین جرات والے
راہ اوپر نہ دینگی یہ رقیب گمراہ — تجکو بدراہ کرینگی تری صحبت والے

رات شمع و پروانہ کی سب ہو گئی [illegible]
اوڑ جاتی ہی سب گرمئ صحبت والے

پانو ہمکو توڑ کی بیٹھی ہین تری کوچہ نشین
ہاتھ ملتی ہین ہمین دیکھہ کی خدمت والے

محو حیرت ہین صفا دیکھہ کی [illegible]
آئینہ رو جو ہین آفاق مین حیرت والے

سب سے عاشق ہون مین [illegible]
اجنبی کہتی ہین نقبا و دولت والے

[illegible]
انہین صورت سے نہ بہاتی نہین سیرت والے

بت [illegible] کافر
توڑین زنار تجہی دیکھہ لی مورت والے

خوبرو دیکھہ کی [illegible]
کنوئین مین ڈوب مرینگی جو ہین غیرت والے

سرو خجالت سے گڑی جاتی ہین گلزار مین
اٹھہ کری ہین قیامت قد و قامت والے

رخ خورشید پہ [illegible]
منہ کہاتی ہین اگر جیتی رنگت والے

[illegible]
ایسے آفاق مین ہونگی نہ نزاکت والے

شامیانہ ہی [illegible] توکل ہی [illegible]
کدہی خاموش ہین نقارہ و نوبت والے

آتش شوق سے دل آہ جلا جاتا ہے
بہاڑین جاتین تری گرمئ صحبت والے

شعر نادر کی ہین [illegible] علی مین کیا خوب
ایسے شاعر ہین ہوئے ہین طبیعت والے

ہوں ہاتھ مین جو دامن [illegible] ۲۶۵ پروالی ہین نجاست کے گویا لکہا لئے

زلفین اِدہر اُدہر ہین جو ہاتہ سنبہالئی
سانپ آپ آستین مین اپنی نہ پالئے

دکہلا رہا ہی اپنی شفق کہ بہت فلک
اپنا بہی آپ سرخ دوپٹا سنبہالئی

اَمرِ محال اونکی دہن کا ثبوت ہے
ایسی تو بات منہ سی نہ ہرگز نکالئے

پسپا تمہاری چال کو ہوتی ہین دیکہ کر
کبکِ دری اگرچہ ہین دنیا مین چالئے

تیغِ ہلال چرخ نی کہینچی ہی موج پر
ابروی خنجر نما کی آپ بہی خنجر سنبہالئی

ہالی پہ اپنی فخر ہی ماہِ دو ہفتہ کو
طوقِ طلا کو آپ بہی اپنی سنبہالئی

اب جا پڑے نمی رسیت مین عاشق تری ہوئے
ظلم و جفا و جور و ستم سب وہ اٹہالئی

آئی وہ بہار آئی ہی گلشن مین دہوم ہی
ارمان دل تو نسی جو تہی وہ نکالئے

اشارات مین ہین کی ہر اک کو ہی اشتباہ
للہ کوئی بات تو منہ سی نکالئے

تشبیہہ شمع ساق منور محال ہے
مضمون نور کی بہی عبث اپنی من ہاٹے لئے

سنکر ہماری نالون کو ہمسائی کہتی ہین
سات آسمان آپ نی سر پر اوٹہالئی

ہر اک سی گفتگو مین درشتی نہین درست
بہرِ خدا زبان کو اپنی سنبہالئے

ہنسائی جو زخمون کی بہی قبول ہے
گردن مین غیر کی نہ مگر ہاتہہ ڈالئی

محفل مین تیری بات نہ نکلی زبان سی
مانندِ شمع آنکہون سی آنسو بہالئے

ای زلف پیچ و خم ہون مبارک تجہی کہ اب
جاتی ہین ہم جہان سی تیری بلا لئی

ہوتا ہی کوئی دن کو کوئی ہی پایمال — آتی نہ ہاتھ پانون نہ صاحب ی
ای منظر لگی نہ کہین مصر چرخ سے ۱۹ — سرسی جو گر پڑا ہی وہ پتا سنبھالتی

۳۶۶

ای نادرِ حزین نہ ہو مشکل کا تجھکو فکر
ہین ہاتھ مین ہو دامن مشکل کشا لئی

۱۹

درودِ خاص ہی اوس شاہِ بحر و بر کے لئے ۳۶۶ — کہ جسکی ذات سی ہی فخر بوالبشر کے لئی
نصیب مجھی ہوتا ہی عمر بھر کی لئی — تڑپ رہا ہون مین شوقِ سیمبر کی لئی
فروغ رخ کو تمہاری ہی عمر بھر کی لئی — عروج مہر ہی ماہ دو ہفتہ کی ہی
یہ قصد ہی کہ جو صد چاک ہی دلِ جسمی — بناؤن جسمین اوسی یار تیری در کی لئی
رہا خیال الفت مین آدمیت کا — جگو بنا ہی وسی غیرتِ قمر کی لئی
ہمارے دل سی گزرتا ہی تیر نگاہون — نفوذ شیشہ مین جس طرح ہو نظر کی لئی
فراق مین اوسے نہین کہتا ہون مین عزیز بہت — جگہ ہی آنکھون مین خون دل و جگر کی لئی
بہانہ منہ کی چھپانی کی واسطی سمجھو — ضرورت اور نہین کچھ انہین نقاب سی ہی
اگر ہی قرب اپنی تلوار تو تکلف کیا — ہلال چاہیئی ای مہ تیری کمر کی لئی
یہ وہ میان تہا کہ تلوار انکی سر کاٹے — نہ خوف سی کبھی ہوتی وہ تیغ سپر کے لئی
وہ جھوٹی جہدی گر اپنی ہاتھون کی دیدین — تو غازہ ہو رخِ آئینہ سحر کے لئے

اڑا دینگا نہ دیا بار بنیوں جوشوں پر
خیال کو پایا نہ راست جو تہا کمر کی لئی

ثبت ہے ان شاعروں میں ہو تا اور
صنعت کے لگ میں نگے وہی آپ کے کمر کی لئی

جگہ تہ چھوڑ گیا سیر میں بس خالی
نہیں تہا ملا ہو نہ خیاط کو قلم کے سے ۱۵

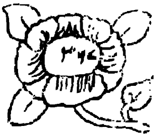

ہوئی نہ بخت کی رسائی وہاں کسی کی اور
جہاں نہ اوج ہوا تہا کسی بشر کی لئی

دکھاؤں ہاتھ خدایا جہان میں کس کی لئی
تہا عطا ہی تجمل برائی مستفی لئی ۳۰

نصیب ہے سعادت ہے کسب کی لئی
یہ تھیاں میں ہمت ہے دریا کی لئی

او جو بہ او کھولے کہ ہر ننگ سیو وفا کی لئی
ہوئی تہی طاقت عشاق اس ملال کی لئی

نہیں ہے دم ہے سنا اونکی طاق اور ند
الہی نکا فرین ہدوئی دعا کی لئی

جو اتنی نگی خدا کی گولی میں کہاں ان جاو
اب نے بند ہی جب بی شفائی لئے

میں تھا لل ہے کہی وہ لگا جو نسبت مانیو
تو ٹوٹ کے گنہگار ہیں اسی خطا کی لئی

بہو ملک ہے نہیں قانت تجہی سنگ کو ہم ادا
فنا ہی تہنہ و بہائی تیرا دا کو لئی

ہوا و ترقی نقش عنایت صنو را و کو
کہ جو ڈی کی ہی ضرورت سما کی لئی

نہ الہی رزق نہ خصم ہو نہیں سکتا
زیادہ یہ جو گرانی ہی آسیا کی لئی

نصیب آپ کے ترا ہی جب مگس رانی
تو کو کن سا یہ سر خلب ہی ہما کی لئے

شریک مجلس عشرت شب اون کی
عزا کی بزم مین ہم نالہ و بکا کی لئی
مجھی شراب پلا جو آج ساقی لی
بلند دست وہ ہوگی دعا کی لئی
مین بعد قتل کی باقی اثر نہ سادہ صنعی کی
حنا سی ہاتھ ملا وہ بہایا ہی انجنا کی لئی
ہی قد و زلف سی حسن لئی اثبات
کہ چاہئی الف و لام مبتدا کی لئی
جنون میں جو نہ قطع ہم کی کسی مہری
تو خار دشت مہیا ہی بہر برہنہ پا کی لئی
نگاہ کج ہی کہ کج تیغ پان ہی کجری
کبھی ظفر ہی کبھی آہ آپکی پا کی لئی
لہو بہا چہری پہیرو نہ یا حلال کرو
کہ ریگ کی تسی نہ ضرورت ہی خونبہا کی لئی
عطا کرو جو پسندان تو چشم یار بشر
کہ بھر سرمہ ضرور ہی خاک پا کی لئی
ہوا ہی صرف تشبیہ خال گیسو مین
کہ مشک اب نہیں ملتا ہی دوا کی لئی
وہ گل کی طرح سی دہی تو ہنس دئی مسکرا
دہن کی بوسی جو آج آئی ہی گدا کی لئی
یہ کوئی زلف پریشان مین ہی کیونکر
ہوئی ہی خلق یا دشت کربلا کی لئی
دہن کی زلف آنکہوں کا نوکی لب سی
فریبی ہی لبو سی شب وصل بجا کی لئی

۲۳

۳۶۸
کشش امام کی کہنچی لئی چلو ہی نادر
بحر م غم جو رہتا ہی کربلا کی لئی
۲۳

ستانہ ہی لعنت کیسوی اسلام کی لئی
۳۶۸
رونق اسی ہی خوب اسلام کی لئی

[illegible] خیال و وہم و گمان سب نے کی کمی
نایاب ہے کمند تری بام کے لیے
[illegible] ہی نعت ہین کس طرح مل سکین
سچ ہی کہ دام چاہیین بادام کی لئی
[illegible] نعت می یکدن خسرو
طعنہ تنگی ہم دہن جام کے لیے
[illegible] الجھی کہ گیسو نہین ہوا جبکہ عشق چشم
کیا دام تمہین ہنسی تری بادام کے لئے
[illegible] تھمہ دلی مین متوالی سا میو
آتی ہین یاد ہم کو ہی لب جام کی لئی
[illegible] تماشنی کہ مجھے بھی جو لیجاؤن بعد مرگ
پہ سینہ کی داغ دیکھی اگر دام کے لئے
[illegible] دشمنوں کی جو آنکھین تو کیا عجب
تلخی ہی ہوتی ہی کبھی بادام کی لئی
[illegible] پری انکو اٹھا دکھا دیا
گویا تہ تلی بھی لالی سے وہ ابہام کی لئی
[illegible] کا کہکشان کی جھیری کرو
حاضر ابھی ہو بدر فلک شام کے لئے
[illegible] سب کہا گئی ہین
ستم کہا نگاہین آپ کے دشنام کی لئی
[illegible] حطا مجکو شبیہہ کہ مین ہے
روح القدس ہی غیب کے الہام کی لئی
[illegible] ہی تھی یہ کوکنی مین صدا بلند
فرہاد فکر چاہیئے انجام کے لئے
[illegible] طوف کعبہ کو ی صنم مین جان
زیبا کفن ہی جامہ احرام کے لئے
[illegible] گدا موت نہ چھوڑیگی ایکدن
آخر تمام گور ہی بہرام کے لئے
[illegible] خوش کو سنہری لباس لئے
سونا سوگند چاہیئے انعام کے لئے

وحشت ہوئی تو ایسی ہی چکر لگا گئی
توڑا لینگی گردش ایام کی لئے

اپنی عبرِ لطفِ عشق کو پیسوا گر سنگہا و
ہو تلخی سی ٹبرہ کی وہ سرسام کی لئی

قاصد رسید و نامہ رسید و خبر رسید
حاضر ہین جان و دل مری انعام کی لئی

قاصد کی لوٹی پاؤن تہکی باد صبحگاہ
تمہا ہی کون نامہ و پیغام کی لئی ٢١

٣٦٩

ای نادر خبرین جہتا ین ان کی ہین بیان مین
جو بہی ہین یہ عظام کی لئے

٢١

بخت اگر مجھکو سوی یثرب و بطحا لائی
کیون نہ پہر بام پہ تحمل تمنا لائی ٣٠

خط کی الفت مین رقیب آتو نہ جھگڑا لائی
خط اپنی لئی ہم یار سی لکھوا لائی

ہمکو وحشت جو کبہی جانب صحرا لائی
یہ شیدائی کی لئی قیس کو سودا لائی

جان دیتی ہمین نہ بوسہ بھی کبہی اُن سے دیا
اوسکی کوچی سی کہو حضرت دل کیا لائی

حکم ساقی ہی یہ عشاق کو اُبہر کرنک
دلکو ہی یہ تپش کری کوی کلیجا لائی

جاون احرام اگر باندہکی مین انکی طرف
کعبی سی جذب ترا سوی کلیسا لائی

حسرت و یاس و غم و نالہ و آہ و فریاد
بزم دلدار سی کیا کیا کہیں کیا لائی

آرزو پہر نہ رہائی کی کبہی دل مین
پیچ مین مجکو جو وہ زلف چلیپا لائی

جرم الفت مین ہی کرتی ہین تشہیر
بام پر اوسکو وہی تماشا لائی

پڑہی داتونکی صفت اُسنی ثنا سی دم
ہوسکا مردم دیدہ سے یہ پردہ ممکن
جسکا میدہ مراد ملگہی گل وس گل کہا
قدرت اللہ کی ہی ایسا کہ ہی وہ رنگ ثمر
قند جان بخش روان پارۂ دل لخت جگر

ح

آج انعام مین اسنی دریا سا لا کہا
غیر سی ہم جو بچا کر وہین ہتہیا لائی
میری محفل مین نہ ہرگز کہی مہندی کی لالی
چاند کا نور لو ایسا کوئی ٹکڑا لائی
نذر کو تیری لئی پایا ہی جو کچہہ ہتہ لائی

۱۵

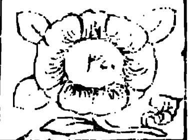

عزت و جاہ و شرف جاہ کل شفا ہو دائم
روضۂ شاہ شہید اسنی جو کچہہ ہتہا لائی

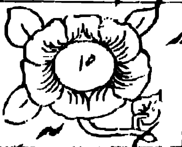

اور مضمون نہ ہرگز کسی چہوٹا آہی
حشمت و جاہی پایا کہ قیامت آئے
یا نہ حسرت کسی لئی رنج و غم و محنت آئے
مشتری ماہ نکلین غیر سی روشن ہر دم
اونکی ہر کام مین کیا دہوم سی ہی جشن بہار
دی ہی نیالی تو یارب یہ دعا ہی ہو قبول
قدر حسن کی ان عمر و شونکو ہولی
چاندنی کا نہین بار اُٹہا سکتی ہین

دل مین جب آئی تیری ہی محبت آئے
سامنی نہ کوئی خوش قد و قامت آئے
تم اگر آؤ تو اُٹہ بیٹہی نئی دولت آئے
راس ان کو نہ تری گرمی صحبت آئے
پہولونکو آج لیتہی ہی نئی خلعت آئے
سامنی اونکی پری کوئی صورت آئے
کسی انسان پہ انکی جو طبیعت آئے
گلِ گلشن مین کہان سی یہ لطافت آئے

ق تسخیر پری کا ہی اگر شمر
تم نہ قابو مین ہماری کس مصیبت آئے

دھونڈھتا تھا آسیب کی وہ پری گھر جان
ہوش پر پھر مری حور تماشا شب مصیبت آئے

رخ کو رکھتی ہین اپنی جو حسین زیر نقاب
حیا رخصتی ہی نہ آنکھون مین مروت آئے

بزم زندان مین تیرا مدرا ہدی ہو آئے
لطف باقی نہ رہا اب جو یہ خفت آئے

چشم بد دور وہین ... کہو مطلع کی الف
غم مین بی بی جو اٹھوی سی مروت آئے

ہاتھ ملتی ہون جو اغیار مین تلوی سیلان
میری حصی مین ہے اونکی کوئی خدمت آئے

۱۵

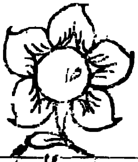

ہی بیہی کی لعلون الیسی ہی تعالی فا ہی نادر
دل مین دشمن سی بہی ہرگز نہ کدورت آئے

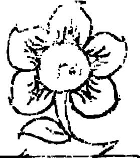

۲۷۱

نعت لکھنی مین اگر طبع ہمارا آئے
روح روح القدس ایدل دعا پی آئی

قتل دشمن ہو سبب کی بابی آئے
ہم نہ لوٹینگی کبہی ایدوست ہماری آئی

دھوم ہی آپ کی جسطرح سواری آئی
یون نہ گلشن مین کبہی باد بہاری آئی

فاتحہ پڑھنی کو آئی ہین مری مرقد مین
اسطرف کو نہ کبہی اونکی سواری آئی

ہچکیان نزع کی دم جبکہ ہمین آ لگین
ہم نہ سمجھی کہ اونہین یاد ہماری آئی

ہجر کی شب مین ہی آہ بہری دنیا سی
اور آئی تو فقط یاد تمہاری آئی

حسرتا غنیمت افسوس مرا دم نکلا
زیست بات سمجہتین ماری آئی

غنچۂ دل اونکے جسونکی کہلایا تو نے — پیار دہر کو تو نے ہی بادِ بہاری آئی
ابرِ خجلت سی گہٹا اوج فلک پر کیا گیا — اشکباری کی لئی جب کے مری باری آئی
اور کئی راہ مین عشاق مثالِ خاشاک — آندہی کی طرح سی اونکی جو سواری آئی
رہِ انجم کو کیا ماہ نی صدقی آکر — چاندنی مین جو کبہی اونکی سواری آئی
سبہی ہر تار کو ہم تارِ شعاعِ خورشید — دستِ انو ہین اگر اونکی ستاری آئی
تہو محملِ لیلیٰ کی طرف دہیان اپنا — جب نظر سامنی دشت کی عماری آئی
ہاتہہ جسوقت لگا گنجِ وصالِ جانان — ص دولتِ دہر و سرِ اقصیٰ مین بیاری آئی

۲۷۲

دلسی جو دوست تہی وہ شاد رہی اے نادر
لیے تری دشمن بدخواہ کی خواری آئی

۱۵

تمہی ہی نعتِ نبی ہم جو لکہاتی آئی — ۲۷۲ مژدۂ خلد ملک ہمکو سناتی آئے
باغ مین نار سی وہ مسّی لگاتی آئی — دہوئین سوسن سے سرِ دست وڑلی آئی
وہ دمِ رفتِ سحر گہونگرو کو بجاتی آئی — خواب سے فتنۂ محشر کو جگاتی آئی
تم لحد سی مری امتن جو اوٹہانے آئے — خاک مین خاکِ تمنا کو ملاتی آئی
وعدۂ وصل و وفا کر تمہین آتی ہی ہین — ہر جب آئے تو مری خاک اوڑاتی آئی
بام سی تا دمِ صبح آنکہہ نہ اک پل ہو کی — وہ شبِ وصل مین آتی نیند کہانی آئی

کہہ میاں لیں جو شب وصل مین تہ بند اتر ہو
آپ ہی تو مری جان جلاتی آئی

بعد مردن بھی مری خاک سی نفرت ہے
قبر پر آئی تو دامن کو اوٹھاتی آئی

غیر ستی یان کے سر بزم مین مانند چراغ
شمع کی طرح سی ہم اشک بہاتی آئی

شہرت جو تری رفتار اگر تھی منظور
ٹھوکرین کیون نہ قیامت کو لگاتی آئی

ساتھہ ہی مستی کی ڈول ڈوب گیا عاشق کا
جل ترنگ آپ جو محفل مین بجاتی آئی

رنگ پاشی کی نہ کی غیر لی اوئی سر بزم
خاک اوڑالی گئی ہم خاک اوڑاتی آئی

تم اگر آئی تو گھر بیٹھی ہی دولت آئی
ساتھہ سو کر مری قسمت کو جگاتی آئی

زعفرانی جو لباس آج پہنکر نکلے
دہن زخم کو وہ میری ہنساتی آئی ۱۵

۳۸۶

غم شبیر ستی سیری نہ ہوئی ای ناصر
روتی مجلس مین گئی اشک بہاتی آئی

۱۵

لطف ای ختم رسل جبکہ ترا نام آئے
چین ہو جان کو دل کو مری آرام آئی

اور تو بعد فنا کچھہ بھی نہ تم کام آئی
قبر پر آئی تو دیتی ہوئی دشنام آئی

ہو تری شفق سی چرخ قبا کو حاصل
یہ پسند آپ کو ایسا جو بہولا ہم آئی

قاصد و بوس و کنار و ہنسی ہو کب یہ امید
یہ بھی کیا کم ہی اگر بوسہ بپیغام آئی

تم جو عریان بدنی کا کہین کرتی ہو یقین
ہو جو ہیچی تو کفن مین وہ مری کام آئی

دیکھے جو حسن سی فرمائی ہین صبح جبین
لعلون کا انھونکی ملی بوسۂ شیرین ہمکو
نعل سمونکو تری انکھونکی ملین کیا بوسی
دوست کہتا وہ رقیبونکی جو لین بوسۂ چشم
بوسۂ چشم لئی مفت مین اغیار لئی آ
منہ جبھی یار لئی اس مفت بری کا انصاف
دو بلاؤن کی النظر جلوہ ہوئی ان کیجا معلوم
تیسری سال سی ہوئی دو تن کی او سنی
نہ جہانکی ہمرہ مدیا تیغ مین ساتھہ
قل کی ڈھیلی بھی تو ڈالی نہ سر قبر لوی
گردن یار مین تب ہو سکی حمائل ہو کر
جلد و دل سی ہوئی ہجر کی شب مین سنگین
نہ عبادت کی نہ طاعت مین رہی مرقد پر
جس سی تقصیر رہی الٹی ہی باندھ حجاب
ہم جو قربان بدن اسکو ہین جنون ہو مدفون

مہر کا کام ہی کیا ہم جو لب بام آئی
ہمجو روان ہاتہہ مری آئی نہ بادام آئی
ہاتہہ النسان کی لبی دام نہ بادام آئی
حیف ہی ہاتہہ جو نخچیرونکی نہ بادام آئی
اونکو بادام دئی تہنی تو لیا دام آئی
بیچ کر یوسف دل ہاتہہ نہ کچہہ دام آئی
لب ساقی کی جو نزدیک لب جام آئی
فصل اچھی ہوئی تب ہاتہہ مری آم آئی
تم نہ ائی حسرت دل میرے کبھی کام آئی
آپ تو بعد فنا بھی نہ مری کام آئی
دیکھئی دست تمنا مری کب کام آئی
جو کہ ناکام بھی آخر کو وہی کام آئی
نہ تو جلینی مین نہ مرنی مین مری کام آئی
کام میری ہی نہ غیرون ہی کی کام آئی
ایک بھی نیچی کفن ورد کی بھی کام آئی

یا علی ست دو جو نادر کی ہین ہمسر ریزینا
ہو جو بدخواہ مخالف تہ صمصام ہمی

مصطفے کی مدح مین دلکو خوشی ایسی ہوئی
طبع کو حاصل زیادہ اور نورانی ہوئی

کیا کہون دلکو مری کیسی پریشانی ہوئی
وعدہ کی شب یاد و نہین لگی جو صبح ہوئی

بار کہائی عشق ہو گیسو جو افزونی ہوئی
تازیانہ اسی پری مجکو بری چوٹی ہوئی

عاشق و معشوق مین جب چشمک ہی ہوئی
تب بابندا سی قیس آوازہ لیلی ہوئی

جب غبار آیا ہماری سمت سے دل مین مر
خاکسارون مین ہمارے ریاست ہی ہوئی

گردش گردون گردان سی مرہ سا گاہ
تیر مژگن سینی آوا ور چھلکی ہوئی

جب سے ہم عاشق ہین سر محراب ولی
طاق ابروی کتاب عقل طاقی ہی ہوئی

مرگئی جب ہم جنازہ تب بہا آئی
جھلکی نوبت مصلہ سوس جلتی ہوئی

دل مقید ابتدا سی ہو رہا انجنون
طوق گردن کا مری طفلکی ہنسلی ہوئی

بکھراؤ ہائی حد مدعی پہنچی آہ کی ولی رہی
کونسی آفت ہے جو اپنی مین جہیلی ہوئی

جب زبان تنگ سی ہی گل سی دعوی کیا
گلشن عالم مین کیا کیا غنچو کی کہلی ہوئی

گل کی بو سی ہی گیا رنگ غنچو کی کہلی
باغبان غافل ہو سو یا باغ مین جو بے بنی ہوئی

جاکے اڑائی عاشقون نے جلکی بیج رشک
جلسہ اغیار مین جب آپ پہلی ہوئی

پہچہ پڑہا کر لیگئی اغیار تجکو اپنی گہر
آئینی مین سانپ لہراتا ہوا آیا نظر
شانہ یا اندہی ہما قہر یہہ جا پڑی
یہہ دلی کہ کوہ کی فرہاد کو بہیجا جو آہ
ہونٹون پہ لاکہا جماو یان کہان شوقسی
اوسکے ہونٹون کی بہار افسوس لوٹی غیر نی
اوس سہی قد سے کہا عیش و عریانی کی لطف
سادہ جبتک تہے تری لب کو ہی تہے خواہان تہا
فیض انوار صفائے حسن سے اس سادہ رو ۲۳

جمعی کو تیری کیا جو اطفل سے چہپی ہو
خوشنما کو ہی شکم پر پانو کی سیلی ہوی
ابتل الویوالی ہوگئی ہیلی ہوی
سنگتیون سے بہری اہی تیر سے ترجہائی ہو
سادگی دان گئی اسیجا سنجان سے مستی توٹی
تہی سے یکخنی شعری جو بحر مین مستی ہو
شاخ سرو باغ بہر فاختہ سولی ہوی
بوسون کی لائق ہوئی جب پانکی لالی سے ہو
آئینی کی صفا و لوازم کان ٹہی ہوی

۲۵

لکہی جب شعار ای نادر علی کی مدح نظم
طبع کو حاصل ہوئی تب اور رنگینی ہوی

۲۳

عشق رسول مین بہی جو دیوانی کیا ہو ۲۴
شوق جنون کی کیا ہوی دیوانی کیا ہو
یہ رنگ شب بشیوہ کی خدا جانی کیا ہوی
قالمی ہین سنگ ان کی سبو جام حور پہ

شاہ جہان ہوکے کہ خدا جانی کیا ہوئی
پریان کدہر گئین وہ پرنجالی کیا ہوئی
پریان کدہر گواو گئین پروانے کیا ہوئی
میخوار سب کہی گئی میخالی کیا ہوئی

زندان مین پتا ہی نہ صحرا مین ہی نشان
کیا جانی اے پری ترے دیوانے کیا ہوے

پہلو مین تھی جو دی ہمین مینی کو ساقیا
ساغر ترے کدہر گئی پیمانی کیا ہوے

نیت سے وصت انکو سحر تک ہوئے نہ آہ
گیسو تمام شب وہ نہین سلجہانی کیا ہوے

مژگان کی پتلیان اٹھین چشم نم سی جب
سر انکو دیکھہ دیکھہ کی خسخانی کیا ہوے

اوس شمع رو سی آہ نہ حاصل ہوا جواب
گم کیسی غرض صد آتش کو پروانی کیا ہوے

سوے فلک گئی کہ زمین انکو کہا گئی
کہدی تو اے پری ترے سر دیوانی کیا ہوے

تلوی کہ جا رہی ہین ارادہ ہی اے جنون
دیکھین تو چلکی قید سے ویرانی کیا ہوے

ج ہنسنی مین آ رہی ہی مسی ہن کی نکل پڑے
دانت اوس پری کے مسہین کی دندانے کیا ہوے ۱۳

زنجیر مین جو غل نہین اے نادر حزین
آزاد قید زیست سے دیوانی کیا ہوے

تہی جو شراب حب نبی سی بہر ہوئے
عقبی مین انکی نخل بنا ہری ہوئی ۳۳

لب پر ہے جان زیست کی دن ہین بہرہو
چلتی ہی ہین جو کہ مینا ہی سر بہری ہوئی

دون ہو نگر جگر کو تو ساقی کہی یہ بات
بہر کر زک کتاب چہرہ پر سے ہو

اوسکا ہر ایک عضو ہی خواہان جان زار
پتی یا بچی ہی دو نالی بہری ہوئی

کیون تشنگی ہی دشت نوردی مین یو الم
ہر آبلہ ہی پانی کی چہاگل بہری ہوئی

زخمی حرام نارسی عشاق کیون نہون
چھرا ہی یہ پانونکی چھالا گلن بھری ہوئی

بہوکی ہین مین آلیوئی چشمان شوخ یار
ہین ملا لو مر زعفران عاشق جری ہوئی

جرّاہی شرم کی پیالہ کی الٹی ہوت
آئی سواری نکی بھی نہ جسکی پری ہوئی

اونکی جمال کیسو صورت حسن نقش ہین
جب ماہ مین سمائی گئی تو وہ ہمسی پری ہوئی

کہانا شراق مین عاشق کیہ امنگی
ہین پیٹ انکی غصہ و غمسی بھری ہوئی

خالی ہی میکشی سبھی نشہ سین
مین آنسوسی چشم کی ساغر بھری ہوئی

خالی کری جو خانہ زنج کیا ہی دو۔
بیٹھی ہی تن کی سم فراق صنم مین بھری ہوئی

ہم ساری عمر روتین اگر ہجر یار مین
خالی نہوگی چشم کی ساغر بھری ہوئی

ناکام ایک عمر رہی باغ خلق مین
ابر کرم سی آئی کی جنگل ہری ہوئی

نخل حیات عاشق اشیا کو کری خشک
گلزار کی ثمر و گہر اگر ہری ہوئی

چھوڑو ہمین قیسو نالو بنا دکھاتی ہین
قرآن پر تو ہاتھ وہ جائین ہری ہوئی

پہچان اچھی و بری کی تجھی تھی نہین
کہوئی تھی جو تجھی وہ سیانی تیری کہری ہوئی

دعوی تھی تم کو تھے اور اگر آپ ہی مسیح
زندہ گئی نہ ناز و ادا کی مری ہوئی

زندہ ہوئی ماو غریبان مین آ گئی جب
عہد مسیح کی تھی جو عاشق مری ہوئی

زاہد کی اور شیخ کی تھی خانقہ مین قدر
زندونکی بزم عیش گئی سنوری ہوئی

زائل ہوئی حرارت قلب و جگر تمام
بوسہ تمہاری لب کی بھی ہی زندگی ہوئی ۲۳
تم آ نکلی گھر میں غیر کی جب ہو کے مقیم
عشاق کی مکان صنم مقبری ہوئی

حاسد خراب خستہ و برباد ہو لیا
ای نادرا نہی نخل تمنا ہری ہوئی

گو سند مین ہین دو جرم سی پڑی ہوئی
لالہ بن کی مین ہی تیر بھی لگی ہوئی ۲۴
انکی تمام تمہاری بڑی ہو سے
شمشاد ایک پانوسی سنت ہے کھڑی ہوئی
جب میکشی کو بزم مین ہم آ کھڑی ہوئی
کم ظرف جام کیا ہی کہ خالی گھڑی ہوئی
سنکو کہ آم اونکی زنخدان کی ہین پسند
سیب جنان کو جانتی ہین سڑی ہوئی
جنت ملی مین پا کہ وہ کشتون نے شراب لے
بہر زرِ ستادہی کی پڑی ہوئی
اک آ لگی سو اگر توجہ نکی ادھر
ہمراہ میری نعش کی چھوٹی بڑی ہوئی
گلگشت کی لئی ہوئی جب جا بہ صحن باغ
تم قد سی ہین سرو بھی تہی سکڑی ہوئی
کیا غیب و فیس کو بکون بدل کرون بیان
مرنی کو آ کھڑا تھا نہین کوئی گھڑی ہوئی
ممکن نہین کہ ہنس سے رہائی ہو الفت سے
حلقہ ہین مثل طوق گلی مین پڑی ہوئی
گنجایش اور کی جگر و دل مین ہی محال
تیر و سنان و دشنہ ہین ایسی اڑی ہوئی
اوٹھین تمہاری کوچہ سی امکان ہی نہین
نقش قدم کی طرح سی ہم ہین پڑی ہوئی

آیا جو یار ضعف سے تہم نہ وہ سکی
تعظیم کو جو رو گئی تہی سب کہڑے ہوئے
سب آ گئے پہر اوٹہایا جنازہ جب
وہ بام پر بحسرت تماشا کہڑے ہوئے
حلقہ بگوش کرتی ہین ہالی کو ماہ کی
کانونمین آپکے ہین جو بالی پڑی ہوئی
عشق لبان سرخ مین جینا نہین پسند یہ
مسّی کی عاشقونکو ہین لالی پڑی ہوئی
آئے نہ فاتحہ کو شب جمعہ وہ مسیح
ہم منتظر ہین قبر کی اندہیری ہوئی
دانتونکی یاد اسمین جو رہتی تہی رات دن
گویا نگین دلمین ہین موتی جڑی ہوئی
دلمین بہر ہی یاد جو تابندہ خال کی
کیسی نگین مین ہین ستاری جڑی ہوئی
ساقی پلا شراب قیامت ابہی ہی دور
توبہ کی در مین قفل نہین ہین پڑی ہوئی
لکہا ہی وصف گیسوے مشکین صنم
تیزی قلم کی آب مین جتن مین کہڑی ہوئی
ہوتی ہین ذلتین نہین آتی ہی انکو شرم
اغیار بی حیا کوی جانی کہڑی ہوئی
پایونکا تو انکی سرو تہا محال
مٹی جہڑی جو انکی چہوئی تو گری ہوئی
صنعت گری ہی صانع قدرت کی ای میان ۲۳
زرگر کی ہاتہ سی نہین یہ گڑہی ہوئی

ای نادر اتنو فضل خدا ہی ہمیشہ حال
حاسد مری عذاب مین ہین پڑی ہوئی

احمد کی ذات خلق کی رہبری ہوئی ۳۷۰
ختم آپ پر رسالت و پیغمبری ہوئی

یہ پیش اشک قیس سی پیدا تری ہوئی
آہو کی شاخ نجد کی بن مین ہری ہوئی

کیا مانون فیض باد بہاری کو ای صبا
چوب عصای آہ نہ اوس سی ہری ہوئی

لوٹی جو آج خانۂ دل سی متاع صبر
ای بت خدا کی گھر مین بھی غارتگری ہوئی

کیونکر نہ چاہ پیار ہو عاشق کو تیری ساتھ
بو ہی دولہن کی عطر کی تجھمین بھری ہوئی

مانع ہی دید آئینہ روی صاف کی
پٹی یار بھی سد اسکندری ہوئی

سر خط خط جام عطا اوسنی تب کیا
ساقی کی جب قبول ہمین نوکری ہوئی

اوڑنی دیا نہ رنگ کو چہری سی ضعف مین
تصویر سی ہماری یہ زور آوری ہوئی

کانٹا سمجھہ کی دور ہوا پاس سی وہ گل
حاصل شب وصال جو ہم بستری ہوئی

حیران عقل ششدر وحشت مین ہو گیا
پیش نظر جو آپ کی بارہ دری ہوئی

گانی بجانی سی ہو جاتی ہین زیچ ہم
خنجر ہماری حق مین تری خنجری ہوئی

مین سار ناتوانون سی بڑہ کر ضعیف تہا
ٹوکا تری کمر نی تو کم لاغری ہوئی

عکس آئینہ مین بہی نظر آتا نہین مرا
اللہ ہجر یار مین یہ لاغری ہوئی

ابجد مین بہی شمار نہ اوس طفل نی کیا
ہمزہ سی جب زیادہ کمر لاغری ہوئی

مجھکو تپ فراق سی بس ہو گئی شفا
حاصل تری لکھی ہوئی جب ٹھیکری ہوئی

ساقی نی دی شراب تو لیتی لطف وہ مزا
نقل و گزک سی پر نہ کبھی تشتری ہوئی

ایسی کڑی نہائین چہڑونکا ؤ ہہائین جہہ
بار اُراب اُنگلی مین انگشتری ہوئی +

زیور جو وہنی نہیں تو سر سے چہن کو جہلی
ہر ایک عاشقونکو وہ انگشتری ہوئی

انکہونمین سبکی شعلۂ جوالہ پہر گیا
یہ گرم حسن نے اُنکی انگشتری ہوئی

پائین نمک حرام تہی جو ان لی نعمتین
سہما جو حطانہ انکی اک کنکری ہوئی

زردی زنگ سنخ مری آئی او ہی پہ سینہ
اُنٹہی جو سرخی تہی سو اوس گہری ہوئی

کیونکر مین لنکال دون پہلو ہی یار کو
یہ پاس ہی خدا کی امانت دہرے ہوئی

نازک یہ باغبان سے تہی سر باغ کی جہنم
بہوانکی باغ جنکی لئی نوکری ہوئی

حورونکو آئینہ جو کف پای صاف ہے
خاک قدم بہی غازۂ روی پری ہوئی ۲۵

۲۶

آل عبا ہی آیۂ تطہیر سے مراد
ہی نادر اونکی ذات خطا سی بری ہوئی

۲۵

جاری ہی لب پہ نعت جو تقریر ہماری
کیونکر شعرا مین نہ ہو توقیر ہمارے ۲۶

حالت ہے شب ہجر مین تغیر ہماری
جی جائین جو ہو موت گلوگیر ہماری

قاصد کی تہکی پاؤن کتنو ہوئی لی یہ
پہونچا نہ سکا کوئی بہی تحریر ہمارے

مضمون خیال انکی اگر لکھی بیڑ دل
تو خط مین تو امام ہی تحریر ہمارے

ابرو کو چڑہا کر وہ کہا کرتی ہین اکثر
کیا جہوٹتی ہی عرش مین شمشیر ہماری

بیگی و زمجموں متن میں کہونت کہاکی وزیر ظرف

مقتل میں شہیدوں کی اگر بہتی ہیں جسم
آخر ہے طلسم [illegible] شمشیر ہماری
اوس سے جو کچھ ہو گیا تری شمشیر کو تو فوق
کہتا ہے لہو تیغ ہی شمشیر ہماری
کاندھا جو جنازے کو دیا آپ نے آ کر
ہاتھوں نے ہی شبیر کی کشتوں میں تو ہماری
جانیں یہ تکبیر کی ہیں بستہ گیسو
ہو لاش کی پاؤں میں بھی زنجیر ہماری
وہ سیم بدن ہاتھوں سے ابھی خون کی گر
تحریر بنی نسخۂ اکسیر ہماری
وہ بیمار تھی قتل کی جو بت سیمبدن نے
کیا قبر میں مٹی ہوئی اکسیر ہماری
اٹھائی محبت ہی نہیں قید میں لیکن
غل کرتی ہے جو بوٹی زنجیر ہماری
وہ حور لقا آئی بلا ہی شب وعدہ
زنجیر و [illegible] تو تحریر ہماری
آتا ہے وہی جسم اگر خستہ تنی پر
تنتی ہے سپر یار کی شمشیر ہماری
منہ ڈھانپ کے افسوس کیا تو نے ہمیں سچ
شرمندہ تمنا ہے یہ شمشیر ہماری
ہم گھاٹ سے پار اوسکی و تر جاتی ہیں مگر
ہے خضر طریقت سے شمشیر ہماری
بدنام ہوئی پردہ نشینی میں تیرا بل
کی آپ نے بیجا نہ یہ تشہیر ہماری
گردن سے تری طوق جو پھولوں نے بنایا
کیوں ہو نہ یہی موت گلو گیر ہماری ١٩

پیش آتی ہے مشکل بھی جو اے نادر دلریش
کرتی ہیں مدد حضرت شبیر ہماری

اے شاہ ہین جو ختم رسل ایمان تمہاری ۲۸۰ رخساری ہین واللہ کہ قران تمہاری
ہندو بھی تو ای بت بخدا رام ہوی ہین کیا اک کلمہ گو ہین مسلمان تمہاری
سب خون جگر کہاتی ہین پی لیتی ہین آنسو عاشق کبھی ہوتی ہین جو مہمان تمہاری
ممکن جو نہین جاگتی مین تو خواب مین آؤ مشتاق ہین سو جان سی ای جان تمہاری
حور و ملک و جن و بشر سب کو ہے الفت عاشق نہین کچھ اک فقط انسان تمہاری
اب غیر کی بھی سنتی ہو مری جان شکایت ایسی شنوا آگئی تھی کان تمہاری
ہین غمزدہ و صبح و گل تازۂ گلزار ہین غم مین تری بھی چاک گریبان تمہاری
سو بار کٹی سر تو نہ الفت مین پڑی فرق کیا عاشق صادق ہین ہم ای جان تمہاری
تعریف لب لعل کی تو لکھتی ہی ہمنی ملتی ہین کسی کہی لب پان تمہاری
ہو جان سی تو حاضر ہون کرو ذبح تو تیار ۱۱ نکلین تو کسی طرح سی ارمان تمہاری

نادر ہو طلب روضی پہ ای حیدر صفدر
قربان مین قربان مین قربان تمہاری

ای شہ رسل واہ کیا ذات تمہاری ۲۸۱ ہی ترجمۂ وحی خدا بات تمہاری
کیونکر ہو تمنای ملاقات تمہاری ہی مہر و مروت ہی تو ذات تمہاری
ہر بات مین یاد آتی ہی ہر بات تمہاری تسبیح پڑہا کرتی ہین زیارت تمہاری

[illegible]

کس طرح [illegible] بسنت میں چھپایا
مشکل ہی [illegible] سماں ہی چہرہ کو دیکھو
ہنسی تو ملاقات نہ کی آئی شفق ہی
ہی صبح نکلا میں ستاروں نے آنکھ دو
قہقہہ [illegible] زمین پہلو
آتے جاتے میں نمایاں تو یہ تھی میں نے جو سی
ابرو کی گردن سے لے اون پانوں کی تجھ
منہ سے نہ ہی سماں شکر یا ہی لب
آفاق میں سب میں قدرت نا کی مداح
تعریف جنت سبزہ کی نہیں سبزہ ہو
باتیں میں یہ جھلیں ہنسی ہی خوشی ہی
دریا تو ہنسی ہر چند رہ ورسم نکالی
ج افشان جنہیں مانگ میں مشاطہ نے پیاد
اب کا ہی تصور تو ہی زلف کی ہی یاد
باری بلکار [illegible] ہی خیال کو [illegible]

کیا کیا بات تپتی ہیں یہ بات تمہارے
بات ہی سب [illegible] تمہارے
[illegible] ہی پھر دیکھو سوغات تمہارے
کیا بات ہے کیا بات کیا بات تمہارے
ہو وہی جگت تنگ کیا بات تمہارے
کچھ پھیری ہی نہیں تم بات تمہارے
اٹھتی ہی سب لوک ایک بات تمہارے
لو وات سی میٹھی ہی کہیں بات تمہارے
بالا ہی حسینوں میں بہت بات تمہارے
سب حسینوں میں ہوئی بات تمہارے
کس کام کی پھر تجسس ملاقات تمہارے
حاصل ہوئی تو بھی ملاقات تمہارے
تاروں سی بھری آئی لطف رات تمہارے
تہی ہی کہانی ہمیں برسات تمہارے
دو کو ہی نہ [illegible] یہ بات تمہارے ۲۱

۳۸۱
نہ جاؤ اپنی ہوئی نہین ہی تا در دلریش
نیت ہے اگر بہر زیارات تمہاری

۳۸۲ سن لی یہ دعا غیب سی اللہ ہمارے
کہل جاتی ہی نبی کی طرف راہ ہماری
تاثیر مین کرتی ہی کمی آہ ہماری
لی تو خبر ای نالہ جانکاہ ہماری
ہم عاشق رخ غیر مین دیوانہ گیسو
اندہیاری ہی اونکی تو شب ماہ ہمارے
توصیف کمر مین جو ہمین ہوتی ہی دقت
کرتا ہی مدد غیب سی اللہ ہماری
اندہیری ہی گہر غیر کی وہ رشک قمر ہو
بی لطف کٹی ہای شب ماہ ہماری
کہتی ہین جو جیتا ہی جب مانگ مین افشان
بہتر ہی شب مہ سی شب ماہ ہمارے
اٹہتی ہین نگاہو سی چمنستان مین گلچین
موجود ہی زر بانٹ تو تنخواہ ہماری
کچہ شمع کی حاجت شب ہجر انہین ہو
جلتی ہی فتیلی سی سوا آہ ہماری
اب ضعف مین دیتا ہی کوئی ہمکو سہارا
کرلی ہی کمر کا عصا آہ ہماری
گریان سحر وصل ہون تو وہ کہین ہنسکر
کیون کی ہی اشکون نی تری راہ ہمارے
تم غیر کی گہر جاتی ہو ہم ملک عدم کو
وہ راہ تمہاری ہی تو یہ راہ ہماری
دل کو نہ تری مانگ کے الفت سے ہوئی ایکا
ظلمات مین پیدا نہ ہوئی راہ ہماری
کیا خستہ بانکی ہوین عشق مین رستہ
ہی جادہ صحرای عدم راہ ہمارے

لیا وو ہی انتہا سے بھی عشق تہ میں
افسوس کہ کیا تو نسبی رکی رہ ہماری
ہم سے وہ ظلم فنا سے ہیں ہی ترک
کس طرح دم تیغ نہ ہو راہ ہماری
کرتی ہیں شب ہجر کی ایام میں ہیبت
کب حالی تہی آنسو سی بہت دراہ ہماری
جھڑکا وہ جو ہی آتشوں کا کو ہیں دست
کچھ بہہ نہیں سرک سی نہیں گمراہ ہماری
وہ کہتی ہیں بیتاب کفش سے کرتی ہیں بیتاب
تابان ہی نہ رکا کہکشان وہ ہماری
ج شبنم سی یہ اتنا انجم اگر صبح شب وصل
سیلاب سی کتنی ہی کہیں راہ ہماری
ہم بھی کسی کو چمن بیٹھ کے لیلی کسی دن
۲۳ رو کی تو بہا راہ وہ گمراہ ہماری

۲۳

ای نادر دلریش دم فکر و تردد
کرلی ہیں حمایت اسد اللہ ہماری

۲۴

یا عملی نظم اگر مدح علی سے ہوتی
۲۴ صاف تقریر مری مثل لآلی ہوتی
اونچی واقعہ ان میں اگر اپنی لالی ہوتی
رشتہ لعل نہ کچھ یہ قدر آلی ہوتی
ج تیری آنکھوں کو ہرن دیکھ کے لی ہوتی فریب
چوکڑی کیا کہ فراموش نکالی ہوتی
ج گرمی آتش رخسار جو ہوتی او بھی
کیوں نہ پھر شعلہ جوالہ وہ بالی ہوتی
ج شہر سی آسمانوں کی رنگ کی ہوتی ازل
نامور کسلئی بنگالی نہ بنگالی ہوتی
اوسکی مژگان سی کیا ترک تعلق ادیا
نوک کی اور کوئی بات نکالی ہوتی

جگر و سینہ و پہلو و دل و دیدہ میں — خوب ہوتا جو جگہ ایک کی خالی ہوتی
ج چشمِ ساقی کی تصور میں یاد نکلتی ہو دلسی — یہ وہ بوتل ہے کہ مے ہی سے نہیں خالی ہوتی
ج شمع گر لی نہ اگر نور چراغاں سے ہی نہ سری — شب تاریک میں اے شمع نہ دوالی ہوتی
ج کہیں آپ جو انیر کی ہمراہ اگر — اپنی نزدیک وہ کوڑی کی دوالی ہوتی
سوزش غم سے جو ہم سر و چراغاں بنتی — شب یلدا وہن کافر کو دوالی ہوتی
ج ہم تماشا جو دکھا دیتی جہاں پھونک کے گھر — تب تو بیت آپکی نزدیک دوالی ہوتی
ج کہیں مین آتش غم تو نہ وہ مصر تہا سی بنتی — تم جو ہوتی تو مزیدار دوالی ہوتی
دستو سی تو آتا وہیں مصر انور — دیکھو بھی مانگ اگر تمنے نکالی ہوتی
تمنے جانکر صف پا کو جو نکالا تو کیا — دل میں جو پہانس کہٹکتی ہی نکالی ہوتی
حسرت دید ہی ملک الموت مجہے — آنکہونکی راہ مری جان نکالی ہوتی
موتیسا فرق ہی کب وصف کمر میں بہتی — بال کی کہال اگر میں نے نکالی ہوتی
ہی سی ساقی نہ اگر بزم میں تہا محروم ۱۹ خندۂ لب نکہ کی کیوں مجکو پیالی ہوتی

۳۴۳ کام دل نادرِ دلخستہ کی حاصل ہوتی
صرف اگر فرحت سے ور عالی ہوتی ۱۹

ہی شب شیر زیا تکیہ میں آتی جاتی ۳۴۴ سب گنہ انکی تحمل سے چھوٹی ہیں باتی جاتی

گلشن جو وہ باغ مین آتی جاتے
چٹکا ہو نہیں گل گلشن کو اوڑاتی جاتی

وہ جو ٹھکرا گئی میت پہ مرے آتی جاتی
تن مین جان آگئی اس شوخ کی جاتی جاتی

ہمنی پایا اگر ماہ لقا کی مانع ہی حیا
دور سی اپنی وہ آواز سناتی جاتی

کہتے ہے قفس رنج قفسیونکو اگر کرتی ہین
ہمکو ٹھوکر ہی لگا کر وہ جلاتی جاتی

ڈر ہی یہ اوڑ کی لپٹ جائی نہ خاک عاشق
کیون نہ دامن کو وہ نفرت سے اٹھاتی جاتی

حسرت وصل مین عشاق تڑپتی ہی تمام ان
موتی آنکھوں سی شب ہجر بہاتی جاتی

چھیڑتی خوب سے ہی بھر کے یہ تھا شوق بجا
تنگ کو جیتی پائین تجھ پہ آئی ادا

خاک برباد رقیبونکی اگر تم کرتے
ہمکو تو انسی سو خاک اوڑاتی جاتی

استقدر ہوتی نہ دیدار کی آنکھونکو ہوس
دیکھتی جو تمہین راہ مین آتی جاتی

کسلئی جا کہ یہ کہتی کہ ہمین ہو کا ہوتا
رخ خوبرونکو ہٹا کر وہ دکھاتی جاتی

گھر رقیبونکی تو جاتی ہین شب روز حضور
اسطرف بھی کبھی آجاتی آتی جاتی

کیا ہوا پہلی گئی بھی آنکھ اگر بندہ کی
رکتی ہی کسلئی گھر غیر کی آتی جاتی

دی حیات ابدی غیر کو پامالی سی
نہ مری خاک کو روندا کبھی آتی جاتی

کئی ہو کی اشارے جو رقیبونکی طرف
کوئی تلوار ہمین کاش لگاتی جاتے

غیر کو جام مئی ناب اگر بخشا تھا ۱۷
زہر کا جام ہمین کاش پلاتی جاتے

غرض تھا ہجر یار اب تو جلد ہی نادر
دیر پھر کس لئے کی اب آئی باقی

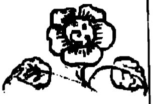

ہجر یار کی راحت کچھ آئی نہیں تھی ۳۰۵
اس کی ہی ملتی چین نام کو تاب نہیں دیتی

کوچے میں مرے قبر بنانے نہیں دیتی
مٹی کو ٹھکانے وہ لگانے نہیں دیتی

دل آتش غم میں وہ جلانے نہیں دیتی
آنچ اپنی ہوا خواہوں پر آنے نہیں دیتی

ڈر لیتی ہے پانوں لہو بھی مر رفتار
وہ ایڑیوں تک چوٹی کو آنے نہیں دیتی

اس نار کی یاد آنکو ہو ممکن ہی نہیں ہی
ہاں آئینہ دل میں وہ آنے نہیں دیتی

صیاد کی جا تنگی پالی یہ ہمانے بھی
ہڈی سگ جاناں کو جو ہمالی نہیں دیتی

ایسا بھی تو ایجان میں کمزور نہیں ہون
کیون نار مجھے ہی وہ اٹھانی نہیں دیتی

ج آبادی محفل کی خیالات میں دل میں
مطرب کو وہ جنگلا بھی گانے نہیں دیتی

ج وہ دیتے ہیں منظور کسی کی جو بلندی
تکیہ کو جگہ اپنی سرہانے نہیں دیتی

تکمہ کبھی ہاتھ بغل میں کبھی جیب
پہلو سے وہ پہلو بھی لگانے نہیں دیتی

غیرت نہ بدل کی تو بھی اشک بہائیں
ہم سو نگی آب کو جانی نہیں دیتی

محفوظ ہیں ہم اشک سے ہی یہ دل سوزان
دریا میں سمندر کو بہم آنے نہیں دیتی

پی دو کی ملے گی جو نہ دو کی نہ ملے گی
مینا میں کیوں رند کو آنے نہیں دیتی

سو جسکی زبانین ہوس ڈراچاہتی اوسکی
تہا انکو بہم اون رنگو مین چالی نہیں تھی

مرنی مین نیا بختی ہین نہ دانہ نہ پانی
صیاد قفس سی ہمین چالی نہیں تھی

ج جبکہ نمک افشانی تہی قاتلکی مری مین
تا ملی دہن زخم کو کہانی نہیں تھی

ج سمجھی ہین اپنی لقمہ شیرین تو وہ ضد سی
ہونٹونکی قسم مجھی مجہی کہانی نہیں تھی

ابرو کی صفت ہونی تیغین تہی ہین کوئی
کشتی کو کنارہی وہ لگالی نہیں تھی

عریانو نسی کیا لینگی کفن ورد بسم گ
رشتی کو بہی ساتہ اپنی آیہ لی نہیں تھی

کیا تقدول الفت ہین کٹاریکی کرون صرف
ہیجا مجھی کوڑی وہ اوٹھالی نہیں تھی ٢١

٣٨٦

درد و الم و رنج و غم و یاس ہے و بیت
ای نامہ درا انہین پاس بسم آئی نہیں تھی

٢١

وصف رسول مین لکہی نہ خلل پڑی ٣٨٦
مضمون نسبت طبع سی بدل نکل پڑی

غیر فلکی پیچ سی کوئی آیت بلا نہ پڑی
وعدی کی شب نہ آئینہ اونکی خلل پڑی

موباف جو تمین حج تری آجکل پڑی
توجنم فرو ذنب کو نہ اپنی ماتکل پڑے

کہہ سی نہ نکلو غیر سیہ رو کی روبرو
ایسا نہو کہ سامنی منہکی اجل پڑی

خونریز یان تکو جیسمین قاتلکی آن پہتین
ریشہ وہ ہو کی جو اسی پہسل پڑے

ج فرہاد کوہکن ہوئی از جوئی شیر
شیرین لے پہ جکنی بات ہو کی جو پہسل پڑے

تمنی جو جمال یار کو اپنی دکھا دیا
[illegible] گالوں کی کہتا ہوں [illegible]
[illegible] میں [illegible] کی [illegible]
سب [illegible] جمال [illegible] جس طرح جلوہ [illegible]
صد چاک [illegible] نہ کوئی تو ہو مگر
تو ری جو باغبان نے پھول آج باغ میں
مشاطہ کی میں ہاتھہ قلم شانہ ہی کرو
ساقی اگر شراب نہ دی پی ہاتھہ سی
ای [illegible] نظارہ حسن جمال کو
تمنی دکھا دی [illegible] دندان کبھی اگر

قاتل کی آنکھ [illegible] وہیں آنسو نکل پڑی
کیونکر قلم نہ ہاتھہ سی میری پھسل پڑی
یا رب [illegible] کوئی بجلی جل پڑی
اس طرح [illegible] عسل پڑی
کاکل سنوارنی میں [illegible] نکل پڑی
بلبل کی آنکھ سی بھی وہیں آنسو نکل پڑی
شانی سی گیسو میں اگر [illegible] بل پڑی
[illegible] گیا نکل پڑے
آنکھوں سی ہی [illegible] نکل پڑی
۱۷ کیا کیا خوشی سی [illegible] صدف [illegible] نکل پڑی

۲۸۷

[illegible] آج [illegible] میں پڑے جو شعر
[illegible] سی آکے موتی نکل پڑے

۱۰

وسعت [illegible] اوٹھائی
جی میں [illegible] اوٹھی اندا اوٹھائی
[illegible] وصل میں کیا لطف اوٹھائی

۲۸۷ لعنت نبی میں لطف دوبالا اوٹھائی
لیکن قدم نہ سوئی کلیسا اوٹھائی
کرلی سمجھالی کہ دو ٹیا اوٹھائی

بست کچھہ خدا انہین جفا پن کرین
لیوان ناز و غمزہ بیجا اوٹھائی

ہمدم یہ خدا نخواستہ ہو تجھ سی یا ستم
نازک تنک ہوئی نہ یہ نخرا اوٹھائی

غمزہ نگاہ کرشمہ ادا ناز تیغ تیر
جب جسم ناتوان ہو تو کیا کیا اوٹھائی

افتادگان خاک سی فرماتی ہین حذر
آنکہین بھی گر آہو سی کیا کیا اوٹھائی

جس تن قیام ہو تو نہین لطف ہی بسا
مانند بدر داغ بہجا آکیا اوٹھائی

پامال جس سی لوگ وہان جی پہ نہ چلی
بر پا نہ حشر ہو قدم ایسا اوٹھائی

حاصل اگر وصال ہو بانت تشنیب ۱۱
احسان کیا غرض ہی کسیکا اوٹھائی

۲۸۸

ای نادر اب فروغ کی خواہش دی دین نا
داغ فسردہ شمع سا الا اوٹھائی

۱۱

ناتیں جو آپ کی حسن جمال سی
۲۸۸ حاصل کیا ہی عشق محمد بلال نی

بہولی وہ بہلی شام کو اوس خوش خصال نی
کیا کیا جو پیت ڈالی ہی عشق کی گال نی

خستہ رکھا ہی پا کلا ہم کی خیال نی
اسا ستم ستار کیا ہی ملال نی

اغیار سے خروش وہ بل جو کا وہ ریسی
عاشق کو منہ کبھی نہ لگایا بنگال نی

لالی کی اوعا کیا یا حسن باغ مین
غوطی دئی لہو مین تمہاری دو گال نی

خوبی کی ست بیا وہ ہوئی برشی او رہ
جہٹکا دیا ہی بدر کو کیا یہ ہلال نی

اے شہسوار پانو انھین ہی رکاب مین — بوسہ کیا ہے بدرِ فلک کا ہلال نے
نعلو جلوہ گر نہین یہ اونکی ڈہال پر — قبضہ کیا ہی بدرِ فلک پر ہلال نے
اُٹھا قبائی سرخ مین یہ جلوہ گر نہین — جلوہ کیا ہی صاف شفق مین ہلال نی
ہیبت سے عشق کی ہی بہت سے تمام عمر — حاصل کیا ہی جسم خمِ ابرو ہلال نی
اتنی ہیں کسی کی نظر آتی ہین بیشتر — پائی مگر نہ خوبیِ ناخن ہلال نے
دیا ہی غم سے ابرونکی تا کہ یار ہو — کی ہی پسند صورتِ کشتی ہلال نے
ابرونکی پاس جو رکہی تو یہ کہلا — یکجا کیا ہی جلوہ ہلال و بلال نی
ہیبت حیا سی جو ہوتی ہین حاصل قیام مین — تواضع کی ہی ضع تواضع ہلال نی
یہہ گرد لب انھین سے خطِ سبز جلوہ گر — طوطی کو انکی پاس جگہہ دی ہی لال نے
یہ جنس سبز خط کی آج لبونسی نہ چل سکی — کیا جیتی لے لڑائی زمرد سی لال نے
ممکن نہین کہ مجکو جو ہی سب خمارِ ہجر — مدہوش کر دیا ہی شرابِ وصال نے
نجاوان کرو یاد تو اسکا عجب سے کیا — چکر دئی ہین مجکو ہوائی وصال نے
انور دیان انھین مجنونکی ابی سبب — چہنوائی خاکِ نجد امیدِ وصال نے
اوڑا ہی اونکی شوق ملاقات مین جو دل — آندہی بنا دیا ہی ہوائے وصال نے
اے شاہ حسن فیلِ فلک کو کیا ہی مات — چلکر رہائی گہر تری گہوڑیکی چال نے

ن ای نغمہ زن جو ساز خلق ہو می تری
کی ہی ہمارے ساتھ عجب چال ڈھال نی

تیر نگاہ تیری تیر کر خدنگ سی
زخمی کیا ہی دل کو مری دیکھ بھال نی

ہمرہ تیری جسکہ تھا نیکو وہ سر گئی
نہلا دیا ہی تجھی عرق انفعال نی

ج پردہ و نغمہ داغ ندامت اوٹھا گیا
مارا ہی ڈال ڈال کو کیا تیری چال نی

اوس سر کی ظل لطف سی تب دور ہو گیا
سائی مین دیکھتی مجھی اک نہال نی

نخ بزم طرب مین مطربون کی گت سی بر ہوئی
گانا بھلا دیا ہی تمہاری خیال نی

ج منصوبی سلطنت کی گدائی مین پایا ہین مجھی ۲۹
سایہ کیا ہی کسکی ہمای خیال نی

۳۸۹

ای نادر حزین نہ سبب کیوں ہو رستگار
کشتی کی رسی ہی یا نبی محمدؐ کی آل نی

۲۹

بہتر ختم رسل تھا شافع محشر نہیں پائے
ایسا کوئی آفاق مین رہبر نہیں پائے

وہ کون ہی جسکو کہ مسخر نہیں پائی
قابو مین ہم اپنا دل مضطر نہیں پائی

آیا ہی تجھی دیکھنے کو ہو برابر نہیں پائی
اپنا تو کسیطرح اونھین کر نہیں پائی

ہی قصد کہ تجھسی کرین عرض دل اپنا
اس تنہہ مین ہم کوئی جو بہتر نہیں پائی

نسبت ہی لیلی و شیرین کو پرستار روی
یوسف کو بھی ہم آپ سے بہتر نہیں پائی

کیا سنبل و ریحان سی دل اوچھا چمن مین
جب ہمسر گیسوی معنبر نہیں پائی

[illegible]

امید ہمین نہ تھی یا خدا یاد تری نکلی
ظاہر ہین تھو وصل تو کچھ غم نہین جدا
عشاق مین ہر چند تلاش اونکو ہی لیکن
پر ہم و سنگ نہین کرتی ہیں عشق
معشوق کیا اور کی کو سچا ہی کیا غم
کیا واحد ہی کیا ذکر دین کا
حکایت ہے یہ کہ وہ غائب نظر ہی
مسجد ہو خدا کی کہ صنم خانہ ہو ای بت
گستر سے اک شمع لیے یار کہ یہ
ہو سنج و زلف سا وہی نہین ممکن
لیتی ہین خون دل مجروح کو اپنی
خال و لب تیری نہین جادو نما ہی
آہین کبھی کرتی ہین کبھی نالہ و فریاد
ای دل ہی بہت عشق کو جو نہین گنج

اس گنج کو ویرانے کی اندر نہین پاتی
دل بھی تجھے ہی اپنی کبھی بر نہین پاتی
جانباز کوئی میری برابر نہین پاتی
ای بت تجھے ہی حسن تو تری گوہر نہین پاتی
قاصد نہین پاتی جو کبوتر نہین پاتی
ہم سینہ مین اپنا دل مضطر نہین پاتی
جا کر تجھے ہم اپنی دل مضطر نہین پاتی
جا تری جلوہ ہی کوئی گھر نہین پاتی
بانے انگلیو کا چمک برابر نہین پاتی
مقدار شب و روز برابر نہین پاتی
ساقی بھی اگر ہم خم احمر نہین پاتی
ہم جام کنار لب کوثر نہین پاتی
ہم چین سے دل کو کبھی دم بھر نہین پاتی
ہم خضر کو اس راہ مین رہبر نہین پاتی ۲۱

تلوار سی حیدر کی کب ای نادر دلیرش

ہم قطع سے دشمن جو دہن پا لی

ہم نعت کے لکھنے پر اگر آ گئی ہوتی ۳۰ واللہ کہ جنت کی سند پا گئی ہوتی
دل لگ کے جو صورت سے تو اوبہا گئی بے بہتر تھی مجھے زلفوں ہی کی پہنا گئی ہوتی
منت کے اگر طوق پہنا دیتی تھی منظور تو بیڑی بھی مجھے پانو کی کٹوا گئی ہوتے
پانو کی محبت میں جو آوارہ میں ہوتا کانٹے وہ مری راہ میں بچھوا گئی ہوتی
خنجر ہی سہی یا تیغ سہی منظور مرا قتل اک بات وہ چھلی ہی سہی ٹھہرا گئی ہوتی
آتی جو شب وصل میں بالا وہ بھی سن کر بجلی نہیں یا وہ مجھے ترسا گئی ہوتی
آنکھیں نہیں شاہی جو کبھی تا گئی صبا مطلب کے جو کہتا تو وہ شرما گئی ہوتی
تم آتے سر نرگس نہ کبھی تو نہ کبھی کچھ تو لب جانبخش سے فرما گئی ہوتی
ہوتی نہ دم نزع نہ آنے کی شکایت پہلو میں جو وہ روز سوم آ گئی ہوتی
تھا ساتھ رقیبوں کی جو حمام میں جانا خنجر سے مجھے خون میں نہلا گئی ہوتے
تم کہنے کی حاجت تھی نہ اے رشک مسیحا پانو ہی مری قبر کو ٹھکرا گئی ہوتے
رخساروں پر اپنے اگر کھولتی گیسو خورشید کی گرد ابر سیہ چھا گئی ہوتی
ہر صنف سنبل تر باغ میں ان کو کیا گلشن میں جو زلفیں وہ پریشا گئی ہوتی
ہر غم فرقت کو سمجھتی رہی کڑوا ۱۵ میٹھا ہم اگر جانتی تو کھا گئی ہوتے

۳۹۱

ہوتی تہ تیغ اسد اللہ وہ نادر
حاسد جو تغافل سے ترا مر گئی ہوتی

۳۹۱
منظور ہمیں سیر کی جو جنت نہیں ہوتی ۔ سیری کسیطرح طبیعت نہیں ہوتی
کب سرمیکا آنکھوں سی عقیدت نہیں ہوتی ۔ کب مہندی کو تلووں تیرے سی بیعت نہیں ہوتی
جب دست بوسی ہمیں بیعت نہیں عشق ۔ تو پیر مغان سے بھی عقیدت نہیں ہوتی
ہے عکس خط سبز سیہ پشت لبان کا ۔ ورنہ کبھی مستی میں یہ نکہت نہیں ہوتی
گو باندھتی ہیں پا بندھوا غیار تو باندیں ۔ سر سبز کسیطرح کی رنگت نہیں ہوتی
قرآن رخ یار کی سنبھل گئی لطف ۔ ابرو کی اگر محو اک آیت نہیں ہوتی
میخوارونکی عزت ہو جو سرور نہ ہو ساقی ۔ کچھ بادہ کشی باعث حسرت نہیں ہوتی
ہوتی لب شیرین کے اگر دین و بیٹھی ۔ تو پیر تلخواروں کی نیت نہیں ہوتی
مسجد میں نکہاتی ہو جو تم قامت موزون ۔ تو یاد نمازیکو اقامت نہیں ہوتی
سیریوں نکروں خم تری ابرو جو نظر آئے ۔ قرآن میں کیا سجدے کی آیت نہیں ہوتی
معشوقونکی کب ظاہر و باطن ہیں برابر ۔ صورت اگر اچھی ہو تو سیرت نہیں ہوتی
ہم کو حقیقت ہمیں مجاز ہم ہی شاید ۔ اک نان جوین پر جو قناعت نہیں ہوتی
بیعور جو کہتی ہیں بیعفت لب سیہ کے ۔ مسوڑونکی دتلی لینی حاجت نہیں ہوتی

وہ دونون ہی ہین اپنے کیف و صفت صفا
آئینہ کی حاجت دم زینت نہین ہوتی

گو دونون سی ہی جنگ بڑی فتح ہمینی
یہ ایک مہم شب فرقت نہین ہوتی

صد چاک نہ جبتک کہ ہو دل صورت شانہ
آرایش زلف شب فرقت نہین ہوتی

پہلی ہی مرے نام پہ ایدل قلم اوسنے
اغیار سی کب خط و کتابت نہین ہوتی

اغیار تہین جیتی ہین غیبت سے اونکی
ہی مجکو محرم جو زیارت نہین ہوتی

کیا آتش امیدی سی ہی جلتی ہین جو ایدل
تصویر کی آنکہو مین مروت نہین ہوتی

نرگس لیے پہرتی ہین گلی مین سی جبین ہوا
سچ کہتی ہین انہونکو مروت نہین ہوتی ۲۳

۳۹۲

ای نادر دلبرش صفا دی ہی خدانے
دشمن سے یہان ہمکو کدورت نہین ہوتی

زیارت کا جو نہین شوق ای اہل وفا ٹھہرے
تو پہلی چاہیے طوف مزار مصطفی ٹھہرے ۳۹۲

محبت مین کوئی بت قایم رہے الفت مین کیا ٹھہرے
رقیبونکی ہوئی سیر نہ تم ای دلربا ٹھہرے

جو تیری منہ سے نکلے ای صنم وہ سب بجا ٹھہرے
اگر دشنام بھی تونے دی مرے حق مین دعا ٹھہرے

تری نظرون مین عاشق کیا کوئی اہل فنا ٹھہرے
جو تھے ناآشنای محض وہ اب آشنا ٹھہرے

پڑا پیچ و زبر ہم ہو گئی ہستی بیکطرف
تمہاری زلفونکو جو مشک ختن اہل خطا ٹھہرے

خداوند نعم منہ سی مجازا جو کبھی نکلا
حقیقت مین بتو تم عاشقونکیا خدا ٹھہرے

ابھی اور یہ سم ہو گئی ہنسی اوپہی ہمکروہ
ہند و نقش نیستی مجاز اگر بھی نکلا
اگر تیری سینی کی حرارت شوق نہ ہو وجہ پاۓ
جو مرجا تو آخر انتقال نعش ہو جاتا
کیا عشق خط اخضر لی کیمیا رروا ابدال
تمہاری حلق پاکا مہر جب آنکھہ ہو کھلو جاتا
اگر انکی بھیں ہاتھ ہی ہی تو ترا ابھین ٹل
ترا ایوان نہیں جب دادرس آ جتا اپکا
شکست دل لٹے ہو لی ہی بستی اسمی حسن
تماشا شکل اور بس کی جنبش کی نشست
تری ندامت ایسی ہیں اتفاق نیست
اگر تشبیہ دل کا سرو خرم تو نہیں کی پایہ
ہدایت جانب حق ہی تھی ہوں اجتب سے شوق خدا
اگر ہو وادی نظارہ عارض میں گم رستہ
اگر اندیشۂ ننگ و فا تھا غالب تب فرقت

تمہاری زلفونکو جو نسبت ختن اہل خطا ٹھہری
حقیقت مین تو ہم عاشقونکی نا خطا ٹھہرے
سبیل مطرب گلی آب بھی ہماری دشنہ پا ٹھہرے
کوئی کوچے مین تیرے کس لیے ہی بینوا ٹھہرے
کہ لوگونکی نظر مین ہم مثال کہربا ٹھہرے
تو کیا عشاق کی نظرون مین قدر کیمیا ٹھہرے
کھلی قفل در جانان اگر جاے صبا ٹھہرے
تو تیرا آ اسیری کو دن گن بند کے ٹھہرے
تو وجہ دل تمنا آپکی کیا مدعا ٹھہرے
نہ دیا ہمکی جان لینو کے تیری زلف دوتا ٹھہرے
دیا وہ سری تو قیمت گل دلبہا ٹھہرے
نہ ہو گر خال مشکیں تو ہم کسکا نشانہ ٹھہرے
تو تیرا کعبہ در الصنم قبلہ نما ٹھہرے
خط اخضر تمہارا نسخہ آسا رہنما ٹھہرے
تو اب اتنک میں کو غم و غصہ غذا ٹھہری

اوسکو خاکسار و نیدین ایسی ان لیتی ہین چاہ
جو اس مین کسیکی کا عمر آیا تہند لیا
دلونکو عاشقونکی بیتی بہرا آمین تحتی
نہ الذم ہی سب بدو عدے مہر آشنا کے
فقیر مین رو لائی ہی یہ خوبی جو بیرا غم
قناعت ہو فقیر مین اگر انسان کو حاصل
ہوس ہو بادشاہی کی تلوای شان مشتبہ جو با
پہنکر سرخ جوڑا تم اوڑا کرکی عاشق سوتی
تعلی جب غیورونکو ہو نظر آیا دل
اوسی سی ڈالی لگی پیدا کرین حیا اوسکو ہم

جواونکی کوچہ مین کوئی قتال نقش پا تھی
کہ مثل ناخن پلنگ کوئی عقدہ کشا تھی
بتان سنگدل گویا کہ سنگ آسیا تھی
اگر آئی تو کیا آئی اگر تھی تو کیا تھی
نگاہونمین سمندر سی موج لوپا تھی
نہ کم خواب سی آنکھونمین نقش لوپا تھی
تمہاری سایہ الطاف مین آ رہا تھی
نظر مین اب اسکی طاہر رنگ حنا تھی
تو تاج سلطنت پھر کیون نہ کشکول گدا تھی
۲۹ جو کوئی خوبصورت اور بھی تیر سو اٹھا تھی

۹۲

دم مشکل مدد و مشکلکشا کی ہو گئی ہی نہ لو
مقابل مین مر کیونکر عدو ہی چھپا ٹھہر

۲۹

۳۹۲
سر بہر نعت سرور دو عالم اوٹھائی
بی غدر ہوکی سختی آہن اوٹھائی
مسی لگاکی منہ سو گلشن اوٹھائی

لطف سخن بصلوت حسن اوٹھائی
پہنائیں طوق وہ تو نہ گردن اوٹھائی
نام و نشان خوبی سوسن اوٹھائی

آیام گل ہین جتنی بھی ہوتی ہین باغ مین
لطف صداے مرغ نوازان اوٹھائیے

اندھیر ہو رہا ہی ہر ایک سمت خلق مین
اللہ رے فتنۂ شیخ و دشمن اوٹھائیے

یہ ضعف عشق سے طفلک خیال مین ہوا
کب تاب ہے کہ رشتۂ سوزن اوٹھائیے

جھگڑے ہمین کفر و دین کے پڑتے ہین کیا جیو
کیا طعن شیخ و طنز برہمن اوٹھائیے

دنیا کو ترک کیجیے آتا ہی جی مین اب
کیون تا بہ ہست شکوۂ دشمن اوٹھائیے

ہمسے ادا ہو نہ محبت کے کچھ حقوق
شرمندہ ہین کہ کیا پھر گردن اوٹھائیے

پردہ پڑا ہی جب دل پر حضور کی
کھڑکی سے کیا ضرور ہی چلمن اوٹھائیے

دی زور دست و بازوے قاتل مین اے خدا
تاچند ناز خنجر آہن اوٹھائیے

اے دل رہا ہے تا بدن تقاضاے شوق مسیح
قاتل کی سامنے سے نہ گردن اوٹھائیے

احسان ہست دو اوٹھ نہ سکیگا کہ گران
سو بار بار منت دشمن اوٹھائیے

دریا روان ہوا اشکونکی طوفان ہو بپا
آنکھون سے قطر گریہ جو دامن اوٹھائیے

آنکھین بچھی ہین غیرونکی رستہ مین آپکے
کانٹون سے بچکی جاتی ہی دامن اوٹھائیے

صیاد و باغبان لیے ایذا ہین مستعد
تھہرے یہ ہی چمن سے نشیمن اوٹھائیے

برباد مشت خاک اگر ہو تو ہو مگر
ہے شوق لطف گردش دامن اوٹھائیے

مستی مین جو آپ تو یہ اشتیاق ہی
لطف نظارۂ گل سوسن اوٹھائیے

ای تیغ اتنو جی مین یہ آتا ہی بار بار
اٹکھیلیونکی چال غضب ہی حضور نے
نظارہ آنکھونکا ہوا یہ مکان ہی تیغ
اندھیری نظارہ اگر وصل مین نہ ہو
وحشت پکارتی ہی کہ فعل عبث ہی یہ
پردی کی اوٹ ہی سی تھی مشتاق دید سیر

۲۵

نازان تیغ کی شکل برہمن اوٹھائی
اوبھی کہین نہ پانوسی دامن اوٹھائی
جب تک نہ اپنی پلکونکی چلمن اوٹھائی
اتنا تھا تب چہرۂ روشن اوٹھائی
سینی کو چاک دلکی نہ سوزن اوٹھائے
شرم و حیا کی وہ بھی چلمن اوٹھائی

۳۱۴

نادر کی یہ دعا ہی کہ یا مرتضیٰ علی
اب تیغ پھر حاسد بد ظن اوٹھائی

۲۵

ضیا مین تھی ہی رسول اللہ کی مشہور پیشانی
دکھا دیتا ہی جب تو اپنی مغرور پیشانی
نہین تجھہ گھڑی بھی مین ہی جلوہ گر پر نور پیشانی
چھپا خورشید وہ نظرونمین پھر اسکی سمائی
تجلی کی نظارہ کی آنکھونمین ہوس تھین ہو لے
اوٹھائی بار احسانکو وہ کیا طاقت سے
وطن ہی مین تھین یہ چہرہ اسکی حسن و خوبی کا

۲۹

چمکتی تھی زیادہ چاند سے بھی پر نور پیشانی
چھپا لیتی ہے فرط شرم سے حور پیشانی
ضیا بخش جہان آپکی تا دور پیشانی
جو آیت دیکھتا ہی عاشق مہجور پیشانی
سمجھتے ہین کلیم اللہ چراغ طور پیشانی
حقیقت مین یہی ہی رشک ماہ معمور پیشانی
دیارو مین یہی ہی رشک پر مشہور پیشانی

نہین کرتا ہی پردہ پوش کو حق تیری قدرت کو — تحیر ہی اگر کہو بت بینا یون عیان ہی سیمین پیشانی
سلیمان حق ولی سی بنا ہی ایکا بے شیبان — طہور بند شریعت عق خیر دہی پر نور پیشانی
جبین شاہ نبی سی لی کی ہو گیا اسکا تعجب ١١ — گھسا کر لی ہی حق پر آ لگی حور پیشانی

جبین سیاہی تجھ سے آتی ہی جلا کر حوا ہی نادر
مہ خورشید سی جھکی گردن کی ہو پرتو پیشانی

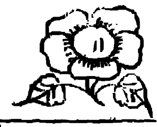

نبی کی تھی صفا پر نور بینی ٢٩٥ — تھی فرط حسن سی معمور بینی
نہو کیون خلق مین مشہور بینی — پری سی خوب ہی اے جان بینی
محبت مین نبی بینی کی ہو غمناک — ہی لازم آدمی کو دور بینی
ملن کی دم حریم یار اسے دل — جو خود را عاجز و معذور بینی
کوئی ہوئی سی یا چھپی اسکی تنویر — ہی روشن مثل شمع طور بینی
کوئی نزدیک سے کیا سمجھی اسکو — حقیقت مین بہت ہی دور بینی
ہین عولی و خفی منتظر کو کیا کیا — دکھا دی توکلی ہی مغرور بینی
مین پردہ پوش نور حق کو سمجھا — ہوئی گھونگھٹ مین جب مستور بینی
تری اعضا کی کیا تعریف لکھون — پری رخسار ہین تو حور بینی
نقاب و نکی اگر ہی رات کالی ١١ — تو ہی شمع شب دیجور بینی

۳۶۶

سان یادای نادر علی را
ترسا را مغرور ستی

جو عاجز لغزشت غصے سے ندامت آ ہی جاتی ہے
نبی کی خوشی تو یا بدل شفاعت آ ہی جاتی ہے

خدا کا عشق ہو جن سے انہیں سے نسبت آ جاتی
تصور میں مگر اثر کی آیت آ ہی جاتی ہے

کری ضبط بار ہا عاشق جفا کی شنعت ان پر
ولیکن ہجر کی لت سے شکایت آ ہی جاتی ہے

غبار طبع صفائی سے تیری بد کیوں نہ ہو حاصل
دل آئینہ بھی ہو تو ہی کدورت آ ہی جاتی ہے

بنایا ہوتا ہے خنجر الفت جو ہو قتل جاناں کی
محبت ہو تو جو قامت قیامت آ ہی جاتی ہے

نہیں لی پری تیر انگشت گشتی سے لی مانع
اگر ہو جذبہ کامل تو ہمت آ ہی جاتی ہے

نکھولی اپنی قنوت وضع آنکھوں سے میری
کہ جب ہو چار چشمی تب مروت آ ہی جاتی ہے

ہی یا شمع گلگیر کا سر تو یہ ہم سمجھی
بری کاموں سے آخر کو ندامت آ ہی جاتی ہے

لرین یہ سنگدل گو صفا و نرم اپنی نگاہ تیز
بتوں میں کچھ نہ کچھ آخر شرارت آ ہی جاتی ہے

گلوں میں ہو تو لوا صبح یہ مجھی پاو تھیں ہر گز
جو اہل زر ہیں ان لوگوں کو نخوت آ ہی جاتی ہے

حسینوں کو خدا نے جذب کی تاثیر بخشی تھی
جو صورت اچھی ہو واں سے طبیعت آ ہی جاتی ہے

پری وہ حور وش کیا ہے نشستہ ناصح سے ہو
اگر انسان ہو تو آدمیت آ ہی جاتی ہے

تمہاری کوچے میں ہو کر گئی سو خلد کو خواہاں
وہاں اکثر ہوا ہی باغ جنت آ ہی جاتی ہے

گذر جاتی ہی وصلت کی تو شب تو دن ہی یا تو نمز
نہیں موقوف یا ہی فقط صبح قیامت آہی جاتی ہی

نمبر ۱۹۹۹
اگرچہ دور اے نادر بہت مشہد سے ہی
مگر دل میں تمنا زیارت کی آہی جاتی ہی
۱۵

تمام شد

تقریظ نتیجۂ طبع مالک سخن ملک بلاغت و نکتہ دانی فرید زمانہ زبدۃ الامرا عمدۃ الفصحا عالیشان منزلت والا دودمان نواب سید محمد خان بہادر [illegible] اعلی اللہ مقامہ

سبحان اللہ موزونوں نے باغ انشا پردازی میں ایسی ہی گل گشت کی ہے کہ حَیٍّ مِنَ الْمَاءِ چمنستان جہان میں ایسے سرسبزی شادابی آب آتش رنگ کی جس صنعت سے [illegible] ہیں با جمعیت تمام تشبیہ سبز تیلیوں کی قلم اشجار و مداد ظلمات چشمۂ حیات کا نباتات ہیں لکھ سکتے ہیں جس میں حیات سارے ہو یعنی ایک شمار و قطار میں ہو گئی ہیں ایسے بحر ذخار ناپیدا کنار میں شناوری کروں یہاں تک قدرت کہاں [illegible] اتنا ہی مِثْلُ الْمَاءِ مِنَ السَّمَاءِ کہ جس نے خاک کو آسمان ستارہ ستارہ روشنی کو ہویدا کیا ایسے زمین میں بیج بیج سی شاخ شاخ سی [illegible] پھول پھل سے پھل کو [illegible] گلستان نباتات و [illegible] تماشا [illegible] گنج بیانی پیچ پیچ کرتا ہوں مصرعہ گر قبول افتد زہی عز و شرف ۔ چند الفاظ استعارہ و لوازم ابر دربار کہ ہر باغ و راغ میں کھلیں بہار کھلیں جنکی بہار ہو اور کثرت امواج سے کیا ایک سطح بحر [illegible] قطرہ [illegible] سطح حباب [illegible] آب [illegible] یا آئینہ اطلس آبی رنگی میں یا سپید ستارے [illegible] خاکی کی [illegible] میں سفید [illegible] صنعت ہر کلکے میں مرغابیاں شمع چشمہ روشن [illegible] دانہ پر دانے ہیں [illegible] آسمانی رنگ [illegible] جگمگاتی ہیں [illegible] زمین [illegible] بنیاد رنگینی زمین کو [illegible] گویا فرش آب روان ہے جس کی تعریف میں ہر [illegible] زبان [illegible] چہرہ آرا قدرت کاملہ الٰہی [illegible] سامان [illegible] فطرت باران [illegible] تماشہ بنایا اور بساط گلی حکمت بالغہ ایزدی نے عروس گلستان کو بشکل عروس جلوہ نما فرمایا اگر کسی پیرایہ نقش و نگار تصویر گل ہے تو ہو بہو آیا اور جو صورت طوطی ہے تو گویا ہے صحن چمن میں کبھی ایک نیا گل کھلا ہے کہ جو کوئی جس چیز کو دیکھتا ہے محو تماشا ہے کہیں پھول پھلکی ۔ بلبل چہکتی ہیں کہیں شبنم کے قطرے جھلکتی جگنو چمکتے میں کہیں [illegible] کی [illegible] پپیہے کی پکار ہے کسی طرف کوکو کوکلا کی آواز کویل کا گونا آشکار [illegible] بلبل کے پھول کھلانے میں [illegible] گل مدعا [illegible] اور اسکی خوش اعمالی سے [illegible] ہر شاخ کی ہاتھ میں پھولوں کی ڈالی ہے نرگس خوش چشم [illegible] ان میں سے آنکھ لڑاتی ہے اور سوسن [illegible] زبان [illegible] کی [illegible] کھاتی ہے [illegible] گل [illegible] سمجھ کر زمان خریداری [illegible] کھولتا [illegible] دامن [illegible] دو طرفہ [illegible] عالم

[illegible] انشا پردازی کی بہار میں نگاری یکایک [illegible] عالم کے تختے میں یہ فصل طراوت سے ہر قسم کی تحریرین وہ گلزار دکھا رہی ہیں

بسنت کی رُت بہار آئی چمن تر و تازہ [illegible] کو ہلانے لگے کیا خوب کیا کیا [illegible] الغرض اس فصل بہار میں [illegible] جالی کی

[illegible] یہ سماں ہے کہ خوابیدہ [illegible] ذرے ذرے [illegible] لطف آب و ہوا سے روئے زمین پر جو دیکھا [illegible] سبزہ آغاز ہے تو

[illegible] نیرنگی بہار کا ایک شوق جوانی کا پیدا ہے عجب عجب [illegible] اندلیوں نے تسبیح زاہد کی کونپلیں نکلیں اور گل دستار رند سے چھوٹے

[illegible] جابجا ہر طرف سے تماشائی آتے جاتے ہیں میلے کا لطف لوگوں کو دکھاتے ہیں [illegible] کا سایہ دیکھکر گلبن جھولوں میں جھولتی

[illegible] بیچنے والیاں [illegible] سے بولتی ہیں [illegible] گلنار [illegible] جو [illegible] کسکے سمن زار

[illegible] زمین کا نور [illegible] نازنین پری جبین [illegible] تبسم [illegible] جسکی [illegible] گویا [illegible] عاشق [illegible] عندلیب

[illegible] ارباب نشاط [illegible] خیال میں [illegible] کی تان لیتے ہیں اور کبھی [illegible] کی داد دیتے ہیں کہیں [illegible] ملار

[illegible] کا [illegible] طبلے کی تھاپ [illegible] جا بجا [illegible] باتوں کا جلسہ کہیں

[illegible] نہایت [illegible] کا ذکر جا بجا [illegible] تکرار [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] ہوکر [illegible]

[illegible] انکا [illegible] ہے کہ جسکے دیکھنے [illegible] خریدار [illegible] اشعار آبدار کہ جناب

[illegible] الامرا زبدة الشعرا فخر خاقانی [illegible] والا مناقب عالی [illegible] عمدة [illegible]

[illegible] بیان [illegible] واورق الله اغصان آماله بحق محمد سید

الانبیاء والہ [illegible] شعر [illegible] دیوان فصاحت بیان [illegible] ہجری [illegible] مرتب کیا اور

[illegible] ہجری [illegible] ترتیب کا نام شکرستان [illegible] اور طبع کا نام دیوان [illegible] کہ دونون نام تاریخی ہیں قرار دیا اسکا

[illegible] باغ میں [illegible] آئین [illegible] دیوان فصاحت عنوان [illegible] گلستان

[illegible] تو ہر بیت میں [illegible] مثل نہر روان [illegible] مصرع [illegible] شاخ سخن مضمون رنگین ہے [illegible]

[illegible] گل [illegible] خوشبو [illegible] اور [illegible] کیفیت [illegible]

[illegible]

بار احسن تمام اپنے ذہن عالی سے ابنائے زمان پر بیت تاریخ حسب ایصال مناسب ہے کہ حسب فرمایش جناب صدر الافا ضل یہہ ہدیہ ضعیف حقیر نحیف سید محمد علی موسوی صفوی دہلوی عرف ... عاملہ اللہ بلطفہ الخفی و الجلی قطعہ تاریخ آغاز دیوان بلاغت منظام کا تحریر کرے وہ یہہ ہے

قطعہ تاریخ

از فضل الٰہی شد آغاز دیوان این ۔ کرد اشعار نو حل مسائل مشکلہا ۔ از بسکہ پسند آمد بر شاعر و منشی را ۔ تاریخ بگفت انور منظوم ہمہ اہا ۔ ۱۲۸۶ھ

اور یہہ بھی ناظرین و اکابران گرامی کو معلوم رہے کہ سوا اس عقد ثمین نظم رنگین کے اور بھی ہزاران نثر اگر چہ شاہد سخن بال (?) جمیلہ ... عقبی سحر نگار طبع مصنف عالی وقار سے حل مسائل نہایت ہو چکی اور سلک نظم میں منسلک کر کے جدا جدا نام تحلیہ طبع سے محلی و مروج ہوئیں تفصیل ایک دیوان اعجاز نشان تخمیناً چار سو غزل کا ۔ دوسرا نامہ تغیر یا چہہ سو کا کہ اکثر غزلوں پر شاعران ہند تمام اہل ... حال کے مصارع برجستہ لگائی ہیں میسر گلدستہ مضامین نادر ۔ تیسرا ترکیب بند و قصاید مدحیہ حضرت معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین جو تھا مجموعہ مرثیہ و رباعیات و خمسیات نوحہ و سلام مبنی مصائب جناب سید الشہدا علیہ السلام والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً ۔

تقریظ نگار عالی جناب والا مناصب جلیل المناقب وافر الاحسان نواب محمد عبد العزیز خان بہادر متخلص بعزیز رفقائے سرکار میں سے ہیں کہ جنہوں نے تاریخ طبع کی بہت ہی عمدہ کہی ہے

تقریظ نادرہ	اعتصام الدولہ فخر الکتاب حسین خان نامی در تکمیل دیوان تحسین بر	تحریر قلم عبد العزیز خان کے

سبحان اللہ عجب بحر بدیع ہے یہہ سفینہ اشعار ہے جسکا ایک جہان ہوا اہل سخن احسن بیان ہے ۔ معانی لطیف گران بہا کا خزینہ ہے ۔ مصنف عمدہ والا نژاد کا لطیفہ ہے ۔ تازہ و حسین خیال ۔ ہر مصرع دلکش بے مثال ۔ ہر شعر سلک سحر حلال ۔ ہر بند سراپا لطافت نمایان ہی ہی ۔ مطلع میں آب تابندگی کا الزام ۔ مقطع میں گانا نقب ... تمام الکلام ۔ ادب بھی مطلع نظر ہی ۔ کلمہا مبانی درب حدید ہے ۔ آتش بیت ہر کا اندازہ طور سینا ۔ سلسبیل ردیفوں کا مرتبہ اہل جس سے سجا ہوا ... گو کہ اب فصحائی ترک کیا ۔ اور یہہ قصاید کا دریا معرا ۔ ارکان البحور و قوافی اشعار کا لکھدیا ۔ گو یہ مندرجہ غزل کا جدا لکھا ہے جسم کا حدیث کے نیر نشان ہوا ۔ یہہ دیوان نو معانی نادر میں لاثانی ہوا ۔ گلدستہ نشاط کا ارادہ فکار ۔ جسکا نام نادر حصہ آمد صائب ۔ آج وہ عالی طبع کی نزاکت و صفا ۔ عجائب ہے جس کی شاگردی پر دو اہل زبان کو ناز ۔ محسن اخلاق کی بہتیں پیدا ہو کہ جہاں نوازش خاصہ و عوام ہے ۔ طبیعت عالی کی روانی بھی لائق توصیف ہوا ۔ اب یہہ دیوان جناب مصنف کے پانچوین تصنیف ہے ۔ ایک دیوان لوضع قدما مطبوع ہو چکا ۔ دو دیوان مجموعہ مرثیہ و سلام کا ہے ۔ تیسرے میں عجیب قصیدہ آبدار ۔ دیوان چہارم رحم کا یادگار ۔ اب یہہ غزلوں کا دیوان پانچوان ہوا ۔ اور تاریخ

بااہتمام مطبوع شاعران ہوا ہے ✤ عزیز زبس کہ طبع دیوان حق نیاز مندی ادا کرتا ہے ✤ چند تقریظیں بدیع بدیہ جناب لاکرتا ہے ✤ دیکھیے ہم عنوان تقریظ و مسیحی سال اتمام عیان ہے ✤ متن سے جمل کے حساب سال ہجری کا نمایاں ہے ✤

تقریظ لطف گستر سامی سخنور گرامی ناظم نامی شاعر شیرین زبان فصیح بیان سید اسمعیل حسین منیر تخلص

تا از رہ وہم عقل بیرون نشوی
یکذرہ از آنچہ ہستی افزون نشوی
یک لمعہ حسن لیلیت بنمایم
عاقل باشم اگر تو مجنون نشوی

پیشانی نامہ بسجدہ سپاسش می بگذارد آیا تشبیہ پیشانی خط تقدیر شستن نظم شاید آیینہ بلند گردیدہ خامہ مشکبار سنجہ گوہر فشار نعت سرای شود منقبت مرتضوی بر نگرشت سازد گویا نیابتش [illegible] اجابت [illegible] گردیدہ سنجد کاغذ آغوش حور آوردہ [illegible] خود نگہ گوید [illegible] شمع کافور حال بسیم تنان خاموشی کند نسبت سحر قلم ریشہ نسبت شجرہ طوبی [illegible] از صریر [illegible] سطور عنبرین سرمہ داد مداد چشم دوای حروف شیرین بیان غزالان حال و نگاہ از اشک فشانی رشک [illegible] صبح بسطور از جوش تجلی با مطلع خورشید یک جا [illegible] از نظر افتادہ چشم تسبہا خامہ را جوش سیہ مستی [illegible] ادا کردہ گر شستہ با رقص بہرہ بند گشت مداد [illegible] مجمرہ دبار از روش سواد کان سرمہ روی [illegible] از نظر والا [illegible] چشم آہو گیرش [illegible] جاں و دل [illegible] قصیدہ [illegible] مطلع [illegible] عشق اگر چراغ فانوس [illegible] نقلش [illegible] نقاد و نقادہ سخن [illegible] تقلت [illegible] شاہین [illegible] انگلستان [illegible] غزل [illegible] ہر مصرع [illegible] گلستان [illegible] ہر مصرع [illegible]

تماشائیان تازه بهشت از پا نشسته [illegible] نوید و یا هنگام مشاهدهٔ شوخی شمایلان معانیش اگر جامهٔ پیرهن چاک کند از ابر [illegible] برآمدن ماه از دنبال سایهٔ نوخطان گره [illegible] دلی در مکتب چشم و شنیم ران الالفاظ سیاهی مدور بر یک نقطه‌اش خود را جز دانهٔ سپند از آتش حسد [illegible] یوسف حسن معانیش با [illegible] ابای آماده چهره‌کشائیست مستوران سیه [illegible] رنج و تیغ زلف نوید زانی از نور حسن بهای نیضانیش [illegible] را بند [illegible] بود نمائیست کلیم نگاهان مشتاق [illegible] روشنی نسخ آیه لن ترانی شاهی شکن کجا نه کیفیتش شکسته خاطران [illegible] اقتضای [illegible] یاسے انتیام نشئه بادهٔ شگفته روی گلهای تماشا تیغ آن گمان نیزه دلی رضا من نشاط مشتری بلا است بهشتی قفس هوای آتش نوای گرم بال اقبال [illegible] مسیحا نفس [illegible] القاطر [illegible] ساختهٔ [illegible] پیمانی [illegible] تماشایش نظاره‌ها ابالی حرام است عابر دوشته شوق از پا در افتاد رسے در بر [illegible] نسخه فیض [illegible] لبالب [illegible] دو مهر یادگی آتش سنگ سلسله طوطش مثل [illegible] محبوبان دو دکهاب لعبت [illegible] کو پیچ و تاب [illegible] از آمدار [illegible] طاوس تیارهٔ مشکبار قطره‌ها عرقیست سیر انفعال از جبین آسمان حکمین [illegible] بند [illegible] نکهت گلها [illegible] نقطه و ترتیب جلوهٔ معنی [illegible] با دو آئ تخواهید [illegible] همه نشتر [illegible] تا رگ خوشان [illegible] رسانید [illegible] مسیحا [illegible] خود [illegible] قیمت [illegible] تمام است گیتی نشیده‌اند که مخالف حسد پیشه [illegible] بدی الحن داودی را [illegible] خواند [illegible] الله [illegible] مسکون [illegible] ملک الشعراء کلیم همدانی علیه الرحمه [illegible] آب [illegible] ترشحات [illegible] التقام بالحجر [illegible] جگر [illegible] شعر بلند را چه عجم [illegible] گهر [illegible] علیه [illegible] طبعان یوسف لباس که در پوست [illegible] عید کریمه [illegible] احدکم ان یاکل لحم اخیه [illegible] اظهار عیب دیگران [illegible] بیان کردیم [illegible] چراغ تاریک [illegible] دلیل روشن [illegible] برای [illegible] خود [illegible] که انگشت اشارت جانب [illegible] چند که این دیوان [illegible] مصطفوی از مشرق گریبان هر مطلع سر برآورده و بدر منقبت مرتضوی در برج دو بیکر هر مقطع جلوه‌نمای [illegible] تقطیع تمام در برکرده [illegible] غزلیات [illegible] ساحل خوشی [illegible] اظهار [illegible] خود چون [illegible] در گهر باشی علامت شمارهٔ غزلیات در پهلوی هر مطلع چون خال [illegible] تعداد اشعار هر غزل [illegible] هر مقطع [illegible] صحت الفاظ [illegible] محققین [illegible] انگشت هر مصرع در عقد [illegible] غزلیات

[illegible] از نتایج [illegible] نامی [illegible] نوشتن [illegible] تا تماشای تجدید مضامین تازگی اشتهار یابند گر اکنون گلشن اشتهار

[illegible] بهار نیکیست [illegible] نیاید شمع [illegible] تاریخ شهر دیار است آن جمال گلگونی نگار دوم دیوان تاریخ و ستم ناظم

[illegible] بهار موقوف اشکی غذا [illegible] است تا حوض کوثر درد السلام سوم نون صنایع منقبت که سوم عرض است بر یاض با دو سفینه ایست

[illegible] دیوان مخمسات موزون محاطی دیوان عربی النحنی است و دیوان عجمی که نیستان را با پستان هم نفل گردانیده

[illegible] باقدما و با متأخرین یکجا نشانیده این دیوان پنجمین است که عروسانه نقش بر صفحه ملبستند و در شش جهت بر صدر یکتائی بر نیع نشسته **قطعه**

ز بهر [illegible] آن سر بسر هو میم	ره فکر نو جست فرمان نادر	دو گل از گلستان تاریخ چیدم	پی نام نامی دیوان نادر
[illegible] ریخته کلک گهر سلک	یکی زان دو گلها بهشت و حسب ۱۲۸۶	دگر را قسم شد گلستان نادر ۱۲۸۶	تا ظلم هم مثال تماشا عرش ترین

تاریخ سید طاهر علی ابن منشی امیر ظهیر علی خلف میر مظهر علی شاگرد رشید منشی محمد امداد حسین صفیر فرخ آبادی

[illegible] که بهار سخنوری شد	دماغ طبع سخن عنبری جو شد	منور ز نشئ صهبای [illegible]	میان [illegible] عربها گو هر جوش
[illegible] و شد [illegible]	ز لای خاک سفال آینه گوهری جو شد	کلام [illegible] کمال نور و نی	لطیف ز ظهور انوری جو شد
[illegible] آن [illegible]	که خلق گلشن رهبر و دوری جو شد	انتهی جناب [illegible] است تا بنظر انوار لمعات معانی مطرح آثار تجلیات	

[illegible] غازه کار [illegible] جناب سخن پرور نسیم دلکشای خاطر بسته و بیا غمزدای لبهای شکسته کوه [illegible] تا و انتقال خو [illegible] سرشار

[illegible] جادو نگاهی ارم جو نان نفس گرم سانه [illegible] آتشین زبان سخنگوی سخن [illegible] الا القاب جناب [illegible] حسن [illegible] بهار گریان آری

[illegible] جدول سفائن سفائن خاطر [illegible] جواهر زار [illegible] و کشتی اوراق دواوین اشعار در چار موج مضامین طبع فاذهن [illegible] فروش عروس [illegible] صهبای

[illegible] و شکفت خاطر گوهر نثار یاد [illegible] آب حیات مانی چنانچه در این زمان بهار رسالت [illegible] انطباع دیوانش دیده [illegible]

[illegible] بر پا رنگ کشیده اند از قمه حورش تسبیر [illegible] عنصای کمال چشم بد دور زین عروسیما خیال که [illegible] چشم

[illegible] بهار [illegible] و قرطاس [illegible] سامان [illegible] چشم کحل کافوری [illegible] نازنینان جمال از حلقه آغوش کشیده نقاط نقوش خال رخسار

[illegible] شیرازه بند گلستان سخنوری [illegible] است و خامه سر بلند کمانداران عرصی [illegible] خطیست جگر بیونده [illegible]

[illegible] از هم بیخته و روانی عبارت گلگونی نه بافان رنگ ریخته اشعار بدا [illegible] بر ملا است مضامین [illegible] آگین [illegible] صهبای

بهار مجاز سخن از حقیقت میگوید و دست ما ... بر ناکس ذوق مسجود سخن عشق انگیز برگهای معجان بنگر بیست و گلهای شوق آمیز در بستر نگهبد از آن تماشا برد بر نمود افکار دفتر مقامه‌های ما بس پا بر دست بلبل بدی گفتار از معنی و عهاق السما خبر از افلاطون حکیم نشین جز عیارش مجهور دون شعر بخانه زبان تازه و باروت بابل کرین نمایش به این من البیان لسحرا ترجمان بالحکمه الکون کن سخن بی‌نجار سید مهر سکوت قفل بان الطوق گردید سید آنکه جوی آبرو طراوت سحر خارزار در حوصله کرده نمی گلگونه‌جانی خرم و سبز بونیا ز این مردان قالب ناد الی توین ترجمان طلاقت زبانی در جو آن نیست گردن کارگاه گلزار معانی تیر دستی کلک لینهاب است دو دست ریاض توصیف بر ریه تر ماغان بر همه کمال ساز ز ولجا بلبل خامه راز هنگام تا بینوای قلم تنگ گرفتن حسن فروغ این ارقام نسبت دارد امید که این جوی صورتها در کالبد و اللّی تمام صورت نمونی آمد از تقریرات عطا دمون و ماده حروف در قالب ابیات دانشمند بیاد نوری سخن قدر عبرت لعیت نمود این که گلهای بلاغت ارجوان سحر بیند چمیاکه ارآن آفاق سپانا دوین شیب تقبیل مثابت تا هید مجموع قبول طبایع عالم گردانا بحمد الله الامجاد

قطعه ریاض فکر ارباب سخن	اینچنین گلهای مضمون کم شگفت	بلبل طبع رسا تاریخ طبع	کلیات شاعر نادر بگفت ۱۲۷۷ الهجری

تقریظ رنگینه الماس معجز بیان ربیع الابرار قرة الاحیا مولوی سید عرفان تعالی

حمد تو ای خالق ارض و سما
باید عقل شود کی ادا
ذره حمد تو بود بس بلند
فهم در آنجا چه رساند کمند

فکر زمین مرحله آگاه نیست
وهم و گمان را بدرت راه نیست
تابع امرت همه کون و مکان
داخل حکم تو زمین و زمان

قدرت تو کرده چو صنعتگری
گشت هویدا همه جن و پری
رعد بذکر تو بود ارجمند
نغمهٔ ناهید بیادت سپند

بلبل شوریده بیاد تو مست
قمری شیداش محو الست
آب برای تو دود کو بکو
بهر تماشای تو در جستجو

ذات تو ای خالق عاجز نواز
وقت مصیبت پی ما چاره ساز
می شود از شرم عرق دمبدم
خامه ز وصف تو چه یازد قدم

با تحیات درود و سلام
بر نبی و آل نبی صبح و شام

اما بعد بغیر فکر رسا پای التقصیر بر نیاید جز تصدیق نو پدید بیرنگ گوش مستمع از نواز دو بشارتیکه صباح ساعت سامعان رشک ارتق گل سازد هدیه انجمن شعرا شعری نقلم بان آن و ارن جان دو کلام نماید که در هنگام خجسته انجام حسنات زمان محو فردوسی طرز نظم فردوسی و قانی شاعر خاقانی قند اجتناب شوکت باب صولت مثابت افلاک قباب هلال رکاب ابن فیض نعمت بر حضیض خصلت قمر طلعت حمیت شیمت انجمن با دل ندیم با اهل سخا جانشین البیت طاهرین معتقد با اختصاص حضرت ائمه معصومین حق مخبر غائب حاضر عزیز نواب معلی القاب احتشام الدوله بهادر سلسلهٔ اسحاق بهادر سخن سنجان رحمه الله تعالی و ابقاه ما اطلعت الخضراء علی الغبراء بحرمت سید الانبیاء

عترت الاتقیاء علیهم صلوات رب الارضین والسماء که امروز [illegible] طبع قادر است [illegible] مایهٔ افتخار نموده شمار دیوانی و چهارسوی [illegible] تمام تا نموده بجا نهمی سه دیوان فیض البیان تو تصنیف و ترتیب نموده عالمیان را خوشه‌چین خرمن سخن جدید [illegible] [illegible] بالاعث آفرینش [illegible] خرد نموده علم نظم آموزی [illegible] آباد عالم [illegible] ساخته احوال [illegible] دیوان صاحب عنوان [illegible] زنگ [illegible] اختر نموده [illegible] دیگر شاعران [illegible] مضامین [illegible] باشد که عنوان این [illegible] مینماید تحریر [illegible] اوصاف [illegible] تضمین و [illegible] جناب [illegible] معطوف [illegible] درین قطعه بداهتاً غزل حسین که از طبع [illegible] رسیده مینماید [illegible] مسافر

قطعه

ای آنکه شد ز مدد طبع پاک تو — باشد زمین پست سخن مثل آسمان
بهر نظام سلسلهٔ نظم کاینات — فرمان تو [illegible] بر سر زمان
از لطف آب طبع سلیم تو — تا دید بوستان سخن موسم خزان
تا ملک نظم از فصحا یافت انتظام — پیدا نشد [illegible] سخن نکته دان
اقلیم هند گشت ز نظم تو نامور — ممنون فیض شعر تو شیراز و اصفهان
از مطلع کتاب تو باشد نو بهار — هر قطعهٔ بیاض تو گلگشت زعفران
هر جملهٔ کلام تو چون نافهٔ مشکبو — هر حلقهٔ حروف تو چون حال کهکشان
دربارگاه نظم تو سحبان و انوری — باشند ایستاده چو خدام بی‌زبان
شعر تو غیرت گل [illegible] ضمیر تو — بیرون کند حیای تو از گلستان
[illegible] — در وصف [illegible] خانهٔ زبان
شد عنبر [illegible] ز خجالت [illegible] — در عنبر سخن [illegible]
باشد کلام [illegible] تو فارغ ز عیب — از نظم تو زبان [illegible] گشاید [illegible]
تا نافهٔ غزل [illegible] مشکبیز — کافور صبح که بود در آسمان
تا بر فراز چرخ عطارد بود دبیر — تا سایه افکند بزمین چتر آسمان
تا ذره از خطوط شعاعیست فیض یاب — تا زینت سپهر بود تاج فرقدان

غزل

[illegible] سخن ما تو [illegible] — اقبال [illegible] مشکل [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

تقریظ افکار بدیعه عزیز دلها صاحب محبت و ولا منشی کالی رائے تمیز

[illegible] نامه [illegible] ندیده [illegible] گوهر [illegible] شمار و در حسن و قبح [illegible] [illegible] بوستان [illegible] قلم [illegible] [illegible] ارباب فضل و کمال مطلع [illegible] چراغ

سحر بابلی بود و نظم نظامی گر از خامهٔ اصلاحش انتظام گوهری سلسلهٔ بهر دوام گرفتی قول سعدی اگر دیباچهٔ کلمیتش بدیدهٔ قبول جا نمیداد تا بقبول سالو جان نرسیدی عم اعتبار افزا و سخن با طبعش را ربطه تمام است چنانکه معنی با الفاظ مناسبت تمام است افضل المحققین عمدة الشعراء المتقدمین المتاخرین ابلغ البلغا افصح الفصحا ملیح المقال بحار خیال اعالی قار بلند گفتار حضرت استاد جناب فیض مآب شمس العلماء الدوله بیاکلب نجات انجا در بهار زحبت المتخلص به بالسلیم الهام القا در رنگ تمیز فنده زمزم خندهٔ لعلیان عبرا و سخن جنان نی هدیه رساند و بطرح جاه بنا باضدک نوای ترانه دلکش داستان این بوستان نگارستان ترنم میگردانند تا خدا صحیفه ایست در حسن و خوبی با خوبان همسر و شیرینی گفتار و نگینی اظهار مانندش حسینیست کریمه بست طرب اللسانی و شیوا بیانی طلا کلام لطافت پیام خود نمائی نکات و پرده داری کنایات تمامی تعبیر خبا کفی بانند شهید نسخه ایست در اندار محبوبی با محبوبان از کرینه تشبیهات خوب و استعارات مرغوب صفایه روشنی خیال و آئینه ازی متعال بلاغت تحریر و جمعیت تقریر بشارت سحر آمیز فتیات الاولاذیر کرشمه سحن بان نازه وشنی بیا سمه نقاره رنگر صبر تشکیب آنی بحر امواج کلام آبدارش شور افکن قلوب آشنایان معانی و بغوص فکر رسا آتبلاتش گوهر معنی شیست و بارن دریا نا پیدا کنار حیرانی مضامین شکر ریزش عندلیب البیانان را بشکر ریزی ابرسانیده گفتارها و آگهینش تشنیه کلامان ملحی خطل برابر کرده آید کابود اسلسله نظمش گیسوی مغوله مویا چون سنبل بدیده تجلیات همه شاهده حسن نهانی شوهر عنبر شوخ طبعان مانند دستهٔ اضطراب در بر صفحات بر ابوارش هر ورق چهره ماه لبنان کاغذ روی نگارید نقش نگارش خطوط انجم مثل نقطهٔ سهو محض از اعتبار سلسلهٔ سطور سلسلش سلک بر نشان و بر بیان در دیده جوهر بر بند نظر بقید سلسله بموج خیز صفا بین سطور چشمه نور را بموج انداخته ار جابا تقاطر بر نورش بخنمانی چمن آینه در آتش حسرت سوختن و از ضیای حرف آفتابیش مهر تابان شعله لنک در سینه افروختن بیت دلبندان محبوب اند و خوبان ابرو تما ز و مصرعه موزون مانند سحر کار مجنون در شین آستی زیبائی سفر از گل نگین بر از با کلاه لاله رو یا نند عجب سجان لفظش چرخا بندت از حکایت نخلید گو شنیدند هر چند بوی گوشی خوبان گردید در بر نقطه اش خود را گم از رشک حسرت ندید سوادش نسیان صفت در گوش شامیست شهیدستان با شیر سحر را اعلام نام اند و در دیش بر کحل الجواهر سرگرم قیصرستان ناینیا یا معانی را نویدست آرام مقابله بهار گلهای مضامینش گلشن فردوس اخار در بستر وا رشک شد نو غنیش ستحر یخه خورشید ناخن بجگر مجازش حقیقت ازیمنه و اشارتش از صراحت افزون المختصر این دیوان آیین با بزار اوصاف جمال ممتاز است از جمله دواوین شعرا نا نعمی عال النظر حسید سفر فرازکه با تمام تاریخی شکرستان نا درست خو بیشن جمیع رباب سخن ظاهر است الهم جعله فی الاشتهار کالشمس فی النصف النهار بعهد اجو برخامه سبط القرظ بر گوهر فروشی نگر مضامین آبدار سیگراید عنی لآلی ستلالی قطعات تاریخ بسلک تحریر کشیده بدیده ارباب جوهر شناسان مینماید

قطعات تاریخ سال تالیف موزح بنام

تاریخات نور ۱۲۷۹	اتمام چو یافت نظم استاد	گردید بسیر طبع خورم	بنوشت تمیز محمد سال	مقبول سخنوران عالم ۱۲۸۶ھ

ایضاً

[illegible] دیوان نغز

[illegible] ست نادر من

[illegible] نساط [illegible] بہ تحریر شد

پیشتر العین ایں آئینہ بنیاد

زہ الیف ستا نادر نگین تمان

بہر سالش ز نہ فکر منیر

نامہ عشرت ستا الیف تمام ۱۲۷۶

انجل حرف [illegible] نقش [illegible]

پی سال تاریخ کلک منیر

زیب تحریر کرد شعر و سخن ۱۲۸۶

ایضاً

پی تاریخ سالش نابل [illegible]

رقم خست تصنیف نادر الزمان ۱۲۸۶ ہجری

ایضاً

نوای [illegible] گلشن مضمون رنگین

ایضاً

این نظم بہ [illegible] بخش [illegible]

ایضاً

[illegible] نامہ [illegible]

[illegible] نسخہ انجام

یافتہ زینت [illegible] نامی انتخاب

از دل و جان گشت از [illegible] انیس

[illegible] و تحریری و تا این خود

سطایت [illegible] بوستان نامہ نظم نفیس ۱۲۸۶ ہجری

ایضاً

چو تا خورشید این نظم تابان

الہام شده [illegible] انسر

[illegible] تاریخ [illegible]

انتخاب و محمود نظم منور ۱۲۷۶ ۱۲۸۶

ایضاً

ہی [illegible] مضمون تا ہی صفا کلام

پیچ [illegible] در آمدست بجوش

[illegible] ست چو منشوی تاریخ

نہر ارشت صد و شصت و بگفت [illegible] ۱۲۶۹

[illegible] سال این [illegible]

دلپذیر و خرد آموز جہان ۱۲۶۹

ایضاً

ایضاً

چو این نظم از صد [illegible] بی

واد [illegible] این [illegible]

تربت شد از فضل [illegible] ایں [illegible]

خصر [illegible] تا [illegible]

فی سال [illegible] گفتم

قطعہ تاریخ سال طبع بنام گلزار تاریخات

[illegible] چراغ [illegible]

[illegible] ۱۲۸۷ ع

[illegible] طبع [illegible] این نظم [illegible]

[illegible] نام [illegible]

تیز این مصرع لاو بہر تاریخ سال گفتم

زبان نادر بیان [illegible] نادر کلام نادر ۱۲۸۶ ہجری

ایضاً

[illegible] کلام آمد و با صفا

[illegible] بتاریخ

کلک [illegible] تحریر نوشت

بحر [illegible] مضامین بدیع ۱۲۸۰

ایضاً

یافت زینت [illegible] طبع [illegible]

[illegible] خوش [illegible]

[illegible] نوشت

[illegible] تصنیفات [illegible] ۱۲۸۰

ایضاً

چو شد زینت [illegible] طبع نظم [illegible]

تصنیف طبع [illegible] نادر

[illegible] این مصرع سال گفتم

[illegible] دیوان نادر ۱۲۸۰

ایضاً

مطبوع چو شد کلام [illegible]

مطبوع خرد [illegible]

گفت منیر مصرع سال

الفا [illegible] صادق ۱۲۸۰

ایضاً

گشت [illegible] الطباع

این نگارین [illegible] طرب

مصرع تاریخ گفتم ای [illegible]

تارک زیبا کلام منتخب ۱۲۸۶ ہجری

ایضاً

[illegible] دیوان نادر

پسند [illegible] خوب خاطر

قیم کردم این مصرع سال فضل

ابر [illegible] گفتار نادر ۱۲۸۰ حسنہ

ایضاً

طبع گردید چہ [illegible]

[illegible] گشت

بہر تاریخ سال [illegible] منیر

[illegible] بگو گفت

ایضاً

ہست این نسخہ بہار رقم

[illegible] نظیر پاکیزہ

[illegible] اردوی سخنتہ نظم رقم سال طبع ہست [illegible]

سخن بی نظیر پاکیزہ ۱۲۸۶

لوی سید محمد ارشد علی ضیا تخلص بدایونی

[illegible] نیابت بعت [illegible] بت [illegible] علیہم الصلوٰۃ و [illegible] محمد ارشد علی ضیا ابن جناب [illegible] افضل [illegible]

[illegible] احسن [illegible] صاحب التصنیف [illegible] القرآن [illegible] مولانا ابو الفضل محمد [illegible]

النفیس اثنا عشری المذہب محمدی النسب عبد غفر اللہ لدیہما و ابوہما ابن نہر بخدمت عرض کرتا ہی کی فی الحال یوں ایک عنوان جناب حشمت مآب استاد نامہ تحریر

نامۂ عظیم میں کم فروغ درعمل شہر مروج طریقہ مرضیہ المالم الشعرا و محمد شیوع علیہ صحیحہ الفصحا بر جانشین جا بالنسب حشمت و بلندی رتبت پیشوا

صبیح سخن مقتدای سخندان دقیقہ سنج مجلس آرا آفاق و عیت تجلی عرائس الکلام زعیت ربیع سحاب قدوۂ ارباب سخن درج التاج مجد وقار و طرہ دستار عز و

اعتبار سرو جویبار توقیر عدیم المثل النظیر سخی الباذل الجواد کشیر النوال الکرام اکبر الا کابر نواب فلک جناب اعتصام الدولہ اکمل مجتہد اصفا جہاد مبارز جنگ المتجلی

بادامہ و دولتہ ترتیب ہوئے سبحان اللہ و بحمد کیا کہنا شاعری کا دیکھا اردو علی گرچہ بادی تبدیل شدہ بھی اجال کی شاعری سب کے خیال لعل

تلمیذ نامسیح بین جہاں کا سلیم رسیح میں جہاد باستناد محقق فن بسر علی و رشک بن خوب برج ایرا شرق عرب نام کیا ناظم انتظام من مستوعبات و فروغ

کا اصیل انکو کوئی السیا صحیح الکلام نہیں یہ تنہی بات ہے کہ علاوہ حسن الہجگی کی آگو عبارت صحت تبیانات تنہا تک لکھوں مختصر حسن و لفظ طرح تحلات

کسی شعر میں مہمل الاوسط بعض سس علی یا کوئی لفظ غلط بھی نہیں آنتہی و تاریخی قوفیہ کو قدما نیاعیب نہیں جہان غلط العام پر کس قدم میں ہر وہ لیے

ملیح کہا ہیں اگر نہ تغزل بیان میں سبب ہے شاعری کی شان میں حلاوت میں شعر النفس اعلی میں سبب ان بیمیر آجو کتاب کمال ضرور ہر عروض کی جناب صوت الصدر

کا نور دیکھا تے آنکھیں چمکاتے بھیک ہانگ کہا تو دعوی بار آگر روی میں آپ کرتے ہیں نہ الشعر و ون جا میں ردیف قافیہ تنگ کو مقبول غریب

سا نہ الامیر بن نہیں بالکل شک اکثر دیتا سخن بلاغت سیم تگ دیوان جمع فرما میں تب ہوا ہیں یہ ہی امنہ تہیں تک میں سخن و دیوان حسن کا تاریخی تلمیذ دیوان

ہی سب عجیب ہے کیا خوب مراۃ ای تو دیوان کا تذکرہ ہی ایک دیوان کا انتظام ہاری اوسکی مدح میں آقا صفدر حضرت طیبات کی ثنا میں

پیام قصاید بین قصائد میں مجھ جس ایک میں آہ مسر مدعا دیوان حلاوت عنوان سکر سنانا در صرف غزلیات تا قدر سب برابر اوسکی تقریظ لکھتا ہوں اگر تیار

کرنا طلعت جایہ شیرین زبان و زبان میں آیات ادبیا معذور لطافت تحریر و تقریر کی کہاں طاقت قرطاس سر تحلیل مرمکس طی مضمون لکھو نہیں آگ رسم کی شان کے

تو جا نہیں المتحیر ہوئے لا تسکن کا بایک کلمہ استعدد کتفا ہی ہو سکی نہ تو ڑا لکھا ہے کہ سب اشعار دیوان معلقہ کو جس لب تین ہیں آو دستاویز میں مجھ پایا انہی سے

نہیں ہیں کوئی طرح میں مضمون سرائی نہیں کسی کی غزل میں قافیہ سمجھا نہیں شعر آنکا بلکہ مصرعہ مصرعہ لا جواب ہے لفظ لفظ میں حاجت و خیل جو میں قطعہ سب جلیل ہے

تبسم در سحر ہو تویی بہر ہی بہت طلع مطلع تک تماشا کے جلوہ گری کی نقش دیکھا تو شعر چشم ہر جا یا گیا بعض نظر آبیات بیت المعمور عصر نور علی نور

ہی منہ تا کمر طبع پر صاحب یعنی صاحب بھی تھا نہیں غیب یعنی سخن سعید معنی تیار کی بلکہ خروج کیونکہ غور سے دیکھو تو حاجت دربانی کے ادب تحسین یا ہم الفاظ کے

جس میں مطلع یا دیکھو شعر سید تا نہ آس زبان کا شعر اور حسن تو خلق کا ذہن یادہ ہے کیا الکہنا ان کا دعا کا گویا لطف ہماری جیب کا توڑ طہو قاسم عظم علی ابن الحق آیۃ

احتشمت و شوکت قایم رہے گی مع آل و اولاد مصرع این عمارت از خلق جہان آمین باد ۔ بہ مجموعہ عطر بہ التجاد قطعات تاریخ

ضیائے آفتاب فکر تابان
ہے اجال کی بالکل او فق
ہے سبک نقطے سے ہر بن آہی معنی
بیان شایان اور سلیس پن حقیقت صفائے
ہے سیر کا ہوئی حسرت رس
یہی سال تاریخ ترتیب و
احسن ہمایم کہو گنج معانی کی تاریخ
۸۶ ۱۱

الیضاً

دوبارہ ضیا جو لائے فکر کرم
اب تزئین ہی شاعری و گل زرنگی آج
ابتسام سخن کے ہوئی شگفتہ ہے آج

جناب نادر شیرین بیان کا
سر آمد لکھنؤ کا روز مرہ
منیٰ تاریخ لکھی اوسکی ضیا
نمک الفاظ میں اور معنی میں حلاوت ہے
اوسکی تاریخ کہی کل ادنیٰ ضیا
لکھتے خوشا فکر پاک جناب
۱۲۹۶

الیضاً

ترتیب ہوا کلام نادر
عجائبات بات تماشا گشت تاریخ
بیان ترتیب دیوان مبارک
ادائی ضیا سحر آرائی سخن ہو

ہوئی اشعار سے جلی براعت
تکمیل تاریخ ہو تصحیح بین
۱۲۹۶
وانظم اوتو مج با معنی
۱۲۹۶
ضیا کا عجب تر سجی جا دعہ سجا
ہی بہت جو کلام اقدس
۱۲۸۹

الیضاً

ضیا جو کلام کمال انضمام
تاریخ میں انتخاب کہے
السجرت معجزہ رسال فصلی
اوسکا کہ جو ہی عمدہ دو شیریں آج
خورشید سی بہ ہاجا بتری گہر آج

ہوئی دیوان سے توضیح معنی
کر اوس سے ہی وضوح علم گویا

الیضاً

زہو دل لطیف اکتو تاریخ بالی ہا کتاب
۱۲۹۶

الیضاً

چشم بد دور خوشا فکر جناب نادر
ترتیب ہوا وہ شہنشاہ فن
بہر اظہار سال فصلی
نہی دیوان حسرت گشت تاریخ
اوس سال تاریخ نی سنہ انیسا کہا
ترتیب کے دن ہجرہ تاریخ سحر

کیا انکار تازہ کو مرتب

الیضاً ذو بحرین

کلام فطرۃ دہ بر سبا لکھو قیصر کہو

الیضاً

جو دیوان اشعار فرسودہ جمع
بینک سے کر دیں نسخہ معانی بلیغ
نئی سال تاریخ بود رحمت بنا
منظوم یادگار کہے
۱۲۷۷

الیضاً

ہو گئے سب آکلوں کی دو دہ فطرت آج
آب دریعتم لسی اکسیر لاجہر ہے آج
۱۲۷۷

ازہی اک ہر غزل اعلیٰ سے اعلیٰ
اب تب کر دو وہ نظم سترگ
بلاغت بلاغت فصاحت ہے
جمع دیوان جو کیا نادر نے
امیر فلک قدر و نادر جناب
بہم آرزئی دیوان رکب اسباب ادب
دم گفت عدد گر منظور ہے
۱۲۹۶

الیضاً

مجموعہ انگار زمین ان کو نظم سوق ہے
ہر حرف میں لکھیں غزل لکنا م کیا ہے

قطعات تاریخ تصنیف گلک گہر سلک نواب علیخان بہادر ابن نواب احمد علیخان بہادر نوسنہ ابن نواب مظفر جنگ بہادر شاگرد

جنبا دیوان قطعات شہستان تر ہے
لکھا کیا ہی چمن طبیعت کا
اثنا کیا ہو کلام حضرت کے
ایک غنچے کو راہ پر لایا
نہ نکلے کی ہی اوس نسترن تاب
شعر میں سب نشان میں گلستان گیا الگ ہی ہے

انتخاب نقطہ بر نسیم سے لوح قلم
مرغ سدرہ سے لی اونکی حسن و رضوان
کیا لطافت کیا صفائی ہے
خنس سال سب صرف جھان ہی
اکسیر لیا کہی لکی ہے
اوس کی لغت و نقد الگ بیجھاتی ہی

مصرع تاریخ آئی صوفیانہ بغیر اوس نہ کہا
سال فصلی ہی زینت زینت کا
صفحہ و کو جو ہے نگارستان
ہی یہ بیرامن نادرہ سنجی
فکر میں ہے پیر حوصلہ میں جوان
شعر میں شیر شیرزہ قدرت

تیر آیات نادر نامی عمدہ کلام
۱۲۹۶
نامی کلک کے ہما ہے
کوئی سین گوہی طلائے ہے
اسکی بلیہ پر اک خدائی ہے
یہ نیسی مشق آئی ہے
طاقت علم ہاتھ آئی ہے

الیضاً

یہ مرقع ہو حسن صورت کا
۱۲۷۷
قدرت حق ہی جلد دل لطف
نکتہ سنجو ہر ایک نقطے میں
قلم انکا کہیں نظر نہیں کرتا
کہیں ایہام ہی کہیں تجنیس

فکر تازہ کہا رہی ہے رنگ

الیضاً

شفقے ہے یہ وہ حنا ہی
کہیں کی بو کے گلشن سے
شان فکر رسا رسا ہے
کہیں جدت کہیں صفائی ہے

نہیں تشبیہ ہی کہیں تلمیح
کہ جمیع خوشنمائی ہے
قصیدہ ہے صنع پاک کی ہے
رنگ سب کچھ ہے میں محو معمائی ہے
شاعر ہیں وضع ہی کہ خیال
عاشقی تو بھی پیالی ہے

تہ میں ستم کی محو معشوقانہ
ہیں انہیں میں نگہ جدا ہی ہے
لکھے گئے جو سبھی علاقہ کب
سے سخن کی جمال آرائی ہے
کی جو آرائش کلام جمال
لوگ سمجھے براءت آئی ہے

ورد ہے جب انکی کلمے زرو
دل نے فریاد کی دوائی ہے
وہ جو کیا یہ شعر کیا سمجھی
تاجر اور ان الشعرائی ہے
معرفت کی بیان میں گویا
عارف جام ہی سنائی ہے

ہے جہاں وصف آفتاب صبیح
شمس تبریز کی ثنائی ہے
صفت حسن جو سنی نقش سخن
تا کہ سوت کسائی ہے
خوب لا سے ہوا یہ حد
کرم تبت اب صبائی ہے

ذرہ ہیں شعر میں ہی نجم
جزو اضحی یہاں سمائی ہے
واہ رے انتظام طبع متین
کیا نظام طبا طبائی ہے
خاک ہی ہے تخمین صبا ہی کی
اب صفاہانی کی صفائی ہے

طبع روشن نے وہ ہوا باندھا
آفتابی یہاں ہوائی ہے
المنتہی الضحی کا مرا امام رضا
وہی مشہد رضائی ہے
نام کلب حسین خان ان کا
شیر دشت امیر رائی ہے

صبح صادق نے جا نذر تو
مشرق مہر منیر رائی ہے
دیکھی ہیں نام یہ اختر و گوہر
دولت اقتدار پائی ہے
متقی و نجیب و دیندار
خانہ زاد انکی پارسائی ہے

تجلی سے میں اپنے کے
اصفیا تک انہیں رسائی ہے
نخل امین جلب کامل
نہ تکبر نہ خود نمائی ہے
چھوڑی یہ جو کو جہنم کی
گر اعلانی جہد کمائی ہے

نہ سر کبر ہی نہ دعویٰ لاف
در بار میں کیا رسائی ہے
سچ ہی یہ لا الٰہ الا اللہ
آئینہ قلب کی صفائی ہے
اب بہت مغتنم ہیں انکی ادا
دل امام حق سرائی ہے

اب سنیں اہل عالم تاریخیں
تازہ ترکیب نہ آئی ہے
وصف دیوان سال ختم ہے
بلبل باغ میرزائی ہے
۱۲۹۶ ھ
آئینہ سال ہجری دیکھ
صحف نور رہنمائی ہے
۱۲۹۶ ہجری

ہے یہ تاریخ سال طبع کے
فلکی دو ردیف ثنائی ہے
۱۲۷۷
اور گلدستہ سال فصلی کا
فرحی فکری و دیمائی ہے
۱۲۷۷
حکم والا کی ہو گئی تعمیل
خضر توفیق رہنمائی ہے

ہیں قطعات ہی تقاریظ
اب کہاں فکر کو رسائی ہے

تاریخ من نتائج طبع مقتدا امام الشعرا مداح المصطفےٰ حاجی الحرمین مولانا غلام امام شہید زاد فیضہ

ای یکتائی ہر بیت این گہر
کاغذ نباشد کہ وصفش نظم قاصر است
الفت گفتا در قسم نگار فقرہ تاریخ آن
نور جان سخن زیبا کلام نادر است

رباعی

شش تن ہمہ گوہر اولی دیگر ۔ چون گلاب
دل و نقش دل کان بیست و چہار و ہزار و دو صد ست
۱۲۲
پنجاہ شتابان زنون تاریخ ۔ از کتاب
گفتم بتخلص حنیف بنگاہ ۔ نیکو دریاب

قطعہ تاریخ ریختہ کلک گہر

سلک شاعری تکا استاد زمانہ تشنیح احمد و احسن سخن
تازہ دیوان بلاغت شد
کز حروف حمد احمد نور یافت
ای خوشا نظم آمد شگفت
چو از فکر تاریخ آن جستجو
ز نشاطی دو سہ برو موم
فروغ از جمال اشعار یافت
۱۲۹۶ ہجری
جو شد آگہ لفکر تاریخش

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر عالی جناب مفتی محمد سعد اللہ خان بہادر صدر الصدور

از نتیجہ سال ... مرزا حاتم علی مہر
تحصیلدار ضلع آگرہ
تا الفت ... دیوان احمد
یہ جبین لیوان ... باندھ آئی
تا نخر بلور اقلیم جاسے
وہ ہیں زیبا سفینہ منظوم
۱۲۹۶
با ہیں شکل نور ... عشق
تکثیر جہاں ... انسخن

قطعہ تاریخ از فکر سید اکرام علی متخلص بہ نواب واکرم عاجز تحصیلدار

گر قسم ... اکرام الحسیم ... تاریخ
زیں کی ... ہی دیوان ... گواہی
الفت ... غلیم بگو بہتر ... ہی
۱۲۹۶
کہدی ... تاریخ گلستان سخن
۱۲۹۶

قطعہ تاریخ از فکر ...

ایضاً از مرزا عبد الغنی ...

ہی جہاں نادر عالی نسب
ان میں بھی کسی کی نہ نظیر کہہ
ماہ نو مصرع کہا تاریخ کا
شہرت دیوان نادر اوج مہ
۱۲۸۶

قطعہ تاریخ از انشائے سجاد علی ضیا تخلص

بیشک ہے جیسا ہے مرا انتخاب
بیشک ہے یہ اچھا ہی یہ سب
دیوان نادر ہو روشن اسکا
آتش تر کی تری جو ہر میتاب
تاریخ لکھی حسب بیان اسکی
دیکھا دیوان ادبی بی نظیر
۱۲۸۶

قطعہ تاریخ نتیجۂ قلم ندرت رقم منشی گوپال الفت مدرس سکندرآباد

چھپوایا نادر نے مرتب کر کے سخن
بالفاظ رنگین و ترکیب نادر
ولیکن ز پیش سال تاریخ آید براہ

ز ہم لفظ زر وہ چھپ ترتیب نادر

ایضاً

بعد از ترتیب نسخہ چون بچھپ
تاریخ چنین کتاب نایاب
زیبا شدہ در حروف مسطور
گفتم تو ببین ریاض سیر آمد
۱۲۸۶

ایضاً لفکر شیخ بدلی کیلون ساکن بلگرام

نظم نادر در برو ورنا تحریر کر کا
شعر او بے مثل تو تسکین شد نہا ہم موجود
زیب آمد نادر ہاتف گو سن ساکن سال
۱۲۸۶

کلام نادر بیا شیریں فصیح ہے خوب بہا
۱۲۸۶

قطعہ تاریخ لفکر منشی جسنجی فرزند حیدر صفدر ساکن فرخ آباد

صفا این کلام گوہری دیوان
زہی فکار گوہر بار نادر

کہی صفدر یہ تاریخ ترتیب
کہلا گلشن اشعار نادر
۱۲۸۶

ایضاً

کہا گلشن نظم نادر
لطف گلگشت چمن کا بہولا
چمنی کا سال تاریخ صفدر کہلا

لب اعجاز زبان گل کا بہولا
۱۲۸۷

ایضاً لفکر سید ولادت حسین بن سید بخش علی ساکن داعی پور پرگنہ قنوج

ای عشاق دیوان مجید

تر شد ز تامیریت نادر
چو جستم سال تاریخش ہاتف
بگو ہم گفت تصنیف نادر
۱۲۸۶

ایضاً لفکر سید عنایت علی لکہنوی

دیوان کی ہی کہنی یہ سیر طاہر

آراستہ زبان نادر
تاریخ ہوئی عنایت طرح
آرایش گلستان نادر
۱۲۸۶

ایضاً لفکر جناب منشی گوری شنکر مجذوب ساکن فرخ آباد

نامہ جمیع ارباب سخن
کوستی و فضل و کرم ہما
کرد تصنیف چو دیوان کرد
ز غزل مطلع خورشید سما
گفت مجذوب ز بسیار سال تاریخ
گنجینۂ اشعار اعلا
۱۲۸۶

ایضاً

بجد تمام چو شد نادر ز دست دیوان
ز لیر و معنی شعر بود اکہ کرد لایق کار
اعصبیت بیان سال گفت مجذوب

با ہمہ جا ہر ہما الفکرت گل سعادت
۱۲۸۶

الفکر عالی سخنور نامی تمنا عرگرامی منشی مظفر علی خان صاحب اسیر متخلص

نادر شیرین زبان شیرین بیان شیرین سخن

بہر قیاس جا سند کا و دو تاریخ و گلشت
طبع شد دیوان او تاریخ سنگ گفت
مژدہ باد اہل جہان دیوان نادر طبع شد
۱۲۸۷

ایضاً لفکر سید وارث علی فہم

تخلص لکہنوی

از بہت شد نو نغمہ وران
کلیۂ نظم او بیان مرغوب
فہم از ہاتف این تاریخ گفت
بی بلبل دیوان نادر خوش
۱۲۸۶

لفکر حباب

آفتاب اوج معانی
شاعر نکتہ دان معنی سنج
عندلیب باغ سخن ... کا
بلبل سخندان آمش
منتخب خاور رکیتا
جملہ اشعار او فصیح و ملیح

وقت تحریر سنت بی ... بما
در جہان اہل سخن ... اد
از کلامش کمال او پیدا
طبع دیوان او چو شد مسال
ساختم امتحان طبع رسا
فکر تاریخ او چو نمودم

گفت ہاتف کہ نظم نادر ما
۱۲۸۶

ایضاً لفکر مولوی احمد علی مشہدی لکہنوی

حبابی دیدنی گردون جنابش
سپہر گردست آفتاب
از ان مراد آن ... ک طلب

مرتب گشت دیوان ... اہل
ز طبعش مشہدی چون گل شگفتم
عجب تاریخ از ہاتف شنفتم
۱۲۸۶

ایضاً لفکر پنڈت سورج پرشاد وکیل خوش تخلص

عجب دیوان نادر کہا ہی

ہم وہ دل سی جگہ بھی جان نادر
ویں خوش فکر سو فیصلے کہا سید نے
سال میر کہا چھاپا خبر فیض
۱۲۸۶

الٰہی رشید نے تاریخ ہجری
ہو شناسا شاعری سے زیبا دیوان نادر
۱۲۸۶
ایضاً

جہان فیض یا دیوان نادر
۱۲۸۶
ایضاً
عجب دیوان نادر خوش فکر نے لکھا

ایضاً
کہا یہ کیا دیوان نادر بہی کیا
کتاب شاعری کا دفتر اشعار نغز
کیا چھاپا نادر نے ختم الٰہی

طرفہ دیوان نادر خوش گو
دفتر حسن معانی بیاض فیض
کہا خورشید نے کیا خوش سال طبع
ہو دو متنوع کو ہیبت یا خاطر

حسن سید حسن شان حسین نے
فکر تاریخ کی خورشید نے
نہیں ان سے مطلع رشید معنی
۱۲۸۶
خنبیر سکی تاریخ کہنا سمجھا

قطعہ تاریخ لفکر صحیح بلند غلام محمد خبیر رئیس فرخ آباد

ایضاً از نتائج فکر میاں شیخ رضا حسین رضا لکھنوی ذریعہ عیسوی

گر دیکھو یہی دیوان میں شعر نادر
۱۸۶۹
سال تاریخ مسیحیت رضا

طلب گردید چو دیوان فصیح
خبر ہی از کلک بسیار او استاد

ہست از من رایم قاسم
ہو نام او در نسخہ ...

ایضاً لفکر میاں طہور حسین ظہور لکھنوی

انتخاب بیت کلام نادر
۱۸۶۹
کہی سر ہو ادا سے انتخاب کا

وہ دیوان ادیبانہ کہی جان سخن پرور

لکھنو والے کہی تاریخ خوب کہی
کہی قلب سخن پرور نقش نیا نادر کا
۱۲۸۶

ایضاً لفکر امام علی بسمل

ہو چھپ مطبوع یہ دیوان نادر

ایضاً چکیدہ خامہ درفشاں مولوی محمد مستقیم علیخان رئیس فرخ آباد

شگفتہ غنچہ مضمون گلہا
بود بسیار حسین تاریخ طبع بشر
گلستان سخن آباد ہوا
۱۲۸۶

نادر شیرین بیان خسرو ملک سخن
واہ چہ ترتیب داد نسخہ دیوان دگر
سبز خرد سال آن گفت معجم حرف
جلوہ او لقا واہ چو فروغ قمر
۱۲۸۶

ایضاً
ترتیب گشت دیوان اس اسلوب
بطرز طرفہ و اندازہ نادر
چو کردم فکر بہر سال تاریخ
خرد گفتا کتاب خوب نادر
۱۲۸۶

ایضاً

طرفہ ترتیب داد دیوان
نادر خوش بیان ماہر علم
سال تاریخ چو کردم فکر
گفت تعریف ہاتف نظم علم
۱۲۸۶

ایضاً لفکر شیخ محمد سرفراز علی وصفی

شاگرد رشید مولانا حاجی شہید

نادر بکمال نکتہ سنجی آنچنان
بہ سخن کلام خوش آن لذت بنیاد
صفی رقم تاریخ اصلاح تنش حسن است
دیر فکر بود ہاتف ایجاد
۱۲۸۶

ایضاً لفکر آغا کلب علی خان بہادر بیتاب ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ

ایک تاریخ ختم دیوان کی
در مضمون السبک منطقی سقت
فی تاریخ سال بی شایستہ

ایضاً لفکر مرزا کلب علی خان بہادر ڈپٹی کلکٹر ملک اودھ عباس تخلص

سخن بلیغ تاریخ الفت
۱۲۸۶
سال تاریخ ختم اے عباس
گر قلم گنج شایان کا شہنشاہ
۱۲۸۶
شد مرتب سگرف دیوانی
لغت ... یزد غفار

ایضاً لفکر میر جعفر علی تخلص جوان رئیس الہ آباد کہ با جامع این اوراق نسبت مصاہرت دارند

جوان جناب نگارندہ آفاق
گو سرآمد از معانی سقت
ہاتف غیب بہر تحسین
نظم بیکو کلام احسن گفت
۱۲۸۶

ایضاً لفکر سید محمد حسن خان برادر خورد دیوان لطیف سید

نتیجہ طبع بہار رئیس شمس آباد کہ با جامع اوراق نسبت مصاہرت دارند

مرتب چہ دیوان از فضل حق
بروز سعید بماہ نیکو
تاریخ سال سی محمد حسین
کہین جستہ عاشقانہ بگو
۱۲۸۶

ایضاً لفکر حافظ بہادر علی متین رئیس فرخ آباد

زبون لسان خدا ہی حسن قائم
کلام تغزل چون گردیدہ یکجا
متین از بہر تاریخ تمام
ملک گفتا ... ہی از زبندہ ہوا
۱۲۸۶

از افکار نادرہ مشفق میرزا ادیب بلیغ البلغا جناب قربان حسین خان صاحب بعزیز خوشنود و ہمشیرہ زادہ نواب ظہور الله خان نوا

نمود است ترتیب دیوان خود
زہے فیلسوف جاہ و نادر لقب
مگر اے دل از بہر تاریخ فکر
بگو ان ہذا لکتاب عجب
۱۲۸۶

از نتائج الصدر عمدۂ اہل روابط جناب جوہری محمد معز علی خاں صاحب رابطا تخلص میں دیوان

یہ دیوان لکھا کو کر دیں ترتیب
حق تو یہ ہے کہ نہ ہوا حق نظم
سال لکھ یہ صبا لطائف روئیدہ
واہ کیا پاک با نسق ہے نظم
۱۲۸۶

ہمہ اہل تشبیہ و تمثیل نظر
دیوان جناب در عرش وقار
ترتیب شد بفضل رب علام
فارغ ہو بہر تاریخ

تاریخ سال جناب نادر
ہو بیت یہ حلقہ اوسکی کرو ہم
فکر تاریخ مجھے ہے ارشاد ضیا
وہ چمک کر یہ لکھا دولۃ النظم
۱۲۸۶

شعر دیوان ہے فی الحقیقہ
فروغ از بہر آں فکر سحیات
بگو تاریخ منظوم الدقیقہ
۱۲۸۶

در دیوان جناب نادر
اوسکی تاریخ کہی جوہر نے
ہے وہ شمسیل کتاب نادر
۱۲۸۶

جسم جناب نادر عالی مقام
یہ نسخہ بے نظیر کیا ختم لسیر
اعظم علی کو کر کے
الف غیب از سر دال
گفت تاریخ
۱۲۸۶

نگاہ غور سے دیکھا ہے جب
دہ گشت عقیران
گلستان سخن ہے
۱۲۹۲

قطعۂ تاریخ از نتائج طبع میر والاقدر نفیس

حضرت نادر خجستہ صفات
جنکی معنی سے بہرا ادبی نظم

ایضاً نتیجۂ کلک سحر سلک زبدۃ الاذکیا سید رضا علی صاحب

از رہ ادب ضیائے نام
۱۲۸۶
از فکر جاں فزا مجاور حسین قمر

ایضاً بفکر سید عبد العزیز فروغ

ز فکر حضرت نادر دریں سال

ایضاً از فکر لالہ مادھو رام جوہر رئیس فرخ آباد

واہ از سعی کیا خوب ہوا

ایضاً بفکر مرزا اعظم علی اعظم رئیس الہ آباد شاگرد خواجہ حیدر علی آتش

تاریخ یہ لکھی کہ پسندیدہ نظم
۱۲۸۶
منطبع گشت و گفت عجب

ایضاً بفکر میر

ایضاً بفکر لالہ براج بہادر شاگرد

عجب رنگین ہے یہ دیوان نادر
قطعہ مطلع رنگین غزل کا
ہوئی جس کو جستجو تاریخ کی فکر

ایضاً از نتائج افکار محمد خاں نبیرہ نواب حیدر علی خاں صاحب متوطن فرخ آباد

شاگرد منشی احمد حسین صفیر

طبع جو شد دیوان جناب نادر از فضل یزداں
روح آتش در تاریخ فرمود تحسین
دم تحریر تاریخ گفت

دیوان قند مکرر باید بود
۱۲۸۶

ایضاً

جو نادر نے دیوان سیاحت
ہزارہ یہ الفت کا
دم فکر الفت
کہا عشق
۱۲۸۶

ایضاً بفکر منشی شنکر صاحب مہتمم مطبع دلکشا شاگرد نادر

ہوا جو طبع یہ دیوان حضرت نادر
بہ تزئین بینت خوبی و لطف
دم تحصیل تاریخ طبع
۱۲۸۶

الحمد للہ کہ دیوان فیض عنوان ہذا از شش ۱۲ ہجری شروع گردیدہ امروز واقعہ ۲۲ جنوری ۷۰ء مطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۸۶ ہجری

در مطبع منشی رام موسوم بمطبع دلکشا واقع کمنی محلہ باہتمام کارگذاران مطبع موصوف باختتام رسید

خاتمة الطبع از خامهٔ ثنا یمه کند سواد ولی استعداد کمترین زمن محمد آل حسن عفی الله عنه کاتب مطبع نولکشور

قلم بدست خیالم زند بسم الله | مداد ساخته‌ام از سواد دودهٔ آه
ز خون دل شکن شنجرف بر لوح دل کاغذ | صریر خامه بود لا اله الا الله

ای خامهٔ مشکبار سر بسجود سپاس ایزدی بگذار و راه نعت نبوی و منقبت مرتضوی بپاے چشم سپار که بتوفیقات ایزدی و تائیدات سرمدی در سنبلستان مطبع فیض منبع جناب خداوند نعمت سرامد اهل جاه و دولت و مکنت سواد مردم چشم مروت نقطهٔ دایرهٔ فتوت قدردان اهل هنر روشناس اهل جوهر عالی همم عطارد رقم منشی رام سروپ صاحب دام اقبالهم ریحان حدیقهٔ سخنوری رشک دواوین خاقانی و انوری دمیده اعنی دیوان شکرستان نادر گلگشت نیست یا آئین معنی رنگین آما و محیطیست آبحیات خیالات لطیف انتما که اگر سعدی از ساده دلی بگلگشت خیابان مضامین فصاحت این گلستان همیشه بهار که دسته دسته گلهاے سخن را شگفته بوستانیست بپاے چشم حیرت رسید از لطافت رنگینیش بیهوده دست دل گرفته سراپا محو حیرت گردیدے و نظامی در ظلمات سواد الفاظ بلاغت این محیط ناپیداکنار که کشتی دریاے نظم را موج زن دریائیست خضر کردار عمرے بسر برده سکندروار از محرومی دریافت دقایق نکات نگارینش بنارسائی فهم خود را چوب تراشیده شمردے از نتایج افکار عالی مقدار مطلع دیوان عزّ و علا مقطع قصیدهٔ مجد و اعتلا آفتاب عالمتاب سپهر سخنوری کوکب طالع برج برتری حضور فیض گنجور جناب مستطاب معلی القاب حضرت قبله نواب اعتصام الدوله سحبان زبان امیرزا کلب حسینخان بهادر مبارز جنگ متخلص به نادر عزّ نصره و ضاعف قدره بآب و رنگ طبع نادر نور رسیده مصحح بالغ نظر که بتصحیح کامل حروف غلط تصرف کاتب زدوده و بنظر غور سهوهاے مصلح سنگ حتی الوسع دور نموده تا عکس مطلوب نهان تمثال مقصود عیان گشت و این نقش تازه بر بیرنگ طبع صورت بست لهذا امید بخدمات ژرف نگهان معنی نقد یابان اقالیم هنر و یکه تازان ولایت جوهر آنست که اگر احیانا بگلگشت این گلزار جاوید بهار در آیند و مقتضاے بشریت سهوے علمے دریابند بپوشند و ببخشایند و بالعفو عند کرام الناس مأمول عمل فرمایند فقط

تصحیح اغلاط دیوان شکرستان نادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط		صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	ہوا غل	ہوا غل	۱۲۴	۱۱	سرکو رو	سہ	۲۰	۴	اونکو	اونسکو	۲۵۳	۱۱	موشگافی مجھی سب	موشگافی بھی تب
〃	۷	جلد ہو	جلد ہوں	۱۳۴	۳	دیکھ مصحف خط یہ آنکھ پہ	دیکھنا باغ صاف کو سے		۱۳	[illegible] خیر نگاہ دورہے	[illegible] خیر نگاہ زیادہ تر	۲۵۴	۹	[illegible]	[illegible]
۱۱	۱۲	ہدو یا شیرین	سرو دین	۱۳۴	۳	بیا میں تنہا مچھ	بیان آئین ہی ہے	۲۱۰	۳	جو بھی تھا میل	جو بستی تھا وہی گل	۲۶۲	۱۴	فصاحت بیان	فصاحت بیان
۱۳	۷	ہوا جو یہ آپ	ہوا جو یہ تو	〃	۱۳	آپ کے غنچہ دل	کرتی ہے غنچہ دل	۲۰۵	۱۳	شبنم کی تا بہر	شبنم سے بہر	۲۶۳	۱	مصدر القا	مصدر القاب
〃	۱۱	ہمیں آہ	ہمیں غضب	۱۳۹	۱۰	ہیں سے جو حضور کے	ہیں سیر اور غیر کے	〃	۱۴	بوتل مری	بوتل بھی	۲۶۴	۷	شجرہ طو	شجرہ طور
۱۹	۱۱	بنا ہوا ہنسو	بنا ہوا ہنسی	۱۴۵	۱۲	دور مجلس مینا	دور جو مجلس مینا	۲۲۲	۴	کہا یہ سب نے	کہا کرتے	۲۶۵	۱	نگاہ خورشید دیا	نگاہ خورشید [illegible]
۲۰	۳	[illegible]	نشانہ جھٹکے	۱۴۵	۱۳	مجھ سے وہ	منشی سے وہ	۲۲۴	۱۳	طوطی خط خوب	طوطی خط خوب	〃	۱۶	تماہم	تمام
۴۸	۳	ہی محبت کے	اپنی محبت میں	۱۷۰	۱۲	زلف سیاہ کی	زلف دوتا کی	۲۳۲	۸	سے نشانہ	سے نشانہ	۲۷۰	۵	رہا لبس	رہا تمکین
۵۲	۷	خیال نظر	تیرا خیال	۱۷۸	۹	جوش نرگس درشن تمنا	فرط گردش تمنا	۲۳۵	۹	سیکڑوں گماں	سیکڑوں گمان	۲۷۹	۹	تلخی	تا تلخی
۶۲	۵	مجھی	تجھی	۱۷۹	۱۴	دشمن	دل آئین	〃	۱۴	کرتی ہیں [illegible]	کرتی ہیں [illegible]	〃	۱۸	دیدہ ور لن	[illegible]
۶۹	۱	یہاں سے	یہیں سے	۱۸۷	۱۰	جبیل خیال نیے	تخیل جبیں سنیاں میں	۲۳۷	۷	مطلع بادہ [illegible]	[illegible]	۲۸۱	۱۰	مطلع مقطع	مطلع سے مقطع تک
۷۸	۵	تبسم ہی کرے	تبسم سے	۲۰۲	۵	سوز غم آپ	شور ستی آہ	۲۴۴	۹	[illegible] ہوئی	[illegible]	۲۸۳	۳	[illegible]	[illegible]
۸۰	۱۵	[illegible]	[illegible]	۲۰۵	۱	شعر گنا میں	شرم گناہ میں	۲۴۹	۱۱	سر ایک خال	سر ایک خار	۲۸۴	۲	جلا اسیر ب	جلال اسیر ب
۸۶	۱	دکھا اپنی نادر	دکھا دے نادر	۲۰۶	۱۳	وہ ہنسا ادل	وہ ہنسا ادا انداز	۲۴۹	۱۵	عالم [illegible]	[illegible]	۲۸۶	۳	ف ابطا	تما ابط
۸۸	۲	کہ خود کلمہ	کہ جب کا کلمہ	۲۱۸	۵	[illegible]	[illegible]	۲۹۵	۸	دل کو کیا	[illegible]				
〃	۱۰	ماشہ	ماشا	۲۲۴	۳	میری سر نا حق	[illegible]	۲۹۶	۷	[illegible]	[illegible]				
۹۳	۷	کو پہر پایا	لو پھر پایا	۲۲۱	۱۲	دل شدہ کر گرد	[illegible]	۳۰۰	۹	[illegible]	[illegible]				
۹۴	۳	[illegible]	[illegible]	۲۲۶	۱۴	آہو کی جالم کو	آہو کی عالم کو	۳۰۹	۵	شیرین ہالی	شیرین ہال				
〃	۹	فاتحہ خوانی کو	فاتحہ خیری کو	۲۵۳	۱۰	[illegible]	[illegible]	۳۱۲	۱۵	فشانی سرو	فشانی صنوبر				
۹۹	۱۵	تواب ما	تراب آمین	۲۶۳	۱۱	[illegible]	[illegible]	۳۱۳	۳	[illegible]	[illegible]				
۱۳۱	۱	ہینا آئی ہو	ہینا آئی ہیں	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]	〃	۱۳	[illegible]	[illegible]				
۱۲۱	۳	دشور	دستور	۲۷۴	۶	گرمی رنگ حسینان	گرمی حیو حسینان	۳۲۱	۳	بزم میں ابھی نادر	بزم میں [illegible]				
۱۲۳	۱۳	حید صفدر	حیدر صفدر	۲۷۹	۱۴	جز آیینے	جز تا بینے	۳۲۹	۲	[illegible]	[illegible]				
۱۲۵	۹	امید کرم رحیم	امید کرم و رحیم	۲۸۰	۷	دریا سخن سے	دریا سخن سے	〃	۸	[illegible]	[illegible]				
〃	۸	سہا نجم	سہ نجم	۲۸۱	۱۰	لب تیر سوال	لب پیر سوال	۳۴۴	۹	[illegible]	[illegible]				

تمام شد [illegible]